خطبات و جواہرات

شہید ملتِ اسلامیہ، مورخ اسلام

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

کے یادگار، علمی اور نایاب خطبات کا حسین مجموعہ

مرتب: مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

مکتبہ قرآنیات، لاہور

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (القرآن)

خطبات و جواہرات

جلد اوّل

شہیدِ ملّتِ اسلامیہ مؤرخِ اسلام

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

ابو محمد مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

Maktaba Tul Ishaat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : خطبات وجواہرات (اوّل)

مرتب : مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

ناشر : مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،
اُردو بازار لاہور۔ پاکستان
فون:35811297، موبائل: 0321-7724032
0333-4399812

اہتمام : حافظ تقی الدین

سن اشاعت : 2013ء

مکتبہ قرآنیات لاہور

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبات و جواہرات

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اهدنا الصّراط المستقیم

نفیس الحسینی

Maktaba Tul Ishaat.com

فہرست عنوانات

عنوانات	صفحہ نمبر
عقیدہ توحید اور اسکے تقاضے	16
عقیدہ توحید اسلام کی اساس ہے	17
عقیدہ توحید حصول جنت کا ذریعہ	17
شرک کا معنی ومفہوم	18
شرک کے متعلق ارشادات نبوی	19
ایسے فلسفے کی ضرورت نہیں	19
شرک کی اقسام	20
مشرک کا ذہن ایک ہے	20
شرک کی چار اقسام	21
حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا شرک	22
دور ابراہیمی کا شرک	22
عیسائیوں کا شرک	23
دور محمدی ﷺ کا شرک	23
مشرکین موحدین بنے	24
مشرکین کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف	26
اہل سنت کون؟	27
داتا کون؟	29
توحید اسے کہتے ہیں	30
جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں؟	30
سچے اہل سنت بنو	31
سخت شرک	32
وہ خدا کیسا جس کے ٹکڑے ہوں	33
اللہ تعالیٰ نے عطا کیا	33
کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام عالم الغیب تھے؟	34
کیا نبی مختار کل ہوتا ہے؟	34
آرام خالق کے ہاتھ میں ہے	35
کشتیاں بچانے والا کون؟	35
حضرت یونس علیہ السلام نے شکم ماہی میں اللہ تعالیٰ کو پکارا	36
معجزے اور کرامت میں فرق	39
مشرکین مکہ کے نبوت سے سوالات	39
شرک گناہ عظیم ہے	41
شرک سے بیزاری کا اظہار کر	41
غیب کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے پاس	42
تذکرہ حضرت پیران پیر	42
میں تو اللہ تعالیٰ کو پکاروں گا	43
من گھڑت واقعہ	43
ایصال ثواب کا کوئی منکر نہیں	44
کچھ تو خیال کرو	45
ایصال ثواب کا غلط انداز	45
حضرت پیران پیر کا فرمان	45
اسلام نام ہے اطاعتِ رسول کا	46
بدعت اور بدعتی	46
شرک اور جدید ترقی	48
عقیدۂ توحید	50

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
انبیاء کرام کا مشترکہ پیغام..... عقیدۂ توحید	51
شرک کا معنی ومفہوم	52
"الٰہ" کا مطلب	53
ہمارا کلمہ بے فائدہ کیوں.....؟	54
کلمے کا اعتبار کب ہوگا!	55
انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد	56
کلمہ طیبہ کی اصل روح	57
عربی گرائمر کا اصول	58
مشرک منافقت کرتا ہے	59
"استعانت" کا حقیقی مفہوم	60
اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہے	62
کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا تھے؟	63
داتا کا مطلب ومفہوم	65
حضرت علی ہجویری خود اولاد سے محروم	65
حضرت سلطان باہوؒ اولاد سے محروم	66
حکیم الامتؒ کو بھی اللہ نے اولاد نہیں دی	66
حضور ﷺ بھی اپنے صاحبزادے کو نہ بچا سکے	67
من گھڑت عقائد	68
پہلی اُمتوں کا شرک	69
مشرکین مکہ اور آج کے مشرکوں میں فرق	70
یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے کس نے بچایا تھا؟	70
حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں	72
اولیاء کو ماننے کا طریقہ	75
ولیوں کی ولایت برحق ہے	76
معجزہ اور کرامت میں فرق	76
ھادی سبل ﷺ سے مشرکین مکہ کے سوال	77
یعقوبؑ کو چالیس سال تک یوسف کا پتہ نہ چلا	78
ابراہیمؑ سے چھری کیوں نہ چلی؟	79
توحید ورسالت	81
سچے عاشق بنو	82
حضور ﷺ کا پیغام عالمگیریت	83
الٰہ کا معنی	86
کلمہ توحید کے عوض پتھروں کی بارش	86
میثاق انبیاء	88
دو کانفرنسوں کا تذکرہ	88
حضور ﷺ مقصود کائنات	90
اقبال سہیل کا قطعہ	92
نسبت کی عظمت	93
قرآن اور آسمانی کتب	93
حضور ﷺ کے لئے جگہ کا انتخاب	95
شہر کا انتخاب	95
قبیلے کا انتخاب	95
دادے کا انتخاب	96
والد کا انتخاب	96
والدہ کے قبیلہ کا انتخاب	97
والدہ کا انتخاب	97
دایہ کے قبیلے کا انتخاب	97
دایہ کا انتخاب	98
حضور ﷺ کے نام کا انتخاب	98
حضور ﷺ کے نام پر غور کریں	98
حضور ﷺ کیلئے بیویوں کا انتخاب	99
حضور ﷺ کیلئے بیٹوں کا انتخاب	100
حضور ﷺ کیلئے بیٹیوں کا انتخاب	101

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
عقیدہ علم غیب	103
اللہ کا معنی	103
عبادت کا معنی	104
خدا عالم الغیب ہے	105
اللہ تعالیٰ نے اصول بدلا	106
سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں	107
مشرک کی مثال	108
اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشاء	110
ایک سوال اور اس کا جواب	111
اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں	112
اللہ تعالیٰ نے سجدے سے روک دیا	113
نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے	114
غیب کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس	115
کیا حضور ﷺ عالم الغیب ہیں؟	115
انبیاء اور مسئلہ علم الغیب	116
معجزہ اور علم غیب	117
منافقین کی سازش	118
علم غیب اور خبر غیب	118
قسمت کا حال بتانے والوں کا حال	119
قرآن بلند کرتا ہے (حصہ اول)	121
صحابہ کرامؓ کیلئے رضائے الٰہی	122
قرآن اور صحابہؓ	123
غلام کی عظمت	123
قرآن بلند کرتا ہے	124
غلاموں کو عظمت ملی	125
نبی ﷺ کے عشق میں	126
سیدنا صدیق اکبرؓ کی اتباع رسول	126

عنوانات	صفحہ نمبر
صحابہ زنداں میں	127
قرآن بلند کرتا ہے (حصہ دوم)	130
قرآن کے تین چیلنج	131
تنقید آسان ہے	132
دنیا عاجز آگئی	133
راہزن رہبر بنے	134
قرآن نے انسانیت کو بلند کیا	135
حضور ﷺ کی آمد سے قبل عرب معاشرہ	136
امریکہ میں شراب پر پابندی	137
قرآن کے نسخہ جات استعمال کرو	138
قرآن سے جڑ جاؤ	138
سیدنا صدیق اکبرؓ اور خدمت خلق	138
سیدنا صدیق اکبرؓ کی عظمت	139
نبی و صدیق ہمیشہ کا ساتھ	140
حضرت ابراہیمؑ کے ایمان افروز واقعات	144
بے مثال مستری و مزدور	145
بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد	145
طواف صرف کعبہ کا ہے	146
عبداللہ ابن عمرؓ کی اتباع رسول	148
سیدنا صدیقؓ کی اتباع رسول ﷺ	148
کمال اتباع رسول	148
بیت اللہ توحید کا پیامبر	149
درود ابراہیمی کا مطلب	149
آل و اولاد کا مطلب	149
پرچم توحید بلند کرنے والے	150
حضرت ابراہیمؑ نے حج کا اعلان کیا	150
دعائے خلیل علیہ السلام کا اثر	151

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
جب کعبہ پر نظر پڑے تو	152
کعبہ میں دُعا کی جو قبول ہوئی	152
خلوص کی دُعا	153
حضور ﷺ کی کعبہ میں دُعا	154
شفاعت سے محروم کون؟	154
عبادات کا خلاصہ توحید ہے	155
حضرت ہاجرہ واسماعیل مکہ میں	156
سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی	158
دُعائے خلیل علیہ السلام کا اثر	158
حج کس کا نام ہے؟	159
محبت خداوندی میں	159
زم زم کی خصوصیت	160
سب سے بلند ہے حکم خداوندی	161
امتحانات خلیل علیہ السلام کا نتیجہ	161
نبی کی ہر چیز میں برکت ہے	162
اہمیت قربانی	163
حج اسلام کا چوتھا رکن ہے!	164
ارکان اسلام کا فلسفہ	165
حج کا اصل مقصد	167
نماز کا فلسفہ	168
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی فتوح الغیب	170
حج شرک کی جڑیں کاٹتا ہے	171
حضور ﷺ نے شرک کی جڑ کاٹی	173
حج کی فضیلت	174
ایک حاجی سے بات چیت	175

عنوانات	صفحہ نمبر
حج کے مہینے	176
حج کے مسائل	176
مشرک کی بخشش نہیں ہوگی	176
قرب قیامت میں شرک	177
نیت خالص رکھو	178
قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ کا حج	178
تین چیزوں کا نام حج ہے	179
میدان عرفات کیا ہے؟	179
ایشیاء کے حاجی زیادہ کیوں؟	179
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا منفرد اعزاز	182
حضرت ابراہیم کے چار امتحان	183
چاروں امتحانوں میں کامیابی	184
آزر بت ساز تھا	185
نبی بچپن سے معصوم عن الخطاء ہوتا ہے	185
حضرت ابراہیم کا بچپن میں خطاب لاجواب	186
بدعتی کی تعظیم نہ کر	187
دو مثالیں	187
قرآنی قصص کا مقصد	188
یہ شعور نبوت ہے	189
قوم کو سمجھانے کا انداز	189
رشد کا معنی ومفہوم	191
اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو رشد عطا فرمایا	191
مشرک کی ذہنیت نہ بدلی	192
شرک اور بدعت کب پیدا ہوتی ہے؟	193
مشرک کا جواب سن	194
حضرت ابراہیم جلالی پیغمبر تھے	195

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
مشرکوں کے خلاف اعلان پیغمبر	195
بتوں کا بیڑہ غرق کیا	196
حضرت ابراہیم کا درود میں ذکر کیوں؟	197
مشرکین کے الٰہ ٹوٹ گئے	198
حضرت ابراہیم نمرود کی عدالت میں	198
پیغمبر کا حکیمانہ جواب	199
جب کفر لاجواب ہوتا ہے	200
حضرت ابراہیم آتش نمرود میں	201
آتش سرد ہوئی	202
حضرت سیدنا اسماعیلؑ کی بے مثال قربانی	203
خلیل اللہ علیہ السلام کے امتحانات	204
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے بیٹا مانگا	206
پیغمبر نے سبق کیسا دیا؟	207
پیغمبر کے اسوہ کو اپناؤ	208
اولاد کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں	209
پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے	209
جب شیطان نے وسوسہ اندازی کی	211
اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے	212
حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے	212
فرشتوں سے بہتر انسان	214
ذبح عظیم	214
اللہ تعالیٰ نے سہولت دے دی	214
قربانی کا فلسفہ	215
قربانی کن پر فرض ہے۔	215
ریا مقصود نہ ہو	216
مسائل قربانی	216

عنوانات	صفحہ نمبر
قربانی کی کھال	217
حضرت موسیٰ کے ایمان افروز واقعات	218
موسیٰ کے زمانے کے فرعون کی تحقیق	219
موسیٰ کا نسب اور ابتدائی معلومات	220
ہر فرعونے را موسیٰ	220
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت	221
نجومی نے فرعون کو ولادت موسیٰ سے باخبر کیا	222
بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کا اعلان	223
یہ نبیوں کا خاندان ہے	223
اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا وعدہ	224
موسیٰ علیہ السلام آگ کے تنور میں	225
موسیٰ کا تابوت دریائے نیل میں	226
نبی کی حفاظت خدا کرتا ہے	227
عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے	228
"آل" کے معانی اور مغالطہ یمیم	228
موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں	229
موسیٰ علیہ السلام دوبارہ ماں کی گود میں	230
موسیٰ علیہ السلام کی رضاعت	231
حضرت موسیٰ والدہ کی گود میں	232
موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قبطی کا قتل	233
موسیٰ علیہ السلام کا سفر ہجرت	234
موسیٰ علیہ السلام مدین کے کنویں پر	234
حضرت موسیٰ اور خدمت خلق	236
موسیٰ حضرت شعیب کے ہاں	238
موسیٰ حضرت شعیبؑ کی دامادی میں	239
خدمت خلق عبادت ہے	240
حضرت ابوبکر صدیق کا پہلا خطبہ	240

عنوانات	صفحہ نمبر
صدیق اکبرؓ کی آخری وصیت	241
سیدنا صدیقؓ اور خدمت خلق	241
اسلام حقوق انسانی کا علمبردار ہے	243
حضرت عمرؓ کو رعایا کا احساس	243
بدو کی امانت داری	243
روٹی کپڑا مکان حکومتی ذمہ داری	244
ایک سائل کا موسیٰ سے سوال	245
بڑے عالم کی نشاندہی ہوگئی	245
حضرت خضرؑ کی ملاقات کی جگہ کیلئے نشانی	246
حضرت خضرؑ کی تلاش میں سفر کا آغاز	246
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانا منگوایا	247
حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات	248
حضرت خضر علیہ السلام کی شرائط	249
اللہ تعالیٰ آزمائش کرتا ہے	249
حضرت خضرؑ کی شرط کے جواب میں	250
حضرت موسیٰؑ و حضرت خضرؑ کا سفر	251
حضرت خضرؑ نے کشتی توڑی	251
حضرت خضرؑ کے ہاتھوں لڑکے کا قتل	252
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تیسری سوال	253
حضرت خضرؑ نے حکمتیں بتلائیں	254
نبی عالم الغیب نہیں	257
موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں	259
حضرت موسیٰؑ فرعون کو دعوت دینے گئے	259
فرعون کو پہلی خدائی دعوت	260
ظالم کے مقابلہ میں مظلوم کے حامی	261
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو چیلنج	262
حق وصداقت کے علمبردار سے دلیل کا مطالبہ	263

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرت ابراہیم و نمرود کا مکالمہ	264
عصا موسوی اژدھا بن گیا	266
جادوگر مان گئے	267
فرعون کا جادوگروں کو دھمکانا	267
جادوگر ایمان پر ڈٹ گئے	269
اصحاب رسولؐ کیسے بدل گئے؟	270
اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰؑ سے پیار	272
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بچپن میں آزمائش	273
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مکالمہ	273
فرعونیوں پر اللہ کا عذاب	275
فرعون اور اس کے حواری غرق ہوئے	276
واقعات حضرت ایوب علیہ السلام	278
حضرت ایوبؑ کی آزمائش ہوئی	279
خوشی وغم میں اعتدال ہو	279
قرآن کا سبق	280
عبرت کے واقعات	281
ایک اعتراض کا جواب	282
انبیاء نے اللہ تعالیٰ کو پکارا	284
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آرزو	285
حضرت ایوبؑ نے اللہ تعالیٰ کو پکارا	286
دکھوں سے نجات کا فیصلہ ہوا	287
آزمائش کیا ہوئی	287
حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا کی	288
پیغمبر جنگل میں جا بسے	289
مشکل کشا اللہ ہی ہے	290
لوگوں کی غلط عادت	291

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
مشرک کی عبادت مردود	291
داتا اللہ تعالیٰ ہے	292
اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا	293
موت وحیات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے	295
اللہ تعالیٰ کی یکتائی نہ چھوڑ	296
واقعات حضرت سلیمان علیہ السلام	298
حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات	299
نبی اور رسول میں فرق	300
نبی عالم الغیب نہیں ہوتا	300
انبیاء کی وراثت علم ہے	300
نبیوں کی وراثت منقسم نہیں ہوتی	301
قرآنی واقعات اصلاح کیلئے ہیں	302
حضرت سلیمانؑ کے اعزازات	302
حضرت سلیمانؑ کے لشکر	304
جب لشکر روانہ ہوا	304
چیونٹی کا عقیدہ	305
جب اللہ تعالیٰ بتائے	306
حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکر گزاری	306
جب ہدہد غائب ہوا	306
قرآن میں نبی اور ہدہد کی گفتگو	308
سارے خزانوں کا مالک اللہ ہے	310
حضرت سلیمانؑ کا خط ملکہ بلقیس کے نام	311
ملکہ نے اجلاس بلوایا	312
ملکہ بلقیس کا وفد سلیمان کے پاس	312
جب معجزہ صادر ہوا	313
یہ اللہ کا فضل ہے	315
ملکہ تخت پہچان نہ سکی	316
نبوت کی دعوت	316
حضرت حنظلہ علیہ السلام کا واقعہ	317
دو پیغمبروں کے واقعات	319
استقبال رمضان المبارک	320
رمضان سے قبل حضور ﷺ کا خطبہ	320
روزے کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دیں گے	321
صحابہؓ کی قربانی	321
افطاری کا اجر وثواب	322
رمضان کے تین عشرے	322
رمضان کے دو اعمال	322
ثواب ستر گنا بڑھ گیا	323
ابن فیصل کی افطاری	323
ابن فیصل اور رمضان کا معمول	324
ایک عربی کا معمول	324
گیارہ مہینے کاٹنے کے ایک بونے کا	325
صوم کا معنی	325
روزے کی فلاسفی	326
روزہ علاج ہے بیماریوں کا	327
سنت پر عمل کرنا ثواب اور حصول جنت	327
روزے کا مقصد	328
یہ ہے خوف خدا	328
مسئلے کی بات	329
حضرت مدنیؒ کو حفظ قرآن کی دولت ملی	330
حدیث منبر	330
رحمت کا سیزن	331
قبولیت دُعا کا واقعہ	332
حضور ﷺ کی دُعا کی برکت سے	335

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
جس کا صدقہ نبی ﷺ نے نہ لیا	337
فریضہ زکوٰۃ	338
زکوٰۃ کے معنی ومفہوم	339
رمضان کے تین کام	341
روزے کی فرضیت اور اس کا فلسفہ	342
اعتکاف فرض کفایہ ہے	343
روزے کی نیت	343
سابقہ اقوام کے روزے	344
تقویٰ کا معنی ومفہوم	344
اللہ تعالیٰ نے سہولت دی	345
نیکیوں کا سیزن	346
شیطان قید ہوتا ہے	346
سابقہ امتوں کے روزے	346
روزے کی عربی	347
روزوں کی برکت سے	347
روزہ حصول تقویٰ کا ذریعہ	347
روزے کا فلسفہ	348
صوم کی حقیقت	349
روزے کی فلاسفی	351
لیلۃ القدر کی اہمیت	352
روزہ قرب خداوندی کا ذریعہ	353
قرآن اور رمضان	353
اکابرین اور تلاوت قرآن	354
اللہ تعالیٰ کی معافی کا واقعہ	355
بیس تراویح سنت ہے	355
رمضان اور قرآن سفارشی ہوں گے	355
شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی دعا	356

عنوانات	صفحہ نمبر
بزرگوں کا تذکرہ	357
حضرت لاہوریؒ کی قبر سے خوشبو	357
تین افراد کی قبروں سے خوشبو	358
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ	358
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ادب حدیث	359
حضور ﷺ نے حکم دیا	359
لیلۃ القدر کی تلاش کرو	362
اعتکاف	362
قرآن اور صاحب قرآن	363
قرآن اور صاحب قرآن میں فرق	364
قرآن کو ایک مرتبہ پڑھے	365
قرآن لاریب کتاب ہے	366
قرآن جیسی بے مثال کتاب کوئی نہیں	367
قرآن مخزن علوم ہے	370
عیسائی کو چیلنج	370
سائنس اور سیاست کی تعریف	370
قرآن ناطق ہے	372
قرآن کی طرف سے کفار کو تین چیلنج	373
قرآن کے علاوہ کسی کتاب کا حافظ نہیں	373
قرآن اور صاحب قرآن کا اعزاز	375
ہمیں دین قرآن نے سکھایا	376
یہودی پادری کا ایک واقعہ	379
مدارس عربیہ اور خدمت قرآن	380
ابو حنیفہؒ نے قرآن کو کیسا پایا	381
امام غزالیؒ نے قرآن کو کیسا پایا؟	381
احمد بن حنبلؒ کو خواب میں خدا کی زیارت	381
منشی رحمت علی کا واقعہ	382

Maktaba Tul Ishaat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
سیرت النبیؐ اور ہمارا کردار	384
قوالی کے بارے میں مولانا احمد رضا خان کا فتویٰ	386
مزامیر کے دو نقصانات	387
حضور ﷺ کے قبل از بعثت چالیس سال	387
حضور ﷺ کی ولادت کا اصل مقصد	388
صحابہ کرامؓ کے تلوار اٹھانے کا مقصد	389
سیرت بیان کرنے کے لوازمات	390
سیرت کے تمام پہلو بیان نہ کیے جانے کی وجہ	391
حضور ﷺ کا عورتوں کے لئے طریقہ بیعت	392

عنوانات	صفحہ نمبر
کروڑ پتی گدی نشین کے کرتوت	394
مروجہ محافل میلاد کی حقیقت	395
۱۲ ربیع الاول کے جلوس میں خلفاء ثلاثہؓ پر تبرا بازی	398
بریلویت کی انوکھی دلیل	399
کیا باقی صحابہ کرامؓ ہیر پھیر ہیں؟	399
کیا شیعیت واقعی علیؓ کو شیر مانتی ہے؟	401
شیعہ بریلویت کی آڑ میں	402
حضرت مجدد الف ثانیؒ کا کردار	406

....

Maktaba Tul Ishaat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ ہمارے دور کے شہنشاہ خطابت تھے اللہ نے آپ کو بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا، موجودہ دور کی علمی دنیا اُنہیں مؤرخِ اسلام، مجاہدِ ناموسِ صحابہؓ اور ایک شاہکار خطیب کے طور پر جانتی ہے۔ انہیں جام شہادت نوش فرما کر اس دنیا سے رخصت ہوئے کم وبیش سترہ برس کا عرصہ بیت گیا لیکن اُن کی صدائے بازگشت ابھی تک کانوں میں گونج رہی ہے، اُن کا اندازِ بیان، اُن کا طرزِ استدلال، اُن کی نکتہ آفرینی ،اُن کی حق گوئی و بے باکی، اُن کی بذلہ سنجی، اُن کی شگفتگی، شگفتگی اور برجستگی ____ یہ سب چیزیں اُن کو دیکھنے اور سننے والوں کے ذہن سے کبھی محو نہ ہوسکیں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ اُن کا خوبصورت چہرہ اور ان کی چال ڈھال، اُن کی آنکھوں میں حیا، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پہ شفقت، سفر وحضر میں دعاؤں کا اہتمام، اپنوں سے محبت، اعدائے اسلام اور دشمنانِ صحابہؓ سے بے پناہ نفرت اُن کی اخلاص وللہیت، ان کی جود وسخا، خوفِ خدا، اُن کا تقویٰ، ایثار وتوکل، اعلیٰ اخلاقی اقدار، خدمت خلق، مہمان نوازی، انابت وعبادت، حق پر استقامت، سادگی و بے نفسی، عفو وکرم، تواضع وانکساری، اللہ نے اُن میں بے پناہ صفات وخصوصیات رکھی تھیں، وہ ''لایخافون لومۃ لائم'' کی تصویر تھے، جس بات کو حق سمجھتے برملا کہہ دیتے، ببانگِ دہل کہہ دیتے، اُن کی للکار باطل کیلئے برقِ صاعقہ تھی، وہ دشمنانِ دین کی آنکھوں سے نیند سلب کر لینے کا فن جانتے تھے۔ وہ وقت کے جابر سلطانوں کے گریبانوں سے کھیلے، اور اپنی قوت گفتار سے انہیں لرزہ براندام کیے رکھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

علامہ اقبالؒ کا یہ شعر فاروقی شہید رحمہ اللہ پر بہت بجتا تھا، وہ ایک بہترین مدبر، منتظم، سیاستدان، علوم نبوت سے بہرہ ور ایک خوبصورت انسان تھے، قدرت نے انہیں قائدانہ صلاحیتوں سے بھی حظِ وافر عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے سپاہِ صحابہؓ کے قائد کی حیثیت سے نوجوانانِ اہل سنت کو تنظیم کی لڑی میں پرویا، اور اُن کے اعمال و کردار کا قبلہ درست کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو 14 ماہ قید و بند کی حالت میں گزارنے کے بعد سیشن کورٹ لاہور کے احاطے میں دشمنانِ صحابہ کی سازش کا نشانہ بن کر روزہ کی حالت میں شہید ہوئے اور ہمیشہ کیلئے زندہ جاوید ہو گئے۔ آپ کا نام حق گوئی و بے باکی کی تاریخ میں رقم ہو چکا ہے، اور آپ کے خطبات اس پر شاہد عدل ہیں۔ آپ کے خطبات میں علم و فضل اور دینی معلومات کا ایک بے کراں سمندر موجزن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے خطبات کے متعدد مجموعے شائع ہو کر علماء، طلباء اور دینی حلقوں میں زبردست مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ اب ہم نے ان خطبات کو ایک نئے رنگ اور نئے انداز سے پیش کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے، اور فاروقی شہید رحمہ اللہ کی مختلف دینی موضوعات پر پچاس سے زیادہ تقاریر کو سال بھر کے مختلف واقعات کے حوالے سے خطباتِ جمعہ کے انداز میں مرتب کیا ہے۔ اس سے علماء اور طلباء میں ان شاء اللہ العزیز ان خطبات کی افادیت اور بڑھے گی۔ بالخصوص نو آموز خطباء کو سال بھر کی ترتیب کے ساتھ خطبات کا ذخیرہ میسر آئے گا، جس سے استفادہ کر کے خطباء حضرات اپنے سامعین کو دینی جواہرات سے مالا مال کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان خطبات کی افادیت روز افزوں مقبول ہو کر فاروقی شہید رحمہ اللہ کے درجات میں بلندی کا سبب بنے۔

تین جلدوں پر مشتمل یہ مجموعہ خطباتِ جواہرات کے نام سے منظر عام پر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کے ناشرین کو اپنی رحمت سے مالا مال فرمائے۔ انہیں اور ان کے رفقاء کو دین و دنیا کی ترقی و خوشحالی نصیب فرمائے اور ان کے دامن کو رحمتوں سے بھر دے۔ آمین!

خادم دین وملت
مفتی محمد عکاشہ بستوی

Maktaba Tul Ishaat.com

عقیدہ توحید اور اسکے تقاضے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔

اَعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم،

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا○

(پ۲۹ سورۃ الجن آیت ۲۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

تمہید

میرے قابل صد احترام بزرگو اور دوستو! آج ہم ایک اہم مسئلہ پر بات کرنے کیلئے جمع ہیں اور وہ موضوع ہے ''عقیدہ توحید اور شرک کی اقسام'' اور یہ اتنا اہم عنوان ہے کہ اس عنوان کو بیان کرنے کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہ السّلام تشریف لائے اور انسانوں کو مختلف دروازوں سے ہٹا کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے دروازے پر جھکایا۔

عقیدہ توحید اسلام کی اساس ہے

میرے دوستو! عقیدہ توحید اسلام کی بنیاد ہے اور اگر بنیاد کمزور ہوگی تو باقی اسلام کی عمارت مضبوط نہیں ہے اور عقیدہ توحید کمزور ہوا تو نہ کسی عبادت کی ضرورت ہے اور نہ کسی عمل کی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عمل قابل قبول نہ ہوگا، اس لئے عقیدہ توحید کو مضبوط بنانے کیلئے ہم اس اہم موضوع کو شروع کریں گے۔

عقیدہ توحید حصول جنت کا ذریعہ

میرے بھائیو! عقیدہ توحید انسان کی جنت کا ذریعہ بن سکتا ہے اگر صحیح معنی میں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے سچے دل سے اس کو مانا جائے اور مان کر پھر اعمال صالحہ کریں گے تو اعمال قبولیت والے بنیں گے اور جب اعمال قبول ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی جنت انسان کی منتظر ہوگی۔

میرے بھائیو! آپ سجدے کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، نیکیاں کرتے ہیں ساری زندگی جنت کیلئے مارے مارے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے، لیکن آپ کے قلب میں ایک چیز کی کمی ہوگئی کہ آپ کو لا الہ الا اللہ کے معنی کا ہی پتہ نہ چلا لا الہ الا اللہ کی حقیقت سے واقفیت نہ ہوئی۔ اپنے عملوں سے شرک ہی کرتے رہے اور کلمہ بھی پڑھتے رہے کہ آپ کو پتہ ہی نہ چلا کہ اس ساری عبادت کا کوئی پتہ نہیں۔

جس طرح ایک کھلیان کو آگ لگا دی جائے تو وہ راکھ ہو جاتی ہے تو اس راکھ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، جس طرح وہ ہے اور اسی طرح شرک کی آگ عملوں کو لگتی ہے اور عمل

اسی طرح راکھ بن جاتے ہیں، کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا۔

شرک کا معنی و مفہوم

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم لوگ شرک کے معنی کو سمجھیں کہ شرک کا معنی کیا ہے؟ اور پیغمبر ﷺ نے اس معنی کے بنیاد پر کتنا عظیم کام دنیا کے سامنے کیا ہے۔

میرے دوستو!

ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے، ہر نبی نے بات شروع کی لا سے، ہر نبی نے یہی کہا لا الہ الا اللہ یہ کلمہ جو لا الہ الا الہ ہے، یہ ہر نبی کا مشترک ہے، لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی کلمہ نہیں تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ نام بدلتے رہے اور اگر حضرت آدم علیہ السلام تھے تو

لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ

لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ

لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ

لا الہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللہ

لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

نام بدلتے رہے، لیکن کسی نبی کے کلمے کا پہلا حصہ نہیں بدلا۔ یہاں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک برگزیدہ جماعت کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔

کبھی اصحاب مدین کی طرف نبی آتے ہیں۔

کبھی کنعان کے علاقے کی طرف نبی آتے ہیں۔

کبھی بنی اسرائیل کی طرف نبی آتے ہیں۔

کبھی نمرود کا مقابلہ کرنے کیلئے نبی آتے ہیں۔

کبھی فرعون کا مقابلہ کرنے کیلئے پیغمبر پرچم توحید اٹھاتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

کبھی تو ممثود، قوم عاد کی طرف نبی آتے ہیں

اور جابر سلطنتوں سے بھی پیغمبروں کو پالا پڑا ہے

چاہئے تو یہ تھا کہ کسی بڑے کیلئے کلمہ اور ہو جائے، کوئی چھوٹا ہو اس کیلئے کلمہ کم کر دیا جاتا، لیکن جتنے نبی آئے کلمہ کیا تھا لا الہ الا اللہ ہر قوم کے مقابلہ میں تھا، ہم بھی لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتے ہیں لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا الہ کوئی نہیں، یہ معنی ہے اور ہم نے یہ معنی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا الہ کوئی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود ہیں، کسی پتھر کی مورت کو سجدہ نہیں ہو سکتا، ہم نے الہ کا معنی صرف یہ سمجھا کہ اور یہ سمجھ کر ہم خوش ہو گئے کہ حضور ﷺ سے پہلے لوگ پتھر کی مورتوں کو سجدہ کرتے تھے، ہم تو نہیں، اس لئے لا الہ الا اللہ کا یہی مفہوم ہے، کہ پتھر کی مورت کو سجدہ نہ کرو اور وہ ہم کر نہیں سکتے، اب اس کا دور ہیں رہا۔ اس لئے اب اس کا مفہوم یہ نہیں ہے، یہ کوئی بات ہیں ہے، ہم نے یہ نہ جانا کہ پتھر کی مورت سے سخت ہم شرک کر رہے ہیں۔

شرک کے متعلق ارشادات نبوی

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مبادا وہ وقت آجائے کہ لوگ شرک کے اندر مبتلا ہو جائیں گے اور اس کو پتہ نہ چلے گا کہ ہم شرک کر رہے ہیں

حضور ﷺ نے فرمایا کہ شرک ایسے چلے گا کہ جس طرح چیونٹی چلتی ہے اور اس کی چال کا پتہ نہیں چلتا۔ اس طرح شرک کا بھی پتہ نہیں چلے گا۔ شرک اتنا بڑا جرم ہے کہ دیکھئے لا الہ الا اللہ

ایسے فلسفے کی ضرورت نہیں

آج یہی سب سے بڑا فلسفہ ہے کہ مولوی صاحب آپ تقریر میں کوئی ایسی بات نہ کریں کہ جس سے کسی کا دل دکھ جائے، مجھے بتائیں کہ پیغمبروں نے بات لا سے شروع کی تھی تو بتاؤ کہ مکے کے مشرکوں کا دل دکھا تھا یا نہیں دکھا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب نمرود کے خلاف لا کی تلوار اٹھائی تھی تو نمرود کا دل دکھا تھا یا نہیں؟ نمرود کے مقابلہ میں جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تھے اور

فرعون کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تھے تو انہوں نے اس لا کی تلوار کو آگے کیا تھا ان کا دل دکھا تھا یا نہیں دُکھا تھا۔

انہوں نے نبیوں کو گھروں سے نکالا تھا یا نہیں نکالا تھا، انہوں نے پیغمبروں کو برا کہا تھا یا نہیں کہا تھا۔ اگر نبی ایسی بات نہ کرے کہ جس سے دل دُکھ جائے تو یہ توحید کا کلمہ دنیا میں کبھی بلند نہ ہوتا۔ توحید کی آواز کبھی بلند نہ ہوتی لا الٰہ الا اللہ کے سوا الٰہ کوئی نہیں، شروع لا سے کیا ہے، کوئی نہیں، اس لا سے دل دُکھتا ہے، دل ان کا دُکھتا ہے کہ جن کے دل بتوں کی آماجگاہ بن چکے ہوں، جن کے دل بتوں سے آباد ہیں جب لا آتا ہے تو وہ پریشان ہو جاتا ہے ان کو دُکھ ہوتا ہے یہ لا ہے

شرک کی اقسام

میرے دوستو!

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور سب سے بڑی نیکی توحید ہے، اس کی تھوڑی سی تفصیل میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

شرک چار اقسام پر ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک شرک کی چار قسمیں ہوئی ہیں۔ چار طرح کا شرک رہا۔ لیکن جو شرک کرنے والے تھے وہ ایک ہی طرح کے رہے۔ شرک چار طرح کا تھا یعنی شرک اپنی کیفیت اور حالت بدلتا رہا، لیکن جو شرک کرنے والے تھے مشرک، ان کا ذہن نہیں بدلا، آج تک نہیں بدلا، مشرک کی ذہنیت شروع سے ایک ہی رہی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد یوں کرتے تھے۔ ایک بات ان کے ذہن میں رہی۔

مشرک کا ذہن ایک ہے

اگر کسی کو کہو کہ شرک نہ کرو، وہ کہتا ہے کہ میرے آباؤ اجداد یوں کرتے تھے ہر دور میں شرک کی کیفیت بدلتی رہی، مشرک کا ذہن ایک رہا۔ شرک پیدا کہاں سے ہوتا ہے شرک پیدا ہوتا ہے اس دور میں، نیک آدمیوں کا نام لیکر، اور بدعت پیدا ہوتی ہے نیکی کا نام لیکر۔ شرک پیدا ہوگا۔ یہ نیک آدمی ہے، اگر کسی قبر پر سجدہ ہو جائے تو کیا ہوگا۔ آدمی تو ٹھیک ہے، نیک آدمی کا نام لیا، اس بے چارے نیک آدمی کا تو قصور کوئی نہیں، اس اللہ تعالیٰ

کے ولی کا تو قصور کوئی نہیں، اس اللہ تعالیٰ کے ولی کی بات تو کوئی نہیں، وہ تو ساری زندگی شرک کی جڑوں کو کاٹتا رہا، لیکن آج جب وہ فوت ہوگیا تو اس کی قبر پر اس کی تعلیمات کا مذاق اڑاتے رہو اور اس کی ساری زندگی کی تحریک پر پانی پھیرتے رہو اور اگر کوئی روکے تو کہتے ہو کہ تم تو اس کو مانتے ہی نہیں، انہوں نے سمجھا کہ ماننے کا ذریعہ یہی ہے کہ اس کی قبر پر سجدہ کرو، نیک آدمی کا نام لیا اور شرک پیدا ہوا، اور بدعت پیدا ہوتی ہے نیکی کا نام لیکر، کہ یہ نیکی ہے ثواب ہے، اس میں حرج کیا ہے؟ نیکی کا نام لیا اور بدعت پیدا ہوگئی۔

نیک آدمی کا نام لیکر غلط طریقہ اپنایا، شرک پیدا ہوا، میں اس کی تفصیل عرض کروں گا، تا کہ یہ بات آپ کے ذہن نشین ہو جائے۔

شرک کی چار اقسام

میرے دوستو!

شرک کی کیفیت چار طرح کی ہے، شرک چار طرح کا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے صحیح معنی میں، باضابطہ طور پر شرک کی ابتداء ہوئی، شرک نتیجہ ہوتا ہے جہالت کا، ہر چیز کا کوئی نہ کوئی ماخذ ہوتا ہے، میں سیرت کی کتاب پڑھتا ہوں اس کا ماخذ ہے کہ میں مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی دیکھوں، وہ میرا ماخذ ہے، یعنی اصل چیز وہ ہے میں وہاں سے حاصل کرتا ہوں۔ آپ لوگ اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیں، تو آپ کا ماخذ اس کی کوئی بڑی کتاب ہوگی۔ شرک کا ماخذ کیا ہے؟

شرک کا ماخذ ہے جہالت، شرک کا ماخذ ہے لاعلمی، شرک کا ماخذ ہے لا دلستگی، شرک کا ماخذ ہے ان پڑھ ہونا، بچپن سے ہی، یہ شرک کا ماخذ ہے، شرک سیکھنے کیلئے کہیں جانا نہیں پڑتا، دنیا میں شرک کا کوئی سکول قائم نہیں ہوا کہ وہاں شرک سکھایا جاتا، شرک جاہل لوگوں کی فطرت میں داخل ہوتا ہے جہالت کا خاصہ شرک ہے۔

میرے دوستو! اب آپ شرک کی کیفیت سمجھیں، تا کہ آپ کو صحیح معنی میں یہ پتہ چلے کہ شرک کہتے کس کو ہیں؟ آخر قرآن سارے کا سارا بھرا پڑا ہے ہر جگہ قرآن کہتا ہے کہ شرک نہ کرو، شرک نہ کرو، یہ بلا کیا ہے کہ جس سے قرآن روکتا ہے، نبی روکتا ہے، ساری دنیا

Maktaba Tul Ishaat.com

کے صلحاء روکتے ہیں وہ ہے کیا؟

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں، اللہ تعالیٰ کے نبی نے قوم کو بلایا اور بلا کر کہا کہ تم ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، سورۃ نوح میں یہ سارا واقعہ موجود ہے قال یا قوم اعبدو الله مالكم من اله غیره اے لوگو! اللہ کو پکارو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، یہ بات انہوں نے ساڑھے نوسو سال تک کہی، ساڑھے نوسو سال میں کل ۸۴ آدمیوں نے ان کا کلمہ پڑھا۔ ساڑھے نوسو سال میں کل ۸۴ آدمی ایمان لائے۔

اور ساڑھے نوسو سال تک پیغمبر یہی کہتے رہے کہ لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا الہ کوئی نہیں، وہ قوم آگے سے کیا کہتی تھی؟ تم کہتے ہو کہ الہ کوئی نہیں ہمارے تو آباؤ اجداد کہتے تھے کہ اللہ کے سوا اور الہ ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا شرک

ان کے زمانے میں پانچ بڑے بزرگ فوت ہوگئے تھے، انہوں نے ان کے نام پر پانچ مجسمے بنالئے تھے، جن کا ذکر قرآن میں ہے، ود، سواع یغوث، یعوق نصر، یہ پانچ مجسمات تھے، ان کو چوکوں میں کھڑا کردیا اور قوم خدا کو نہیں مانتی تھی ان پانچ کی عبادت کرتی تھی۔

نبی ان پانچ دروازوں سے امت کو ہٹانے کیلئے آئے تھے۔ تو دیکھو کہ شرک کی پہلی کیفیت کیا ہے؟ کہ نیک آدمی کی شکل کا مجسمہ بنا کر کھڑے کردیے اور اپنے مالک حقیقی کو نہ پہچانا، اور ان پانچ مورتوں کو سجدہ کرتے تھے، نیک آدمی کا نام لے کر۔

دور ابراہیمی کا شرک

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور آیا تو ان کے زمانے میں مشرک کی ذہنیت میں ترقی آگئی، تو ان کے زمانے میں باقاعدہ خداؤں کی دکانیں تھیں، رب واڑے بنائے ہوئے تھے۔ ایک بہت بڑا رب واڑہ تھا۔ جو خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا آزر۔

قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا ذکر ہے واذ قال ابراهیم لابیه آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا ماهذه

Maktaba Tul Ishaat.com

التماثیل التی انتم لھا عاکفون ابا جان ان مورتیوں کا طواف کیوں کرتے ہو، یہ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔

پیغمبر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے، اس کو یہ نہیں ہوتا میرا باپ کیا کہے گا؟ میری قوم کیا کہے گی؟ میری بستی والے کیا کہیں گے؟ میرے شہر کے لوگ کیا کہیں گے۔ نبی اپنے ذمے لگائے گئے ہر کام کو علی الاعلان کہہ دیتا ہے یہی نبی کا کمال ہوتا ہے۔

اس قوم نے چھوٹے چھوٹے خدا بنا کر با قاعدہ رکھے ہوئے تھے، جس کی مرضی ہوتی اس کو اٹھا کر لے جاتا اور صبح اس کو اسے سجدہ کرتا، بڑے بڑے خداؤں کے ڈھانچے انہوں نے رب واڑے میں بنائے ہوئے تھے، اور ان کو وہاں آ کر اکٹھے ہو کر سجدہ کرتے، یہ دوسری قسم کا شرک تھا۔

ایک شرک کی یہ کیفیت تھی کہ ایک حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا شرک تھا۔ ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کا شرک تھا، شرک کو روکنے والا پیغام ایک ہی تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا پیغام تھا لا الہ الا اللہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام تھا لا الہ الا اللہ

یہ دو حیثیتیں ہیں شرک کی۔

عیسائیوں کا شرک

حضور ﷺ کا زمانہ آیا۔ درمیان میں شرک کی بڑی کیفیتیں تھیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں نے خدا کا بیٹا کہا۔ یہ بھی شرک تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے جسم کا ٹکڑا کہا یہ بھی شرک تھا۔

میرے دوستو! ایک کیفیت یہ بھی تھی۔ آگے چل کر میں اس کی علیحدہ حیثیت بتاتا ہوں۔ یہ جو بت بنا کر علیحدہ پوجنے والے ان کی حیثیت علیحدہ تھی۔

دورِ محمدی ﷺ کا شرک

حضور ﷺ کا زمانہ آیا تو ان لوگوں نے جب شرک کرنا شروع کیا تو ۳۶۰ خدا بنا کر اللہ تعالیٰ کے گھر میں رکھ دیئے، خانہ کعبہ میں، وہ خانہ کعبہ کے جو بتوں کو مٹانے کیلئے بنایا

گیا تھا، وہ خانہ کعبہ کہ جو توحید کو بلند کرنے کیلئے تھا، جس خانہ کعبہ کو آباد کرنے کیلئے نبیوں کو بھیجا گیا تھا، اسی کعبہ میں ۳۶۰ خدا بنا کر کھڑے کر دیئے، ڈھٹائی دیکھو، ان کی جرأت دیکھو، ۳۶۰ خدا بنا کر کعبے کے اندر سجا دیئے اور ساری زندگی ۳۶۱ نہیں کئے، نہ ۳۵۹ کئے، یعنی جتنے خدا بنا دیئے اتنے رہے، ایک کا اضافہ نہ ہوا۔ ایک کی کمی نہیں ہوئی، لیکن آج ہمارے خداؤں کی تعداد کا بھی پتہ نہیں کہ ہم نے۔ کتنے بنا دیئے؟ انہوں نے تو ۳۶۱ نہیں کئے یہ تیسری کیفیت تھی۔

مشرکین موحدین بنے

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے دور میں دور دور کی بستیوں کی شرک کی کیفیت اور طرح کی تھی وہ سماعت فرمائیں!

مولانا عبدالسلام ندویؒ نے اسوہ صحابہؓ میں تفصیل سے یہ لکھا ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا تھا، ہماری بستی میں شرک کی یہ کیفیت تھی کہ ہماری بستی میں ایک بت بنا کر چوک میں کھڑا کیا گیا تھا، صبح اس چوک میں جا کر لوگ اس کو سجدہ کرتے اور کہتے کہ اب ہماری مرادیں پوری ہو جائیں گی۔ ہم نے اس بت کو سجدہ کر دیا ہے۔

صحابی کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نے دیکھا کہ اس چوک میں صبح دنیا جمع ہوئی دیکھا تو ہمارا خدا ہی کوئی نہیں، بڑے پریشان ہوئے کہ ہمارا خدا کہاں گیا۔ اغوا ہو گیا یا اس کو یہاں سے کوئی اٹھا کر لے گیا۔ بڑی پریشانی رہی، تین چار دن تک ساری قوم پریشان رہی کہ خدا کہاں گیا۔

کسی نے بتایا کہ تمہارے خدا کو ایک آدمی یہاں سے اٹھا کر باہر کھیتوں میں پھینک آیا ہے، کہنے لگے کہ ہم سب اکٹھے ہو کر گئے اور وہاں سے اپنے خدا کو اٹھا کر لائے، اس کو لا کر صاف کر کے پھر وہیں کھڑا کر دیا گیا۔ اب جہالت دیکھو کہ مانتے اس کو خدا ہیں، یہ جہالت ہی ہے کہ ایک آدمی خدا کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور یہ اس سے بچ نہیں سکتا، وہ تمہاری بگڑیوں کو کیسے بنائے گا، یہ جہالت تھی۔

کہنے لگے کہ تین دن کے بعد پھر دیکھا کہ خدا پھر غائب ہے، چنانچہ کافی پریشانی رہی تو ہم نے دیکھا کہ گاؤں کے درمیان میں جو گندے پانی کا تالاب تھا وہ تھوڑا سا خشک ہوا تو اس میں ہمیں اپنے خدا کا سر نظر آیا، تو ہم نے جا کر اٹھایا، ہم بڑے پریشان ہو گئے کہ کون ایسا ظالم تھا کہ جو ہمارے خدا کو اٹھا کر گندے نالے میں پھینک آیا تھا، اور اب ہمارا خدا اس میں ڈوب گیا ہے۔

قوم کی جہالت دیکھو، کہ یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آئی کہ جو خود ڈوب گیا وہ ہمیں کیسے تارے گا؟ لیکن وہ ڈوبا ہوا ہے۔ سر دیکھا، اس کو نکالا، دھویا اور لا کر پھر کھڑا کر دیا، کہنے لگے کہ جب تیسری مرتبہ گم ہوا تو ہم نے دوسرے ہی دن دیکھا کہ وہ خدا ایک کوڑا کرکٹ کے اوپر پڑا ہے اس کی ٹانگیں کسی نے اوپر کر رکھی ہیں سر نیچے کر رکھا ہے اور اس کے سر کے اوپر کھڑے ہو کر ایک کتا پیشاب کر رہا ہے، ہم نے یہ دیکھا کتا پیشاب کر رہا ہے ان کے اس من گھڑت خدا کے منہ میں۔

جب اس کیفیت کا لوگوں کو پتہ چلا تو پرانے بزرگ کہنے لگے کہ یہ ہمارا خدا ہی ہے، لیکن جو نئی نسل کے جوان تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے تین دفعہ اس خدا کو دیکھا یہ تو اتنا لاچار ہو گیا ہے کہ یہ کسی کا کچھ کر نہیں سکتا، کبھی یہ ڈوب رہا ہے، کبھی اس کو پھینکا جا رہا ہے، کبھی اس کے منہ میں کتا پیشاب کر رہا ہے، تم ہمیں کیا منواؤ گے۔ ہم اسے خدا نہیں مانتے، حضرت نوح علیہ السّلام کے زمانے کے بعد حضور ﷺ کے زمانے کی بات ہے۔ حضور ﷺ کا کلمہ **لا الہ لا اللہ** ان پر ظاہر ہو چکا تھا، اس کلمہ کی وجہ سے ان کو بات سمجھ میں آ گئی، ساری بستی والوں نے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ اسی طرح ہماری بستی میں رائج تھا کہ ہم ایک پتھر کی مورت بناتے اور اس کو جیب میں رکھ لیتے۔ صبح سے شام تک کام کرتے اور جب کوئی پریشانی آتی تو مورت کو نکال کر سامنے رکھ لیتے، اسی کو سجدہ کرتے، اسی کو پکارتے۔

آدھی رات کے وقت ہماری بستی میں کسی قوم نے شب خون مارا ہماری بستی پر دوسری بستی والوں نے حملہ کیا، ہم بستی سے نکل کر بھاگے، باہر نکلے صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ ہم خدا کو پیچھے چھوڑ آئے، کئی نے کہا کہ ہم پیچھے سے خدا لے آئیں، کہیں ناکامی نہ ہو جائے،

انہوں نے کہا کہ چھوڑو، اگر ہم واپس جاتے ہیں تو قوم واپس آجاتی ہے، صبح کو مشورہ کیا کہ اب خدا تو ہے کوئی نہیں تو ہم کیا کریں، انہوں نے مشورہ میں طے کیا کہ ہم عارضی خدا بنا لیتے ہیں یہاں پر، آٹا موجود ہے اس میں پانی ڈالو اور ہر آدمی اپنے اپنے حصے کا خدا بنائے اور پھر تمام لوگوں نے چھوٹے چھوٹے خدا بنا کر اس کو دھوپ میں رکھ دیا۔

اب لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ قافلہ جانے والا ہے، لیکن خداؤں کے خشک ہونے کا انتظار کرنے لگے کہ یہ خدا دھوپ میں خشک ہو جائیں، کافی دیر انتظار کیا خشک ہونے کا، جب خدا خشک ہو گئے ان کو اٹھایا جیب میں ڈالا اور چل پڑے۔

کہنے لگے کہ ہم نے تعاقب کیا جنگ کی کچھ ان کے مرے کچھ ہمارے مرے، تو ہم واپس آئے جس جگہ ہم نے خدا بنائے تھے اسی جگہ پر ہمارا آٹا ختم ہو گیا اب کیا کریں انہوں نے کہا کہ خدا تو وہاں موجود ہیں یہ تو عارضی ہیں، انہوں نے خداؤں کو پتھر سے کوٹا اور کوٹ کر آٹا بنایا اور آٹے میں پانی ڈالا اور روٹی پکا کر کھا گئے۔

قوم کو دیکھو، مانتی خدا ہے، ان باتوں کا کیا علاج کیا جائے، تو روٹی پکا کر خداؤں کی کھا گئے اور ایسی عجیب قوم تھی کہ خداؤں کو پچا گئی۔ خدا پچاؤ بھی قوم دنیا نے دیکھی، خدا ہضم ہو گئے۔

جب وہاں پہنچے تو سارا واقعہ پرانے بزرگوں کو سنایا کئی لوگ عقل مند نکلے کہ اگر یہ خدا سچے ہوتے تو تمہارے پیٹ میں بیماری پڑ جاتی، تم نے خداؤں کو ہضم کر لیا یہ خدا نہیں ہو سکتے۔ صحابی کہتے ہیں کہ اسی بات کی وجہ سے ساری بستی کے لوگوں نے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔

مشرکین کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف

یہ دیکھو کہ یہ ایک شرک کی کیفیت ہے، لیکن ایک بات ذہن میں رکھیں کہ ہمارے بعض لوگوں کے ذہنوں میں آتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں چلے گئے، حج کرنے چلے، جنت مل گئی، یہ بات نہیں، جنت ملتی ہے عقیدے سے، عقیدہ ٹھیک ہوگا، مکہ مکرمہ میں ابوجہل کو حضور ﷺ کی نمازوں سے اختلاف نہیں تھا۔ اگر حضور ﷺ صرف نمازیں پڑھتے رہتے تو ساری زندگی

Maktaba Tul Ishaat.com

ابو جہل پیغمبر کو کچھ بھی نہ کہتا، نمازوں سے اختلاف نہیں تھا، نبی کے روزے سے اختلاف نہیں تھا، پیغمبر کے حج سے اختلاف نہیں تھا، نبی کے زکوٰۃ دینے سے اختلاف نہیں تھا۔

اختلاف تھا لا الہ لا اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کچھ کر ہی نہیں سکتا۔

میرے دوستو!

وہ ابو جہل، وہ عتبہ اور شیبہ جو مکہ میں رہتے تھے۔ خانہ کعبہ میں رہتے تھے۔ نبی ﷺ کا چہرہ دیکھتے تھے۔ خانہ کعبہ کے طواف بھی کرتے تھے۔ صفا و مروہ پر بھاگتے بھی تھے۔ صبح و شام نبی ﷺ کو دیکھتے بھی تھے، لیکن اس کے باوجود قرآن مجید کہتا ہے اولئک کا الانعام بل ھم اضل، یہ تو جانوروں سے بھی زیادہ ذلیل و رسوا ہیں، یہ تو جانوروں سے بھی زیادہ خراب ہیں، اس لئے کہ ان کا ایمان لا الہ لا اللہ پر نہیں ہے، نماز کی بات نہیں، روزے کی بات نہیں، حج کی بات نہیں، یہ تو ساری چیزیں بعد کی ہیں، اختلاف ان کا لا الہ لا اللہ سے تھا۔ جب تک ہم اس لا الہ لا اللہ کو اپنے قلب و جگر میں اس معنی کے ساتھ نہیں رکھتے جس معنی کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے رکھا اس وقت تک

ہماری نمازیں کوئی نمازیں نہیں

ہمارے روزے کوئی روزے ہیں

ہمارے حج کوئی حج نہیں

اہل سنت کون؟

میرے دوستو! اکیسویں سپارے میں قرآن کہتا ہے واذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین مکے کا مشرک جب کشتی میں سوار ہوتا ہے، کشتی دریا کے درمیان میں جا کر ڈوبنے لگتی ہے تو مکے کا مشرک کہتا ہے سچے دل سے کہتا ہے کہ اے اللہ اس کشتی کو تیرے سوا بچانے والا کوئی نہیں، قرآن کہتا ہے کہ مکے کا وہ مشرک جو ۳۶۰ خداؤں کو پوجتا تھا، بتوں کو پوجتا تھا، لیکن کشتی میں بیٹھ کر اس کو سچا خدا یاد آ جاتا تھا۔

لیکن آج کے مشرک کو دیکھو کہ شرک بھی کرتا ہے اور کلمہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا پڑھتا ہے اور کشتی میں بیٹھ کر اس کو خدا یاد نہیں آتا وہ کہتا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

عبدالحق بیڑہ دھک

وہ کہتا ہے

معین الدین چشتی

لگا دے پار کشتی

وہ کہتا ہے

یا پیر دستگیر

کشتی پار لگا دے

اس بات کی تردید ہو تو کہتے ہیں کہ فرقہ واریت کی بات ہے، یاد رکھو! یہ کوئی فرقہ واریت نہیں، ہر سنی کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کشتیوں کو نہیں بچاتا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بگڑی نہیں بنا سکتا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں، کوئی مشکل کشاء نہیں۔

جس کا یہ عقیدہ نہ ہو وہ کروڑوں دفعہ اپنے آپ کو اہل سنت کہے، وہ جھوٹ بولتا ہے، اہل سنت نہیں ہو سکتا، اپنے عقیدے کی اصلاح کرو، اپنے عقیدہ کی جانچ رکھو کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے؟ لا اله الا الله ہم سے کیا چاہتا ہے؟ الہ کا معنی کیا ہے؟

الہ کا معنی پتھر کی مورت نہیں کہ لا الہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پتھر کی مورت سجدے کے لائق نہیں، الہ کے دس معنی ہیں!

الہ کا معنی ہے کہ	جس کو مشکل کشاء بنایا جا سکے
الہ کا معنی ہے کہ	جس کو حاجت روا کہا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کو عالم الغیب بتایا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کو مختار کل کہا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کو نفع نقصان کا مالک بنایا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کو متصرف فی الحاجت مانا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کو ہر جگہ موجود مانا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کو ہر جگہ کا علم رکھنے والا مانا جا سکے
وہ چیز کہ	جس کے پاس ذرے ذرے کا علم ہو

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کو کہتے ہیں الہ، جب ہم کہتے ہیں کہ لا الہ، اللہ کے سوا الہ کوئی نہیں، تو خود بخود اس کا معنی آگیا کہ

اللہ کے سوا مشکل کشا بھی کوئی نہیں

حاجت روا بھی کوئی نہیں

نفع ونقصان کا مالک بھی کوئی نہیں

بگڑی بنانے والا بھی کوئی نہیں

مختار کل بھی کوئی نہیں

عالم الغیب بھی کوئی نہیں

ہر جگہ موجود بھی کوئی نہیں

ہر چیز کو دیکھنے والا بھی کوئی نہیں

الا اللہ مگر اللہ، اللہ ہی ہے، جو ہر چیز کا مالک ہے اللہ ہی ہے کہ جو مشکل کشاء ہے اللہ ہی ہے کہ جو حاجت روا ہے اللہ ہی ہے کہ جو نفع ونقصان دینے والا ہے۔

داتا کون؟

بعض لوگ غلط فہمی کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں کہ علی مشکل کشاء ہے، یہ شرک ہے، ہم غلط فہمی کی وجہ سے کسی ولی کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارا داتا ہے، یہ کہنا شرک ہے۔

اس لئے کہ داتا فارسی زبان کا لفظ ہے فارسی میں داتا کا معنی ہے دینے والا، حضور ﷺ خود فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ یعطی میں تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا اللہ ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا داتا تو اللہ تعالیٰ ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا داتا تو اللہ تعالیٰ ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا داتا تو اللہ تعالیٰ ہے، حضرت یحییٰ علیہ السلام کا داتا تو اللہ تعالیٰ ہے، ہر پیغمبر کا داتا اللہ تعالیٰ ہے، تو تیرا میرا داتا کوئی بندہ نہیں ہوسکتا۔

ہاں خواجہ سید علی ہجویریؒ اتنی بڑی ہستی پاکستان میں گزری ہے، ان کی کتاب کشف المحجوب اٹھاؤ، ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا داتا کوئی نہیں، ان کی کتاب کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مالک کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا مشکل کشاء کوئی نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وہ ولی جو ساری زندگی جنگلوں کا سفر کرتا رہا، جو در در پر کلمے کی صدا بلند کرتا رہا، اسے فوت: [illegible] نے کے بعد آج تم اس کی قبر پر کہو کہ یہ داتا ہے، یہ مشکل کشاء ہے۔

آج ا[illegible] جہ علی ہجویریؒ دنیا میں تشریف لے آئیں ان کی جنگ یہودیوں سے نہ ہو، ان کی جنگ عیسائیوں سے نہ ہو، ان کی جنگ خود تمہارے ساتھ ہو کہ ان کا نام لے کر خود ان کتابوں کو بگاڑ دیا، ان کی تعلیمات کو بگاڑ دیا ان کی ساری زندگی کی کوشش پر پانی پھیر دیا۔

توحید اسے کہتے ہیں

توحید اسی کو کہتے ہیں آپ نے کبھی سوچا کہ ہر نماز میں سجدہ کیوں ہے؟

تہجد میں سجدہ، اشراق میں سجدہ، چاشت میں سجدہ، عیدین میں سجدہ، نوافل میں سجدہ، پانچ وقت کی نمازوں میں سجدہ

لیکن ایک نماز ہے کہ جس میں سجدہ نہیں، کون سی نماز ہے؟ (جنازہ) اس حقیقت پر کبھی غور کیا کہ جنازے میں سجدہ کیوں نہیں اور تین اوقات میں سجدہ نہیں۔ مثلاً

☆ سورج چڑھنے لگا ہے، سورج چڑھ رہا ہے اس وقت سجدہ نہ کر

☆ زوال کا وقت ہے کہ دوپہر کو سورج عین سر پر ہے تو اس وقت سجدہ نہ کرو۔

☆ مغرب کا وقت ہے، غروب کا وقت ہے سجدہ نہ کرو۔

کیوں؟ کہ جس وقت سورج چڑھتا ہے ڈھلتا ہے، غروب ہوتا ہے تو سورج کو خدا کہنے والے اس وقت سجدہ کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں نے تو کلمہ تیرا پڑھا ہے تیرے نبی کا پڑھا ہے، اگر میں ان اوقات میں سجدہ کروں گا تو میں تو سورج پرست نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو تو سورج پرست نہیں، دیکھنے والا کہیں یہ نہ سمجھے کہ تو سجدہ سورج کو کر رہا ہے۔ اسی شک کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے دربار میں سجدہ کرنے سے روک دیا کہ مجھے بھی اس وقت سجدہ نہ کر، ان تین اوقات میں مجھے بھی سجدہ نہ کر، کیوں؟ شک نہ پڑ جائے کہ کہیں تو بھی ان میں سے ہو۔

جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں؟

اور اس کے بعد جنازہ پڑھتے ہیں، جنازہ سامنے رکھا ہے، ایک حقیقت یہ بھی

Maktaba Tul Ishaat.com

ذہن میں رکھیں کہ بعض لوگ پیر کی قبر پر جا کر کہتے ہیں کہ پیر جی میری بگڑی بنا دے، میری مشکل حل کر دے، میری پریشانی دور کر دے، یہ کہنا شرک ہے۔

بزرگ فوت ہوتے ہیں کہ نہیں ہوتے؟ (ہوتے ہیں) پیر اور اللہ تعالیٰ کے ولی فوت ہوتے ہیں کہ نہیں ہوتے؟ (ہوتے ہیں) لیکن جب کوئی بزرگ فوت ہوتا ہے اس کیفیت کا پتہ ہے؟

اب بزرگ فوت ہو گئے، اب ان کی آنکھیں کھلی ہیں، ان کی آنکھیں تجھے بند کرنی پڑیں گی، یعنی وہ بزرگ فوت ہونے کے بعد تیرا محتاج ہے کہ تو ان کی آنکھیں بند کرے۔ اب وہ تیرا محتاج ہے کہ تو اس کو غسل دے، اس کے لئے پانی لائے، بیری کے پتے ڈالے، پانی گرم کرے، اس کو تختے پر لٹائے، وہ بزرگ تیرا محتاج ہے۔

ہائے وہ بزرگ تیرا مشکل کشاء ہوتا، تیرا حاجت روا ہوتا ہے، آج کپڑے اتارنے میں تو تیرا محتاج نہ ہوتا۔ وہ خود اٹھ کر غسل تو کر لیتا۔ وہ خود اٹھ کر نہا تو لیتا۔ وہ خود اٹھ کر کفن کو پہن لیتا۔ لیکن نہیں وہ تیرا محتاج ہے، اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے، تجھے سبق پڑھا رہا ہے، غسل دینے والے یہ خد تیرا محتاج ہے، کہیں اس کے قبر میں جانے کے بعد سجدہ نہ کرنا، یہ خود تیرا محتاج ہے، قبر میں جا کر تو اس کا محتاج کیسے بن جائے گا؟

سچے اہل سنت بنو

میرے دوستو!

شرک کی ایک قسم یہ ہے وہ بڑی سخت اور بھاری ہے۔ وہ شرک کی ایک قسم آج کل رائج ہے۔ مکے کا مشرک اور حضور ﷺ کے دور کا مشرک اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور کا مشرک شرک کرتا تھا اپنے آپ کو نبی کا عاشق نہیں کہتا تھا، لیکن آج کا مشرک شرک بھی کرتا ہے اور اپنے آپ کو نبی کا عاشق بھی کہتا ہے اور اگر کوئی روکے تو کہتا ہے تو نبی کو نہیں مانتا، تو ولی کو نہیں مانتا، یہ صرف شرک نہیں یہ منافقت بھی ہے، کہتے ہیں کہ یہ نبی کے گستاخ ہو گئے، کسی پر تنقید مقصود نہیں عقیدہ بتانا مقصود ہے کہ اس ذہنیت کو ختم کرو۔

سچے اہل سنت بنو، جو اہل سنت کا صحیح عقیدہ ہے، یہ جہالت کی وجہ سے ہر آستانے

Maktaba Tul Ishaat.com

پر سر نہ جھکاؤ، ہر سبز جھنڈے کے نیچے اپنی جبین نیاز کو نہ جھکاؤ، یہ جبین نیاز بڑی قیمتی ہے کہ یہ آستانوں پر جھکانے کیلئے نہیں، وہ ایک دروازہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور کسی کا دروازہ نہیں۔

ایک شرک کی قسم یہ ہے کہ انہوں نے بنایا شریک پتھر کی مورتیوں کو، نیک بندوں کے مجسموں کو، اور جو کام اللہ تعالیٰ سے لینے کے تھے وہ پتھر کی مورت سے لینے شروع کر دیے، آج وہی کام انہوں نے ولی کی قبروں سے لے لیا۔ وہ پتھر کی مورت کو سجدہ کرتے تھے اور یہ قبر کو سجدہ کرتے ہیں، وہ پتھر کی مورت کا طواف کرتے تھے یہ قبر کا طواف کرتے ہیں، یہ اس سے سخت ہے کہ پتھر تو پتھر ہے کوئی آدمی اس کی اچھائی کیا بیان کر سکتا تھا، لیکن اگر کوئی ولی کو سجدہ کرے تو اگر اس کو کوئی روکے تو فتویٰ بنا ہوا تیار ہے کہ یہ ولی کو نہیں مانتے، یہ نبی کو نہیں مانتے۔

ہم کہتے ہیں کہ الہ کہتے ہیں حاضر و ناظر کو، الہ کہتے ہیں عالم الغیب کو، الہ کہتے ہیں حاجت روا کو، الہ کہتے ہیں مشکل کشاء کو، مختار کل کو۔

اب شرک کسے کہتے ہیں؟ یہ سب صفات صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، اگر یہ صفات مشرکین نے اپنے پتھروں میں مانیں تو وہ مشرک ہو گئے، حضور ﷺ کے زمانے میں کفار نے مانیں تو وہ مشرک ہو گئے، یہی صفات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں لوگوں نے اپنے بتوں میں مانیں تو مشرک ہو گئے۔ آج کے مشرک نے یہی صفات

جب نبی میں مانیں
جب ولی میں مانیں
جب قطب میں مانیں
جب ابدال میں مانیں
تو وہ عاشق رسول کیسے بن گیا؟

سخت شرک

میرے دوستو!

اس حقیقت پر غور کر، شرک کی کیفیت کو دیکھ لے کر شرک پیدا نیک آدمی کا نام لیکر ہوتا ہے، اس سے گہرا شرک کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا عالم الغیب کوئی نہیں، اگر کوئی کہے

Maktaba Tul Ishaat.com

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی کوئی بندہ عالم الغیب ہے، چاہے کوئی نبی ہو، اسی کا نام شرک ہے۔

وہ خدا کیسا جس کے ٹکڑے ہوں

پیغمبر ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت علم دیا کہ اس کائنات میں حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو علم نہیں دیا، لیکن حضور ﷺ ہیں، خدا نہیں ہیں، نبی نبی ہوتا ہے، خدا نہیں ہوتا، نبی کو نبوت کے مقام پر رکھیں، کئی لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ خدا کے نور کا ٹکڑا، میں نے کہا کہ جس اللہ تعالیٰ کے ٹکڑے ہو جائیں وہ آزر کا خدا ہو سکتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خدا نہیں ہو سکتا، وہ خدا ہی کیا کہ جس کے ٹکڑے ہو جائیں، وہ پیغمبر ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کے ٹکڑے بن کر آ گئے، وہ

میرے دوستو! اتنی بات تو مجھے بتائیں کہ نبی اگر اللہ تعالیٰ کے نور کا ٹکڑا ہوں تو موسیٰ علیہ السلام نے طور پہاڑ پر دیکھا تو وہ پہاڑ تجلی برداشت نہ کر سکا اور وہ پہاڑ سرمہ بن گیا یہ حدیث میں موجود ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کا ٹکڑا حضور ﷺ کی شکل میں تھا تو صحابہ کرامؓ پر تو پھر کچھ بھی نہ ہوا۔ کہ حضور ﷺ کو دیکھنے والوں کو کچھ بھی نہ ہوا۔ وہاں ایک تجلی پڑی اور پہاڑ سرمہ بن گیا اور یہاں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کا ٹکڑا بن کر کئی سال دنیا میں رہے اور وہاں کچھ بھی نہ ہوا۔ صحابہ کرامؓ کو، اس حقیقت کو سمجھیں کہ نبی نبی ہوتا ہے خدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے عطا کیا

ایک آدمی مجھے کہنے لگا مانچسٹر میں کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں، کوئی مشکل کشاء نہیں، کوئی حاجت روا نہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ نبیوں کو خدا نے کچھ نہیں دیا۔

میں نے کہا کہ عقیدہ یہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو علم دیا، کتنا؟ جتنا اس نے چاہا اس میں کیا شک ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا کہ اس کی حد نہیں، لیکن کتنا دیا؟ جتنا چاہا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو اختیار دیا کہ جتنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کمالات دیئے کتنے دیئے جتنے چاہے، اگر نبیوں کو غیب کا علم ہوتا تو جب حضرت ابراہیم علیہ

Maktaba Tul Ishaat.com

السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لے جارہے تھے، ان کو پتہ تھا کہ میرا بیٹا ذبح نہیں ہوگا؟ (نہیں) اگر پتہ تھا تو پھر امتحان کیسا؟ یہ تو پھر ڈرامہ ہوا کہ پتہ تھا کہ ذبح نہیں ہوگا ایسے ہی چھری لیکر چلے گئے۔ معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ پیغمبر کو پتہ نہیں کہ بیٹا ذبح ہوگا کہ نہیں، یہ کوئی نبی کی توہین نہیں ہوتی یہ نبی کا کمال ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ کے علم اور وحی کے بغیر بولتا نہیں، یہ نبی کا کمال ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ تھا کہ بیٹا ذبح نہیں ہوگا؟ (نہیں) پھر ہوئے نہیں ہوئے؟ (نہیں) یہ معلوم تھا کہ امتحان ہے، لیکن یہ پتہ نہیں تھا کہ بیٹا نہیں بچے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا، یہ قرآن کا واقعہ ہے۔

کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام عالم الغیب تھے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھاتے تھے، دستر خوان پر بیٹھے، مہمان کیلئے بازار گئے اور ایک بوڑھے کو لیکر آگئے، کہنے لگے کہ کھانا کھاؤ، کھانا شروع کرنے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بسم اللہ پڑھو، اس نے کہا کہ میں مجوسی ہوں، میں بسم اللہ نہیں پڑھتا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو اٹھا دیا کہ تو بسم اللہ نہیں پڑھتا، اٹھ جا میں تیرے ساتھ کھانا نہیں کھاتا۔

ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آگئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم ساٹھ سال ہو گئے میں اس بوڑھے کو روٹی دے رہا ہوں، میرا منکر ہے، تجھے ایک دن کھانا کھلانا پڑا تو تو نے اسے دستر خوان سے اٹھا دیا۔

کیا نبی مختار کل ہوتا ہے؟

مجھے بتا غیب کا علم نبی کو تھا؟ اگر تھا تو پھر بتاؤ کہ ان کو لائے کیوں؟ پھر لائے تو اس کو دوبارہ اٹھایا کیوں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں تھا کہ نہیں کہ چھری چل جائے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام چاہتے تھے کہ چھری چل جائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی چاہتے تھے کہ

Maktaba Tul Ishaat.com

چھری چل جائے اور چھری چلانے والا بھی نبی ہے اور چھری سہنے والا بھی نبی ہے۔ چھری کیوں نہیں چلتی؟

تم کہتے ہو کہ نبی مختار کل ہوتا ہے، یہاں اختیار کہاں ہے؟ بتاؤ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چھری چلا، چھری چلا رہے ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السّلام چھری سہہ رہے ہیں، ان کی نیت ہے کہ چھری چل جائے، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی نیت ہے کہ چھری چل جائے، لیکن نہیں چلتی، تو معلوم ہوا کہ اختیار کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، جو چھری نہیں چلنے دیتا وہ طاقت اور ہے۔

آرام خالق کے ہاتھ میں ہے

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے اللہ میری داڑھ میں درد ہے، آرام دے دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ فلاں جنگل میں چلا جا، فلاں بوٹی ہے، وہ بوٹی لیکر اپنے دانتوں پر لگا، آرام آجائے گا، حضرت موسیٰ علیہ السّلام گئے اور بوٹی اٹھائی اپنے دانتوں پر لگائی اور آرام آگیا۔

چار دن کے بعد پھر درد ہوا پھر وہاں سے اٹھایا بوٹی کو اور دانتوں پر لگایا تو آرام نہ آیا۔ پریشان ہو کر کہنے لگے کہ اے اللہ چار دن پہلے اس بوٹی میں آرام تھا اب آرام نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السّلام تجھے یہ میں نے بتانا تھا کہ آرام بوٹی میں پہلے بھی نہیں تھا، اب بھی نہیں ہے، آرام میرے حکم میں تھا، میں نے حکم دیا کہ بوٹی استعمال کر، تو میرے حکم میں آرام تھا، اب تو نے سمجھا کہ آرام بوٹی میں ہے اس لئے تو بوٹی لینے آیا۔ میں نے آرام نہیں دیا۔ آرام میرے حکم میں ہے۔

کشتیاں بچانے والا کون؟

سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کرتے ہیں حضرت یونس علیہ السّلام کو دیکھو، اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السّلام اپنی بستی کے لوگوں سے ناراض ہوئے۔ بددعا کر دی بستی پر، بددعا کرنے کے بعد نبی جس بستی میں ہوتا ہے اس بستی میں عذاب نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بددعا کرنے کے بعد فوراً چلے گئے، وحی کا انتظار نہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات اچھی نہ لگی کہ میرا نبی ہو اور وحی کے بغیر چلا گیا۔ یہ کوئی گناہ کبیرہ نہیں تھا، نہ کوئی گناہ صغیرہ تھا، ایک بات تھی کہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئی۔

حضرت یونس علیہ السلام بستی سے نکل کر باہر دریا کے کنارے پر چلے گئے، دریا کے کنارے پر کھڑے ہیں، دریا عبور کرنے کیلئے، ایک کشتی آئی، اس کشتی میں بیٹھ گئے، یہ سارے واقعات قرآن پاک میں موجود ہیں، **وان یونس لمن المرسلین اذابق الی الفلک المشحون فساھم فکان من المحدحضین، فلولا انه کان من المسبحین للبث فی بطنه الی یوم یعثون.** حضرت یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پر کھڑے ہیں ایک کشتی آئی اس میں حضرت یونس علیہ السلام بیٹھ گئے۔

کشتی دریا کے درمیان میں گئی تو کشتی ڈوبنے لگی، ملاح نے کشتی والوں سے کہا کہ تم میں کوئی نجومی ہے؟

ایک آدمی کہنے لگا کہ میں نجومی ہوں، اس نے کہا کہ بتا کشتی کیوں ڈوبتی ہے اس نے کہا کہ کشتی اسلئے ڈوبتی ہے کہ کوئی آدمی اس کشتی میں سوار ہے کہ جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ آدمی کون ہے اس آدمی کا پتہ نہیں چلتا۔ سب لوگوں کے نام لکھ، قرعہ ڈالا جب قرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا، قرعہ تین دفعہ ڈالا تو تینوں دفعہ حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔

تو تمام کشتیوں والوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو اٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔
مجھے بتاؤ کہ نبی کشتی میں سوار ہے اور نبی کی وجہ سے کشتی ڈوبتی ہے اور یہاں کیا کہتے ہو۔

میرے مولا علی میرے شیر خدا
میری کشتی پار لگا دینا

مجھے بتائیں کہ نبی کشتی میں سوار ہے اور قرآن کا ۲۳ سپارہ کہتا ہے کہ پیغمبر کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے۔ اختیار اس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام نے شکم ماہی میں اللہ تعالیٰ کو پکارا

میرے دوستو!

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو دریا میں ڈال دیا گیا، دریا میں اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو حکم دے دیا کہ میرا نبی آرہا ہے، مچھلی منہ کھولے کھڑی ہے، پیغمبر دریا میں گرے، اسی وقت مچھلی کے پیٹ میں۔

مفسرین کہتے ہیں کہ دنوں میں اختلاف ہے، لیکن فرماتے ہیں کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی کے پیٹ میں نبی کیا کرتے رہے، ستر ہواں سپارہ کھولو، قرآن کہتا ہے وذالنون اذذھب نون عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں

وذالنون اذ ذهب مغاضبافظن ان لن نقدر عليه فنادى في الظلمت

نادی کہتے ہیں ندا لگانے کو، پکارنے کو، فریاد کرنے کو، رونے کو، گڑگڑانے کو، قطروں کو، آنسوؤں کو۔

قرآن کہتا ہے کہ **فنادى في الظلمت** میرا نبی اندھیروں میں میرے سامنے رویا، میرے نبی نے اندھیروں میں مجھے پکارا۔ اور ایک جگہ پر فرمایا کہ **في ظلمت ثلث** تین اندھیرے تھے، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا تھا۔ رات کا اندھیرا تھا اور دریا کا اندھیرا تھا۔ تین اندھیروں میں کوئی نہیں ہے، پیغمبر یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا، اور پیغمبر نے کہا **فنادى في الظلمت ان لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين** اے اللہ! تیرے سوا کوئی نہیں ہے، تو ہی مشکل کشاء ہے، تو ہی حاجت روا ہے، تو ہی بگڑی بنانے والا ہے۔

ارے کسی پچھلے بزرگ کے نام پر بگڑیاں بنتی تو آج حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں حضرت نوح علیہ السلام کو پکارتا کہ مجھے مچھلی کے پیٹ سے نکال دے، حضرت زکریا علیہ السلام کو پکارتا، حضرت آدم علیہ السلام کو پکارتے۔ لیکن حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس اللہ تعالیٰ کو پکار کر بتا دیا کہ داتا نبیوں کا بھی خدا ہے، داتا تمہارا بھی خدا ہے، بگڑی بنانے والا نبیوں کا بھی خدا ہے بگڑی بنانے والا تمہارا بھی خدا ہے۔

فرمایا کہ چالیس دن اللہ تعالیٰ کے نبی اللہ کے دروازے پر روتے رہے اور قرآن پاک کے ان الفاظ پر ذرا غور کریں، فرمایا **اذا بق الى الفلك المشحون فساهم** عربی زبان میں کہتے ہیں قرعہ ڈالنے کو **فساهما فكان من المدحضين** تین دفعہ قرعہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ڈالا گیا تین دفعہ حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ فلولا انہ کان من المسبحین جب میں اس لفظ پر آتا ہوں اور اس لفظ کو دیکھتا ہوں تو خدا کی قسم حیرانی ہوتی ہے۔

توحید میں کیا عظمت ہے؟

توحید کی کیا گہرائی ہے؟

قرآن کہتا ہے فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنه الی یوم یبعثون اگر مچھلی کے پیٹ میں میرا یونس میرے سامنے نہ روتا مجھے نہ پکارتا، میری تسبیح بیان نہ کرتا، میرے سامنے نہ گڑگڑاتا تو للبث فی بطنه الی یوم یبعثون تو قیامت کی صبح تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔

دیکھو اللہ تعالیٰ کے نبی کو تکلیف آئی تو انہوں نے کس کو پکارا؟ (اللہ تعالیٰ کو) یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں، ایک خدا ہے وہی ہمارا مشکل کشاء ہے، وہی ہمارا حاجت روا ہے، ان واقعات اور حقائق پر غور کرنا چاہئے۔

شرک کی یہ جو قسم ہے کہ ہم نے بندوں سے وہی کام لیا، اللہ تعالیٰ کے بندوں سے کہ جو انہوں نے پتھر کی مورتوں سے لیا، یہ شرک زیادہ سخت ہے، انہوں نے پتھر کی مورت کو داتا کہا، انہوں نے پتھر کی مورت کو مشکل کشاء کہا، انہوں نے سورج کو مشکل کشاء کہا، ہم نے یہی صفات اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل کر دیں اور ہم مسلمان کے مسلمان رہ گئے، الطاف حسین حالی کہتا ہے!

کریں غیر گر اس کی پوجا تو کافر
کواکب میں مانیں کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ ایماں میں کوئی خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مکے کا مشرک شرک کرے تو کافر ہو جائے، حضرت یونس علیہ السّلام کے زمانے کا مشرک شرک کرے تو کافر ہو جائے اور ہم شرک کریں تو مسلمان کے مسلمان رہیں، ہم عاشق رسول ہیں، نہ ہمارے عشق میں فرق آئے نہ ہماری محبّت میں فرق آئے۔

لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا الہ کوئی نہیں، اسی شرک سے قرآن نے روکا ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا فلاں بھی کوئی دے سکتا ہے۔ سترہواں پارہ ہے۔ قرآن کہتا ہے ان الذین تدعون من دون اللجه لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوله اللہ تعالیٰ کے سوا جو کسی اور کو پکارتے ہیں ان کو کہو کہ ساری کائنات کو جمع کرلیں اور ساری کائنات جمع ہو کر ایک مکھی بنانا چاہیں تو ایک مکھی کو بھی نہیں بنا سکتے۔

اور آگے قرآن کہتا ہے وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب فرمایا مکھی بنانا تو بڑی بات ہے مکھی بنانا تو دور کی بات ہے ان میں تو اتنی طاقت نہیں کہ مکھی نے جو چھینی ہے وہ ان سے واپس لے سکیں۔

معجزے اور کرامت میں فرق

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو کرامتیں دی ہیں، لیکن صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے، کرامت اور معجزے میں یہ اصول یاد رکھیں کہ معجزہ نبی سے صادر ہوتا ہے ایسی بات کہ جو عقل میں نہ آئے اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ وہی بات جو عقل میں نہ آئے اور ولی سے ثابت ہو، اس کو کرامت کہا جاتا ہے، اس معجزے اور کرامت میں براہ راست نہ نبی کا کمال ہوتا ہے۔ نہ ولی کا کمال ہوتا ہے۔ اس میں براہ راست اللہ کی مرضی کا دخل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے تو معجزہ صادر ہوتا ہے، مرضی نہیں ہوتی تو معجزہ صادر نہیں ہوتا۔

مشرکین مکہ کے نبوت سے سوالات

مشرکین مکہ نے یہودیوں سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتاؤ کہ جو ہم حضور ﷺ سے پوچھیں اور حضور ﷺ کو وہ بات نہ آئے یہ واقعہ قرآن میں موجود ہے پندرہویں سپارے میں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مشرکین مکہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بتاؤ کہ حضور ﷺ کو وہ بات نہ آئے اور ہم اسی بات کو سچے جھوٹے کا معیار بنائیں۔ یہودیوں نے بڑی عجیب بات کہی، انہوں نے تورات وانجیل میں پڑھ رکھا تھا، انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور یہ تین باتیں کہو۔

پہلی بات محمد ﷺ سے کہو کہ روح کسے کہتے ہیں؟

دوسری یہ بات پوچھی کہ ذوالقرنین کون تھا؟

اور تیسری بات کہ اصحاب کہف کون تھے؟

یہ تین چیزیں حضور ﷺ سے جا کر پوچھو اگر حضور ﷺ بتادیں تو سچے نبی۔ان کا یہ ذہن تھا کہ وہ سچا نبی ہوتا ہے وہ عالم الغیب ہوتا ہے، انہوں نے بھی نبی کو عالم الغیب کی حیثیت سے دیکھا۔ اگر انہوں نے بتا دیا تو یہ سچا نبی ہوگا۔ یہ ان مشرکوں کا ذہن تھا۔ یہودیوں سے یہ بات پوچھی مشرکین نے اور پھر حضور ﷺ سے پوچھا، یہ بات قرآن کے پندرہویں سپارے میں بخاری شریف میں اور مسلم شریف میں موجود ہے، جب انہوں نے حضور ﷺ سے یہ تینوں سوال پوچھے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ تینوں سوالات کا جواب کل دوں گا۔ جب کل آئی تو پھر وہ آئے، حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ میں کل جواب دوں گا۔

تیسرے دن وہ پھر آئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کل کو جواب دوں گا۔

حدیث میں آتا ہے کہ اسی طرح سولہ دن گزر گئے انہوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں کہ اگر اس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان باتوں کا پتہ ہوتا تو بتاتے اس کا مطلب ہے کہ پتہ نہیں۔

حضور ﷺ سولہ دنوں کے بعد اتنے پریشان ہوئے کہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے، جبل ابی قبیس پر، چڑھے پریشانی کے عالم میں، تو اسی پہاڑ پر جبرائیل آئے اور اس وقت قرآن کے پندرہویں سپارے کی آیت لائے۔ قرآن کہتا ہے **ولا تقولن لشانی انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ** اے پیغمبر ﷺ جب انہوں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ تین سوالات کا جواب بتاؤ تو تو نے کہا کہ کل کو جواب دوں گا، پھر کہا کہ کل کو جواب دوں گا، سولہ دن گزر گئے اور تو نے ایک مرتبہ بھی ان شاءاللہ نہیں کہا، اس لئے آسمانوں سے وحی نہیں آئی۔

ان شاءاللہ کا معنی کہ جب اللہ نے چاہا۔ اے پیغمبر ﷺ تو نے کہا کہ کل کو جواب

Maktaba Tul Ishaat.com

دوں گا، ان شاء اللہ نہیں کہا، اس لئے سولہ دن وحی نہیں آئی، اگر علم غیب نبی کو ہوتا تو وہ سولہ دن انتظار کرتے؟ (نہیں)

سولہ دن کے بعد پھر قرآن کی وحی آئی، اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا، ذوالقرنین کا واقعہ بیان کیا، روح کی تعریف قرآن نے بتائی، اپنے پیغمبر کو سولہ دنوں کے بعد، معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

(سیرت المصطفیٰ ﷺ جلد ا ص ۲۱۹)

شرک گناہ عظیم ہے

قرآن کہتا ہے اے پیغمبر لئن اشرکت لیحبطن عملک اے پیغمبر اگر خدانخواستہ تو بھی شرک میں مبتلا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تیرے عملوں کو بھی ضائع کر دے، حالانکہ نبی شرک کی جڑوں کو کاٹنے کیلئے آتا ہے پیغمبر شرک کے اندھیروں کو دور کر کے روشنی کے چراغ جلانے کیلئے آتے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو خطاب کر کے فرمایا اور پوری امت کو بتایا ہے پوری دنیا کو شرک کے گناہ عظیم ہونے کے بارہ میں بتلایا ہے کہ اتنا بڑا گناہ ہے اس سے بچو۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سترہ انبیاء کا ذکر فرمایا اور آخر میں فرمایا ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون اگر یہ سارے نبی بھی شرک میں مبتلا ہو جاتے، تو خدا ان کے عملوں کو بھی ضائع کر دیتے، یعنی شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس سے نبوت بھی ختم ہو سکتی ہے، خدانخواستہ اگر نبیوں سے بھی اس کا صدور ہو جائے، لیکن۔

میرے دوستو! شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ نبوت بھی ختم ہو سکتی ہے تو ہم شرک کر کے اپنی نمازوں کو بچا لیں گے، ہم شرک بھی کریں گے اور روزے بھی بچا ئیں گے، حج بھی بچتے رہیں گے، زکوٰۃ بھی بچتی رہے گی اور شرک نبوت کو ختم کر سکتا ہے تو کائنات کی کوئی نیکی شرک کر کے باقی نہیں رہ سکتی۔

شرک سے بیزاری کا اظہار کر

حضرت لقمان علیہ السلام کا واقعہ اکیسویں سپارے میں موجود ہے، فرمایا اذ قال

لقمان لابنه وهو يعظله يبنى لا تشرک بالله حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا شرک کے قریب نہ جانا، یہ قرآن کہتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا یا ابو هريره ان قتلت او حرقت لاتشرک بالله تجھے قتل کر دیا جائے، تجھے جلا کر خاک میں ملا دیا جائے تو بھی شرک کے قریب نہ جانا۔

حضور ﷺ نے فرمایا جب تو کوئی مدد مانگے تو خدا سے مانگا کر، حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیری جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے، وہ بھی تو خدا سے مانگ، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

غیب کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے پاس

قرآن کہتا ہے:

وعنده مفاتح الغيب

اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، قرآن نے کہا مفاتح الغیب مفاتح، مفتح کی جمع ہے، مفتح عربی میں چابی کو کہتے ہیں اور مفاتح کا معنی چابیاں، قرآن کی عظمت پر قرآن کی عظمت پر قربان جاؤ، قرآن نے کہا کہ غیب کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، اگر خدا یہ کہتا کہ غیب کی چابی میرے پاس ہے، مفتح الغیب کہتا ہے کہ غیب کی چابی میرے پاس ہے، چھوٹی چابی ہمارے پاس بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تذکرہ حضرت پیرانِ پیر

پھر جھوٹ کی کوئی حد ہے اولیاء اللہ حضرت پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے تہجد کی نماز پڑھی ہے۔ چالیس سال تک بغداد کی جامع مسجد میں خطبہ دیا۔ کوئی آدمی ان کے کسی قول سے، ان کی کسی کتاب سے، کسی ملفوظ سے، یہ جو من گھڑت رسمیں جو ان کے نام کی بنائی ہوئی ہیں، یہ تو ثابت کر کے دکھایئے، انہوں نے فرمایا کہ ایک تنکا اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں ہل سکتا۔

لیکن یار لوگوں نے ان کے نام کی ایسی ایسی رسمیں بنالیں ہیں کہ بارہ سال کے بعد بیڑہ تار دیا، بارہ سال تک اس کو کیوں رہتے دیا؟ اس میں کیا مصلحت تھی۔ اپنا لڑکا فوت

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو گیا اس کو نہیں بچایا، لیکن بارہ سال کے بعد مائی کا بیڑہ تار دیا، کوئی بات ہے؟

میں تو اللہ تعالیٰ کو پکاروں گا

ہم فیصل آباد سے اوکاڑہ جائیں تو راستے میں دریا راوی کا پل آتا ہے اس پر کسی زمانے میں پل نہیں تھا، اس کو مالی پتن کہتے تھے۔ کشتی پڑتی تھی، لوگ کشتی میں بیٹھے تو کشتی دریا کے درمیان میں جا کر ڈوبنے لگی، ہچکولے کھانے لگی بھنور میں آگئی، تو ایک پروفیسر صاحب بیٹھے تھے، اس نے کہا کہ اے اللہ کشتی بچا، وہ پڑھا لکھا تھا بے چارہ، سمجھ دار تھا اے اللہ کشتی بچا۔

ایک آدمی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہابی تو ہیں، اس نے کہا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ تو پیر دستگیر کو کیوں نہیں کہتا، کہ کشتی بچا، پیر دستگیر کشتی بچا، اس نے کہا کہ میں تو حضرت پیران پیر کا غلام اور نوکر ہوں۔

میں نے یہ سنا اور پڑھا ہے کہ حضرت پیران پیرؒ جب بھی کشتی بچاتے ہیں تو بارہ سال کے بعد بچاتے ہیں، تو میری صبح عدالت میں تاریخ ہے اور اگر آپ کی تاریخ نہیں ہے تو آپ ان کو پکاریں، تو میری تو صبح تاریخ ہے، میں تو ان کا غلام ہوں۔

من گھڑت واقعہ

میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دیکھو جہالت کہاں تک پہنچ گئی، وہ میں ایک جگہ گیا تو ایک آدمی نے واقعہ سنایا اور ایک مولوی صاحب کہنے لگے کہ مائی رابعہ بصریؒ حج کرنے گئیں تو تین میل خانہ کعبہ باہر نکل کر استقبال کرنے آیا۔

میں نے کہا کہ عقل کے اندھو یہ کوئی کرامت کی بات ہے، یہ بات ذہن میں رکھیں، جو کرامت قرآن وسنت سے اور نبی کی حدیث سے ٹکرائے وہ کرامت نہیں ہوتی۔ وہ ڈھکوسلہ ہوتا ہے، اس حساب سے تو مائی رابعہ بصری کا رتبہ زیادہ ہو گیا حضور ﷺ سے۔

حضور ﷺ جب آئے عمرہ کیلئے اور حدیبیہ کے مقام پر آئے اور روک دیئے گئے اور حضور ﷺ نے سات میل باہر ہی پڑاؤ ڈالا اور حضرت عثمانؓ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا مکہ کے مشرکوں کے پاس کہ اجازت حاصل کرو کہ ہم عمرہ کرنا چاہتے ہیں، اس وقت مکہ میں سردار

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت ابوسفیان تھے ابھی مکہ فتح نہیں ہوا تھا تو مکہ کے مشرکوں نے کہا کہ محمد ﷺ کو اجازت نہیں دے سکتے، یہ عمرہ اور طواف نہیں کر سکتے۔

چنانچہ حضور ﷺ کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا، اس سال حضور ﷺ عمرہ اور طواف نہیں کر سکتے اور بعد میں کریں گے اس کے دو تین سال کے بعد مکہ فتح ہوا، پھر حضور ﷺ آئے۔

میں نے کہا کہ حضور ﷺ چھ میل باہر بیٹھے رہے، پریشان رہے، آئے عمرہ کرنے کیلئے اور کفار نے اجازت نہیں دی، حضور ﷺ کیلئے تو خانہ کعبہ باہر نکل کر نہیں آیا، مائی رابعہ بصری کیلئے آ گیا۔

اگر خانہ کعبہ آتا تو حضور ﷺ کیلئے آتا، اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی پر ذاتی نقطہ چینی مقصود نہیں، عقائد کی اصلاح مطلوب ہے، عقائد کو درست کرو، اپنے ایمان کو مضبوط کرو، عقیدہ توحید پر پکے ہو جاؤ۔

ایصال ثواب کا کوئی منکر نہیں

حضور ﷺ نے فرمایا **من احیی سنتی عند فساد امتی فله اجر ماة شهید** جو آدمی میری ایک سنت کو زندہ کرے گا، جب لوگ اس سنت پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

ایک شہید کا ثواب ہو تو آدمی جنت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے، ایک سنت پر سو شہداء کا ثواب ہے۔ آج ایصال ثواب کے نام پر من گھڑت رسمیں ہوتی ہیں، اگر کوئی اس کو رو کے تو کہتے ہیں کہ یہ بزرگوں کو نہیں مانتا۔

اللہ تعالیٰ کے بندو کوئی خدا کا خوف کرو، ایصال ثواب کا کون منکر ہے، کون کہتا ہے کہ ایصال ثواب نہیں ہوتا، قرآن پڑھو، کلمہ پڑھو، درود پاک پڑھو، جب پڑھو جس وقت ہو، جتنا پڑھو، پہنچتا ہے، لیکن یہ کوئی ضروری نہیں کہ براہ راست مولوی پہنچائے، ثواب ہر وقت پہنچتا ہے، اس کیلئے ضروری نہیں کہ مولوی صاحب کی جیب بھریں گے تو ثواب پہنچے گا، اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

Maktaba Tul Ishaat.com

کچھ تو خیال کرو

چاہئے تو یہ کہ بابا جی فوت ہو گئے، تو بابا جی کے فوت ہو جانے کے بعد قرآن پڑھو، اسی وقت کلمہ پڑھو، درود شریف پڑھو تا کہ اس کے قبر میں جانے سے پہلے پہلے اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہ کچھ چلا جائے۔

لیکن ہوتا کیا ہے کہ تین دن تک بابا جی کو جوتے پڑنے دو، تین دن کے بعد پھر ملاں کو لائیں گے، پھر کھانے بھی لائیں گے، پھر اس کو جنت میں بھجوائیں گے، پھر وہ جنت میں جائے گا، تیرے باپ کو پولیس پکڑ کر لے جائے تو اس کے پیچھے اسی وقت جاتا ہے، تیرا باپ مر جائے تو تین دن تک فرشتوں سے جوتوں کا انتظار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے خاف سے ڈرنا چاہئے۔

آدمی فوت ہو گیا، اندر لاش پڑی ہے، باہر جو لوگ افسوس کیلئے آرہے ہیں ان کو چاہئے کہ کلمہ پڑھتے جائیں، قرآن پاک پڑھتے جائیں، وہاں بیٹھ کر جو ہو سکتا ہے پڑھیں۔

ایصال ثواب کا غلط انداز

اندر بابا جی کی لاش پڑی ہے، اور ثواب کیسے پہنچایا جاتا ہے۔ تین دن تک کچھ نہیں کریں گے، چٹائی بچھی ہے، باہر لوگ آرہے ہیں افسوس کرنے، سگریٹ پی رہے ہیں، بابا جی کا بڑا افسوس ہوا، بابا جی فوت ہو گئے؟ رشتہ دار سارے آگئے؟ بڑا افسوس ہوا بابا جی کا، بچے کتنے تھے؟ ایسے ہوتا ہے؟ (ہوتا ہے)

یہ طریقہ ہے یہ ثواب پہنچ رہا ہے، جو باہر بیٹھ کر کش لگا رہے ہیں، اس کش کا ثواب بھی بابا جی کو پہنچ رہا ہے، قرآن پڑھو، کلمہ پڑھو، درود پڑھو، ہر وقت پہنچاؤ، ہر وقت پہنچتا ہے۔

حضرت پیران پیر کا فرمان

حضرت پیران پیرؒ کے نام کی، باقی باتیں پہنچ گئیں ان کی، یہ بات نہیں پہنچیان کی، حضرت شیخ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر کیوں رکھتے ہیں، فرمایا اس لئے کہ کوئی بے نمازی میرا چہرہ نہ دیکھ لے، اتنی بڑی بات ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اسلام نام ہے اطاعتِ رسول کا

اسلام عبادت کے زیادہ ہونے کا نام نہیں ہے، اسلام نام ہے حضور ﷺ کی سنت کا، اگر اسلام عبادت کے زیادہ ہونے کا نام ہوتا تو کوئی کہتا کہ اڑھائی فیصد زکوۃ کا کیا تک ہے، میں تو تین فیصد دوں گا، سال میں ایک دفعہ حج فرض ہے میں تو دو دفعہ کروں گا، روزے تیس فرض ہیں میں تو چالیس رکھوں گا، لیکن نہیں۔

کیوں؟ اسلام نام ہے نبی کی سنت کا، حضور ﷺ نے پانچ پڑھیں تو پانچ ہیں، چھ نہیں کر سکتے۔ حضور ﷺ نے اڑھائی فیصد زکوۃ فرض کی ہے تو ہم تین فیصد نہیں کر سکتے، دو نہیں کر سکتے۔

صرف اس کی مثال دیکھیں کہ نماز میں پہلی التحیات کے بعد چاہے کہ اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ختم ہو جائے تو آدمی اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور اگر کوئی وہاں درود شریف پڑھ لے تو کیا ہوتا ہے سجدہ سہو ہوتا ہے، کیوں؟ سجدہ سہو کیوں ہوتا ہے کہ آپ نے کوئی گناہ کیا ہے؟ آپ نے کوئی زیادتی کی ہے نبی پر درود شریف پڑھا ہے، لیکن اگر آپ یہاں درود شریف پڑھتے ہیں تو شریعت کہتی ہے کہ آپ اس کے عوض میں سجدہ سہو کریں۔ اس لئے کہ اس جگہ پر پیغمبر ﷺ نے درود شریف پڑھنے کا حکم نہیں دیا، فرمایا کہ وہاں درود پڑھو جہاں پیغمبر ﷺ نے حکم دیا، جہاں حکم دیا وہاں قرآن پڑھو، التحیات کی بجائے تم قرآن کے دو سپارے پڑھ دو تو مولوی صاحب کہے کہ یہ کیا ہے؟ تو تم کہو کہ میں نے غلط کیا ہے؟ قرآن ہی تو پڑھا ہے؟ نماز ہوگی، پیغمبر کی سنت سے۔

تو اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے طریقے پر ہمیں چلائے، حضور ﷺ کی شریعت پر ہمیں چلائے، حضور ﷺ کے دین پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر بات میں نبی ﷺ کی سنت کو آگے رکھنا چاہئے۔

بدعت اور بدعتی

ایک ہوتی ہے بدعت، بدعت کس کو کہتے ہیں، شرک کا تھوڑا سا آپ کو پتہ چل گیا ہے، بدعت کس کو کہتے ہیں؟ دنیا کے اندر اگر کوئی نیا طریقہ ایجاد ہو تو اس کو کہتے ہیں، جدت

Maktaba Tul Ishaat.com

اور دین میں کوئی نیا طریقہ ایجاد ہو تو اس کو کہتے ہیں بدعت۔

میں نے کہا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگو، لیکن آپ مجھ سے سوال کریں گے کہ فاروقی صاح ایک آدمی کسی سے کہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ، کہتا ہے کہ میرا کچھ قرض ہے اتار دے پیسے دے دے، وہ کسی سے مدد مانگتا ہے۔

تو آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مدد کوئی نہیں دے سکتا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے جو مدد مانگتے ہیں وہ سارا شرک ہو گیا؟ یہ سوال ہے؟ اس کو ذرا سمجھیں، لوگ یہی سوال کر کے گمراہ کرتے ہیں۔

جس مدد کی میں نے بات کی ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ دیتا ہے وہ بغیر سبب کے دیتا ہے، جو مدد اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنی چاہئے، وہ بغیر سبب کے ہے اور بندہ جو مدد دوسرے سے مانگتا ہے وہ سبب سے مانگتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک ڈاکٹر ہے، ڈاکٹر صاحب کو ایک آدمی کہتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب، میں بیمار ہوں تو آپ مجھے انجکشن لگا دیں، اب ڈاکٹر صاح انجکشن لگائے گا تو آپ کو آرام آئے گا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ شفا ڈاکٹر نے دی ہے، اس لئے کہ ڈاکٹر شفا دینے میں انجکشن کا محتاج ہے، تو ڈاکٹر انجکشن کے سبب کے ذریعہ آپ کی مدد کر رہا ہے اور آپ تالہ کھولتے ہیں تو تالہ کھولنے میں آپ چابی کو سبب بناتے ہیں کہ چابی سبب ہے۔

لیکن اگر کوئی آدمی تالے کو حکم دے کہ کھل جائے، کھل جائے بغیر چابی کے، اور ڈاکٹر بغیر دوائی کے شفا دے دے تو یہ ایسی شفا دینا، یہ سبب کے بغیر تالہ کھولنا، یہ سبب کے بغیر مدد کرنا، یہ صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے، جو انسان انسان کی مدد کرتا ہے یہ سبب کے تابع ہو کر کرتا ہے، سبب کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خود انسان ایک دوسرے کا محتاج ہے کہ جو ایک دوسرے کا خود محتاج ہوتا ہے، وہ خود خالق نہیں ہو سکتا، وہ مالک نہیں ہو سکتا، وہ حقیقت میں محتاج ہے۔

اگر میں کسی کا کام کرتا ہوں، میں کام کرنے میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کا محتاج ہوں۔

میں کام کرنے میں پیسے کا محتاج ہوں، میں تو کپڑے پہننے کا محتاج ہوں، اگر کسی کا کام

Maktaba Tul Ishaat.com

کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کرتا ہوں، حقیقت میں یہ طاقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے۔

یہ جو بغیر سبب کے کسی سے مدد مانگنا ہے، یہ شرک ہے، سبب سے مانگو، پیر کی قبر پر جا کر کہتا ہے!

لے ککڑ تے دے پتر

یہ سبب کے بغیر ہے یہ شرک ہے، سبب کے بغیر مدد مانگنا شرک ہے۔

شرک اور جدید ترقی

اور ایک اور بات جو کام پیغمبر کے زمانے میں نہ ہوا ہو اور بعد میں اس کو دین بنالیا گیا ہو اس کو بدعت کہتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ٹیوب لائٹ جو چل رہی ہے، یہ حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں تھی، یہ لاؤڈ سپیکر حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا یہ کارپٹ جس پر ہم بیٹھے ہیں یہ حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا یہ ہیٹر کا نظام حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا یہ بدعت ہے؟ آپ پر یہ سوال ہو سکتا ہے اور آپ کے ذہن میں یہ خدشہ آسکتا ہے، اس کا جواب سنیں۔

بدعت کی تعریف ہے من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد اور فرمایا من احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو رد (بخاری و مسلم مشکوٰۃ ص ۲۷)

کوئی ایسا کام جو میرے دین میں پہلے شامل نہ ہو اور بعد میں اس کو دین میں شامل کرلیا جائے وہ بدعت ہے، وہ مردود ہے۔ ہم اس لاؤڈ سپیکر کو کبھی دین کا حصہ نہیں کہتے، ہم ٹیوب لائٹ کو کبھی دین نہیں کہتے، ہم ان چیزوں کو کبھی دین نہیں کہتے، یہ دین میں شامل نہیں، یہ ذرائع ہیں سہولتوں کے، جس کی اجازت ہے، ان کا وجود کوئی دین کا حصہ نہیں، ہاں ایسی بدعات اور من گھڑت باتیں کہ جو ایصال ثواب کی لوگوں نے بنا رکھی ہیں، ان کو چونکہ یہ دین سمجھ کر کرتے ہیں، اس لئے وہ بدعت ہیں جو کام دنیا کا دین سمجھ کر کیا جائے، حالانکہ وہ حضور ﷺ کے زمانے میں دین میں شامل نہ ہو، اسی کا نام بدعت ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام جو بدعت کرنے والے کی عزت کرتا ہے گویا کہ اسلام کی عمارت گرانے میں اس

Maktaba Tul Ishaat.com

کی مدد کرتا ہے۔(مشکوٰۃ ص ۳۱)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ **کل بدعة ضلالة و كل ضلالة فى النار** ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔(نسائی جلد ا ص ۱۷۹)

امام مالکؒ نے فرمایا کہ جو آدمی بدعت کرتا ہے وہ گویا یہ کہنے کی کوشش کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی رسالت میں خیانت کی، جو بدعت کرتا ہے وہ حضور ﷺ کو خائن سمجھتا ہے اس لئے جو کام پیغمبر نے نہیں کیا، اگر تم اس کو دین سمجھ کر کرو گے اس کا مطلب ہے کہ تمہاری عقل پیغمبر کی عقل سے زیادہ ہے کہ نبی کو یہ کام نہیں سوجھا ہمیں سوجھ گیا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

عقیدۂ توحید

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰى كَآفَّةٍ لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا.

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کا جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
اذاں تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضاؤں میں انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے، وہ ضرب لگانا بھول گئے

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے واجب الاحترام! بزرگو اور دوستو! عقیدۂ توحید اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔اور یہ وہی مسئلہ ہے جس پر انبیاء کرام نے ساری ساری زندگی محنت کی۔ میں اِسی اہم مسئلے پر آپ حضرات کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو قرآن کریم کی روشنی میں آپ حضرات کے سامنے رکھوں۔ زیادہ لمبا وقت آپ کا میں انشاء اللہ نہیں لوں گا۔ایک ضروری مسئلہ قرآن کا میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

انبیاء کرام کا مشترکہ پیغام......عقیدۂ توحید

ایک ایسا مسئلہ ایک ایسی بات اور ایک ایسا وعظ...... جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے کیا وہ کتنا اہم ہوگا مسئلہ۔ جس کے لئے اللہ نے نبی بھیجے، اور ایک نبی نہیں بھیجا بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء آئے۔ وہ مسئلہ بہت اہم ہوگا۔ وہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں...... جس کے لئے اللہ نے نبیوں کو بھیجا، اور پھر ایک کو نہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار کو بھیجا۔

اور پھر ہر نبی کو لوگ اس مسئلے کی وجہ سے پتھر ماریں۔ ہر پیغمبر کو اپنے گھر سے نکالیں، ہر پیغمبر کو برا کہیں، ہر پیغمبر کو گالیاں دیں، ہر پیغمبر کے چہرے پر پتھر مارے جائیں، ہر پیغمبر کے راستے میں کانٹے بچھائے جائیں، ہر نبی کو اذیتیں دی جائیں اور اس کے بعد بھی وہ پیغمبر اس مسئلے کو نہ چھوڑیں......اس پیغام کو نہ چھوڑیں......اس دعوت کو نہ چھوڑیں۔

معلوم ہوا کہ وہ مسئلہ اتنا اہم ہے...... کہ ساری خدائی میں اللہ کے نزدیک اس سے بڑا کوئی مسئلہ نہیں کہ جس مسئلے کے لئے پہلے نبی بھیجے جائیں اور بعد میں پھر ان انبیاء کو گھروں سے نکالا جائے اور ان انبیاء کے چہروں پر پتھر مارے جائیں اور ان کو برا کہا جائے، لیکن پیغمبر اذیتیں اٹھا کر تختہ دار پر لٹک کر، جیلوں میں جا کر، گھروں سے نکل کر بھی اس مسئلے کو نہ چھوڑیں معلوم ہوا کہ اس اللہ کی خدائی میں اس سے بڑا کوئی مسئلہ نہیں۔ ...... وہ مسئلہ ہے مسئلہ توحید۔ تو میں اسی موضوع پر کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہم لوگ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم توحید کے قائل ہیں، ہم زبان سے کہتے ہیں کہ توحید پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ ہم زبان سے کہتے ہیں کہ توحید کے بغیر چھٹکارا نہیں۔ ہم زبان سے لا الہ الا اللہ بھی پڑھتے ہیں، محمد رسول اللہ بھی پڑھتے ہیں لیکن ہمارے عمل میں وہ عقیدے میں توحید کی وہ روح نہیں جس کا تقاضا پیغمبروں نے کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ایک وقت آئے گا کہ شرک کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ باریک ہوگی، بے آواز ہوگی، لیکن پتہ نہیں چلے گا کہ لوگ شرک کر رہے ہیں''۔

ہم لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید شریک اس کو کہتے ہیں...... کہ ایک پتھر کی مورت ہو اور اس کو سجدہ کیا جائے...... ایک پتھر کی مورت ہو اس کو مشکل کشا کہا جائے...... ایک پتھر کی مورت ہو اس کو خدا مانا جائے یہ شرک ہے، بالکل غلط ہے!!

شرک کا معنی و مفہوم

شرک کا معنی کیا ہے......؟ شرک کس کو کہتے ہیں......؟ کہ جس چیز کا تقاضا اللہ سے کرنا ہے، جس چیز کی امید اللہ سے کرنی ہے جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے...... جو چیز اللہ ہی دیتے ہیں، اور جس چیز کا اللہ سے ہی تقاضا کیا جا سکتا ہے۔ وہ تقاضا اللہ کے علاوہ کسی بندے سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔

کسی پتھر سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔ کسی مورت سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔ کسی سورج سے کیا جائے تو یہ شرک۔ چاند سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔ درختوں سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔ دیوتا سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔

جس چیز کا تقاضا اللہ سے کرنا ہے، ہم کسی بھی کائنات کے آدمی سے اس کا تقاضا کریں...... اسی کا نام شرک ہے۔ اور اسی شرک کی جڑوں کو کاٹنے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام تشریف لائے۔ انبیاء کا نام بدلتا رہا، لیکن لائحہ عمل ایک ہی رہا۔

ہر پیغمبر نے کلمہ دنیا کے سامنے ایک رکھا، نبیوں کا نام بدلتا رہا، پیغمبروں کا نام بدلتا رہا، لیکن دعوت ایک رہی، پیغام ایک رہا، عنوان ایک رہا، مشن ایک رہا، نصب العین ایک رہا

Maktaba Tul Ishaat.com

اور لائحہ عمل ایک رہا، وہ لائحہ عمل کیا تھا...... لا الہ الا اللہ......

ہر نبی کے دور میں...... نمازوں کا طریقہ بدلتا رہا۔ زکوٰۃ کا طریقہ بدلتا رہا، حج کا طریقہ بدلتا رہا، روزے کی کیفیت بدلتی رہی...... لیکن...... لا الہ الا اللہ...... آدمؑ کے زمانے میں بھی تھا، حضورؐ کے زمانے میں بھی تھا۔ ہر پیغمبر کے زمانے میں لا الہ الا اللہ ایک تھا فرق کوئی نہیں تھا۔

آدم علیہ السلام آئے...... لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ

نوح علیہ السلام آئے...... لا الہ الا اللہ نوح نجی اللہ

ابراہیم علیہ السلام آئے...... لا اللہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ

اسماعیل علیہ السلام آئے...... لا الہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللہ

موسیٰ علیہ السلام آئے...... لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

عیسیٰ علیہ السلام آئے...... لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

اور محمد مصطفیٰ ﷺ آئے...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ......

آپ دیکھتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی لا الہ الا اللہ میں کوئی فرق نہیں۔

''الہ'' کا مطلب

لا الہ کا کیا معنی ہے......؟ ہم نے الہ کا معنی...... معبود سمجھا کہ الہ کا معنی صرف معبود ہے۔ لا الہ...... کا کیا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بس بات ختم ہوگئی یہ غلط ہے۔

الہ کا معنی...... صرف معبود نہیں۔

الہ کا معنی...... صرف حاجت روا نہیں

الہ کا معنی...... صرف سجدوں کے لائق نہیں۔ بلکہ الہ کے کئی معنی ہیں......

الہ کا معنی...... مشکل کشا بھی ہے......

الہ کے معنی...... حاجت روا بھی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

الہ کا معنی...... داتا بھی ہے۔
الہ کا معنی...... بگڑی بنانے والا بھی ہے۔
الہ کا معنی...... مختار کل بھی ہے۔
الہ کے معنی...... عالم الغیب بھی ہے۔
الہ کے معنی...... ہر جگہ موجود بھی ہے۔
الہ کا معنی...... ہر چیز کو دیکھنے والا بھی ہے۔
جس وقت ہم کہتے ہیں لا الہ......لا......

لا ایک تلوار ہے...... جو الہ پر چلتی ہے۔ لا الہ یعنی کوئی نہیں...... الا اللہ...... مگر اللہ یعنی اللہ کے علاوہ ...... کوئی الہ نہیں۔ اللہ کے علاوہ ...... کوئی مشکل کشا نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی حاجت روا نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی بگڑی بنانے والا نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی ہر جگہ موجود نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی عالم الغیب نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی مختار کل نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی ذروں کو جاننے والا نہیں۔ اللہ کے علاوہ...... کوئی راتوں کی تاریکیوں میں سننے والا نہیں۔

ہمارا کلمہ بے فائدہ کیوں......؟

اللہ کے سوا...... لا الہ...... کی تلوار الہ پر پڑی...... تو تمام معنی اس میں آ گیا والا اللہ...... مگر اللہ! یعنی اللہ کے سواء...... کوئی مشکل کشا نہیں۔ کوئی حاجت روا نہیں۔

ہم لا الہ الا اللہ پڑھ کے...... پھر حضرت علیؓ کو مشکل کشا کہیں۔

ہم لا الہ پڑ کے...... پھر خواجہ علی ہجویریؒ کو داتا کہیں۔

ہم لا الہ الا اللہ پڑھ کے...... پھر معین الدین اجمیریؒ کو کشتی پار لگانے والا کہیں۔

ہم لا الہ الا اللہ پڑھ کے...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ محبوب سبحانی کو...... حاجت روا کہیں...... بیڑے تارنے والا کہیں، ہر جگہ موجود کہیں، موت وحیات کا مالک کہیں، اور معراج کی رات پیغمبر کو کندھا دینے والا کہیں...... اور زبان سے پڑھیں...... لا الہ الا اللہ...... اللہ کے سوا الہ کوئی شخص نہیں......

Maktaba Tul Ishaat.com

اور عقیدہ رکھیں...... کہ داتا علی ہجویری ہے۔
عقیدہ یہ رکھیں...... کہ مشکل کشا علی المرتضیٰؓ ہے۔
عقیدہ یہ رکھیں...... کہ پیر بھی ہر جگہ موجود ہے۔
عقیدہ یہ رکھیں...... کہ نبی بھی عالم الغیب ہے۔
عقیدہ یہ رکھیں...... کہ پیغمبر بھی مختار کل ہے۔

اور اقرار ہم نے کیا...... کہ لا الٰہ...... اللہ کے سواء کوئی مختار کل نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں، اللہ کے سواء کوئی مشکل کشا نہیں، کلمے میں ہم نے یہ کہا...... کہ اللہ کے سواء کوئی نہیں......

عقیدہ ہم نے یہ رکھا کہ علی ہجویریؒ داتا ہے......
عقیدہ ہم نے یہ رکھا...... کہ بندے بھی مشکل کشا ہیں......
عقیدہ ہم نے یہ رکھا...... کہ نبی بھی عالم الغیب ہے......
عقیدہ یہ رکھا...... کہ نبی بھی مختار کل ہے......

کلمے کا اعتبار کب ہوگا!

تیرے اس لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کا...... کوئی فائدہ نہیں۔ کروڑ مرتبہ کلمے کا اقرار کر لیکن جب تک تیرا عقیدہ نہیں ہوگا کہ الٰہ کا معنی...... مختار کل، حاجت روا، مشکل کشا ہر جگہ موجود ہے اور لا نے اس کو نفی کر دی...... کہ

یہ صفتیں کسی ولی میں نہیں، کسی نبی میں نہیں۔
کسی قطب میں نہیں، کسی ابدال میں نہیں۔
کسی پتھر میں نہیں، کسی مورت میں نہیں۔
کسی بت میں نہیں، کسی چاند میں نہیں۔

چاند میں نہیں، ستاروں میں نہیں...... الا اللہ! مگر اللہ میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد تیرے کلمے کا اعتبار ہوگا۔ جب کلمے کا اعتبار ہو گیا......

پھر...... تیری نماز قبول ہوگی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پھر...... تیرا روزہ قبول ہوگا۔

پھر...... تیرا حج قبول ہوگا۔

پھر...... تیرا ذکر قبول ہوگا۔

پھر...... تیری عبادت قبول ہوگی۔

اگر لا الٰہ الا اللہ کا یہ معنی تو نہیں سمجھا جاتا...... صرف لا الٰہ الا اللہ سے یہ مطلب لیتا ہے کہ پتھر کی مورت کو سجدہ نہ کرو...... باقی حاجت روا بندوں کو کہو...... مشکل کشا بندوں کو کہو...... عالم الغیب بندوں کو کہو...... ہر جگہ موجود پیغمبر کو کہو......

ایسا کلمہ کروڑ مرتبہ پڑھے...... تیرے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسا اقرار کروڑ مرتبہ کرے...... تیرے اسی اقرار کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک تو الٰہ کے پورے معنی کو سینے سے نہیں لگاتا...... نہ تیرے کلمے کا اعتبار ہے...... نہ تیری نمازوں کا اعتبار ہے...... نہ تیرے روزوں کا اعتبار ہے...... نہ تیری عبادت کا اعتبار ہے......

انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد

یہی مفہوم سمجھانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں تشریف لے آئے۔

ہر نبی کو لوگوں نے پتھر مارے...... ہر پیغمبر کو لوگوں نے برا کہا، ہر نبی کو گھر سے نکالا گیا...... ہر نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے، ہر پیغمبر کو جلا وطن کیا گیا...... اٹھارہ ہزار نبیوں کو شہید کر دیا گیا...... کئی ہزار نبیوں کو جیلوں میں ڈالا گیا۔ کنویں میں ڈال کر پیغمبروں کو زندہ دفن کر دیا گیا...... لیکن...... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا...... جس نے...... لا الٰہ الا اللہ کا معنی تبدیل کر دیا ہو۔ اس کے معنی میں کوئی لچک پیدا کر دی ہو۔ اس کے مفہوم میں لچک پیدا کر کے...... خاموشی کا اظہار کیا ہو۔ ہر پیغمبر لا الٰہ الا اللہ کے مفہوم کو دنیا میں سمجھانے کے لئے آیا...... تاکہ ساری انسانیت اس ماتھے کو ساری دنیا سے ہٹا کر ایک خدا کے دروازے پہ جھکائے اور ساری کائنات...... ایک خدا کے قانون کے علاوہ تمام قوانین کو مسترد کر دے، ایک کے دروازے کے علاوہ سب دروازوں کو چھوڑے،

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک عالم الغیب کے علاوہ تمام کو عالم الغیب کہنا چھوڑ دے، ایک حاجت روا کے علاوہ سب کی حاجت روائی کا عقیدہ چھوڑ دے۔ ایک داتا کے علاوہ، سب کے داتا ہونے کا عقیدہ چھوڑ دے، ایک داتا کے علاوہ، سب کے داتا ہونے کا عقیدہ چھوڑ دے۔ ساری کائنات...... اپنے ماتھوں کو، اپنے سجدوں کو اپنے عبادت کے محور کو ایک اللہ کے ساتھ مرکوز کرے۔ یہی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا مقصد اور اصل مشن تھا۔

کلمہ طیبہ کی اصل روح

لا الٰہ الا اللہ کا مفہوم کیا ہے......؟ کہ اللہ کے سواء کوئی نہیں...... لا الٰہ الا اللہ......

الٰہ کا معنی صرف معبود ہی نہیں، الٰہ کا معنی مشکل کشا ہے الٰہ کا معنی حاجت روا ہے، الٰہ کا معنی معبود حقیقی ہے۔ الٰہ کا معنی مسجود ہے، الٰہ کا معنی ہر جگہ موجود ہے، جب خود لا اس کے اوپر آیا تو ہر ایک کی نفی ہوگئی۔ یہی الٰہ کا معنی ہے۔ نماز میں ہم کیا کہتے ہیں......؟

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ......

کیا مطلب ہے اس کا......؟ کبھی اس حقیقت پہ غور کیا ہے......؟ کیا ایک ایسا لفظ جو ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں، ہر نماز کے قیام میں اس کو پڑھا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے......؟ کہ صرف سورۃ فاتحہ ہی میں کیوں پڑھی جاتی ہے، باقی کوئی سورۃ کیوں نہیں پڑھی جاتی......؟ اس لئے کہ......

سورۃ فاتحہ لا الٰہ الا اللہ کی روح ہے۔

سورۃ فاتحہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔

سورۃ فاتحہ پورے قرآن کا نچوڑ ہے۔

نچوڑ کیوں ہے......؟ اس لئے کہ اس کے اندر ایک ایسا کلمہ ہے...... کہ جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا حقیقی مفہوم ادا کر رہا ہے۔ اور وہ ہے......

ایاک نعبد وایاک نستعین.

Maktaba Tul Ishaat.com

عربی گرائمر کا اصول

ایک بات یاد رکھیں......توجہ کی ضرورت ہے۔ عربی گرائمر کے حساب سے فعل اور فاعل پہلے ہوتا ہے اور مفعول بعد میں ہوتا ہے۔ عربی گرائمر کا یہ اصول تھا......کہ نعبد ایاک ہوتا......اس لئے کہ نعبد کا معنی عبادت کرتے ہیں ہم......یعنی ہم عبادت کرتے ہیں تو عبادت فعل ہوگیا، اور ہم فاعل ہوگئے، لیکن اب اس کا مفعول کیا ہے......؟ مفعول کہ جس کی عبادت کی جائے...... چاہئے یہ تھا کہ فاعل اور فعل پہلے ہو، اور مفعول بعد میں ہو، جس طرح ہم عربی میں کہتے ہیں......ضرب زید عمرو کہ زید نے مارا عمرو کو، تو جس کو مارا وہ مفعول ہے، تو وہ آخر میں آیا، زید پہلے ہے۔ عمرو مفعول ہے، پہلے ضرب فعل ہے، اور زید اس کا فاعل ہے، اور عمرو اس کا مفعول ہے تو مفعول آخر میں آیا...... یہ عربی گرائمر کا اصول ہے۔ کہ مفعول فعل اور فاعل کے بعد آتا۔ لیکن بسا اوقات ایسے ہوتا ہے کہ کلام کو پکا کرنے کے لئے تاکید اور حصر کے لئے اور اس کے اندر پختگی پیدا کرنے کے لئے مفعول کو مقدم کردیا جاتا ہے۔ اور عربی گرائمر کے اصول کو تبدیل کردیا جاتا ہے...... دیکھئے یہاں پر گرائمر کا اصول تبدیل ہو چکا ہے۔ ہونا چاہئے تھا......نعبد ایاک ونستعین ایاک...... تو اس کا کیا مطلب ہوتا......کہ ہم عبادت کرتے ہیں تیری، اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے......نعبد ایاک ونستعین ایاک کا یہ معنی تھا......لیکن اللہ تعالیٰ نے اس مفہوم کو تبدیل کردیا، تاکہ اس میں تاکید پیدا ہو، اگر معنی اس کا یہ ہوتا......نعبد ایاک...... کہ عبادت تیری کرتے ہیں، تو شک یہ رہ جاتا کہ اللہ کے سواء بھی کسی کی عبادت کی جاسکتی ہے۔ اور نستعین ایاک ہوتا......اس کا مطلب یہ ہوتا کہ مدد تجھ سے مانگتے ہیں، تو شک پھر رہ جاتا، کہ اللہ کے سواء بھی کسی سے مدد مانگی جاسکتی ہے تو اس شک کو ختم کرنے کے لئے اور کلام کو پکا کرنے کے لئے......مفعول کو اللہ نے شروع میں ذکر کردیا اور اس کا معنی یہ ہوگا......

ایاک نعبد و ایاک نستعین......

کیا مطلب ہوگیا کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی، اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی،

Maktaba Tul Ishaat.com

جس وقت ہم نے کہا کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی، تیری ہی عبادت کا مطلب کیا ہے......؟ کہ تیری سوا کسی کی عبادت نہیں، اور ایاک نستعین کا کیا مطلب...... کہ مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی اب تجھ سے ہی کا کیا مطلب ہو گیا...... کہ تیرے سوا کوئی مدد کے لائق نہیں۔ کوئی بگڑی بنانے والا نہیں۔

مشرک منافقت کرتا ہے

ایک آدمی وضو کر کے نماز کے اندر رکوع کرتا ہے اور وضو کے کر تکبیر کہتا ہے، کھڑا ہو جاتا ہے، وضو بھی ہے، قبلہ کی طرف منہ بھی ہے، اور اقرار اللہ کے ساتھ ہے، کیا کہتا ہے:

ایاک نعبد و ایاک نستعین......

کہ عبادت کرتے ہیں ہم تیری ہی اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی،

یہ اقرار کرتا ہے، جب کہتا ہے مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی، تو اب شک ختم ہو گیا...... پوری دنیا سے مدد مانگنے کا شک ختم ہو گیا...... کہ نہ کسی نبی سے مدد مانگ سکتے ہیں، نہ کسی ولی سے مدد مانگ سکتے ہیں، نہ کسی قطب سے مدد مانگ سکتے ہیں، اس لئے کہ ہم نے تو اللہ کے سامنے اقرار کر لیا...... کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی،

باقیوں کی بات اب ختم ہو گئی اقرار خدا کے سامنے یہ کر لیا اور پھر قبر پر جا کر کہا...... کہ دے پتر، لے لکڑ!!

قبر پر جا کر کہا...... کہ میری بگڑی بنا دے......

اور پیر عبدالقادر جیلانیؒ کو کہا...... تو میری بگڑی بنا دے...... میری مشکل حل کر دے۔ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ کو کہا...... کہ میری مشکل حل کر دے، اور علیؓ کو پکارا...... کہ علیؓ تو میری مشکل کشائی کر دے۔

دیکھو نماز میں اقرار کیا...... کہ مدد تیرے علاوہ کوئی نہیں دیتا، عبادت تیرے علاوہ کسی کی نہیں کرتے، اور نماز کے بعد جا کر...... ہم بندوں سے مدد مانگیں، نبیوں سے مدد مانگیں، ولیوں سے مدد مانگیں، اس سے بڑی منافقت دنیا میں کوئی نہیں، کہ کلمے کے اقرار

Maktaba Tul Ishaat.com

کے بعد جو منافقت پیدا ہوگئی ہے...... یہی وجہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں چالیس سال ہوگئے نمازیں پڑھتے پڑھتے...... دعا ہماری قبول نہیں ہوتی، دعا قبول کیوں ہو...... تیری دعا میں وہ روح نہیں، وہ توحید کی روح نہیں۔ جس روح کا تقاضا نماز نے کیا، جس روح کا تقاضا قرآن نے کیا، جس روح کا تقاضا پیغمبروں نے کیا۔

کہ خدا کے سامنے...... نماز میں اقرار کرتا ہے، کہ مدد تیری علاوہ کسی کی ہم نہیں چاہتے...... اور باہر جاکر...... مدد پیروں سے مانگتا ہے، مدد ولیوں سے مانگتا ہے، مدد نبیوں سے مانگتا ہے، یہ منافقت جب تک نہیں چھوڑے گا...... کہ اقرار لا الہ الا اللہ کا...... اقرار ایاک نعبد وایاک نستعین کا...... اور عمل تیرا یہ ہے...... کہ مدد غیروں سے مانگتا ہے، جب تک اس منافقت کو چھوڑ کر نبیوں کے ایک کلمے، اور ایک مشن پہ قائم نہیں ہوجاتا...... تیری نماز اور روزے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اس دوئی کو اور اس دوغلے راستے کو ہمیں چھوڑنا ہوگا...... تب نماز قبول ہوگی، یہ دوغلہ راستہ ہے یا نہیں...... کہ اقرار ہم نے اللہ سے کیا کہ تیرے علاوہ مدد کسی سے نہیں مانگتے...... اور غیروں سے جاکر مدد مانگتے ہیں۔

''استعانت'' کا حقیقی مفہوم

ایک سوال چھوٹا سا یہاں پیدا ہوا...... اور وہ کل بھی آپ سے کوئی سوال کر سکتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوں میں آپ سے یہ کہوں، یہ قرآن شریف ہے، یہ قرآن وہاں رکھو، تو گویا کہ میں نے آپ سے مدد مانگی، ایک آدمی پیاسا ہے وہ کسی کو کہتا ہے یار پانی کا گلاس تو لاؤ، ایک آدمی کہتا ہے یار یہ میرا کام ہے یہ کر دو، تو آپ کہتے ہیں جس کسی سے مدد مانگنا تو شرک ہے، تو دیکھو یہ مدد کسی سے مانگی گئی یا نہیں...... (مانگی گئی) کہ میں نے کسی کو کہا کہ یہ کتاب وہاں رکھ دو، یہ لاؤڈ سپیکر پکڑا دو یہ پانی کا لوٹا مجھے دے دو، یہ مجھے سائیکل دے دو، میں فلاں کام ہو آؤں، مجھے موٹر سائیکل چاہئے، مجھے گاڑی چاہئے، مجھے اتنے پیسے چاہئیں تو دیکھو، میں نے مدد مانگی کہ نہیں، اللہ کے علاوہ کسی سے...... تو آپ کہتے ہیں کہ نماز میں اقرار کیا کہ تیرے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگتے اور ادھر عمل یہ ہے کہ غیروں سے مدد مانگی جارہی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے، اس کا کیا مطلب...... یہ سوال ہے کہ نہیں......؟ آپ کے ذہن میں آتا ہے یہ سوال کہ نماز میں ہم کہتے ہیں کہ تیرے علاوہ ہم مدد کسی سے نہیں مانگتے، اور ہم دنیا میں ایک دوسرے سے مدد مانگتے ہیں، تو پھر یہ سارا کچھ شرک ہو گیا۔ یہ بات سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

بڑے آسان لفظوں میں وہ بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، جس میں مدد مانگنے کی نفی کی گئی...... وہ بغیر سبب کے مدد مانگی گئی ابھی میں آپ کو سمجھاتا ہوں، بغیر سبب کا کیا مطلب ہے......؟ میں نے آپ سے یہ کہا کہ مجھے پانی پلاؤ، اس کے اندر سبب کیا ہے، کہ مجھے پیاس لگی ہے۔ پانی پلاؤ، سبب ہے۔ وہ پانی کا گلاس اور پانی کا موجود ہونا کہ میں آپ سے کہتا ہوں مجھے پانی پلاؤ، آپ پانی پاس سے پیدا نہیں کریں گے، پانی تو باہر موجود ہے، تو آپ جو اللہ کی طرف سے پانی موجود ہے، وہ لے کر میرے پاس آئیں گے تو گویا کہ آپ خود پانی لینے کے محتاج ہو گئے۔ میں نے آپ سے پانی مانگا، آپ خود محتاج ہیں، پہلے برتن کے محتاج ہیں، پھر پانی ہونے کے محتاج ہیں، پھر پانی کو میرے پاس پہنچانے کے محتاج ہیں، تو گویا آپ خود محتاج ہو گئے، پانی...... تو پانی کو میرے پاس پہنچانا یہ سبب کے ذریعے سے ہوا تو پانی تھا تو تب آپ نے مجھے پہنچایا، گلاس تھا تو تب پانی میرے پاس آیا، آپ میں اتنی طاقت تھی کہ آپ نے پانی مجھ تک پہنچایا...... تو یہ طاقت کا ہونا...... پانی کا باہر موجود ہونا، اور گلاس کا ہونا یہ سبب ہے۔ سبب کے ذریعے مدد مانگی جا سکتی ہے، اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے......

ایک ڈاکٹر صاحب ہے، اس ڈاکٹر صاحب کو کوئی یہ نہیں کہتا کہ مجھے شفاء دے...... میرے سر میں درد ہوا...... یا آپ کے سر میں درد ہوا...... تو آپ کو فوراً ایک آدمی مشورہ دے گا کہ فلاں ڈاکٹر کے پاس چلے جاؤ، یہ کہتا ہے کہ نہیں کہتا......؟ کیوں......؟ اس لئے کہ ڈاکٹر تجھے دوائی دے گا، اور دوائی کے بعد تجھے آرام آئے گا، یہ ڈاکٹر کا دوائی دینا یہ مناسب ہے، اگر ڈاکٹر دوائی نہ دے، شفا ہو سکتی ہے......؟ مجھے بتا......؟ (نہیں) تو ڈاکٹر نے جو شفا دی وہ سبب کے ذریعے سے دی ہے، ڈاکٹر تو بغیر سبب کے شفاء نہیں دے سکتا، تو

Maktaba Tul Ishaat.com

سبب کے ذریعے کسی سے مدد مانگنا کفر نہیں، سبب کے بغیر مانگنا کفر ہے۔ دیکھئے! ہم اللہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں شفاء دے، اس میں کوئی سبب نہیں، کیونکہ بغیر دوائی کے اللہ شفاء دے سکتا ہے۔ ہم اللہ سے کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں بیٹا دے، بغیر طاقت ہونے کے...... اپنے پاس طاقت نہیں، لیکن اللہ سے بغیر طاقت کے دعا کی جا سکتی ہے کہ اے اللہ ہمیں اولاد دے...... حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی، طاقت کوئی نہیں تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی، بیوی کی عمر نوے سال تھی، میاں بیوی کوئی طاقت نہیں رکھتے تھے...... بچہ پیدا کرنے کے لئے...... لیکن اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ بچہ دے دے، اللہ نے اسی حالت میں انہیں بچہ دے دیا تو معلوم ہوا کہ سبب کے بغیر مدد اللہ دے سکتا ہے، کہ بچہ بچی دینے کی طاقت آدمی میں صحت، میاں بیوی کی نہ بھی ہو تب بھی بچہ بچی مل سکتی ہیں۔

دیکھو، سبب کیا ہے کہ میاں بیوی کے ساتھ بچہ ملتا ہے...... لیکن آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا کئے، سبب کوئی نہیں...... عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا کئے...... سبب کوئی نہیں، تو سبب کے بغیر مدد اللہ دیتا ہے، اور سبب کے ساتھ مدد بندوں سے آدمی مانگ سکتا ہے، ڈاکٹر سے کہتا ہے، ڈاکٹر جی! میرے سر میں درد ہے، کچھ کرو کیا مطلب ہے کہ ڈاکٹر جی دوائی دو، یہ مطلب نہیں کہ ڈاکٹر جی شفاء دو اس لئے کہ شفاء تو ڈاکٹر کے بھی اختیار میں نہیں، ڈاکٹر تو آگے دوائی کا محتاج ہے وہ شفا کیسے دے سکتا ہے......؟ ڈاکٹر تو حیلہ کرے گا، حیلہ کسی سے کروانا، حیلہ کرنا، یہ کوئی شرک نہیں ہے یہ سبب کے ذریعے مدد ہے، جو سبب کے ساتھ مانگی جاتی ہے، اس کا مانگنا شرک نہیں۔

سبب کے بغیر اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہے

جو بغیر سبب کے مانگی جاتی ہے، اس کا مانگنا شرک ہے۔ ہم پیر کی قبر پر جا کر کہیں میری مشکل حل کر دے، درمیان میں سبب کوئی نہیں، یہ شرک ہے۔ ہم پیر کی قبر پر کہیں...... کہ مجھے شفا دے دے درمیان میں سبب کوئی نہیں یہی شرک ہے۔ ہم پیر سے کہہ دیں مجھے

Maktaba Tul Ishaat.com

لڑکا لڑکی دے دے درمیان میں سبب کوئی نہیں...... یہی شرک ہے۔

ہم پیر سے کہہ دیں میری بگڑی بنادے پیر قبر میں پڑا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ میری بگڑی یہاں آ کر بنادے...... درمیان میں سبب کوئی نہیں...... یہ شرک ہے۔ تو میں اگر اس دنیا میں کسی آدمی سے کوئی مدد مانگوں یہ سبب کے ساتھ ہے، مجھے پتہ ہے کہ یہ آدمی جو کام میرا کرے گا، اس میں خود بھی طاقت نہیں، اس کو بھی طاقت اللہ نے بخشی ہے۔ آگے اس کا وسیلہ موجود ہو پھر یہ میری مدد کرسکتا ہے۔ لیکن جو مدد بغیر وسیلہ کے...... اور بغیر طاقت کے ہو سکتی ہے...... وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

اللہ سبب کے بغیر مدد دیتا ہے، چابی نہ ہو تالہ کھول سکتا ہے۔ میاں بیوی نہ ہوں بچے دے سکتا ہے، دوائی نہ ہو شفا دے سکتا ہے، اور کوئی آسرا بظاہر نہ ہو آسرا پہنچا سکتا ہے، پانی میں کشتی نہ ہو تو کشتی کے آدمی کو بچا سکتا ہے۔ بغیر کسی حیلے کے اللہ مدد دے سکتا ہے۔ انسان جو مدد دیتا ہے، یہ انسان تو خود اللہ کا محتاج ہے۔ جو خود محتاج ہو کر کسی کو مدد دے...... نہ وہ خالق ہوتا ہے، نہ وہ قادر ہوتا ہے نہ وہ داتا ہوتا ہے نہ وہ مالک ہوتا ہے، نہ وہ حاجت روا ہوتا ہے، نہ وہ مشکل کشا ہوتا ہے، بلکہ مشکل کشا وہ ہوتا ہے...... جو بغیر سبب کے مدد کرتا ہے، اور وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔

کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا تھے......؟

کوئی آدمی حضرت علی المرتضیٰؓ کو مشکل کشا کہے، تو ان سے یہ پوچھو کہ کیا علیؓ مشکل کشا تھے......؟ کہ حضرت علیؓ تو خود مشکلوں میں پھنسے رہے ہیں......؟ حضرت علیؓ پر یہ مشکل آئی تھی یا نہیں......؟ کہ شادی کا وقت ہے انہوں نے دو اونٹ پال رکھے تھے، حضرت حمزہؓ نے ان دونوں اونٹوں کو ذبح کر دیا، اس وقت دین میں شراب حرام نہیں ہوئی تھی، نشہ میں حضرت حمزہؓ نے دونوں اونٹوں کے گلے پر چھری چلادی، اب دیکھو کہ جب حضرت علی المرتضیٰؓ نے اونٹ پالے تھے...... شادی کے خرچ کے لئے...... تو جب حضرت علیؓ کو پتہ چلا کہ میرے اونٹوں پر میرے چچا نے چھری پھیر دی ہے، تو حضرت علیؓ روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ

Maktaba Tul Ishaat.com

علیہ وسلم کے پاس آئے اور آکر شکایت کی کہ یارسول اللہ میرے چچا نے میرے اونٹ کر دیے ہیں، حضورؐ شکایت سن کر چچا کے پاس چلے آئے تو چچا کو دیکھا کہ نشے کی حالت میں ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نہیں کی اور بغیر بات کیے واپس آگئے، حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ میرے کام کے لئے آئے تھے اور چچا کو کچھ بھی نہیں کہا......تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمزہ نشے میں تھے......اور اگر نشے کی وجہ سے میری بات کا غلط جواب دے دیتا تو کافر ہو جاتا، اس لئے میں خاموش ہو کر واپس آگیا، حضرت علیؓ رونے لگے، یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے، جو حدیث کی کتابوں میں سے ہے، جو آدمی خود روتا ہے، وہ تیرا مشکل کشا کیسے ہوسکتا ہے......؟ جس کے اوپر خود مشکل آئی وہ مشکل کشا کیسے ہوسکتا ہے، مشکل کشائی کیسے کرسکتا ہے......؟

اب دیکھئے حضرت علی المرتضیٰؓ پر خود مشکل آئی کہ ان پر عبدالرحمٰن ابن ملجم خارجی نے حملہ کیا...... قاتلانہ حملہ کیا تو حضرت علیؓ شہید ہو گئے اپنی شہادت کو روک نہ سکے، اور آج پاکستان کا بدعتی اور کچے عقیدے والا...... یا علی! یا علی! کہتا ہے۔علی کو مشکل کشا کہتا ہے، میں حیران ہوتا ہوں کہ جو علیؓ اپنے بچوں کو یعنی حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی مشکلوں کے وقت مدد نہ کر سکے، کہ کربلا کے میدان میں حضرت حسین شہید کر دیے گئے۔ان کے ٹکڑے کر دیے گئے ان کے بچوں کے ٹکڑے ہو گئے اب دیکھئے! جو اپنے بچوں کی مدد نہ کر سکے تو یہ اتنی بڑی جہالت ہے...... کہ اللہ کے سواء کسی کو مدد کے لئے پکارتا...... اور مدد کے لئے اس کو پکارنا...... جو خود اپنی مدد کے لئے خدا کا محتاج ہے وہ تیری مدد کیسے کرسکتا ہے، میری بات آپ کو سمجھ میں آرہی ہے......؟

میرے بھائیو! توحید کا موضوع خشک ہوسکتا ہے، اس موضوع کو سن کر عام لوگ حیران ہوتے ہیں...... کہ یار یہ خشک مضمون شروع کر دیا۔لیکن اسی خشک مضمون کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے بیان کیا، اور پھر ان کو تو لوگوں نے گھروں سے نکال دیا، ہمیں تو کوئی گھروں سے نہیں نکالتا، یہ اللہ کا شکر ہے، کہ ہماری بات سن لی جاتی ہے۔اسی جرم میں

Maktaba Tul Ishaat.com

ہمارے نبی کو پتھر مارے گئے، کہ اس نبی نے توحید کو بیان کیوں کیا......؟

داتا کا مطلب و مفہوم

اب دیکھیں...... حضرت خواجہ علی ہجویریؒ لاہور والے...... بہت بڑی ہستی اور بزرگ ہو گزرے ہیں۔ جن کو عام طور پر داتا گنج بخش کہا جاتا ہے۔ داتا فارسی کا لفظ ہے۔ فارسی میں داتا کہتے ہیں دینے والے کو...... اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا کون ہے......؟ اور ہمارا داتا کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں......

اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ ......

میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا میرا اللہ ہے۔

عربی زبان میں جس کو یعطی کہتے ہیں...... فارسی میں اس دینے والے کو داتا کہتے ہیں۔ عربی میں یعطی کہتے ہیں دینے والے کو، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ میرا داتا تو اللہ ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، اب دیکھئے!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داتا ہیں اللہ! اور میرے اور آپ کے داتا ہوں گلی گلی میں، شہر شہر میں، کوچہ کوچہ میں، بلکہ جو داتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، وہی داتا ہونا چاہئے۔

حضرت علی ہجویری خود اولاد سے محروم

میرے دوستو! اب دیکھئے خواجہ علی ہجویری کتنے بڑے بزرگ گزرے ہیں......؟ ساری زندگی اللہ کی عبادت کی، لیکن اللہ نے ان کو اولاد نہیں دی، اگر دینے والے ہی وہ ہوتے تو آج پورے پاکستان کے کچے عقیدے والے لوگ لاہور جا کر ان کی قبر پر اولاد کیوں نہ مانگتے......؟ سوال پیدا ہوتا ہے جس کے پاس خود اولاد نہیں...... وہ آپ کو اولاد کیسے دیں گے......؟ وہ جو اللہ کے ولی تھے...... ولی برحق تھے، قطب عالم تھے، اور بہت بڑا انہوں نے کام کیا، پنجاب اور برصغیر میں ان کے قدموں کی بدولت دین روشن ہوا، اور ان کی وجہ سے دین چمکا، ان کی وجہ سے اسلام پھیلا، ان کی وجہ سے روشنی اسلام کی پورے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہندوستان میں پھیلی۔ اس میں کوئی شک نہیں، لیکن دینے والا ان کو بھی اللہ تھا، اور دینے والے نے ان کو اولاد نہیں دی، اور آج ہمارے پاکستان کی کچے عقیدے والی عورتیں ان کی قبر پر جا کر کہتی ہیں...... ''دے پتر لے لگڑ''...... وہ خود اپنے آپ کے لئے تو بچہ نہیں لے سکے...... بیٹا! اور تمہیں وہ بیٹا دیں گے۔ کتنی بڑی ہستی تھے۔ داتا کا معنی دینے والا......

اور دینے والا ہمارا تو اللہ ہے۔ اور نبیوں کا کون ہے......؟ اللہ!

اور ولیوں کا داتا کون ہے......؟ اللہ!

تو ہمارا داتا بھی اللہ ہے۔ حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ولیء وقت تھے۔ ولی ہونا، کامل ہونا، بزرگ ہونا، قطب ہونا اور ابدال ہونا اپنی جگہ، لیکن داتا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ داتا صرف اللہ ہے۔ خواجہ علی ہجویریؒ اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ولی کامل ہے، قطب وقت ہے، اس کے قدموں کی بدولت ہندوستان میں اسلام پھیلا۔ لیکن دینے والا اللہ کے سواء کوئی نہیں۔

حضرت سلطان باہوؒ اولاد سے محروم

اب دیکھیں...... حضرت خواجہ سلطان العارفین سلطان باہوؒ کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ بہت بڑی ہستی گزری ہے۔ لیکن ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں اور اس وقت جو اُن کا سجادہ نشین ہے (فیاض الحسن) اس کی بھی کوئی اولاد نہیں ہے اور عورتیں اس سے مدد مانگنے جاتی ہیں کہ ہمیں بیٹا دو اور خود اس کی اپنی اولاد نہیں۔

حکیم الامتؒ کو بھی اللہ نے اولاد نہیں دی

اب دیکھو...... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حکیم الامت ہیں، امت کے حکیم ہیں، بڑی کتابیں لکھیں ساری دنیا کو نسخے بتائے، بہشتی زیور کی شکل میں...... کہیں طب نبوی کی شکل میں، اور کہیں بیاض محمدی لکھی اور کہیں اعمال قرآنی لکھی، چنانچہ پوری دنیا کو ہر مسئلے کا حل بتا دیا، لیکن ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں ساری دنیا کو درس دیا حکمت کا توحید کا، طب

Maktaba Tul Ishaat.com

کا...... نسخے بتائے اور ایسی دانائی اور حکمت کی باتیں بتائیں، لیکن خود ان کو اللہ نے اولاد نہیں دی۔ معلوم ہو گیا کہ کسی کا حکیم ہونا، کسی کا حکمت والا ہونا، کسی کا ولی کامل ہونا، کسی کا نسخہ بتانا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ وہ مالک و مختار ہو گیا۔ بچہ بچی دینے والا ہو گیا۔ ایسی بڑی ہستیوں کو...... خدا نے اولاد نہ دے کر دنیا کو بتا دیا کہ یہ خزانے میرے پاس ہیں۔ ان کے پاس نہیں ہیں۔ میرے سواء کسی کو کوئی اولاد نہیں دے سکتا۔

حضور ﷺ بھی اپنے صاحبزادے کو نہ بچا سکے

اور اب خود حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کو دیکھئے...... چار صاحبزادیاں، تین صاحبزادے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، صاحبزادیاں بڑی ہیں اور صاحبزادے چھوٹے ہیں۔ صاحبزادیاں زندہ ہیں اور صاحبزادے فوت ہو گئے دو پہلے بچے فوت ہو گئے۔ پھر تیسرا بچہ اللہ نے دیا تو وہ جب بیمار ہوا...... حدیث شریف میں موجود ہے...... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ابراہیم علیہ السلام ان کے صاحبزادے ہیں اور وہ بیمار ہیں۔ ان کی جان نکل رہی ہے۔ اتنا بخار ہے حضورؐ کے بیٹے کو...... اب دیکھو، حضور علیہ السلام اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں میں لئے بیٹھے ہیں، بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضورؐ نے اپنے بیٹے کو خطاب کر کے فرمایا

یا ابراھیم ...... اے ابراھیم!

انا بفراقک لمحزونین......

بیٹے! ہم تیری جدائی کے غم میں بڑے پریشان ہیں۔

حضورؐ اپنے بیٹے کے غم میں پریشان ہیں، اور ادھر مکہ مکرمہ میں چوک میں ابوجہل لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دے رہا ہے اور خطبہ دے کر کہتا ہے کہ...... اس محمدؐ کی اولاد نہیں بچے گی۔ دیکھو! اللہ نے پہلا بیٹا دیا وہ بھی لے لیا، پہلا بیٹا ہوا وہ بھی چلا گیا، پھر دوسرا بیٹا تھا وہ بھی فوت ہو گیا، اب یہ تیسرا بیٹا یہ بھی مر جائے گا۔ (نعوذ باللہ) جب پیغمبر علیہ السلام کی نرینہ اولاد نہیں بچے گی، پیغمبر کا بیٹا کوئی نہیں بچے گا تو نبی کی نبوت محمدیہ (نعوذ باللہ) ختم ہو

Maktaba Tul Ishaat.com

جائے گی۔ یہ ابوجہل پروپیگنڈہ کرتا تھا۔ حضور علیہ السلام کو اس پروپیگنڈہ کا علم ہوا...... کہ یہ کہتا ہے کہ اس محمد کا یہ بیٹا بھی نہیں بچے گا۔ تو حضور علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور رو کر کہا اے اللہ! تو نے اپنے دشمن کو کتنے کتنے بچے دیے اور میں تیرا آخری رسول ہوں اور مجھے تو نے جو بچے دیے وہ اٹھالئے۔ یہ ایک آخری بچہ ہے یہ بھی تو مجھ سے لے رہا ہے۔ پیغمبرؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ لیکن حدیث میں ہے کہ شام کو وہ بچہ بھی فوت ہو گیا۔ اور پیغمبرؐ اپنے بچہ کو نہیں بچا سکے، معلوم ہو گیا کہ بچہ کو بچانا اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں۔

من گھڑت عقائد

اور یہاں غلط لوگوں نے حضرت پیران پیر کی طرف یہ عقیدہ منسوب کر دیا کہ ایک دن ان کے پاس عورت آئی اور اس عورت نے کہا کہ میرا ایک بچہ تھا، عزرائیل نے اس کی جان نکال لی۔ میں رو رہی ہوں، میں رو رہی ہوں اتنے عرصے سے بچہ نہیں تھا بچہ ملا تو عزرائیل لے گیا۔ تو پیران پیرؒ نے اس وقت عزرائیل کو بلایا اور بلا کر اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، اور ان سے روحوں کا تھیلا جب چھینا تو سارے مردے قبروں سے نکل کر بھاگ گئے، دیکھو بھائی! کتنا غلط عقیدہ ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کو نہیں بچا سکے۔ پیغمبر نے عزرائیل سے روحوں کا تھیلا نہیں چھینا پیغمبرؐ کے پاس تو فرشتے آتے ہیں اور پیغمبرؐ روح کو روک نہیں سکتے، اور پیران پیر کے پاس وہ عورت آئی اور روحوں کا تھیلا انہوں نے چھین کر سارے مردے زندہ کر دیے۔ اس سے بڑا شرک دنیا میں کیا ہوگا......؟ اس سے بڑا کفر دنیا میں کیا ہوگا......؟ جو اولیاء اللہ کے نام پر دنیا میں جاری ہے۔

ایک عقیدہ یہ غلط مشہور ہو گیا کہ حضرت مائی رابعہ بصریؒ حج کرنے گئی تو خانہ کعبہ تین میل باہر نکل آیا استقبال کرنے، حالانکہ حقیقت کیا ہے......؟ خود حضور علیہ السلام حدیبیہ کے موقع پر گئے، چار، چھ میل باہر پیغمبر حدیبیہ کے مقام پر بیٹھے رہے، ابوسفیان مکے کے سردار نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ نہیں کر سکتے، پیغمبر پریشان ہو کر چھ میل کے فاصلے سے واپس چلے گئے۔ چار سو میل کا سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مکے میں

آپ کو داخل نہیں ہونے دیا گیا، چھ میل باہر پیغمبر بیٹھے رہے اور اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے۔ پیغمبر کے لئے خانہ کعبہ استقبال کرنے نہیں آیا، مائی رابعہ بصری کے لئے آ گیا......؟ دیکھو بھائی! کتنا غلط عقیدہ ہے...... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو کعبہ نہیں آتا مائی رابعہ بصری کے لئے آجاتا ہے۔ یہ جہالت کے وہ عقیدے ہیں کہ جن سے شرک نے جنم لیا اور انہی عقیدوں سے شرک پیدا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں حضور علیہ السلام معراج کی رات آسمانوں پر گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں پر چڑھتے ہوئے تکلیف ہوئی تو پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے آکر حضورؐ کو کندھا دیا۔ اب دیکھو! جب ہم تاریخ کی کتابیں پڑھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ حضورؐ کی وفات کے تین سو سترہ سال بعد پیران پیر پیدا ہوئے تین سو سترہ سال بعد پیران پیرؒ آئے دنیا میں اور وہ پونے چار سو سال پہلے ہی نبی کو کندھا دینے کے لئے چلے گئے کتنا غلط عقیدہ ہے......؟ ان عقائد کی وجہ سے شرک ہمارے دماغوں میں رچ گیا ہے۔

پہلی اُمتوں کا شرک

پہلی امتوں میں شرک یہ تھا کہ لوگ پتھر کی مورت کو سجدہ کرتے تھے اور ان کو شرک سے ہٹانا بڑا آسان تھا لیکن آج کے دور میں شرک سے ہٹانا بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ پہلی امتوں میں شرک ہوتا تھا...... بتوں کا نام لے کر۔

لات وہبل...... پتھر کی مورتیں ہیں، نبیوں نے آکر کہا مورتیوں کو سجدہ نہ کرو، وہ کہتے تھے کیوں سجدہ نہ کریں......؟ تو نبی کہتے تھے...... کہ یہ پتھر کیا دے سکتے ہیں تمہیں......؟ بات بڑی آسان تھی، ان کو بات سمجھ میں آجاتی تھی، آج وہ کام جو اس دور میں لوگ پتھروں سے لیتے تھے وہی کام آج ولیوں سے لیا جانے لگا ہے، تو وہ لوگ پتھر کی مورتیوں کو پکارتے تھے اور آج پکارا جاتا ہے ولیوں کو آپ جب کسی کو کہتے ہیں کہ یا اللہ کے مقابلے میں کسی کو نہ پکارو، تو کہتے ہیں یہ ولی کا منکر ہے۔ یہ نبی کا منکر ہے، یہ نبی کا گستاخ ہے...... یہ ولی کا گستاخ ہے، یعنی اس زمانے میں کوئی پتھروں کا گستاخ نہیں کہتے

تھے، کوئی مورتیوں کا گستاخ نہیں کہتے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ جو شرک آج کے زمانے میں ہے، اس سے بڑا شرک کائنات میں پیدا نہیں ہوا۔

مشرکین مکہ اور آج کے مشرکوں میں فرق

قرآن کہتا ہے کہ......

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ.

مکے کے مشرک شرک کرتے تھے، لیکن جب وہ کشتی میں سوار ہوتے تھے اور کشتی دریا کے درمیان میں جا کر جب ڈوبنے لگتی تھی، تو وہ کہتے تھے اے اللہ! اس کشتی کو تیرے سوا کوئی بچا نہیں سکتا، حالانکہ قرآن کہتا ہے......

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ.

اور اس کے بعد قرآن کہتا ہے کہ جب وہ کشتی سے بچ جاتے تھے تو پھر اپنے بتوں میں مشغول ہو جاتے تھے، پھر بتوں کی پرستش کرتے تھے، لیکن آج کے مشرک کو دیکھو، یہ شرک میں اتنا سخت ہے جو کشتی ڈوبتی ہوئی پر بیٹھ کر بھی کہتا ہے......

معین الدین چشتیؒ لگادے پار کشتی۔ پیر دستگیر کو کہتا ہے کشتی پار لگا دے، مکے کا مشرک ڈوبتی ہوئی کشتی کے موقع پر تو خدا کو یاد کرتا تھا، لیکن آج کا مشرک ڈوبتے وقت بھی خدا کو یاد نہیں کرتا، اس سے بڑا مشرک کائنات میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اس عقیدے کی اصلاح نہیں کریں گے ہمارے کلمے کا کوئی فائدہ نہیں، ہماری نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں، اور ہمارے ذکر کا کوئی فائدہ نہیں۔

یونس علیہ السّلام کو مچھلی کے پیٹ سے کس نے بچایا تھا؟

ایک مسئلہ بڑا اہم ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ علمائے دیوبند جو اپنے آپ کو اہلسنت کہتے ہیں، یہ اولیاء کو نہیں مانتے۔ اولیاء کو ماننے کا یہ طریقہ ہے کہ ان کو سجدہ کریں؟ اولیاء کو ماننے کا یہ طریقہ ہے ہم ان کو مشکل کے وقت پکاریں؟ اگر مشکل کے وقت کسی نبی

Maktaba Tul Ishaat.com

اور کسی ولی کو پکارنا جائز ہوتا...... تو میں سوال کرتا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تھے، تو قرآن کہتا ہے...... کہ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ کو پکارا تھا، اگر کسی نبی کو پکارنا جائز ہوتا تو پیغمبر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کہتے......

اے نوح! تو میرا باپ دادا ہے...... مجھے بچا!

اے آدمؑ! تو مجھے بچا......

اے زکریا تو مجھے بچا......

اے شیث علیہ السلام! تو مجھے بچا......

لیکن یونس علیہ السلام نے کس کو پکارا...... قرآن کا سترھواں پارہ کھولو، قرآن کہتا ہے:

وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ ......

یونس مچھلی کے پیٹ میں، رات کا اندھیرا، پانی کا اندھیرا ہے، اور مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا ہے، ان تینوں اندھیروں میں یونس علیہ السلام نے اللہ کے سامنے رو کر کہا......

لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ.

اے اللہ! تیرے سواء مجھے کوئی بچا نہیں سکتا۔

معلوم ہوا کہ یونس پیغمبر ہے، اور اگر کسی پیغمبر کو پکارنا جائز ہوتا تو مچھلی کے پیٹ میں یونس پہلے گزرے ہوئے نبیوں کو پکارتا ان کی قبروں کو پکارتا، معلوم ہوا کہ پیغمبروں نے بھی اللہ کو پکارا ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی مشکل کے وقت اللہ کو پکاریں، اللہ کے سواء کوئی پکار نہیں سنتا۔

اور پھر قرآن نے کتنی عجیب بات کہی...... کہ حضرت یونس علیہ السلام وحی کا انتظار کیے بغیر دریا کے کنارے پر آگئے تھے اور آگے ایک کشتی آئی پیغمبر کشتی میں بیٹھ گئے، اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی، کہ میرا نبی ہو اور وحی کا انتظار کیے بغیر چلا جائے، پیغمبر کشتی میں بیٹھے ہیں اور کشتی ڈوبنے لگی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کس کی وجہ سے ڈوبنے لگی......؟

نبی کی وجہ سے! پیغمبر کی وجہ سے، کشتی پیغمبر کی وجہ سے ڈوبتی ہے اور تو کیا کہتا ہے...... "میں پاکپتن تے آن کھلوتی بیڑی میری بنے لا" ......اور آج کا مشرک یہ بھی کہتا ہے......

"معین الدین چشتیؒ لگا دے پار کشتی!"

حضرت یونس علیہ اسلام مچھلی کے پیٹ میں

اور یہاں قرآن کہتا ہے کہ نبی کشتی میں ہے اور نبی کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے اور پھر کیا ہوا توجہ کریں...... پیغمبر کشتی میں سوار ہوا، کشتی ڈوبنے لگی، جب کشتی ڈوبنے لگی تو کشتی کے ملاح نے کہا...... کہ کوئی یہاں پر نجومی ہے...... ایک نے کہا میں نجومی ہوں، اس ملاح نے کہا کہ تم بتا سکتے ہو کہ کشتی کیوں ڈوبتی ہے......؟ تو نجومی نے کہا کہ میرا علم نجوم یہ کہتا ہے کہ کشتی اس لئے ڈوبتی ہے کہ یہاں اس کشتی میں ایک ایسا آدمی سوار ہے کہ جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے۔ اس لئے کشتی ڈوبتی ہے، قرآن میں ہے یہ واقعہ، قرآن کہتا ہے:

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ.

یونس میرے پیغمبروں میں شامل تھا،

اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ.

جس وقت وہ اپنی بستی سے بھاگ کر دریا کے کنارے پر کشتی میں جا کر سوار ہو گیا

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ......

عربی زبان میں ساہم کا معنی ہوتا ہے قرعہ ڈالنا، اس کشتی میں قرعہ ڈالا گیا، جب اس نجومی نے کہا ایک آدمی مالک کی اجازت کے بغیر کشتی میں سوار ہوا ہے، تو ملاح نے کہا کہ قرعہ ڈالو، سارے لوگوں کے نام لکھے، کہ جس کا نام نکل آیا معلوم ہو جائے گا یہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے اور قرآن کہتا ہے......

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ......

Maktaba Tul Ishaat.com

تین مرتبہ قرعہ ڈالا گیا، اور تینوں ہی مرتبہ یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔

مجھے بتاؤ کہ پیغمبر کے وجود سے کشتی ڈوب رہی ہے، نبی کی وجہ سے کیوں......؟

اللہ کا حکم نہیں آیا......!!

جب اللہ کا حکم آجاتا ہے تو کشتی بچ جاتی ہے......

جب حکم نہیں آتا تو وجود پیغمبر کا بھی ہو تو کشتی اس کی وجہ سے بھی ڈوب جاتی ہے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ......

آگے قرآن نے اتنی پیاری بات کہی میں کہتا ہوں کہ ایسی بات سن کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ قرآن نے بڑی عجیب بات کہی......

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ......

قرآن کہتا ہے کہ چالیس دن پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں اللہ کے دروازے پہ روتا رہا،

وذالنون اذ ذهب مغاضباً

النون عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں،

وذا النون......

اے کملی والے! اس مچھلی والے پیغمبر کو یاد کر،

اذ ذهب مغاضبا

جب وہ اپنی قوم سے غصے ہو کر چلا گیا تھا،

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

جب وہ اس بات پر گمان کر گیا تھا...... کہ میں اس قوم پر حاوی نہیں ہو سکتا،

فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ

اندھیروں میں نبی اللہ کے سامنے رویا

فنادیٰ......

Maktaba Tul Ishaat.com

ندا لگائی، فریاد لگائی

تو ندا لگاتا ہے پیر کو..... تو ندا لگاتا ہے ملنگ کو اور نبی نے ندا لگائی اللہ کو،

فنادیٰ فی الظلمات

کیا کہا.....؟

ان لا الٰہ الا انت سبحانک

اے اللہ! تیرے سوا کوئی قادر نہیں، تیرے سوا کوئی خالق نہیں تو پاک ہے ان سب چیزوں سے۔

اِلَّا انت سبحانک انی کنت من الظالمین.

اور میں قصوروار ہوں، پیغمبر کیا کہتا ہے.....؟ کہ میں قصوروار ہوں ترے سواء کوئی مجھے بچانے والا نہیں ہے، یہ کیا ہے.....؟

یہ سیف الملوک نہیں ہے.....

یہ پکی روٹی نہیں ہے.....

یہ شیریں فرہاد کا قصہ نہیں ہے..... بلکہ یہ اللہ کا قرآن ہے، قرآن کے لفظ میں شک ہے.....؟ قرآن کی کسی بات میں شک ہے.....؟ (نہیں)

قرآن نے کیا کہا..... کہ پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں اللہ کے سامنے روتا رہا اور قرآن کہتا ہے،

فَلَوْ لَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ.

تو پیغمبر قیامت کی صبح تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ پیغمبر قیامت کی صبح تک

للبث فی بطنه الی یوم یبعثون

قیامت کی صبح تک نبی مچھلی کے پیٹ میں رہتا، یہ قرآن کہہ رہا ہے یا نہیں.....؟ (کہہ رہا ہے!)

Maktaba Tul Ishaat.com

تو نبیوں کا مشکل کشا کون ہے......؟ (اللہ!)

نبیوں کا حاجت روا کون ہے......؟ (اللہ!)

نبیوں کا دینے والا کون ہے......؟ (اللہ!)

ہر جگہ موجود کون ہے......؟ (اللہ!)

ہر چیز کو جاننے والا کون ہے......؟ (اللہ!)

ہر دکھ کا دور کرنے والا کون ہے......؟ (اللہ!)

جس وقت ہمارا عقیدہ پختہ ہو جائے گا......ہم کامل مسلمان اس وقت ہوں گے۔

اولیاء کو ماننے کا طریقہ

میرے دوستو! ایک دو باتیں ضروری ہیں آخر میں عرض کرتا ہوں، ایک مسئلہ ہے، اولیا اللہ کے ماننے کا، کہ اولیاء کو ماننے کا طریقہ کیا ہے......؟ ایک بات یاد رکھیں، کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں، جو مسلمان ہو اور اللہ کے ولیوں کی عظمت کا قائل نہ ہو یہ بات یاد رکھیں۔ یہ نہیں ہو سکتا، کہ ایک آدمی کو مانے اور اللہ کے دوست کو نہ مانے، یہ ہو سکتا ہے......کہ اللہ کو مانے اور اللہ کے ولیوں کو اللہ نہ مانے، یہ ہو سکتا ہے......ایک آدمی اللہ کو مانے اور اللہ کے ولیوں کو اللہ کا ولی مانے اللہ نہ مانے اللہ کے ولی، ولی تھے یا اللہ تھے......؟ (ولی تھے!)

اور اللہ کا ولی اللہ کا ولی ہوتا ہے، خدا نہیں ہوتا، اور یہ کہ کسی کو بچہ بچی دینا، کسی کی بگڑی بنا دینا، یہ خاصہ اللہ کا ہے، ولی کا نہیں......اللہ کے ولی کا نہیں، اللہ کا ولی دعا کرتا ہے......اللہ چاہے قبول کرے، اللہ نہ چاہے نہ قبول کرے، کہتے ہیں......

انہاں نے بڑیاں محنتاں کیتیاں، اے سب کچھ کر اسکدن......

اگر اے سب کچھ کر سگدن تے پیغمبر دا پتر فوت ہو گیا تے نبی تاں پتر نوں نئیں بچاسکیا، نبی مچھلی دے پیٹ اچ گیا تے نبی آپے نئیں نکل سکیا......!!

نوح علیہ السلام تو طوفان سے خود نہیں نکل سکے......!

اپنے بیٹے کو نہیں بچا سکے، سامنے غرق ہو گیا

ابراہیمؑ اپنے باپ کی بخشش تو نہیں کرا سکے......!

حضورؐ اپنے چچے کی بخشش تو نہیں کرا سکے......!

اگر خود بخود کرا سکتے......تو انہوں نے یہ سب کچھ کیوں نہیں کرایا......؟ ولی ولی ہوتا ہے، خدا نہیں بن جاتا۔

ولیوں کی ولایت برحق ہے

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ محبوب سبحانی کی ولایت برحق ہے......

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی ولایت برحق ہے......

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی ولایت برحق ہے......

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ولایت برحق ہے......

خواجہ لعل شہباز قلندرؒ کی ولایت برحق ہے......

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی ولایت برحق ہے......

حضرت خواجہ علی ہجویریؒ کی ولایت برحق ہے......

ولیوں کی ولایتیں برحق ہیں، ولی ولی ہوتے ہیں خدا نہیں ہوتے۔

معجزہ اور کرامت میں فرق

اور اہل سنت علمائے دیوبند کا یہی مسلک ہے کہ، ولیوں کی برکت سے اسلام پھیلتا ہے......ولیوں کی وجہ سے دین پھیلتا ہے......ولیوں کے وجود کی برکت ہوتی ہے...... لیکن اس کے باوجود ولی ولی ہوتا ہے......خدا نہیں ہوتا......ہاں ولی کے ہاتھ میں کرامت صادر ہوتی ہے......نبیؑ کے ہاتھ میں معجزہ صادر ہوتا ہے......اگر نبی کے ہاتھ سے کوئی ایسا کام صادر ہو، جو عقل میں نہ آئے اس کو معجزہ کہتے ہیں......اور اگر ولی کے ہاتھ سے کوئی ایسی بات صادر ہو، جو عقل میں نہ آئے......اس کو کرامت کہتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

کرامت اور معجزہ میں براہ راست اللہ کا اختیار ہوتا ہے...... نبیؑ چاہے کہ میں معجزہ دکھاؤں نہیں دکھلا سکتا...... ولی چاہے میں کرامت دکھاؤں نہیں دکھا سکتا، کیوں......؟

ھادیٔ سبل ﷺ سے مشرکین مکہ کے سوال

حضورؐ نے چاہا کہ میں اصحاب کہف کے متعلق بتا دوں نہیں بتا سکے...... سترہ دن تک حضورؐ نے چاہا کہ میں ذوالقرنین کا لوگوں کو بتا دوں وہ سوال کرتے تھے نہیں بتا سکے، کیوں......؟ اللہ نے نہیں چاہا تھا، قرآن کہتا ہے...... کہ یہودیوں نے مشرکوں کو تین سوال سکھائے تھے،

ایک سوال تھا کہ اصحاب کہف کن لوگوں کو کہتے ہیں؟
دوسرا سوال تھا کہ ذوالقرنین کسے کہتے ہیں؟
تیسرا سوال تھا کہ روح کس کو کہتے ہیں؟

مشرکین مکہ نے حضور علیہ السلام سے سوال کیے تھے کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو تینوں سوالوں کا جواب دیں، حضورؐ نے فرمایا میں کل کو جواب دوں گا، کل آئی تو پھر فرمایا کہ کل جواب دوں گا، پھر کل آئی تو فرمایا کل جواب دوں گا...... اسی طرح سترہ دن گزر گئے...... حضورؐ نے نہیں بتایا، تو مشرکین مکہ نے مذاق اڑایا کہ اگر آپ سچے نبی ہوتے (نعوذ باللہ) تو آپ ہمیں یہ ساری باتیں بتا دیتے، حضور علیہ السلام اتنے پریشان ہوئے کہ پریشان ہو کر پیغمبر علیہ السلام پہاڑ پر چڑھنے لگے، کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گراؤں گا، اس لئے کہ میرا خدا کہیں مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گیا، اس غصے میں اور اس پریشانی میں پیغمبرؐ پہاڑ پر چڑھنے لگے تو جبرائیل امین قرآن کی یہ وحی لے کر آئے پندرہ پارہ، سورہ کہف اٹھا کر دیکھو، قرآن کہتا ہے

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ

اے پیغمبر! تو نے ان کو یہ کہا تھا کہ میں کل جواب دوں گا، پھر کہا کل کو جواب دوں گا، اپنے کل کے ساتھ تو نے انشاء اللہ کا لفظ کیوں نہیں کہا......؟

Maktaba Tul Ishaat.com

تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل جواب دوں گا، اس لئے خدا ناراض ہو گیا تھا اور خدا نے سترہ دن تک وحی نہیں اتاری، معلوم ہوا کہ پیغمبرؐ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا...... ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ نے چاہا تو سترہ دنوں کے بعد وحی آئی اور نبی نے کیا چاہا تھا......؟ کہ دوسرے دن وحی آجائے وحی نہیں آئی۔ معلوم ہوا کہ یہ غیب کی خبر کا نبی کو بتایا جانا غیب کی پوشیدہ بات کا نبی کو علم ہو جانا یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہ پیغمبر کا معجزہ ہے، لیکن جب اللہ چاہتے ہیں اس وقت صادر ہوتا ہے۔

اور دوسری طرف دیکھئے کہ اللہ نے چاہا تو نبی نے انگلی سے اشارہ کیا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، نبی نے بھی چاہا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، لیکن مشرکین مکہ نے کہا تھا......؟ کہ اے پیغمبرؐ! ہم تجھے نبی تب مانیں گے جب آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر دکھائیں گے تو پیغمبر کے اختیار میں نہیں تھا اللہ نے نہیں چاہا تو نہیں ہوا۔

یعقوب علیہ السّلام کو چالیس سال تک یوسف کا پتہ نہ چلا

اب دیکھو یوسف علیہ السّلام کو باپ سے لے کر بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا، تین میل کا فاصلہ تھا، یعقوب علیہ السّلام کو پتہ چلا کہ میرا بیٹا تین میل کے فاصلے پر ہے......؟ (نہیں)

کیوں؟...... اللہ نے نہیں بتایا!! تین میل کے فاصلے پر بیٹا کنویں میں پڑا ہے، باپ گھر میں روتا ہے، بیٹا بھی پیغمبر ہے باپ بھی پیغمبر ہے دونوں پیغمبر ہیں لیکن باپ کو یہ پتہ نہیں کہ میرا بیٹا تین میل کے فاصلے پر ہے...... وہ بھی پیغمبر یہ بھی پیغمبر، اور جس وقت اللہ نے چاہا تو پھر ایسے بتایا کہ سینکڑوں میل دور مصر کا علاقہ ہے، مصر کے تخت پر یوسف علیہ السّلام بادشاہ بنتے ہیں، اور ادھر قافلہ جاتا ہے، قافلہ واپس آنے لگا...... تو یوسف علیہ السّلام نے اپنی قمیص اتار کر اپنے قافلے والوں کو دے دی، جو بھائی تھے ان کو دے دی، اور کہا بھائیو! میرا باپ میرے غم میں بڑا پریشان ہے، یہ میری قمیض میرے باپ کی آنکھوں پر ڈال دینا، میرا باپ چالیس سال رو رو کر نابینا ہو گیا ہے، میرے باپ کی آنکھوں پر یہ چادر ڈالنا قمیض ڈالنا

Maktaba Tul Ishaat.com

تمہارا کام ہے اور آنکھوں کی بینائی کو دوبارہ لوٹانا خدا کا کام ہے، یہ قرآن کہتا ہے کہ.....

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا

کہ میرے باپ کی آنکھوں پہ قمیض میری ڈالنا تمہارا کام ہے، بینائی واپس لوٹانا خدا کا کام ہے۔

اور ادھر پیغمبر نے قمیض بھیجی، اور خود سینکڑوں میل دور تھے، کنعان کا علاقہ ہے، یعقوب علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے، ادھر قمیض چلی ادھر پیغمبر اٹھ کر بیٹھ گیا، اور کہا یعقوب علیہ السلام نے.....قرآن کہتا ہے.....

اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ.......

او بیٹو! مجھے آج بوڑھا کھوسٹ اگر نہ کہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج چالیس سال بعد مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔

مجھے بتاؤ! تین میل کے فاصلے پر بیٹا کنویں میں تھا، نبی کو پتہ نہیں تھا، کیوں......

اللہ نے نہیں چاہا اللہ آزمائش کرنا چاہتے تھے اور جب خدا نے چاہا چالیس سال کے بعد ہزاروں میل دور سے قمیض چلتی ہے پیغمبر کو بتادیا کہ تیرے بیٹے کی قمیض آرہی ہے، اور اس کی خوشبو آرہی ہے یہ بتانے والا کون ہے......؟ اللہ!!

ابراہیمؑ سے چھری کیوں نہ چلی؟

ایک آخری بات توجہ سے سماعت فرمائیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا حکم اللہ نے دیا......

اللہ نے فرمایا......ابراہیمؑ! گلے پہ چھری چلا، چھری چلانے والا کون ہے......؟ پیغمبر......چھری سہنے والا کون ہے......؟ پیغمبر

اسماعیل بھی چاہتے ہیں چھری چل جائے ابراہیم بھی چاہتے ہیں کہ چھری چل جائے کیا ان کو پتہ تھا چھری نہیں چلے گی......؟ (نہیں)

اگر پتہ تھا تو امتحان کیسا......؟ امتحان تو تب ہوگا کہ پتہ نہ ہو چھری چلے گی یا نہیں چلے گی، اللہ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ بیٹے کے گلے پر چھری چلا، ان کو یہ پتہ تھا کہ چھری نہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

چلے گی، اور اگر یہ پتہ ہوتا تو امتحان کیسا......؟ اگر یہ پتہ ہو کہ میں کنویں میں چھلانگ لگاؤں تو ڈوبوں گا نہیں......اگر چھلانگ لگادے تو کوئی کمال ہے......؟ (نہیں)

کمال تو تب ہے کہ یہ پتہ نہ ہو......تو اللہ نے ابراہیمؑ کو فرمایا کہ بیٹے کے گلے پر چھری چلا، تو نبی چھری تیز کرنے لگا، بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا حکم ہے چھری چلاؤں......تو بیٹے نے کہا......

یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ......

ابا جی چھری چلاؤ......

سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ..........

تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ میں صبر کرونگا۔

چنانچہ دیکھئے، پیغمبر اپنے بیٹے کو کپڑے پہنا کر باہر جنگل میں لے گئے مقام منیٰ کے قریب لے گئے اور بیٹے کو نیچے لٹادیا، اور نیچے لٹا کر اس کے گلے پہ نبی چھری چلانا چاہتا ہے۔

توجہ کریں...... نبی نے چھری تیز کر رکھی ہے، بیٹا نیچے لیٹا ہوا ہے......

بیٹا بھی پیغمبر، باپ بھی پیغمبر......

بیٹا بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے، باپ بھی چاہتا ہے چھری چلے......لیکن مجھے بتاؤ چھری کیوں نہیں چلتی......؟ کبھی سوچا ہے......؟ کیوں اس لئے کہ جو چاہا اسماعیلؑ نے...... جو چاہا ابراہیمؑ نے اس طرح نہیں ہوا، اسی طرح ہوا جس طرح چاہا خدا نے......

دیکھو دونوں پیغمبر ہیں، دونوں ایک کام چاہتے ہیں ہو جائے لیکن نہیں ہوتا۔ اور تو ہر نبی، ہر ولی کو مختار کل کہتا ہے۔ مختار کل کا معنی ہر چیز کا اختیار......تو مجھے بتاؤ ان چیزوں کا اختیار بھی تھا...... دونوں نبیوں کو...... کہ چھری چلائیں...... بیٹا بھی چاہتا ہے چھری چلے، باپ بھی چاہتا ہے چھری چلے تو کیا ہوا......؟

پیغمبر نے چھری کو اٹھا کر پتھر پہ پھینک دیا کہ میں نے اتنا تجھے تیز کیا......تو نہیں چلتی تو زبان حال سے چھری نے کیا کہا...... کہ خلیل! تیری مانوں یا جلیل کی مانوں......

تو اللہ کا حکم کیا تھا......چھری نہیں چلی......اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

توحید و رسالت

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O واذ اخذاللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالو اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین.

(پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۸۱)

ترجمہ: اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم، پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے، فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا، بولے ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو اب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

تمہید

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علمائے کرام، مشائخ عظام، چاٹگام بنگلہ دیش کے غیور نوجوانو!

آج کا یہ عظیم الشان اجتماع جو عالمی مرکز اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے اس میں آپ کی کثیر تعداد میں شرکت باعث سعادت و محبت ہے اور ذریعہ نجات ہے۔

چونکہ اس اجتماع کی یہ پہلی نشست اور پہلا روز ہے، اس لئے میں اس کانفرنس کا

Maktaba Tul Ishaat.com

آغاز حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ سے کروں گا۔

میرے دوستو! دنیا کا کوئی آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا چراغ روشن نہ ہو۔ حضور ﷺ کی محبت کا چراغ روشن کیئے بغیر نہ انسان کے کلمے کا کوئی اعتبار ہے۔ نہ کسی انسان کی نماز کا کوئی اعتبار ہے، دعویٰ کرنا بڑا آسان ہے اور جھنڈیاں لگانا بھی بڑا آسان ہے، لوبانوں کی بتیاں سلگانا بھی بڑا آسان ہے۔

نبی ﷺ کی محبت کے دعوے کرنے اور نعرے لگانے بڑے آسان ہیں، لیکن حقیقت میں رسول اللہ ﷺ سے عشق اور آپ سے محبّت اور آپ کی سنت پر چلنا اور آپ کی سیرت کو صحیح معنی میں اپنانا یہ بڑا مشکل ہے۔

ہمارے ہاں بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جن کا کام صرف دعویٰ کرنا، صرف نعرے لگانا اور صرف محبت کے راگ الاپنا ہے۔

سچے عاشق بنو

ان کی مثال ایسے آدمی کی ہے کہ کسی کے گھر میں ایک آدمی مہمان گیا تو گھر والوں نے اس کو خوش آمدید کہا اھلا وسھلا مرحبا کے بینرز لگائے، بتیاں لگائیں، خوشبو لگائیں، دوپہر کا وقت تھا دھوپ چڑھی ہوئی تھی، گرمی تھی، مہمان پریشان ہوگیا کہ میں ان کے گھر میں آیا ہوں۔

انہوں نے میرے آنے پر خوشی تو بہت کی ہے، لیکن کسی نے مجھ سے پانی تک نہیں پوچھا، کسی نے کھانا نہیں پوچھا، جب دوپہر ڈھل گئی تو مہمان نے کہا کہ پانی لا ہو، تو گھر والوں نے کہا پانی تو کوئی نہیں آپ کے آنے کی خوشی بڑی ہے، مہمان نے کہا کھانے کا وقت گزر گیا، تو گھر والوں نے کہا کھانا تو نہیں ملے گا، لیکن آپ کے آنے کی خوشی بہت ہے۔

ہم نے آپ کیلیئے چراغاں کیا، ہم نے آپ کے لئے بتیاں سلگائیں، ہم نے آپ کے لئے بینرز لگائے، ہم نے آپ کے لئے پھول بچھائے۔

آپ کے آنے کی بڑی خوشی ہے، لیکن خوشی کے باوجود ہم اس مہمان کا کہنا نہیں

مانتے، رسول اللہ ﷺ ربیع الاول میں تشریف لائے، آپ کے آنے پر کئی لوگوں نے خوشی کی، بتیاں سلگائیں، جھنڈیاں لگائیں، خوشبو لگائی، لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز پڑھو، تو کہتے ہیں کہ آپ کے آنے کی خوشی بہت ہے نماز کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں روزہ رکھو، کہتے ہیں کہ آپ کے آنے کی خوشی بہت ہے، لیکن روزہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں زکوٰۃ اور حج ادا کرو تو کہتے ہیں کہ کوئی ضرورت زکوٰۃ اور حج کی نہیں آپ کے آنے کی خوشی بڑی ہے، دیکھو ہم نے بتیاں سلگائیں ہیں، ہم نے چراغ جلائے ہیں ہم نے خوشبو لگائی ہے۔

میرے بھائیو! جب کسی مہمان کے ساتھ ایسے ہوگا تو دیکھنے والا کہے گا کہ ان گھر والوں کو حقیقت میں مہمان سے کوئی تعلق نہیں یہ مذاق کر رہے ہیں، یہ اس مہمان کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔

میرے بھائیو! اچھا میزبان وہی ہے جو مہمان کے آنے پر خوشی کرے، لیکن خوشی کا مطلب اس کے کہنے کو مانے کہ جب وہ کسی بات کا حکم دے تو کہنا مانے، نماز کا حکم دے روزے کا حکم دے، حج وزکوٰۃ کا حکم دے، تو وہ کہنا ماننے کو مہمان کی آمد کی سب سے بڑی خوشی اور عظمت قرار دے، لیکن ایک آدمی مہمان کے آنے پر خوشی سے کودتا پھرے، بتیاں سلگاتا پھرے، لیکن مہمان جب کوئی آرڈر کرے تو کہے کہ تیرا آرڈر تو ہم نہیں مانیں گے، تیرے آنے کی خوشی بہت ہے۔ اس سے بڑا مذاق اور اس سے بڑا دھوکہ دنیا میں کوئی نہیں ہوسکتا۔

حضور ﷺ کا پیغام عالمگیریت

میرے بھائیو! چودہ سو سال پہلے کائنات میں ایک پیغمبر تشریف لائے، ایک رسول دنیا میں آئے۔ اس رسول کی عظمت کا کوئی کلمہ گو انکار نہیں کرسکتا، بلکہ کلمہ گو کی کیا بات کرتے ہیں، دنیا کا کوئی یہودی، کوئی عیسائی، کوئی ہندو، کوئی سکھ ایسا نہیں گزرا جس نے رسول ﷺ کی تعریف نہ کی ہو، جس نے حضور ﷺ کی شان بیان نہ کی ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے بھائیو! چودہ سو سال پہلے جو پیغمبر تشریف لائے، وہ پیغمبر ایک پیغام لے کر آئے تھے اور وہ پیغام کوئی نیا نہیں تھا، وہ بات کوئی نئی نہیں تھی، پیغام ان کا وہی تھا، جو آدم علیہ السلام کا پیغام تھا، اس پیغام پر غور کریں، پیغام کیا تھا؟ لا الہ الا اللہ اس پیغام میں کوئی تبدیلی نہیں، اس پیغام میں کوئی تحریف نہیں ہوئی، وہ پیغام کوئی بدلا نہیں گیا، وہ پیغام رد کا نہیں گیا، اس کو تبدیل نہیں کیا گیا۔

انبیاء بدلتے رہے پیغام ایک رہا
رسل بدلتے رہے پیغام ایک رہا
انبیاء مختلف قوموں میں آئے پیغام ایک رہا
بستیوں کے لئے نبی آئے پیغام ایک رہا
ملکوں کے لئے نبی آئے پیغام ایک رہا
قوموں کے لئے نبی آئے پیغام ایک رہا
کتابیں بدلتی رہیں پیغام ایک رہا
صحائف بدلتے رہے پیغام ایک رہا
عنوان بدلتے رہے پیغام ایک رہا
شہر بدلتے رہے پیغام ایک رہا
عبادتیں بدلتی رہیں پیغام ایک رہا
طریقے بدلتے رہے پیغام ایک رہا
قومیں بدلتی رہیں پیغام ایک رہا
لوگوں کے رنگ بدلتے رہے پیغام ایک رہا
زبانیں بدلتی رہیں پیغام ایک رہا اور وہ پیغام کتنا اہم تھا کہ
اس پیغام کے لئے آرے سے چیرا گیا پیغام نہیں بدلا۔
انبیاء کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا گیا پیغام نہیں بدلا

Maktaba Tul Ishaat.com

انبیاء پانی کی موجوں پہ اتارے گئے پیغام نہیں بدلا

انبیاء چھریوں سے چیر دیئے گئے پیغام نہیں بدلا

انبیاء سمندروں میں دھکیل دیئے گئے پیغام نہیں بدلا

قرآن کو یہ کہنا پڑا یقتلون النبیین بغیر حق اٹھارہ ہزار پیغمبر بغیر کسی جرم کے ذبح کیے گئے، لیکن پیغام کسی کا نہیں بدلا۔

میرے دوستو! پیغام پیغمبروں کا نہیں بدلا، پیغام ایک رہا، اور وہ پیغام کیا تھا لا الہ الا اللہ نبی بدلتے رہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه آدم صفی اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه نوح نجی اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ابراہیم خلیل اللہ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

موسیٰ کلیم اللہ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه عیسیٰ روح اللہ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمد رسول اللہ۔

آپ نے دیکھا کہ نبیوں کے نام بدل گئے، پیغام ایک رہا، نبیوں کا دور بدل گیا، پیغام ایک رہا، تو معلوم ہوا اس پیغام کے لئے، ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء تشریف لائے، وہ پیغام بڑا انرالا تھا، وہ عنوان بڑا انرالا تھا۔

اللہ نے انبیاء کو اذیت میں مبتلا دیکھا، پیغام نہیں بدلا

ساڑھے نوسو سال نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی۔ ایک ایک دروازے پہ پریشانی اٹھائی، پیغام نہیں بدلا

ابراہیم علیہ السلام آتش نمرود میں ڈالے گئے پیغام نہیں بدلا

اسماعیل علیہ السلام پریشانیوں میں مبتلا ہوئے پیغام نہیں بدلا

زکریا علیہ السلام کو آرے سے چیر دیا گیا پیغام نہیں بدلا

یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن رہے پیغام نہیں بدلا

شیث علیہ السلام اذیتوں میں مبتلا رہے پیغام نہیں بدلا

Maktaba Tul Ishaat.com

فرعون کا مقابلہ موسیٰ علیہ السلام نے میدان میں کیا پیغام نہیں بدلا
عیسیٰ علیہ السلام کو جیل میں ڈالا گیا پیغام نہیں بدلا
حنظلہ بن صفوان علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر مٹی میں دفن کر دیا گیا پیغام نہیں بدلا۔

الٰہ کا معنی

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا معنی کیا ہے؟ کبھی اس پر غور کیا ہے۔ ہم نے سمجھا کہ صرف لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، صرف یہ معنی ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ الٰہ کا معنی صرف معبود نہیں، الٰہ کا معنی بہت وسیع ہے۔

الٰہ کا معنی معبود، الٰہ کا معنی مشکل کشاء، الٰہ کا معنی حاجت روا، الٰہ کا معنی ہر جگہ موجود، الٰہ کا معنی عالم الغیب، الٰہ کا معنی بگڑی بنانے والا، الٰہ کا معنی نفع دینے والا، الٰہ کا معنی نقصان دینے والا، الٰہ کا معنی کشتیاں بچانے والا، الٰہ کا معنی عزت دینے والا، الٰہ کا معنی ذلت دینے والا۔

لا الٰہ؟ یعنی جب لا کی تلوار الٰہ پر پڑی تو ساری دنیا کے مشکل کشاء کاٹ دیئے گئے، چیر دیئے گئے، مشکل کشاء نہ کوئی نبی رہا، نہ کوئی ولی رہا، نہ کوئی قطب رہا، نہ کوئی ابدال رہا، نہ کوئی پیر رہا، نہ کوئی فقیر رہا، سارے مشکل کشاء، جب لا کی تلوار میں کاٹ دیئے گئے تو صرف ایک اللہ مشکل کشاء بھی رہا، حاجت روا بھی رہا، بگڑی بنانے والا بھی رہا۔

کلمہ توحید کے عوض پتھروں کی بارش

یہی وہ پیغام تھا، جس پیغام پر نبی سولیوں پر چڑھائے گئے، جس پیغام پر اولیاء کاٹے گئے، جس پیغام پہ رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید کئے گئے، جس پیغام پہ صحابہ کرامؓ کو گرم ریت پہ لٹایا گیا، جس پیغام پہ سمیہ رضی اللہ عنہا کے ٹکڑے ہوئے، زنیرہؓ کی آنکھیں نکالی گئیں، لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑی گئی۔

بدر کے میدان میں چودہ صحابہؓ شہید ہوئے، خندق کے میدان میں تیرہ صحابہ شہید

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئے، تبوک کے معرکے میں انیس صحابہ شہید ہوئے، بیئر معونہ پر ستاسٹھ صحابہ شہید ہوئے۔

تختہ دار پہ صحابہؓ نے لٹک کر، سولیوں پہ چڑھ کر، اور پوری دنیا کے جزیروں میں اعلان کر کے ایک پیغام دیا کہ لا الہ کے سواء کوئی پیغام نہیں، نبیوں کا پیغام لا الہ الا اللہ، صحابہؓ کا پیغام لا الہ الا اللہ۔

لا الہ الا اللہ میں جب کمزوری آئی۔ لا الہ الا اللہ کے کہنے والوں میں جب کمزوری آئی، تو ہم رسوا ہوئے، ہم ذلیل ہوئے، ہم پریشان ہوئے، جب لا الہ الا اللہ کہنے والے مسلمان جرأت مند تھے، تو قیصر و کسریٰ سے ٹکرائے تھے، لا الہ کا پرچم لے کر صحابہؓ بادشاہوں سے ٹکرائے کہ نہیں (ٹکرائے) اور آج لا الا اللہ الا اللہ بھی کہتے ہیں، بوسنیا میں ذبح بھی ہو رہے ہیں۔

کشمیر میں بچیاں ذبح بھی ہو رہی ہے، کیوں؟ کہ لا الا اللہ کہنے والا کمزور ہو گیا، کمزور کیسے ہوا کہ نماز میں کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین مدد تجھ سے مانگتے ہیں، عبادت تیری ہی کرتے ہیں اور پھر مدد قبروں سے مانگتا ہے، پھر مدد غیروں سے مانگتا ہے، پھر اللہ کا دروازہ چھوڑ کر، غیروں کے دروازے پہ سر جھکاتا ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے والا جب مضبوط تھا تو پوری دنیا میں اس کے مقابلے میں کوئی نہیں تھا، لا الہ الا اللہ کہنے والے کو مضبوط ہونا چاہئے۔

میرے بھائیو! اس لا الہ الا اللہ میں کتنی قوت ہے کہ اللہ نے پوری دنیا میں اسلام کو سربلند کیا، اسلام غالب آیا، اسلام نے قوت پکڑی، جب لا الہ الا اللہ کہنے والا مضبوط تھا، تپتے ہوئے صحراؤں پر لیٹ کر بھی اس نے لا الہ الا اللہ نہیں چھوڑا تھا، حضرت بلالؓ کو گرم ریت پہ لٹایا گیا، لا الہ الا اللہ نہیں چھوڑا۔

میرے بھائیو! حضور ﷺ کے کردار کو دیکھیں، حضور ﷺ کی عظمت کو دیکھیں کہ لا الہ الا اللہ کہنے کے جرم میں حضور کو کتنی تکلیفیں ہوئیں، حضور ﷺ کو کتنی مشکلات ہوئیں اور حضور ﷺ کا مرتبہ کتنا اونچا تھا۔ سارے انبیاءؑ سے اونچا محمد رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ تھا اور سب سے

Maktaba Tul Ishaat.com

زیادہ تکلیفیں بھی محمد رسول اللہ ﷺ کو آئیں، کیوں؟ اس لئے کہ جس کلمے کے بارے میں تکلیفیں آئیں، اس کلمہ کا رتبہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی زیادہ تھا اور وہ ہے لا الہ الا اللہ۔

میثاق انبیاءؑ

حضور ﷺ کو اللہ نے کتنا اعزاز بخشا تھا، کتنا کمال بخشا تھا، کتنی عظمت بخشی تھی کہ قرآن پاک کی جو آیت میں نے پڑھی ہے، اس میں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی کتنی شان بیان کی ہے، انسان حیران ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے کتنا اونچا مقام بخشا اور اس آیت میں بتایا کہ حضور ﷺ کی عظمت کیا ہے؟ بلکہ کائنات میں حضور ﷺ سے پہلے کسی کا تصور پیدا نہیں کیا گیا، کسی کی روح کو تخلیق نہیں کیا گیا، حضور ﷺ کی روح اور حضور ﷺ کا تصور کائنات میں سب سے پہلے تھا، اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

واذا خذالله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب و حكمة

اے پیغمبر اس وقت کو یاد کر کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی ارواح کو ایک جگہ جمع کیا اور جمع کر کے ان سے ایک اقرار لیا، اس آیت میں اللہ نے ایک کانفرنس کا ذکر کیا، ایک جلسے کا ذکر کیا، ایک بہت بڑے اجتماع کا ذکر کیا۔

ایک آپ کا اجتماع ہے، ایک سیاست دانوں کا اجتماع ہوتا ہے، ایک حکمرانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ایک مذہبی اجتماع ہوتا ہے، آج کے اجتماع میں اور اس اجتماع میں بڑا فرق ہے، جو اجتماع پروردگار نے کیا جب کائنات نہیں بنی تھی، دنیا نہیں بنائی گئی تھی، تو دو قسم کے اجتماع ہوئے اور دونوں اجتماع کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے، دو کانفرنسیں ہوئیں۔

ان کانفرنسوں میں ٹیوب لائٹ لگانے کی ضرورت نہیں تھی، شامیانوں کی ضرورت نہیں تھی، ان کانفرنسوں میں حکومت سے منظوری کی ضرورت نہیں تھی، ان کانفرنسوں میں لاؤڈ سپیکر نصب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

دو کانفرنسوں کا تذکرہ

پہلی کانفرنس اس وقت ہوئی جب اللہ نے ساری دنیا کی ارواح کو عام انسانوں

Maktaba Tul Ishaat.com

کی ارواح کو، ایک جگہ جمع کر کے کہا الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو روحوں نے جواب دیا بلی ہاں تو ہی ہمارا رب ہے، یہ کانفرنس اللہ کی الوہیت کے لئے تھی، اللہ کی قدرت منوانے کے لئے تھی، اس کانفرنس کے سامعین عام لوگ تھے۔

لیکن ایک دوسری کانفرنس کا ذکر اس آیت میں اللہ نے کیا جو میں نے پڑھی ہے و اذ اخذ الله میثاق النبین لما اتیتکم من کتاب و حکمة میں تمہیں کتاب دوں گا، تمہیں حکمت دوں گا، تمہیں نبوت دوں گا، تمہیں رسالت دوں گا، لیکن ایک شرط ہے کہ ثم جاءکم رسول تمہارے بعد ایک آخر الزمان نبی آئے گا مصدقا لما معکم وہ جب آئے گا تو تمہاری تصدیق کرے گا کہ تم اللہ کے سچے رسول ہو، تمہاری تصدیق کرے گا کہ مجھ سے پہلے سارے نبی سچے تھے مصدقا لما معکم لیکن آج تمہیں اقرار کرنا پڑے گا لتومنن بہ ولتنصرنہ آج تم اقرار کرو، آج تم ایمان لاؤ، آج تم اعلان کرو، آج تم وضاحت کرو، آج تم میرے ساتھ وعدہ کرو، کس چیز کا؟ کہ لتومنن به ولتنصرنه سامعین کون تھے؟ انبیاء کی ارواح اور اس جلسے میں مقرر کون تھا؟ پروردگار، مقرر بھی پروردگار تھا، صدارت بھی پروردگار کی تھی اور سامعین نبیوں کی جماعت تھی اور موضوع شان مصطفیٰ ﷺ تھا کہ اللہ نے انبیاء کی ارواح سے پوچھا سوال کیا لتومنن به ولتنصرنه اے نبیو! تم محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتے ہو یا نہیں؟ تو انبیاء کی ارواح نے یک زبان ہو کر بولا؟

اقررنا قرآن کہتا ہے جب اللہ نے فرمایا قال اقررتم کیا تم اقرار کرتے ہو کہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارا نبی ہے، ہمارا رسول ہے، ہمارا قائد ہے، ہمارا پیغمبر ہے اقررتم و اخذتم علی ذالکم اصری۔

کیا تم اس بات پر پکے ہو، اس بارے میں پکے ہو، تو انبیاء کی ارواح نے جواب دیا اقررنا ہم اقرار کرتے ہیں قالوا اقررنا اللہ نے فرمایا، اگر تم اقرار کرتے ہو کہ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں تو پھر میں تمہیں نبوت بھی دوں گا تمہیں رسالت بھی دوں گا، گویا کہ تمہیں نبوت دینا محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرنے پر موقوف ہے کہ محمد ﷺ کی نبوت کو تسلیم کرو، تمہارے سر پر نبوت کا تاج رکھوں گا، تمہیں رسالت دوں گا، تمہیں نبوت دوں گا، سب نبیوں

Maktaba Tul Ishaat.com

نے اقرار کیا قالو اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین اللہ نے فرمایا کہ جب انبیاء نے اقرار کرلیا، حضور ﷺ کی نبوت کا اعلان کردیا تو اللہ نے فرمایا، تم گواہ ہو جاؤ، میں بھی گواہ ہوں کہ محمد تمہارا بھی نبی ہے اور ساری کائنات کا بھی نبی ہے۔

میرے بھائیو! یہ وہ پہلی قرارداد تھی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی قرارداد تھی، حضور ﷺ کی سرداری کی قرارداد تھی تو اللہ نے اس آیت کی روشنی میں حضور ﷺ کی عظمت و رفعت کا ذکر کیا، حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کا ذکر کیا اور انبیاء سے عہد لیا کہ تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا اقرار کرو، سب انبیاء نے حضور ﷺ کی نبوت والی قرارداد کو تسلیم کیا، اس کے بعد انہیں نبی بنانے کا فیصلہ ہوا۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کتابوں میں موجود ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک اے پیغمبر! اگر تمہیں پیدا نہ کیا جانا ہوتا تو دنیا میں کوئی چیز پیدا نہ کی جاتی، یہ حدیث الفاظ کے لحاظ سے ضعیف ہے، لیکن قرآن کی اس آیت کی روشنی میں اس کا معنی صحیح ہے واذ اخذاللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ.

میرے بھائیو! یہ کتب کی بات ہے، یہ جلسہ کب ہوا تھا، یہ کانفرنس کب ہوئی تھی، یہ اجتماع کب ہوا تھا، جب شمس و قمر نہیں تھے، جب شمال و جنوب نہیں تھے، جب مشرق و مغرب نہیں تھے، جب شمس و قمر، شجر و حجر، بحر و بر، آسمان و زمین، جب پہاڑ، ندی و نالے، کوئی چیز نہیں تھی تو اس وقت اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان کیا۔

حضور ﷺ مقصود کائنات

میرے بھائیو! حضور ﷺ کو اللہ نے بھیجنے کا فیصلہ کیا، حضور ﷺ کے تصور کو، حضور ﷺ کی روح کو، کائنات میں سب سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے پاکستان کے ایک جلسے میں تقریر کی تھی، میں نے کہا! اصل میں حضور ﷺ کے لئے اللہ نے راستہ بنانا تھا، اس لئے اللہ نے انبیاء دنیا میں بھیجے اور ان نبیوں نے حضور ﷺ کی رسالت کا اعلان کیا۔ حضور ﷺ کی نبوت کا اعلان کیا۔ ایک آدمی کہنے لگا! اگر حضور ﷺ نے آنا تھا،

Maktaba Tul Ishaat.com

حضور ﷺ ہی آجاتے، حضرت آدم علیہ السلام کو لانے کی کیا ضرورت تھی، حضرت نوح علیہ السلام کو لانے کی کیا ضرورت تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کیا ضرورت تھی، آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گرانے کی کیا ضرورت تھی، اور بنی اسرائیل کو لانے کی کیا ضرورت تھی، حضور ﷺ نے آنا تھا، حضور ﷺ ہی آجاتے۔

میں نے کہا! حضور ﷺ کے لانے کے لئے محفل کو بنانا تھا، کائنات کو سجانا تھا، تو اللہ نے راستہ بنانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں بھیجے۔ اس نے کہا بات سمجھ نہیں آئی، میں نے کہا توجہ کریں! آپ ایک کانفرنس رکھتے ہیں، ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں، اس جلسے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو برصغیر کے بڑے خطیب گزرے ہیں، ان کو بلانا چاہتے ہیں اس عطاء اللہ شاہ بخاری کا جلسہ کرانا چاہتے ہیں، اشتہار چھاپتے ہیں، اس اشتہار میں سب سے موٹا نام عطاء اللہ شاہ بخاری کا لکھ دیتے ہیں اور اس کے نیچے چالیس پچاس چھوٹے چھوٹے مقرروں کا نام لکھ دیتے ہیں، لیکن جب رات کو جلسہ شروع ہوتا ہے تو عطاء اللہ شاہ بخاری اسٹیج پر کہیں نظر نہیں آتے۔ میں منتظمین سے پوچھتا ہوں کہ جناب موٹا نام عطاء اللہ شاہ بخاری کا لکھا، لیکن اسٹیج پر عطاء اللہ شاہ بخاری نظر کہیں نہیں آتے، تو منتظمین کہتے ہیں کہ اصل تقریر عطاء اللہ شاہ کی ہے، یہ جو چھوٹے چھوٹے مقرر ہیں، مجمع کو جمع کرنے کے لئے، محفل کو آراستہ کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں۔ ہر مقرر کہتا ہے کہ اصل تقریر تو عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہوگی، میں تھوڑی سی دیر کے لئے آیا ہوں۔

میں نے کہا بالکل اسی طرح، جب اللہ جو نے فطرت کا اشتہار شائع کیا، تو اس اشتہار پر سب سے موٹا نام، آمنہ کے در یتیم کا لکھ دیا، محمد رسول اللہ ﷺ کا لکھ دیا اور اس کے نیچے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا نام بطور مقرر کے لکھ دیا، جب یہ جلسہ شروع ہوا تو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام آئے، پھر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک انبیاء آئے اور ہر نبی نے آکر کہا کہ اصل میں محمد مصطفیٰ ﷺ نے آنا ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ

Maktaba Tul Ishaat.com

آخری رسول ہیں، دنیا کے سردار ہیں، جس کا ذکر قرآن نے کیا مبشرا برسول یاتی من بعداسمہ احمد کہ آخرالزمان نبی محمد رسول اللہ ﷺ آنے والے ہیں۔

میرے بھائیو! حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک ایک ایک نبی آیا اور اس پوری کائنات کے جلسے میں خطاب کرتا رہا اور جب مخلوقات جوانی پر آگئی، کائنات شباب پر آگئی تو اللہ نے آخر میں مکہ اور مدینے کے اس خطیب کو بھیجا جس کے لئے کائنات ہستی کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا۔

اقبال سہیل کا قطعہ

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کائنات کو سجایا، محفل کو آراستہ کیا۔ اسی واقعہ کو ہندوستان کے ایک شاعر اقبال سہیل نے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے!

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
یہ نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشے نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

ایک اور شاعر نے حضور ﷺ کی شان میں کہا ہے:

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رخت بردوش میں سب دست و گریبان ہوتے
خیمۂ افلاک میں پھر سے تشدد ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پہ پہنچے

حضور ﷺ کے لئے کائنات کو سجایا گیا، محفل کو آراستہ کیا گیا جو مقام محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے نصیب کیا وہ کائنات میں اور کسی کے حصے میں نہیں آیا۔

نسبت کی عظمت

میرا دعویٰ یہ ہے کہ جس چیز کی نسبت نبی کی طرف ہے اس کا مرتبہ کوئی نہیں پا سکتا۔ حضور ﷺ کی طرف نسبت اگر زمین کی ہے تو زمین زمینوں سے اعلیٰ، علاقہ کی ہے تو علاقہ علاقوں سے اعلیٰ، شہر کی ہے تو شہر شہروں سے اعلیٰ، افراد کی ہے تو فرد فردوں سے اعلیٰ اور مہینہ کی ہے تو مہینہ مہینوں سے اعلیٰ، جس چیز کی نسبت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہوگئی وہ چیز بھی دنیا میں سب سے اعلیٰ بن گئی یہ سب کچھ محمد رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہے۔

قرآن اور آسمانی کتب

آسمانوں سے کتابیں چار اتریں، لیکن ان کتابوں اور قرآن کے اترنے میں فرق ہے، اس فرق کو دیکھو کہ جب تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پہ اترنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ طور پہاڑ پہ جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ پہ گئے چالیس دن کا چلہ کیا پھر کتاب ملی اور جب حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اترنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا کہ داؤد جاؤ اپنے عبادت خانے میں بیٹھو تو حضرت داؤد علیہ السلام زبور لینے کے لئے اپنے عبادت خانے میں بند ہو گئے اور جب انجیل اتری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تو انہیں اپنے معبد کا پابند بنایا گیا، اپنے معبد میں بھیجا گیا کہ وہاں جا کر بیٹھو، پھر تمہیں کتاب ملے گی یعنی باقی انبیاء کتاب کے پیچھے گئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لیکن جب محمد رسول اللہ ﷺ کی باری آئی تو حضور ﷺ کو دیکھو!

حضور ﷺ مکے میں تھے قرآن کو مکے میں بھیج دیا، حضور ﷺ مدینہ میں تھے قرآن کو مدینہ میں بھیج دیا حضور ﷺ بدر میں تھے قرآن کو بدر میں بھیج دیا، حضور ﷺ اُحد میں تھے قرآن کو اُحد میں بھیج دیا، حضور ﷺ حنین میں تھے قرآن کو حنین بھیج دیا، حضور ﷺ تبوک میں تھے قرآن کو تبوک میں بھیج دیا، حضور ﷺ عشیرہ میں تھے قرآن کو عشیرہ میں بھیج دیا، حضور ﷺ بازار میں قرآن بازار میں، حضور ﷺ غار میں قرآن بھی غار میں۔

حتیٰ کہ حضور ﷺ عائشہ صدیقہؓ کے بستر پر قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر۔

جس چیز کی طرف رسول اللہ ﷺ کی نسبت ہوگئی وہ چیز بھی سب سے اعلیٰ اللہ نے دنیا میں حضور ﷺ کو بھیجنا تھا، حضور ﷺ کے آنے سے پہلے دنیا کا نظام کیا تھا، ہندو شاعر جگن ناتھ آزاد کہتا ہے، جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے تو دنیا کی کیا حالت تھی وہ کہتا ہے کہ

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمین پر آج تک تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد، سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے اُفق پر دفعۃً سیلاب نور آیا
جہان کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا، نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعلمین آیا

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے بھائیو! یہ سب کچھ حضور ﷺ کی وجہ سے ہے، جس چیز کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے وہ چیز بھی دنیا میں سب سے اعلیٰ ہے۔

حضور ﷺ کے لئے جگہ کا انتخاب

اللہ نے دنیا میں حضور ﷺ کو بھیجنا تھا، حضور ﷺ کے بھیجنے سے پہلے جگہ کا انتخاب ہوا، کس جگہ بھیجیں، جگہ دو تھیں، ایک عرب کی جگہ، ایک عجم کی جگہ، حضور ﷺ کو کہاں بھیجنے کا فیصلہ ہوا۔ عجم کا معنی، گونگا، یعنی جس کی زبان نہ ہو، عجم کا معنی بے زبان اور عرب کا معنی فصیح و بلیغ، چونکہ رسول اللہ فصیح و بلیغ تھے، اس لئے رسول کو عجم میں نہیں بھیجا، عرب میں بھیجنے کا فیصلہ ہوا، اس لئے کہ عرب کے لفظ میں حضور ﷺ کی شان تھی اور عرب میں علاقے اور بھی بڑے تھے۔

میرے بھائیو! میں حضور ﷺ کی شان کو ایک نئے انداز میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ جس چیز کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوگئی، اس چیز کا مقام بھی سب سے اعلیٰ ہوگیا، عرب اور عجم میں سے عرب کا انتخاب کیا نبی کے لئے!

شہر کا انتخاب

عرب میں بستیاں اور بھی بڑی تھیں، علاقے اور بھی بڑے تھے، اس شہر کو نبی کیلئے چنا جس کا نام مکہ تھا، کیوں؟ مکہ عربی زبان میں بکہ کو کہتے ہیں، قرآن کہتا ہے، للذی بیکۃ مبارکا بکہ کا معنی درمیانی جگہ، وسط زمین، وسط زمین پر نبی کو کیوں بھیجا، تاکہ پوری دنیا کے درمیان میں محمد آکر پوری دنیا کو برابر روشنی دے، کیونکہ حضور ﷺ ساری کائنات کے پیغمبر تھے، اس لئے حضور ﷺ کو درمیان میں بھیجنے کا فیصلہ کیا، مکہ میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ ہوا اور اسکے بعد قبیلے اور بھی بڑے تھے۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۱)

قبیلے کا انتخاب

کس قبیلے میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا، ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں چالیس قبیلے

تھے، چالیس خاندان تھے، ان میں ایک کا نام قریش تھا۔ تو قریش کے قبیلے میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا، قریش تقریش سے ہے، اس کا معنی ہے تجارت اور کاروبار کرنا۔ حضور ﷺ کے آباؤ واجداد چونکہ تاجر تھے۔ اس لئے حضور ﷺ کو قریش میں بھیجا، قریش کے اور بھی قبیلے تھے، ایک قبیلہ بنو ہاشم تھا، ہاشم کس کا نام ہے؟ ہاشم اصل نام نہیں ہے، ہاشم کا معنی ہے جو آدمی شوربہ میں روٹی ڈال کر ثرید بنا کر لوگوں کو کھلائے اسے عربی میں ہاشم کہتے ہیں، چونکہ ہاشم کہتے ہیں مہمان نواز کو۔ حضور ﷺ بھی مہمان نواز تھے اس لئے حضور ﷺ کا پردادا اس کو بنایا جو پہلے سے ہی مہمان نواز تھا۔

دادے کا انتخاب

اب دیکھو! ہاشم کے تو بارہ لڑکے تھے، بارہ لڑکوں میں اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کا دادا بنانے کے لئے چنا جس کا نام عبدالمطلب تھا، جو پہلے سے کعبہ کا متولی تھا، حضور ﷺ نے ساری دنیا کا متولی بننا تھا اس لئے دادا وہ چنا جو پہلے سے کعبہ کا متولی تھا۔

والد کا انتخاب

اب دیکھو! عبدالمطلب کے پھر بارہ بیٹے تھے، بارہ بیٹوں میں کس کو نبی کا والد بنایا جائے، یہ فیصلہ عرشِ اولیٰ پر ہوا کہ نبی کا والد کس کو بنایا جائے۔ عبدالمطلب کے ایک لڑکے کا نام عبدالعزیٰ تھا، عبدالعزیٰ ابولہب کو کہتے ہیں۔

ایک لڑکے کا نام عبدمناف تھا۔ عبدمناف وہی ہے جسے ابوطالب کہتے ہیں۔ اللہ نے اپنے نبی کا والد عبدالعزیٰ کو نہیں بنایا۔ عبدالعزیٰ کا معنی بت کا بندہ، عبدمناف کا معنی بت کا بندہ، عبدحارث کا معنی کھیتی کا بندہ، عبدشمس کا معنی سورج کا بندہ، حمزہ کا معنی سخت جگہ، عباس کا معنی ترش رو، سخت چہرے والا!

لیکن اس کے مقابلے میں ایک نام تھا، عبداللہ، یعنی اللہ کا بندہ۔ خدا نے اور کسی کو نبی کا والد نہیں بنایا۔ اس کو والد بنایا جس کا نام عبداللہ تھا، یعنی اللہ کا بندہ، تا کہ خدا دنیا کو بتائے کہ میرا بندہ کسی بت کا بیٹا نہیں ہو سکتا، وہ ہوگا تو اللہ کے بندے کا بیٹا ہوگا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے بھائیو! حضور ﷺ کے لئے، اللہ نے کتنا اعزاز بنایا کہ حضور ﷺ کے والد کا انتخاب عرش پہ ہوا۔ (فتح الباری جلد ۷، صفحہ ۱۴۴)

والدہ کے قبیلہ کا انتخاب

حضور ﷺ کی والدہ کا انتخاب بھی عرش پہ ہوا، قبیلے اور بھی بڑے تھے ابواء کی بستی میں ایک قبیلہ شُتیبہ کا تھا، شتیبہ عربی میں کہتے ہیں ٹہنیوں والا، لیکن ان قبیلوں میں ایک قبیلے کا نام تھا، بنوزہرہ، زہرہ کہتے ہیں تروتازگی کو، چونکہ نبی بھی تازگی کا پیغام لا رہا تھا۔ اس لئے جو تازگی کا قبیلہ تھا اس میں نبی کی والدہ کا انتخاب کیا۔

والدہ کا انتخاب

نبی کی والدہ کا انتخاب کرتے ہوئے جو قبیلہ بنوزہرہ چنا اس میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں، ایک کا نام حربہ تھا، لڑائی والی، ان لڑکیوں میں ایک اس لڑکی کو نبی کی والدہ بنانے کے لئے چنا جس کا نام آمنہ تھا، آمنہ کا معنی امانت والی، خدا کہتا ہے کہ میری سب سے بڑی امانت، کسی اور کی گود میں نہیں آئے گی، وہ آئے گی تو اس آمنہ کی گود میں آئے گی۔ آمنہ کا معنی امانت والی، نام کا انتخاب پہلے سے ہوا۔ اس آمنہ کی ود ہے جس میں اللہ کی سب سے بڑی امانت موجود ہے۔

میرے بھائیو! حضور ﷺ کے لئے والدہ کا انتخاب ہوا۔

دایہ کے قبیلے کا انتخاب

اور دیکھیں حضور ﷺ کے لئے دایہ کے قبیلے کا انتخاب ہوا اور بھی دایہ کے قبیلے بڑے تھے، لیکن دایہ کا پہلے قبیلہ چنا، دایہ کے قبیلے کا نام کیا رکھا؟ بنوسعد سعد عربی میں کہتے ہیں نیک بخت کو، چونکہ نبی بختوں والا تھا، اس لئے دایہ کا قبیلہ پہلے سے بختوں والا بنا دیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دایہ کا انتخاب

اور اس بنو سعد قبیلے میں عورتیں اور بھی بڑی تھیں۔ اس عورت کو نبی کی دایہ بنانے کے لئے چنا جس عورت کا نام حلیمہ تھا، حلیمہ کا معنی حلم والی، نبی بھی حلم والا تھا، دایہ وہ چنی جو پہلے سے حلم والی تھی۔

حضور ﷺ کے نام کا انتخاب

اب دیکھو! حضور ﷺ پہلے دنیا میں تشریف لائے، دایہ تو بعد میں آتی ہے، پہلے رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے، یہ بات درمیان میں رہ نہ جائے۔ آپ کا ایمان تازہ ہو جائے۔ حضور ﷺ جب دنیا میں تشریف لے آئے تو حضور ﷺ کا نام کیسے رکھا گیا؟ حضور ﷺ کے نام کا انتخاب بھی عرش سے ہوا۔ عبداللہ کے گھر نبی تشریف لے آئے، نام وہ رکھا گیا جو عرش پہ کسی کا نہیں رکھا گیا جو فرش پہ کسی کا نہیں رکھا گیا، وہ نام ایسا تھا جو عبدالمطلب کی زبان پہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے زبان سے وہ نام جاری کر دیا وہ نام ہے محمد۔ محمد کتنا خوب صورت نام ہے کہ اس نام پر نقطہ کوئی نہیں۔

اللہ نے دنیا کو بتایا کہ جس نام پہ نقطہ کوئی نہیں اس کی ذات پہ بھی نقطہ کوئی نہیں اور پھر اس پر غور کرو لفظ محمد تم بولتے ہو تو دونوں لب آپ کے مل جائیں گے محمد، ایک دفعہ کہو محمد؟ (محمد) دونوں لب مل گئے، اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ جس نبی کے نام لینے سے لب مل جائیں جب نام لو گے لب مل جائیں گے، جب اس کی بات مانو گے دل مل جائیں گے اور پھر محمد حمد سے ہے اور حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے، محمد بھی آخر میں آئے ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، جو آئے گا چاہے قادیانی ہو چاہے مسیلمہ ہو اس کے دجال ہونے میں کوئی شک نہیں۔

حضور ﷺ کے نام پر غور کریں

انبیاء کے ناموں سے حضور ﷺ کے ناموں میں فرق دیکھیں۔ انبیاء کے نام میں

Maktaba Tul Ishaat.com

آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور حضور ﷺ کے ناموں پر غور کریں۔

حضرت آدم علیہ السلام کا معنی ہے گندم کے رنگ والا، حضرت نُوح علیہ السلام کا معنی نوحہ کرنے والا، حضرت زکریا علیہ السلام کا معنی صفائی والا، حضرت ادریس علیہ السلام کا معنی سبق والا، حضرت یعقوب علیہ السلام کا معنی بعد میں آنے والا، حضرت یوسف علیہ السلام کا معنی افسوس والا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معنی پانی سے نکلا ہوا، حضرت ایوب علیہ السلام کا معنی لوٹنے والا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معنی سیاحت کرنے والا۔

ان تمام کے مقابلے میں لفظ محمد پہ غور کریں کہ محمد کا معنی ساری کائنات، قیامت کی صبح تک جس کی تعریف کرے وہ محمد بنتا ہے اور سب سے زیادہ جو خدا کی تعریف کرے وہ احمد بنتا ہے، محمد بھی بے مثال احمد بھی بے مثال، آپ کا نام عرش پہ احمد ہے، فرش پہ محمد ہے اور محمد کا معنی کہ

ساری دنیا جس کی تعریف کرے، تعریف مکمل نہ ہو وہ محمد بنتا ہے۔ فرشتے تعریف کریں تعریف مکمل نہ ہو محمد بنتا ہے۔ انسان تعریف کریں تعریف مکمل نہ ہو محمد بنتا ہے۔ جنات تعریف کریں تعریف مکمل نہ ہو محمد بنتا ہے۔ زمین کے نیچے کی مخلوقات تعریف کرے تعریف مکمل نہ ہو محمد بنتا ہے اور خدا کے علاوہ کوئی اس کی تعریف کا حق نہ ادا کرے وہ محمد بنتا ہے!

میرے بھائیو! محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اللہ نے دایہ کا انتخاب کیا نام کا انتخاب کیا، قبیلے کا انتخاب کیا، والد کا انتخاب کیا۔

حضور ﷺ کیلئے بیویوں کا انتخاب

اب آگے چلیں، حضور ﷺ کے لئے اللہ نے بیویوں کا انتخاب کیا، پھر بیٹیوں کا انتخاب کیا، اس پہ غور کریں، حضور ﷺ کو اللہ نے سب سے پہلی بیوی عطا کی اس بیوی کا نام ہے خدیجہؓ، خدیجہ عربی میں کہتے ہیں حاجیوں کی خدمت کرنے والی، حضور ﷺ امت کی خدمت کرنے والے، بیوی حاجیوں کی خدمت کرنے والی!

ایک بیوی وہ دی جس کا نام سودہؓ سودہ کا معنی آرام والی، نبی بھی آرام والے بیوی بھی آرام والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے عائشہؓ عائشہ کا معنی زندہ رہنے والی، نبی بھی زندہ رہنے والا، بیوی بھی زندہ رہنے والی، جو نبی کی صفت ہے وہ بیویوں کے ناموں میں بھی ہے، بچوں کے ناموں میں بھی ہے، لڑکوں کے ناموں میں بھی ہے۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے صفیہ ؓصفیہ کا معنی منتخب ہونے والی، نبی بھی منتخب ہے بیوی بھی منتخب ہے۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے میمونہ ؓمیمونہ کا معنی بختوں والای، نبی بھی بختوں والا بیوی بھی بختوں والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے حفصہؓ حفصہ کا معنی راتوں کو قیام کرنے والی، نبی بھی راتوں کو قیام کرنے والا، بیوی بھی قیام کرنے والی۔ ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے زینبؓ زینب کا معنی استغفار والی، نبی بھی استغفار والا بیوی بھی استغفار والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے ام حبیبہؓ ام حبیبہ کا معنی پیار والی، نبی بھی پیار والا، بیوی بھی پیار والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے ریحانہ ریحانہ کا معنی خوشبو والی، نبی بھی خوشبو والے، بیوی بھی خوشبو والی۔ ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے ام سلمیٰؓ ام سلمیٰ کا معنی سلامتی والی، نبی بھی سلامتی والے، بیوی بھی سلامتی والی۔

میرے بھائیو! پیغمبر کی طرف جس چیز کی نسبت ہے اس کی شان بلند ہے، اس کا نام بلند ہے، اس کا ذکر بلند ہے، جس چیز کی نسبت نبی کی طرف ہوگئی کائنات اوپر بھی چلی جائے اور اوپر کی کائنات نیچے آجائے محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاک پا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضور ﷺ کیلئے بیٹوں کا انتخاب

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا، کیا بیٹے کا نام قاسم رکھا گیا، قاسم کا معنی تقسیم کرنے والا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں انما انا قاسم و الله يعطى (فتح الباری جلد ۶،

Maktaba Tul Ishaat.com

صفحہ ۱۴۴) دینے والا اللہ ہے، دینے والا کوئی پیر نہیں ہوتا، اللہ ہوتا ہے، خود نبی نے فرمایا واللہ یعطی اللہ دینے والا ہے۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ یعنی داتا اللہ تعالیٰ ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں تو گویا کہ نبی علیہ السلام کا داتا تو اللہ تعالیٰ ہوا اور میرے اور تیرے داتے!

کوئی بندے نہیں ہو سکتے، کوئی پیر نہیں ہو سکتے، کوئی ولی نہیں ہو سکتے۔ دینے والا ہر انسان کا اللہ ہے۔

جب نبیوں کو دینے والا اللہ تعالیٰ ہے تو تجھے اور مجھے بھی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا قاسم میں بھی تقسیم کرنے والا، بیٹا بھی تقسیم کرنے والا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بیٹے کا نام طاہر طیب ہے، طاہر کا معنی پاک ہے۔ طیب کا معنی بھی پاک ہے۔ نبی بھی پاک ہے، بیٹا بھی پاک ہے۔ ایک کا نام ابراہیم ہے، ابراہیم کا معنی بزرگی والا، نبی بھی بزرگی والا، بیٹا بھی بزرگی والا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بیٹیوں کا انتخاب

میرے بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کا نام زینب رضی اللہ عنہا ہے، زینب کا معنی استغفار والی، نبی بھی استغفار والا بیٹی بھی استغفار والی۔

ایک بیٹی کا نام رقیہ رضی اللہ عنہا رقیہ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے والی، نبی امت کی خدمت کرنے والا بیٹی خاوند کی خدمت کرنے والی۔

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے ام کلثوم رضی اللہ عنہا ام کلثوم کا معنی بچوں کی تربیت کرنے والی، نبی امت کی تربیت کرنے والا بیٹی بچوں کی تربیت کرنے والی۔

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمہ کا معنی ہے دوزخ سے آزاد، نبی بھی دوزخ سے آزاد، بیٹی بھی دوزخ سے آزاد، یہ سب کچھ نبی کی وجہ سے ہے۔

یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے، جس چیز کی نسبت نبی کی طرف ہوگئی، اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا، نہ آسمانوں پہ کرسکتا ہے، نہ زمین پہ کرسکتا ہے، آسمانوں پہ کیوں نہیں کرسکتا؟

جبرائیل امین علیہ السلام فرشتوں کا سردار ہے، جبرائیل علیہ السلام کون ہے جانتے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو جی ملاقات ہوئی ہے، کبھی نہیں جانتے تو ایسے کہا کہ جیسے ملاقات ہوئی ہے، میں نے کہا شاید آپ کی ملاقات ہوئی ہو، اگر آپ کی ملاقات نہیں ہوئی تو مرزا قادیانی کی تو ہوئی ہے؟

دنیا میں بڑے بڑے جھوٹے آئے، لیکن سب کا رتبہ مرزا قادیانی سے کم تھا، یہ جھوٹوں میں سب سے اعلیٰ یہ دجالوں میں سب سے اعلیٰ، یہ کذابوں میں سب سے اعلیٰ، اس میں کوئی شک ہے نہیں ایک آنکھ سے ویسے یک چشمے گل تھا، ایک آنکھ ہی نہیں تھی۔

میں نے برطانیہ میں قادیانیوں سے کہا کہ یار جس کو نبی مانتے ہو اس کی شکل تو اچھی ہوتی اس کی تو شکل ہی بڑی خراب تھی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں لوکان بعدی نبی لکان عمر (اخرجہ ترمذی والحاکم) اگر میرے بعد نبی بننا ہوتا کسی نے تو عمر کا سر اسی لائق تھا کہ اس کے سر پہ نبوت کا تاج رکھا جاتا۔ جس چیز کی نسبت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہوئی وہ چیز دنیا میں سب سے اعلیٰ ہوگئی۔

جب آپ نے یہ بات مان لی تو پھر یہ بات بھی ماننا پڑے گی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت ابوبکرؓ کی ہوئی تو ابوبکرؓ سب سے اعلیٰ، کسی پیغمبر کے صحابہ میں صدیق جیسا کوئی صحابی نہیں، حضور ﷺ کی طرف نسبت، ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کی ہوئی پوری کائنات کے انبیاء کا کوئی صحابی محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا مقابلہ نہیں کرسکتا، حبشہ کے بلالؓ کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا اور سلمان فارسیؓ کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

عقیدہ علم غیب

ایاک نعبدو وایاک نستعین (پارہ۱سورۃ الفاتحہ آیت۴)

ترجمہ: تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

میرے واجب الاحترام، غیور نوجوان دوستو! آج کی اس بابرکت محفل میں چند آیات کا خالص ترجمہ، میں آپ حضرات کو سنانا چاہتا ہوں، قرآن سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں پکی روٹی سناؤں گا، دوسرا کہتا ہے کہ میں شیریں فرہاد کا قصہ سناؤں گا، تیسرا من گھڑت کہانیاں بتائے گا اور ایک آدمی یہ کہے کہ میں تو صرف قرآن سناؤں گا، فرق تو ہوتا ہے۔

تو میں نے قرآن پاک کی ایک آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی اہم مسئلہ بیان فرمایا ہے اور وہ آیت ایسی ہے کہ کوئی دنیا کا مسلمان ایسا نہیں کہ جس سے یہ آیت پوشیدہ ہو، ہم روزانہ اس آیت کو نماز میں پڑھتے ہیں لیکن ۹۹ فیصد لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس کے معنی کا ہی پتہ نہیں، وہ لفظ ہم روزانہ دہراتے ہیں لیکن ہمارا عقیدہ اور عمل اس کے خلاف ہے۔

ہم نماز میں کہا کرتے ہیں ایاک نعبد و ایاک نستعین اگر میں اس کے معنی کی وضاحت کروں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ہم نماز میں یہ کہتے ہیں، اور ہم سارا کام اس کے اُلٹ کرتے ہیں، ایک بات۔

الٰہ کا معنی

اور دوسری بات، ہم جب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ترجمہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں

کہ لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہٰ نہیں، کوئی معبود نہیں، تو یہ معنی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، صرف یہ معنی نہیں کہ آپ الہ کا معنی معبود کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا معبود کوئی نہیں، الہ کا معنی معبود ہی کیسے ہوسکتا ہے۔

الہ کا معنی مشکل کشاء کیوں نہیں ہوسکتا؟

حقیقت میں ہے مطلب لا الہ کے اللہ کے سوا مشکل کشاء ہی کوئی نہیں، معبود کا معنی کیا ہے مشکل کشاء اور اگر آگے الہ نہ ہوتا، آگے اگر الا کا کلمہ نہ ہوتا تو ساری صفائی ہوگئی، یہ الا خدا کی توحید کو بچانے کیلئے ہے، ورنہ خدا کی توحید بھی نہ بچتی، خدا کا تصور ہی ختم ہو جاتا، اس الا نے خدا کو بچایا ہے الا اللہ مگر اللہ۔

ہم کہتے ہیں لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشاء نہیں، یہ معنی نہیں، آپ کرتے، معنی کرتے ہیں لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا معبود کوئی نہیں، معبود ہی کہاں لکھا ہے، کسی لغت میں الہ کا معنی صرف معبود لکھا ہے؟

الہ کا معنی مشکل کشاء ہے کہ لا الہ اللہ تعالیٰ کے سوا مشکل کشاء کوئی نہیں اور ہم مشکل کشاء معنی اس لئے نہیں کرتے کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ کو مشکل کشاء بنا رکھا ہے، تو جب وہ کہتا ہیں کہ ہم نہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشاء نہیں، تو پھر حضرت علیؓ کی مشکل کشائی کہاں جائے گی؟ اس لئے انہوں نے اس کا معنی معبود بنایا۔ اس معبود ہی کا معنی ہے مشکل کشاء۔

عبادت کا معنی

عبادت کس کو کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، عبادت کے لائق نہیں اور عبادت کا مفہوم کیا ہے؟ سجدہ کرنا؟ کہ جس کو سجدہ کیا جائے اس کو عبادت کہا جاتا ہے؟ نہیں

عبادت کا معنی ہے کہ ذلت اختیار کرنا، عبادت کا معنی ہے کہ عاجزی اختیار کرنا، عبادت کا معنی ہے کہ سب کچھ دے دینا، عبادت کا معنی ہے کہ سر ٹیک دینا، عبادت کا معنی ہے کہ دکھڑے کا پورا کرنے والا کسی کو سمجھنا، عبادت کا معنی ہے کہ کسی کو بگڑی بنانے والا سمجھنا، عبادت کا معنی ہے کہ کسی کو مختار کل سمجھنا، عبادت کا معنی ہے کہ کسی کو دکھوں کا دور کرنے والا

Maktaba Tul Ishaat.com

سمجھنا، عبادت کا معنی ہے کہ عبادت کے لئے سر سجدے میں رکھنا، عبادت کا معنی ہے کہ کسی کو فریاد پوری کرنے والا سمجھنا۔

عبادت کے یہ سارے معنی ہیں انہوں نے عبادت کا معنی صرف یہ سمجھا کہ نماز میں سجدہ کر دیا گیا تو اس کا معنی ہے کہ یہی عبادت ہے؟ عبادت یہ نہیں ہے۔

آپ کسی کو مشکل کشاء سمجھیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کی عبادت کر رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خالق کہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کی عبادت کر رہے ہیں۔ آپ خدا کے سوا کسی کو مختار کل کہیں۔ آپ اس کی عبادت کر رہے ہیں۔ آپ خدا کے سوا کسی کو حاجت روا کہیں آپ اس کی عبادت کر رہے ہیں۔

خدا عالم الغیب ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا حاجت روا کوئی نہیں، مشکل کشاء کوئی نہیں، بگڑی بنانے والا کوئی نہیں، دکھ دور کرنے والا کوئی نہیں، نقصان دینے والا کوئی نہیں، بیڑے تارنے والا کوئی نہیں، زندہ کرنے والا کوئی نہیں، زندگی کا مالک کوئی نہیں، زندگی کا خالق کوئی نہیں الا اللہ مگر اللہ۔

اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ مسلمان لا الہ الا اللہ پڑھ کر پھر الہ اور کو مان کر چلیں گے، خدا کو ذہنیت کا پتہ تھا کہ جاہل کی ذہنیت ہے کہ یہ قبر ہے چلو اسی قبر پر سجدہ کریں، اسی سے سب کچھ مانگیں، اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ جاہل اس طرح کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے دنیا کے لوگو! میں عالم الغیب ہوں، مجھے پتہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ کہو گے، مجھے پتہ ہے تم میرے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھو گے، لیکن پھر اپنے ماتھے کو غیروں کے آگے جھکاؤ گے، اس لئے میں نے تمہاری اس بات کا ایسا علاج کیا کہ پہلے تو پانچ نمازیں فرض کیں، پھر نمازوں میں ہر رکعت میں ایک جملہ کہلانے کا فیصلہ کیا، تا کہ تجھے الہ کا معنی ہر وقت یاد رہے، وہ لفظ کیا ہے۔

ایاک نعبدو و ایاک نستعین

اے اللہ! عبادت تیری ہی کرتے ہیں اور مدد تجھ سے ہی مانگتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کہہ دیا، اس کا مطلب یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا مدد دینے والا کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا بگڑی بنانے والا کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا پریشانیاں دور کرنے والا کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا خوشحالی دینے والا کوئی نہیں۔

لیکن خدا کو پتہ تھا کہ مسلمان لا الہ الا اللہ پڑھ کر، پھر الہ اور کو مان کر چلیں گے۔ مشرک ذہنیت گندی ہے، شرک کی برائی ایسی ہے، شرک کے جراثیم ایسے ہیں کہ لوگ لا الہ الا اللہ پڑھ کر شرک میں مبتلا ہوتے رہیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے پانچ نمازیں فرض کیں اور ہر نماز کی کئی رکعتیں ہیں، یعنی فجر کی چار رکعتوں میں تم سے کہلایا کہ کہو ایاک نعبدو ایاک نستعین تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، تا کہ الہ کا معنی یاد رہے کہ مدد کوئی پری نہیں دے سکتا، مدد کوئی ولی نہیں دے سکتا، مدد کوئی بزرگ نہیں دے سکتا، مدد کوئی بندہ نہیں دے سکتا، مدد کوئی چوہدری نہیں دے سکتا۔

مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ایاک نعبدو ایاک نستعین اے اللہ عبادت کے لائق تیرے سوا کوئی نہیں، عبادت تیری ہی کرتے ہیں، کیا مطلب ہے عبادت کا؟ سجدہ کرنا؟ صرف یہ نہیں، عبادت تیری ہی کرتے ہیں، اس کا معنی یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ عبادت تیری کرتے ہیں لیکن نہیں، قرآن کہتا ہے ایاک نعبد عبادت تیری ہی کرتے ہیں۔ کیا مطلب ہے کہ تیرے سوا عبادت کسی کی نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے اصول بدلا

ہونا کیا چاہئے تھا نعبد ایاک و نستعین ایاک یہ عربی کا اصول ہے۔ عربی میں فعل اور فاعل پہلے ہوتا ہے اور مفعول آخر میں ہوتا ہے، جب فعل فاعل کے بعد مفعول آتا ہے تو اس کا معنی سادہ ہوتا ہے کیسے ضرب زید عمرا مارا زید نے عمرو کو۔

یہاں پر بھی ایسے تھا، اصل میں ہونا چاہئے تھا نعبد ایاک عبادت کرتے ہیں تیری، سیدھا معنی ~~ہے کہ~~ لفظ عبات ہے اور ایک ہے ہم، عبادت فعل ہے اور ہم فاعل ہیں اور تو مفعول ہے۔ ہونا چاہئے تھا نعبد ایاک عبادت کرتے ہیں تیری، کہ فعل فاعل آجائے پہلے اور مفعول آئے بعد میں۔

جیسے ضرب فعل ہے زید اس کا فاعل اور عمرو اس کا مفعول ہے۔ تو مفعول آخر میں آتا ہے اصول کے مطابق لیکن جس وقت معنی میں تاکید کرنی ہوتی ہے، شدت پیدا کرنا ہوتی ہے، تو خدا مفعول کو فاعل اور فعل سے پہلے لے آتا ہے، تاکہ معنی میں شدت آجائے۔

جیسے نعبد ایاک ہوتا، تو اس کا معنی تھا کہ عبادت تیری کرتے ہیں تو شک پڑ جاتا کہ عبادت کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے اور اگر نستعین ایاک ہوتا تو شک پڑ سکتا تھا کہ ہم مدد تجھ سے مانگتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ مدد کسی اور سے بھی مانگی جا سکتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شک کو دور کرنے کیلئے عربی گرائمر کے اصول کو بدل دیا اور اصول کو بدل کر ایاک کو پہلے لے آئے، تاکہ کسی کی مدد کا شبہ ہی باقی نہ رہے کسی کی عبادت کا شبہ باقی نہ رہے اور دنیا میں شرک کی جڑیں اکھڑ جائیں اور عقیدے کی صفائی ہو جائے کہ ایاک نعبد مشکل کشاء بھی تو ہی ہے، حاجت روا بھی تو ہی ہے، عبادت کے لائق بھی تو ہی ہے۔ و ایاک نستعین اور مدد بھی تجھ سے ہی مانگتے ہیں۔

یعنی دھرتی میں کوئی ذات اس لائق نہیں ہے کہ جس سے ہم مدد مانگ سکتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں

اور پھر اس سورۃ فاتحہ کو خدا نے نماز میں داخل کر دیا۔ علماء کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اس خلاصے کے بارہ میں فرمایا کہ اس کو کھڑے ہو کر نماز میں پڑھ، پورے قرآن مجید کا خلاصہ تلاوت کر۔

اے اللہ! کیوں خلاصہ پڑھوں؟ تاکہ تجھے الہ کے معنی کا پتہ چلتا رہے، اس اقرار کا پتہ چلتا رہے کہ جو تو نے کیا لا الہ اللہ تعالیٰ کے سوا الہ کوئی نہیں، اے اللہ تو ہی الہ ہے یعنی تیرے سوا بگڑی بنانے والا کوئی نہیں، نقصان دینے والا کوئی نہیں، عزت و ذلت دینے والا کوئی نہیں۔

آج پاکستان کے کئی آدمی قرآن کا معنی بدلنا چاہتے ہیں، لیکن مجھے اس کا کوئی مطلب سمجھائے کہ جب تو نماز میں کہتا ہے کہ ایاک نستعین مدد تجھ سے ہی مانگتے ہیں، تیرے مولوی بھی اس کا یہی ترجمہ کرتا ہے کہ مدد تجھے سے ہی مانگتے ہیں تو پھر قبر پر جا کر

Maktaba Tul Ishaat.com

قبر والے سے مدد مانگنا کیسا؟، پیر کے دربار سے مدد مانگنا کیسا؟

نماز میں کہتا ہے کہ مدد تجھ سے مانگتے ہیں اور جس وقت سجدے میں جاتا ہے اس کی تسبیح کرتا ہے، پھر رکوع میں کہتا ہے کہ مدد تجھ سے مانگتے ہیں، پھر ایک دفعہ نہیں کہتا۔

ایک عام انسان جس نے نبی کا کلمہ نہیں پڑھا، وہ حیران ہو جاتا ہے کہ ایک آدمی فجر کی نماز میں کھڑا ہے، سنتوں میں کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین عبات بھی تیری ہی اور مدد بھی تیری ہی۔

پھر فرض پڑھتا ہے فرض میں بھی کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی، مدد بھی تیری ہی

پھر ظہر کی بارہ رکعتوں میں کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

پھر عصر کی آٹھ رکعتوں میں کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی، مدد بھی تیری ہی

پھر مغرب کے ساتھ رکعتوں میں کہتا ہے مدد بھی تیری ہی، عبادت بھی تیری ہی

پھر عشاء کی سترہ رکعتوں میں کہتا ہے، عبادت بھی تیری ہی، مدد بھی تیری ہی

اگر تہجد پڑھتا ہے تو بارہ رکعتوں میں کہتا ہے، عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

عیدین پڑھتا ہے تو کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

نفل پڑھتا ہے تو کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی اور مدد بھی تیری ہی

اور جس وقت چاشت پڑھتا ہے تو کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی اور مدد بھی تیری ہی۔

ایاک نعبدو ایاک نستعین اشراق پڑھتا ہے تو کہتا ہے عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی، ایک آیت کا وظیفہ اتنا پڑھتا ہے اتنی دفعہ مدد ار عبادت کا اقرار کرنے کے بعد پھر تو جا کر جب کسی قبر سے مدد مانگتا ہے تو اس لئے قرآن کہتا ہے۔

اولئک کاالانعام بل ھم اضل

یہ تو جانوروں سے بھی ذلیل ہے، اتنا اقرار کرتا ہے، اتنی پختگی اور پھر مدد غیروں سے۔

مشرک کی مثال

میرے دوستو!

اللہ تعالیٰ کے قرآن نے عجیب وغریب نقشہ کھینچا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعة یحسبه الظمان مآء

وہ آدمی کہ جو میرے دروازے کا انکار کرے۔ میرے نبی کا انکار کرے، میری توحید کا انکار کرے۔ وہ آدمی جو کفر کرے، جو شرک میں مبتلا ہو جائے، یعنی اے اللہ پانچ نمازیں پڑھنے والا، اے اللہ! دین پر چلنے والا، وہ بھی اس میں شامل ہے؟ فرمایا کہ جو آدمی شرک کرتا ہے، جو کفر اور شرک میں مبتلا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ آدمی بہت زیادہ پیاسا ہے وہ دور سے ریت کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ پانی ہے جس وقت اس کے قریب جاتا ہے۔

حتی اذا جاء ہ لم یجدہ شیئا

جس وقت قریب پہنچتا ہے اس کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملتا، فرمایا

ووجداللہ عندہ فوفه حسابه واللہ سریع الحساب

دور سے ریت کو دیکھ کر وہ پانی سمجھتا ہے پیاسا، جب پیاس دور کرنے کیلئے وہاں پہنچتا ہے تو اس کو ایک قطرہ بھی نہیں پانی کا ملتا۔

یہی مثال ہے اس مشرک کی کہ جو شرک والی چیزوں میں اپنی نجات سمجھتا ہے، لیکن قیامت کے دن یہی چیزیں اس کے سامنے آئیں گی تو ایک عمل بھی اس کے کام نہیں آئے گا اور آگے فرمایا او کظلمت فی بحر لجی یغشہ مشرک کی مثال ایسی ہے کہ جو ایک بہت بڑے سمندر کے اندر گر گیا ہو، بہت بڑی موجوں میں غرق ہو گیا ہو موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب موجوں کے اندر آ گیا، اوپر بھی پانی، نیچے بھی پانی، درمیان میں وہ ڈوب رہا ہے۔

فرمایا کہ جو آدمی شرک کرتا ہے کلمہ بھی پڑھے تب بھی ڈوب گیا، قرآن بھی پڑھے تب بھی ڈوب گیا۔ دین کا نام لے تب بھی ڈوب گیا، یہ تو موجوں کے اندر غرق ہو گیا، جس طرح موجوں میں ڈوبنے والا بچ نہیں سکتا اسی طرح کلمہ پڑھ کر شرک کرنے والا کبھی جہنم سے بچ نہیں سکتا۔

اندھیرے میں ایک آدمی اپنا ہاتھ دیکھنا چاہتا ہے، ہاتھ نظر آتا ہے؟ نہیں تو یہ شرک تو اندھیرا ہے، اس اندھیرے میں وہ آدمی جنت کو تلاش کرنا چاہتا ہے اندھیرے میں اس کو جنت نظر آسکتی ہے؟ نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشاء

اور نماز میں تو کہتا ہے کہ ایاک نعبد عبادت تیری کرتے ہیں، مشکل کشاء تجھے مانتے ہیں اور جب باہر جاتا ہے تو کہتا ہے کہ علی مشکل کشاء، تو باہر جا کر کہتا ہے!

میں پاک پتن تے آن کھلوتی

بیڑی میری بنے لا

بیڑی تیری پاک پتن والے نے کنارے لگانی ہے؟

نماز میں کہتا ہے کہ ایاک نعبد عبادت تیری ہی اور مشکل کشاء تو، مدد دینے والا تو اور باہر جا کر تو مدد کسی اور سے مانگے، تیرے سے بڑا خدا سے دھوکہ کرنے والا کوئی نہیں۔

اور پھر یہ جو لا الہ الا اللہ ہے، اس کی اتنی عظمت ہے اس کا اتنا اونچا مقام ہے کہ ہر وقت تو لا الہ الا اللہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ پڑھا کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں، جب آیت کریمہ پڑھتا ہے تو کہتا ہے

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

اے اللہ! تیرے سوا کوی نہیں

جس وقت تو آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو کہتا ہے

اللہ لا الہ الا ھو

اے اللہ تیرے سوا کوئی نہیں

اور جس وقت تو نماز پڑھا کرتا ہے **سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک و تعالیٰ جدک و لا الہ غیرک**

نماز شروع کرنے سے پہلے کہتا ہے کہ تیرے سوا کوئی نہیں، نماز میں کہتا ہے کہ مدد بھی تیرے سوا کسی سے نہیں مانگتے، حج کرتے جاتا ہے تو کہتا ہے

لا شریک لک لبیک

اے اللہ مدد کرنے میں تیرا کوئی شریک نہیں

ان الحمد و النعمة لک الملک لا شریک لک

Maktaba Tul Ishaat.com

تیرا تو شریک ہی کوئی نہیں، نماز شروع کرتا ہے تو کہتا ہے

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

اے اللہ میں تو مشرک نہیں، میں نے تو شرک نہیں کیا، نماز میں خدا کی وحدانیت کا وعدہ کرے۔ زبان سے لا الہ الا اللہ بھی کہی، پھر قبر سے حاجتیں مانگے، پھر غیروں سے حاجتیں مانگے، پھر علی کو مشکل کشاء بھی کہے، اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے کہ تیری صفت میں کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی صفت میں کوئی شریک نہیں، تو پھر نبی کو عالم الغیب کیسے بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے نبی ﷺ کو بھی ہر جگہ موجود کہے، اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبی کو شریک کر دیا۔ خدا ہر وقت سنتا ہے، تو پھر کہتا ہے کہ میرا نبی ہر وقت یہاں سے سنتا ہے، تو بتا سننے میں تو نے نبی کے ساتھ خدا کو شریک کر دیا، ہر چیز کا مشکل کشاء اللہ تعالیٰ ہے تو کہے کہ علی بھی مشکل کشاء ہے، تو نے مشکل کشائی میں علی کو خدا کے ساتھ شریک کر دیا، خدا کہتا ہے کہ میں ہر جگہ حاضر ناظر ہوں، تو بھی کہتا ہے کہ نبی بھی حاضر و ناظر ہے، تو نے حاضر و ناظر ہونے میں نبی کو جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دیا تو پھر مجھے بتا کہ ایاک نعبد کا مطلب کیا ہے؟ کہ عبادت تیری ہی کرتے ہیں، اس کا مطلب کیا ہے؟ تیری عبادت ہوئی؟ ایاک نعبد کا مطلب ہے کہ مشکل کشاء بھی تجھے ہی مانتے ہیں۔

عبادت کا معنی صرف سجدہ کرنا نہیں، عبادت کا معنی کسی کو مشکل کشاء سمجھنا ہے، کسی کو حاجت روا سمجھنا ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

آپ میں سے کوئی آدمی سوال کر سکتا ہے کہ ایک آدمی پریشان ہے، وہ کسی کو کہتا ہے کہ یار میں پریشان ہوں میری مدد کر، میں مقروض ہوں، مجھے پیسے دو کہ میرا قرض اتر جائے، میں بیمار ہوں، مجھے پیسے دو کہ میں دوائی لیکر شفا حاصل کروں، یہ بھی تو مدد مانگنی ہوگی اور نماز میں آدمی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سوا کسی کی مدد نہیں مانگتے، تو عام لوگ تو ایک

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرے سے مدد مانگتے ہیں تو پھر تم کہو گے کہ یہ بھی شرک ہے؟ نہیں۔

کا جواب یہ ہے کہ آپ ڈاکٹر کے پاس گئے اس نے دوائی دی، آپ نے استعمال کی، تو شفا ہوئی تو شفا اس ڈاکٹر نے دی، ڈاکٹر شفا دینے میں اس دوائی کا محتاج ہے، اب ڈاکٹر خود محتاج ہو گیا کہ میں نے اس کو خدا کے ساتھ شریک کیسے کیا؟ اگر میں ڈاکٹر سے کہوں کہ ڈاکٹر صاحب مجھے شفا دے دیں اور مقصود نہ دوائی ہو نہ دنیا کی اور چیز ہو، نہ سبب ہو، اسی کا نام شرک ہے۔

لیکن اگر میں کہوں کہ ڈاکٹر صاحب دوائی کے ذریعہ مجھے شفا دیں، دوائی دے دیں تو دوائی تو سبب بن گیا، سبب کے ذریعہ کسی کی مدد مانگنا، یہ شرک نہیں ہے بغیر سبب کے مدد مانگنا شرک ہے۔

تالا بند ہے، چابی گم ہو گئی ہے میں کسی سے کہوں کہ یہ تالا کھول دے تو اگر میرا عقیدہ ہے کہ یہ کھڑا کھڑا یہیں سے تالا کھول دے گا، یہ شرک ہے اگر میں کہوں کہ چابی لا کر تالا کھول دے تو وہ سبب کا محتاج ہے۔

اگر ایک پیسہ لا کر قرض اتار دے تو وہ پیسے کے ذریعہ تیری مدد کرے گا اور اگر بغیر پیسوں سے کہہ دے کہ جا تیرا قرضہ اتر گیا اور تو کہے کہ واقعی اس کے کہنے سے اتر گیا اسی کا نام شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں

یہ کام اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا، یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے کہوں کہ مجھے شفا دے، خدا دوائی کا محتاج نہیں، اگر میں خدا سے کہوں کہ میرا قرضہ اتار دے، خدا قرضے کیلئے پیسے کا محتاج نہیں، خدا سے کہوں کہ میرے دکھ دور کر دے، خدا سبب کا محتاج نہیں، جو سبب کے ذریعہ مدد کرتا ہے وہی شرک کا مرتکب ہے، جو بغیر سبب کے مدد کرتا ہے وہ صرف ایک خدا کی ذات ہے، اس ذات میں نہ علی شریک ہے نہ نبی شریک ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ نے سجدے سے روک دیا

فرمایا ایاک نعبدو ایاک نستعین کبھی اس بات پر بھی تو نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے دنیا کے لوگو، فجر کی نماز کے بعد جب سورج چڑھتا ہے تو سجدہ نہ کرنا، دوپہر کے بارہ بجے جب سورج ڈھلتا ہے تو سجدہ نہ کرنا اور جب شام کو سورج غروب ہوتا ہے تو سجدہ نہ کرنا۔

اے اللہ! تو ہمیں سجدے سے روکتا ہے، اگر سورج چڑھتے وقت ہم سجدہ کریں گے تو اس میں بھی تیری تسبیح بیان کریں گے، اے اللہ تو ہمیں سجدے سے کیوں روکتا ہے، اللہ نے فرمایا کہ جب سورج چڑھتا ہے تو سورج کو خدا سمجھنے والے اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اگر تم بھی سجدہ کرو تو دیکھنے والا یہ نہ کہے کہ یہ کہیں سورج کو سجدہ کر رہا ہے، خدا نے سورج کے پرستش کرنے والوں کی وجہ سے اپنے دربار میں لوگوں کو سجدے سے روک دیا، اپنے دروازے سے روک دیا۔

اے اللہ! دوپہر کے بارہ بجے ہیں مجھے سجدے کی اجازت کیوں نہیں دیتا، فرمایا اسلئے سجدے کی اجازت نہیں کہ سورج ڈھل رہا ہے، سورج کو پوجنے والے سجدہ کر رہے ہیں، اے اللہ پاکستان میں تو سورج کو پوجنے والے کوئی نہیں، فرمایا نہ ہوں پوری دنیا میں کوئی تو سورج کو سجدہ کر رہا ہوگا۔

جہاں خدا کو سجدے میں شرکت کا شبہ بھی پڑ گیا، وہاں خدا نے اپنے آپ کو بھی سجدہ کرنے سے روک دیا۔ مغرب کی نماز کے وقت سورج غروب ہوتا ہے۔ دنیا کو حکم ہے اے لوگو! سجدہ نہ کرو، ابھی سورج غروب ہو رہا ہے، تم بھی کلمہ گو ہو، میں بھی کلمہ گو ہوں، سجدہ تو خدا کو ہے سبحان ربی الاعلی ہی کہو گے لیکن اے مسلمان اب تجھے سبحان ربی الاعلی کہنے کی بھی اجازت نہیں، اس تیرے سجدے کے ساتھ سورج پرستوں کے سجدہ کی مشابہت نہ پیدا ہو جائے اپنے آپ کو سجدے سے روک دیا۔

اور قرآن پاک کے ان لفظوں پر غور کر، قرآن نے بڑی عجیب بات کہی، ومن یشرک باللہ اے اللہ تو بتا کہ شرک کتنا بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے

Maktaba Tul Ishaat.com

ساتھ کسی کو شریک کیا

فکانما خر من السماء

گویا کہ وہ زمین پر آپڑا آسمان سے فتخطفه الطیر اور اس کی لاش کو پرندوں نے نوچ ڈالا

اوتهوی به الریح فی مکان سحیق

یا ہوا نے اس کے جسم کے ٹکڑے مختلف مقامات پر بکھیر دیئے۔

یعنی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے، وہ آسمانوں سے زمین پر گر پڑا ہے، جب تو کلمہ پڑھتا ہے تو آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے، خدا کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اگر شرک کرتا ہے تو خدا زمین پر پٹک کر تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسی شرک کو مٹانے کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں تشریف لائے۔ نبیوں نے صرف نماز نہیں لوگوں سے پڑھائی، نبیوں نے یہ نہیں کہا کہ نمازیں پڑھو۔

پیغمبروں نے سب سے پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ مجھے قرآن کی اس آیت کے بارہ میں کوئی بتادے قرآن کہتا ہے

ان یمسسک الله بضر فلا کاشف له الا هو

حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے کہلوایا کتنی بڑی بات ہے۔

نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

معزز سامعین!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر تو فرما دے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف دینا چاہے فلا کاشف له الا هو کائنات ساری مل کر بھی اس تکلیف کو دور نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

فرمایا وان یمسسک بخیر اگر اللہ تعالیٰ کسی کو نفع دینا چاہے ساری دنیا ایک ہو کر اس کو تکلیف دینا چاہے تو اس کو تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔ حضور ﷺ کی حدیث ہے فرمایا

Maktaba Tul Ishaat.com

اے نوجوان یاد رکھ ساری کائنات مل کر تیرے مقابلے میں کھڑی ہو جائے، ساری کائنات کے، بادشاہ ایک طرف، روسآء ایک طرف، حکمران ایک طرف، چوہدری ایک طرف، وہ تیرے بال کو بھی نہیں بگاڑ سکتے، جب تک خدا کا حکم نہیں آجاتا۔

غیب کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس

اور علم غیب کا مسئلہ آتا ہے تو پیغمبر ﷺ کو خدا کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتا ہے۔ قرآن کا بیسواں پارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن نے مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر ﷺ تو اعلان کردے قل لا یعلم کہہ دے کہ کوئی نہیں جانتا، کیا نہیں جانتا من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آسمان وزمین کا غیب نہیں جانتا۔

اور تو کہتا ہے کہ نبی عالم الغیب ہے۔ اور تو کہتا ہے کہ پیر کا کتا بھی عالم الغیب ہے اور تو کہتا ہے کہ لکڑ شاہ بھی عالم الغیب ہے، تالی شاہ بھی عالم الغیب ہے، میں خدا کی بات یا تیری بات مانوں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر اے میرے پیغمبر ﷺ اعلان کر دے، اگر میں عالم الغیب ہوتا تو مجھ پر صرف بھلائیں آتیں لا مسنی السوء اور کبھی مجھے زندگی میں تکلیف نہ پہنچتی، اگر میں عالم الغیب ہوتا۔

کیا حضور ﷺ عالم الغیب ہیں؟

اگر نبی عالم الغیب ہے تو اس بات کا کیا جواز ہے کہ حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا، حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ کا ہار تلاش کرنے کا حکم دیا، عصر کی نماز قضا ہونے لگی، حضرت ابوبکر صدیقؓ آکر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ناراض ہوئے، اے عائشہؓ تیری وجہ سے پیغمبر ﷺ کی نماز قضا ہونے لگی ہے تھوڑی دیر کے بعد اونٹ اٹھا، ہار اونٹ کے نیچے پڑا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو غیب کا علم ہوتا تو عصر کی نماز کو دیر کیوں ہوتی؟

سیرت عائشہؓ از مولانا سلیمان ندویؒ

Maktaba Tul Ishaat.com

تو کہتا ہے کہ نبی ﷺ عالم الغیب ہوتا ہے، جب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگی ہے، حضور ﷺ پریشان کیوں ہوئے۔ پریشان وہ ہوتا ہے کہ جس کو عالم نہ ہو اور حضور ﷺ اور صحابہؓ پریشان ہوئے۔ ابوبکرؓ پریشان ہے، عائشہؓ پر تہمت لگی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا دامن نعوذ باللہ ٹھیک نہیں ہے۔ پیغمبر نے میٹنگ بلائی۔ صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ بتاؤ میری عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ نبی عالم الغیب ہوتے تو حضرت عائشہؓ کیلئے میٹنگ کیوں بلاتے؟

پیغمبر ﷺ اسی عالم میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور فرمایا اے عائشہؓ اگر تجھ سے کوتاہی ہوگئی تو خدا سے معافی مانگ لے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے اللہ! آج میری صفائی دینے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

حضرت عائشہؓ میرے پیغمبر ﷺ کی بیوی ہے، مومنوں کی اماں ہے، تہمت لگ گئی ہے۔

میرے دوستو!

مجھے بتاؤ، جس وقت پیغمبر ﷺ نے آخری میٹنگ بلائی، پوچھا، لوگو بتاؤ عائشہؓ کے بارے میں کیا خیال ہے تو حضرت سلمانؓ نے کہا کہ تحقیق کرو، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عائشہؓ میں کوتاہی ہے تو شادی اور کرلو، لیکن آخر میں حضرت عمرؓ سے پوچھا عمر تیری کیا رائے ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ میں اور تو کچھ نہیں جانتا، اے میرے پیغمبر ﷺ مجھے بتاؤ حضرت عائشہؓ کے ساتھ آپ ﷺ کا نکاح ہم نے کیا تھا یا کسی اور نے کیا تھا؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ کے ساتھ میرا نکاح خدا نے عرش پر کیا تھا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا تھا تو اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتہ ہے اگر عائشہؓ کے ساتھ آپ کا نکاح خدا نے کیا تو خدا اتنا بھولا بھالا نہیں کہ کسی غلط عورت کو آپ کے بستر پر لے آئے۔

(بخاری ج ا ص ۳۶۴، ۶۹۶، ۹۶۸، ابن ہشام ج ۲ ص ۲۹۷)

انبیاء اور مسئلہ علم الغیب

علم غیب تھا تو یہ باتیں بخاری شریف میں کیوں آئیں۔ نبی ﷺ کو علم غیب تھا تو

Maktaba Tul Ishaat.com

مجھے اس بات کا جواب تو بتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کیلئے گئے، پتہ تھا کہ بیٹا ذبح نہیں ہوگا؟ اگر پتہ تھا تو امتحان کیسا؟ اگر پتہ تھا کہ چھری نہیں چلنی تو امتحان کیسا؟ اگر پتہ تھا تو پھر مان لے کہ علم غیب کے خزانے رب کے پاس ہیں۔

میں تیرے عقیدے کو قلعی کر رہا ہوں، تیرے عقیدہ پر توحید کی قلعی پھیر رہا ہوں، جب اس پر توحید کی قلعی ہوگی تو پھر روشنی ہوگی، روشنی کہاں ہوتی ہے کہ جہاں ذہنیت ابوجہل والی نہ ہو، جہاں ابوجہل والی ذہنیت ہو تو وہاں قرآن کا بھی اثر نہیں ہوتا، ابوجہل پر قرآن کا اثر ہوا؟ نہیں پیغمبر سے بڑا کوئی دنیا میں ہو سکتا ہے؟ نہیں کہتا ہے کہ بات تو سچی ہے لیکن میرا دل نہیں مانتا۔

معجزہ اور علم غیب

چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے، یہ پیغمبر ﷺ نے کہا کہ روم فتح ہو جائے گا، ہو گیا ہے او عقل کے اندھے علم غیب کسے کہتے ہیں؟ پیشین گوئی نبی ﷺ کی کسے کہتے ہیں؟ تجھے تو پتہ ہی نہیں کہ معجزہ کا کیا معنی ہے اور علم غیب کا معنی کیا ہے؟

آسمان کا چاند دو ٹکڑے ہوا یہ پیغمبر کا معجزہ ہے اور معجزے میں براہ راست اختیار خدا کا ہوتا ہے۔ اپنی مرضی سے پیغمبر معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ اگر اپنی مرضی سے پیغمبر معجزہ دکھا سکتا ہوتا تو ابوجہل نے کہا کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر دکھا یہ میں نہیں کہتا، قرآن کہتا ہے حتی ترقی فی السماء آسمان پر چڑھ کر دکھا۔ اگر معجزہ اختیار میں تھا تو پیغمبر ﷺ نے آسمان پر چڑھ کر کیوں نہ دکھایا؟

(عیون الاثر ج ۱ ص ۱۰۸۔ البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۵۰)

معلوم ہوا کہ اختیار رب کا ہے اور اس میں ہی نبی کا کمال ہے، نبی ہوتا ہے رب کا، اگر خود ہی سب کچھ کرنا ہے تو پھر نبی کیسا؟ رب بولے، تو نبی بولے، رب نہ بولے تو نبی نہ بولے، رب بولے تو قرآن اترے، نبی نہ بولے تو قرآن نہ اترے، ان ھو الا وحی یوحی نبی لب نہیں ہلاتا جب تک عرش سے حکم نہ آجائے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

منافقین کی سازش

اور تو کہتا ہے کہ سب کچھ خود ہی معلوم تھا۔ عامر بن طفیل کے آدمی پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئے، مدینہ منورہ میں آکر کہا کہ اے کملی والے، اے ہمارے پیغمبر ہمارے علاقے میں قرآن کے قاریوں کی بڑی ضرورت ہے آپ قرآن کے قاریوں کو بھیجیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کتنے قاری چاہئیں؟ تو اس نے کہا کہ جتنے مرضی بھیجیں حضور علیہ السلام نے ستر قرآن کے قاری بیئر معونہ کی طرف بھیج دیئے اور عامر بن طفیل ستر قرآن کے قاریوں کو لیکر اپنی بستی میں چلا گیا۔ وہ بڑا بے ایمان تھا وہاں پہنچا اور صحابہ کرامؓ کو ایک وادی میں ڈال کر رات کو حملہ کر دیا۔ صبح سے پہلے پیغمبر علیہ السلام کے ستر قاریوں کو ذبح کر ڈالا۔

اور یہ بخاری، ترمذی اور مسلم میں واقعہ موجود ہے۔ مجھے بتاؤ کہ علم غیب نبی کو تھا تو ستر قرآن کے قاریوں کو شہید کیوں کرایا۔ ان کے ٹکڑے کیوں کرائے؟ علم غیب تھا تو ستر صحابہؓ کے بچے یتیم کیوں کرائے؟ اگر پیغمبر علیہ السلام کو غیب کا علم تھا تو ان کی بیویوں کو بیوہ کیوں کرایا؟

مجھے بتا کہ علم غیب پیغمبر علیہ السلام کو تھا تو ان قاریوں کو کیوں بھیجا؟ پتہ چل جاتا کہ یہ تو شہید کر دیں گے۔ ایک صحابی لکڑیاں لینے گیا ہوا تھا وہ بچتا بچاتا مدینہ میں پہنچ گیا، ادھر جبرائیل بھی آسمانوں سے آگیا، پتہ چل گیا کہ قرآن کے قاری ذبح کر دیئے گئے، حدیث میں موجود ہے۔

میرے بھائیو! میرے پیغمبر علیہ السلام رونے لگے، زار و قطار پیغمبر علیہ السلام رو رہے ہیں اور پیغمبر علیہ السلام ایک ماہ تک فجر میں قنوت نازلہ پڑھ کر اس قوم کیلئے بددعا کرتے رہے جس نبی نے ابوجہل پر بددعا نہیں کی تھی۔ اس پیغمبر علیہ السلام نے عامر کے قبیلہ پر بددعا کی اگر غیب کا علم تھا تو ستر قرآن کے قاری کیوں بھیجے؟

(بخاری جلد ۲ ص ۵۸۶ مختصر سیرۃ الرسول از شیخ عبداللہ ص ۲۶۰)

علم غیب اور خبر غیب

تو قرآن اور دین کا مذاق اڑاتا ہے تو پیغمبر علیہ السلام کو خدا کا پیغمبر نہیں مانتا۔ اگر پیغمبر

Maktaba Tul Ishaat.com

خدا کا ہے تو علم بھی خدا سے آتا ہے اور جس کے پاس علم کسی اور طرف سے آئے وہ خود عالم الغیب نہیں ہوتا۔

وہ غیب کی خبریں پہنچاتا ہے وہ مخبر غیب ہوتا ہے، ایک پوشیدہ خبر ہے، ہمیں نہیں پتہ کہ قیامت کب آئے گی۔ ہمیں نہیں پتہ کہ قیامت کی نشانیاں کیاں ہیں، ہمیں نہیں پتہ کہ قیصر روم کب مرے گا، ہمیں نہیں پتہ کہ روم فتح ہوگا کہ نہیں، ایک بات ہے، پیغمبر ﷺ نے فرما دیا کہ روم فتح ہوگا نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایران فتح ہوگا نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسریٰ کے کنگرے ٹوٹ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عرب کی زمین سونا اگلے گی۔ تمہیں پتہ ہے کہ میرے پیغمبر ﷺ کو یہ باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائیں اور آگے نبی ﷺ نے بتائیں تو جو بتائی ہوئی چیز کو آگے بیان کرتا ہے وہ غیب کی خبر نشر کرتا ہے خود عالم الغیب نہیں ہوتا۔

آپ مجھ سے پوچھیں کہ مولوی صاحب لاہور میں بارش ہو رہی ہے۔ تو میں ابھی بیٹھا ہوا بتا دوں کہ بارش ہو رہی ہے تو آپ کہو گے یہ عالم الغیب ہے اور اگر میں ٹیلی فون کی کال ملاؤں اور پوچھوں کہ بارش ہو رہی ہے تو پھر تمہیں بتاؤں یہ بارش ہو رہی ہے تو آپ مجھے عالم الغیب کہو گے؟ نہیں میں تو پوچھ کر بتاتا ہے۔

تو مجھے بتا کہ وہ کون سا کام ہے کہ لوگوں نے پیغمبر ﷺ سے پوچھا ہو اور پیغمبر ﷺ نے اللہ سے کال ملائے بغیر بتا دیا ہو، کوئی کام تو بتا، جس کام میں کال ملائی گئی اس میں عالم الغیب کیسا؟

قسمت کا حال بتانے والوں کا حال

آپ بازار جائیں تو بورڈ لگا ہوا ہے جو چاہو سو پوچھو اور اسے پتہ اپنے باپ کا بھی نہیں، قسمت بتاتے ہیں پتہ چلتا ہے کہ بندہ غریب ہے تو کہتا ہے کہ تیری شادی نہیں ہوتی، بہت زیادہ امیر ہے تو کہتا ہے کہ تیری اولاد نہیں ہوگی۔

قاری حنیف ملتانی صاحب سناتے ہیں کہ میں نے کسی کو ہاتھ دکھا دیا اس نے سوچا کہ یہ نابینا ہے اسے کسی نے لڑکی کیا دینی ہے، کہنے لگا کہ حافظ جی آپ کا تو نکاح ہی نہیں لکیروں میں لکھا ہوا، حافظ صاحب کہنے لگے کہ میرے آٹھ بیٹے ہیں اور اوپر لکھا ہوا ہے

جو چاہو سو پوچھو اللہ سمجھنے کی توفیق دے۔

بندہ گیا تعویز لینے حضرت جی میرے ہاں نہ بیٹا ہے نہ بیٹی ہے تو پیر صاحب نے تعویز لکھ دیا لڑکا نہ لڑکی، گلے میں ڈال دیا، کچھ بھی نہ ہوا، عرصہ گزر گیا دوبارہ آیا، حضرت جی میں نے تو لڑکے کیلئے تعویز لیا تھا، یہاں تو لڑکی ہوگئی ہے کہا کہ تعویز نکال تعویز نکالا اس پر لکھا ہے لڑکا نہ لڑکی اس نے کہا کہ میں نے کہا ہے لڑکا نہ لڑکی اگر کچھ نہ ہوتا تو کہتا لڑکا نہ لڑکی خسرہ نہ خسری۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن بلند کرتا ہے

(حصہ اول)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰى كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا

(پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹)

ترجمہ ’’یہ قرآن مجید بتلاتا ہے وہ راہ جو سب سے سیدھی ہے اور خوشخبری سناتا ہے ایمان والوں کو جو عمل کرتے ہیں اچھے ان کے لئے ہے ثواب بڑا۔‘‘

وقال النبی ﷺ ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع به اخرین.

’’نبی پاک ﷺ نے فرمایا، بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو بلند کرتے ہیں اور بہت سے لوگوں کو پست و ذلیل بھی کرتے ہیں۔‘‘

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو! آج ۲۷ رمضان المبارک ہے اور یہ بابرکت ایام اور گھڑیاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں، اس پر جتنا ہم اس کا شکریہ ادا کریں وہ کم ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہر سال ہم ختم قرآن کے سلسلہ میں جمع ہوتے ہیں اور آج بھی اس سلسلہ میں اللہ کے گھر میں حاضر ہیں۔

میرے دوستو! قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ اور حضور ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اس میں اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید انسانیت کو بلند کرنے کیلئے آیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کیلئے رضائے الٰہی

اب سب سے پہلے ہم دیکھیں کہ صحابہ کرامؓ جو اولین مخاطب ہیں قرآن کے، قرآن نے ان کو کیسے بلند کیا، قرآن صحابہ کرامؓ کے متعلق بہت سی آیات میں ان کی شان بیان کرتا ہے۔

جیسے قرآن کہتا ہے اولئک کتب فی قلوبهم الایمان قرآن کہتا ہے کہ ایمان ان کے دلوں میں راسخ ہو چکا ہے کہ ان کی چمڑی ادھیڑ دی گئی لیکن محمد ﷺ کا قرآن نہیں چھوڑا، قرآن کہتا ہے رضی الله عنهم و رضوا عنه یہی صحابہ کرامؓ ہیں کہ جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں ان سے راضی ہو چکا ہوں۔ قرآن کہتا ہے کہ میں ان سے راضی ہوں۔

چوہڑا کہے کہ میں نہیں راضی
رافضی کہے کہ میں نہیں راضی
تقیہ باز کہے کہ میں نہیں راضی
متعہ کی اولاد کہے کہ میں نہیں راضی
فاسق و فاجر کہے کہ میں نہیں راضی
بھنگی اور چرسی کہے کہ میں نہیں راضی

اور رب کہے رضی الله عنهم و رضوا عنه اکیلا میں ہی راضی نہیں یہ بھی مجھ

Maktaba Tul Ishaat.com

سے راضی ہو گئے، یہ قرآن ہے۔

قرآن اور صحابہؓ

قرآن مجید نے کہا اولئک هم المفلحون یہ سارے صحابہ کرامؓ کامیاب ہیں۔
میں قرآن کی چند آیات آپ کو سناتا ہوں، ساری دنیا ایک طرف اور قرآن کی ایک آیت ایک طرف، اگر تو مسلمان ہے۔
قرآن کہتا ہے اولئک هم الراشدون یہ سارے صحابہ ہدایت والے ہیں اولئک هم المومنون حقا سارے صحابہ پکے سچے مومن اولئک هم الفائزون سارے کامیاب اولئک هم المومنون سارے ایمان والے اولئک كتب في قلوبهم الايمان قرآن کہتا ہے یبشرهم ربهم اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبریاں دیں۔
قرآن کہتا ہے والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار صحابہؓ مہاجر ہوں یا انصار والذين اتبعوهم باحسان اور جو ان کی پیروی کرے، اللہ فرماتا ہے رضی الله عنهم ورضوا عنه میں ان تینوں طبقوں سے راضی ہو گیا ہوں۔ یہ قرآن ہے۔

غلام کی عظمت

حضرت بلالؓ، کون بلال، غلام بلال، نوکر بلال، چھوٹی ذات والا بلال، چھوٹی قوم والا بلال، لیکن جب حضرت عمر فاروقؓ کے دربار میں حضرت بلالؓ آیا تو حضرت عمر فاروقؓ اٹھ کر کھڑے ہو گئے، کیا کہتا ہے جآء سیدنا بلال ہائے میرا سردار بلال آ گیا۔
حضرت بلالؓ سردار کیسے بن گیا؟ نوکر کیسے سردار ہو گیا؟ کمی کیسے سردار ہو گیا؟ چھوٹی ذات والا کیسے سردار ہو گیا؟ چھوٹے مرتبے والا کیسے سردار ہو گیا؟ قرآن کہتا ہے يهدى للتى هى اقوم میں نے چھوٹوں کو اٹھا کر بڑا بلند کر دیا۔
ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم اور جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا۔ مکہ فتح ہو گیا۔ مشرکین مکہ کی گردنیں جھک گئیں۔ سارے سوچتے ہیں کہ آج محمد ﷺ نے بدلہ لینا ہے، لیکن حضور ﷺ نے سب کو معاف کر دیا۔
عین اس موقع پر حضور ﷺ نے حضرت بلال حبشیؓ کو بلایا، اور بلا کر کہا بلال آج

تو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ جا، خانہ کعبہ اتنی عظمتوں والا، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ کعبے کی چھت پر چڑھ جا۔ حضرت بلالؓ جوتا اتارنے لگے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جوتا نہ اتار، جوتے سمیت کعبے کی چھت پر چڑھ جا، تاکہ مکے کے مشرکوں کو پتہ چل جائے کہ جس نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ کر قرآن سینے سے لگایا بلال حبشیؓ ہوگا۔ کالا ہوگا لیکن جوتی سمیت کعبے کی چھت پر چڑھ جائے گا، اس کا مرتبہ اتنا بلند کردوں گا۔

قرآن بلند کرتا ہے

ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم یہ قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی وجہ سے عزتیں بخش دیں، یہ قرآن ہے جس کی وجہ سے ایک لاکھ اور چوالیس ہزار صحابہ کرامؓ کو جنت ملی۔

یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے ابو حنیفہؒ کو فقاہت ملی۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے احمد بن حنبلؒ کو استقامت ملی۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے امام مالکؒ کو فتویٰ ملا۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے امام شافعیؒ کو ریاضت ملی۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے امام غزالیؒ کو علم ملا۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے امام ابن تیمیہؒ کو تعمق ملا۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے شاہ ولی اللہؒ کو فلسفہ ملا۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے مجدد الف ثانیؒ کو استقامت و استقلال ملا۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے شہیدوں کو شہادت ملی۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے خطیبوں کو خطابت ملی۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے عالموں کو علم ملا۔
یہ قرآن ہے کہ جس کی وجہ سے قرآن پڑھنے والا قاری کہلایا۔
جس نے حفظ کیا حافظ کہلایا۔
جس نے سمجھا عالم کہلایا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جس نے غور کیا مفتی کہلایا۔

جس نے ہاتھ لگایا جنتی کہلایا۔

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم میں ایک عجیب وغریب واقعہ سنا کر آپ کا ایمان تازہ کرنا چاہتا ہوں۔

غلاموں کو عظمت ملی

شام کے ملک کی طرف حضور ﷺ ایک لشکر روانہ فرما رہے ہیں، آپ بیمار ہیں، لیکن آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا، لشکر کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے، صحابہؓ کا لشکر اور آگے جا کر تیس ہزار صحابہؓ بن گئے، باقی علاقوں سے بھی فوجی آ گئے، حضور ﷺ نے لشکر تیار کیا، اٹھارہ ہزار صحابہ کرامؓ اور ان صحابہ پر سپہ سالار کسے بنایا؟ پیغمبر ﷺ کا آخری لشکر، نبی ﷺ کی آخری جنگ، پیغمبر ﷺ کا آخری معرکہ، نبی ﷺ کی زندگی کا آخری لشکر۔

حضور ﷺ بستر علالت پر تھے، آپ ﷺ بیمار تھے، آہستہ آہستہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضور ﷺ تشریف لے آئے، مسجد نبوی میں خطبہ دیا، فرمایا کہ افریقہ کے ملک کے عیسائیوں نے شام کے ملک پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابھی لشکر تیار کرو، لشکر تیار ہو گیا، لشکر تیار کر کے آپ ﷺ نے اس لشکر کا سپہ سالار ایک غلام حضرت زید بن حارثہؓ کے بیٹے اسامہ بن زیدؓ کو بنایا۔ جس کی عمر سترہ سال ہے۔ سترہ سال کا چھوٹا سا بچہ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسامہؓ یہ میں اپنے ہاتھ سے پرچم تیرے ہاتھ میں دے رہا ہوں، جھنڈا لے لے اور گھوڑے پر چڑھ جا پرچم لے کر غلام کا بیٹا، گھوڑے پر چڑھ گیا اور صدیق اکبرؓ سے فرمایا کہ تم بھی پیچھے چلو، عمر فاروقؓ تم بھی پیچھے چلو، عثمان غنیؓ تم بھی پیچھے چلو، عرب کے بڑے بڑے سردار پیغمبر ﷺ نے غلام اسامہ کے ساتھ چلا دیئے وہ ماتحت بن کر چلے۔

میں نے قرآن سے پوچھا کہ بتا کیا بات ہے؟ تو قرآن نے کہا **ان ھذا القرآن**

Maktaba Tul Ishaat.com

یھدی للتی ھی اقوم یہ قرآن ہے کہ جس نے غلاموں کو بھی سردار بنادیا، یہ قرآن ہے۔

جب لشکر مدینہ سے تین میل چلا، چند فرلانگ باہر نکلا، پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ زیادہ بیمار ہوگئے ہیں، لشکر ٹھہر گیا، ابوبکر واپس آگئے، علی آگئے، صحابہ آگئے، لشکر رکا ہوا ہے، تیسرے دن رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے، پیغمبر ﷺ کا جنازہ اٹھا، صحابہؓ پر قیامت آگئی، صحابہؓ رونے لگے۔

نبی ﷺ کے عشق میں

ہائے کئی روتے روتے مدینہ چھوڑ گئے، ایک آدمی باہر ہل چلا رہا تھا، کسی نے کہا کہ اے ہل چلانے والے، تجھے پتہ ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا سے چلے گئے، وہ آدمی ہل روک کر کہتا ہے، اے اللہ مجھے نابینا کر دے۔ مجھے بہرا کر دے۔ اس نے کہا کہ تو کیوں ایسی دعا کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ ان آنکھوں نے محمد ﷺ کا چہرہ دیکھا ہے جب نبی نہ رہا تو مجھے آنکھوں کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا کہ میری کانوں کی سماعت لے لے، اس لئے کہ جن کانوں نے محمد ﷺ کا کلام سنا ہے جب نبی نہیں رہے تو مجھے کانوں کی ضرورت نہیں۔

امام بخاریؒ نے لکھا ہے کہ وہ صحابی بڑا مستجاب الدعوات تھا۔ اسی جگہ پر نابینا ہو گیا، اسی طرح پر سماعت سے محروم ہو گیا۔ ہائے اتنا نبی کا عشق ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی اتباع رسول

جب پیغمبر ﷺ کا جنازہ اٹھا ہے، نبی ﷺ کی تدفین سے فارغ ہو کر ابوبکرؓ نے مسجد نبوی میں اعلان کیا، جو لشکر محمد ﷺ نے روانہ کیا ہے، ابوبکرؓ اس لشکر کو روک نہیں سکتا، ہائے عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ مرتدین کی جماعت کھڑی ہے، چاروں طرف فتنے ہیں، منکرین زکوٰۃ کھڑے ہو گئے، اور منکرین ختم نبوت کھڑے ہو گئے۔

صدیقؓ نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو! جس لشکر کو نبی روانہ کر چکا ہے، صدیقؓ اس لشکر کو نہیں روک سکتا، یہ ایمان ہے۔ یہ ایمان کیوں آیا؟ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم و یبشر المومنین اے نبی میں نے ان صحابہ کو قرآن کی وجہ سے اتنا اونچا کر دیا ہے کہ ان سب کو جنت کی خوشخبری دے دو، و یبشر المومنین ایمان والوں کو خوشخبری

Maktaba Tul Ishaat.com

دے جنت کی۔

صحابہ زنداں میں

یہ عرب کا سب سے پیارا اور حسین صحابہ رسول ہے، نام حضرت حذافہ سہمیؓ ہے، یمامہ کی جنگ کیلئے گئے، ایک لشکر کے ساتھ گئے، روم کے علاقے میں بادشاہ کے ساتھ کچھ صحابہؓ کی جھڑپ ہوگئی، حذافہ سہمیؓ، سب سے حسین، سب سے جوان، گرفتار کر کے قیصر روم کے فوجی حذافہ سہمی کو لے کر چلے۔

حذافہ سہمیؓ کو گرفتار کیا، بادشاہ ان کے حسن کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب گیا۔ عرب کی سرزمین پر اتنا خوبصورت جوان نہیں دیکھا، وہ حضرت حذافہؓ کے حسن کا اسیر ہوگیا۔

حضرت حذافہ سہمیؓ کون ہے؟ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عاشق ہے، پیغمبر ﷺ کا صحابی ہے، ۲۵ سے ۳۰ سال تک عمر ہے۔ بڑا الباقد ہے، حسن و جمال ہے، بادشاہ نے کہا کہ میں تجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دیتا ہوں، آدھی حکومت دیتا ہوں، تو محمد ﷺ کا کلمہ چھوڑ دے۔

حضرت حذافہ سہمیؓ نے جواب دیا، بادشاہ اگر میں نے نبی ﷺ کا کلمہ چھوڑ دیا، مجھے زندگی کی ضرورت نہیں، یہ زندگی تو حضرت محمد ﷺ کیلئے ہے اگر کلمہ نہ رہا تو زندگی کی ضرورت نہیں۔

بادشاہ نے حضرت حذافہؓ کو حکم دیا کہ سوچ لے، تین دن گزر گئے، بہت اچھے کھانے کھلائے، حضرت حذافہ سہمیؓ نے کہا کہ بادشاہ سلامت یہ کلمہ میرے دل کی گہرائیوں میں اتر چکا ہے، یہ نہیں نکل سکتا، تین دن کے بعد بادشاہ نے غصے میں کہا، میں تجھے قتل کر دوں گا، میں تجھے ذبح کر کے تیری لاش کے ٹکڑے ان پہاڑوں پر بکھیر دوں گا۔

حضرت حذافہ سہمیؓ نے کہا بادشاہ جو کر سکتے ہو کر لو، لیکن میں حضرت محمد ﷺ کا کلمہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے حکم دیا کہ حضرت حذافہ سہمیؓ کو نظر بند کر دیا جائے، نظر بند کر دیا گیا، دس دن گزر گئے، دس دنوں کے بعد رسیوں سے پاؤں باندھ کر بادشاہ کے دروازے پر لایا گیا، بادشاہ نے پوچھا کیا خیال ہے؟ حضرت حذافہؓ نے فرمایا کہ میرے دل میں جو محبت اور ایمان ہے وہ ایک لمحے کیلئے بھی جدا نہیں ہو سکتا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک کمرے میں قید کر دیا، روٹی بند کر دی، تین دن گزر گئے، دس دن گزر گئے، پندرہ دن گزر گئے، اس نے سوچا کہ مر گیا ہوگا، شہید ہو گیا ہوگا، دنیا سے رخصت ہو چکا ہوگا، شکل و صورت تبدیل ہو چکی ہوگی، بادشاہ نے لوگوں سے کہا دیکھو، حضرت حذافہؓ دس پندرہ دن سے بھوکا رہنے کے بعد بھی اس کے حسن میں کوئی فرق نہیں، اس کی صحت میں کوئی فرق نہیں۔

اس نے کہا میں نے تو تجھے روٹی نہیں دی، کہنے لگے کہ تم روٹی نہ دو، میں قرآن پڑھتا رہا اور سیر ہوتا رہا۔ قرآن کہتا ہے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم قرآن نے کس طرح اونچا کر دیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کے ہاتھوں میں کیل گاڑ دو، اس کے پاؤں میں کیل گاڑ دو، ہائے پیغمبر ﷺ کا جلیل القدر صحابی دیوار کے ساتھ چن دیا گیا، ہاتھوں میں کیل گاڑ دیئے، وہ کیل گڑنے کے بعد بھی کلمہ شہادت پڑھتا رہا، ساری رات قرآن کی تلاوت کرتا رہا، دوسرا دن ہوا۔

بادشاہ نے پھر اپنے دربار میں حاضر کیا، حضرت حذافہؓ نے کہا کہ میں کلمہ نہیں چھوڑ سکتا، میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

ہم کیسے مان لیں روافض کی بات کہ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے، سارے کلمہ چھوڑ گئے تھے، سارے اسلام سے پھر گئے تھے۔

پندرہ دن کی بھوک اس کا حسن نہ بدل سکی، وہ ایمان کیسے بدل گیا، پندرہ دن کے ظلم وتشدد اور خون نکلنے کے باوجود ایمان کا سودا نہ کیا، جان پر زخم برداشت کیے تو نبی ﷺ کے بعد بدل کیسے گیا؟

حضرت حذافہ سہمیؓ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں بیڑیاں، سامنے ہزاروں کی فوج ہے، لوگ طعنے دیتے ہیں کہ تجھے کیا ہوا، چھوڑ دے حضرت محمد ﷺ کو، کلمہ چھوڑ دے، ایک بندہ کان میں کہتا ہے، اندر کلمہ ہو، اوپر سے انکار کر دے۔ اس نے کہا کہ میں ایسے کرنے کیلئے تیار نہیں، وہ کلمہ شہادت پڑھتا رہا، قرآن پڑھتا رہا۔

بادشاہ نے کہا کہ آگ جلائی جائے، آگ کا تنچہ جلایا گیا، اس پر تیل کا کڑاہا رکھ دیا گیا، تیل پکنے لگا، اس نے کہا کہ حذافہ اس پکتے ہوئے تیل میں تجھے ڈال دیا جائے گا۔

حضرت حذافہؓ نے کہا کہ بادشاہ جوتو کر سکتا ہے کر لے، میں محمد ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(اسد الغابہ حصہ پنجم ص ۲۲۷، ۲۲۸)

میں کس طرح مان لوں کہ انہوں نے کملی والے کو چھوڑ دیا تھا۔ میں کس طرح مانوں کہ انہوں نے قرآن چھوڑ دیا تھا۔ میں کس طرح مانوں کہ یہ اسلام چھوڑ گئے تھے، یہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں کہ جن کو قرآن کہتا ہے اولئک کتب فی قلوبھم الایمان چمڑی ادھڑ جائے گی لیکن ایمان پر سودا نہیں ہو سکتا۔

تیل پکنے لگا، آگ جلنے لگی، دنیا تماشہ دیکھنے لگی محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابی کا منظر، عاشق زار کی حالت، اس نیک انسان کی کیفیت عشق و محبت، یہ عاشق زار ہے، ہاتھ زخمی پاؤں زخمی، جسم زخمی، لیکن اس نے مؤقف پر سودے بازی کوئی نہیں کی۔

قرآن کہتا ہے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم بادشاہ نے کہا کہ اس کو اٹھا کر کڑاہے کے اندر پھینک دے، تیل پکتا رہا، حذافہ سہمی کو تیل میں ڈال دیا گیا، بادشاہ نے کہا کہ اب پک جائے گا، مر جائے گا، تیل پکتا رہا، پکتا رہا، کافی وقت گزر گیا، اس نے سوچا کہ اب پک رہا ہوگا۔

جب حضرت حذافہ سہمیؓ کو تیل سے نکالا تو اس کی زبان پر جاری ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہائے اس کو تیل کے کڑاہے میں ڈال کر بادشاہ اس سے کلمہ نہ چھین سکا، تو اس کی ساری رعایا نے حضرت محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔

قرآن کہتا ہے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم تو قرآن نے صحابہ کرامؓ کو بلند کیا، اب اگر بلندی چاہتے ہو تو ان کے نقش قدم پر چلو تو بلند ہو جاؤ گے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن بلند کرتا ہے

(حصہ دوئم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰى كَآفَّةٍ لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

(پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۱ تا ۸۲)

''اور کہا آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹ، بیشک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے اور گنہگاروں کو تو اس نقصان ہی بڑھتا ہے''۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلمان بھول گئے
ہوتی ہیں اذانیں اب بھی تو مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

میرے قابل صد احترام غیور مسلمانو! آج ۲۷ شب ہے اور رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے اور ہر سال ۲۷ شب کو ختم قرآن کا پروگرام ہوتا ہے۔

قرآن کے تین چیلنج

گزشتہ سال میں نے قرآن پاک کے تین چیلنج آپ کے سامنے پیش کئے تھے کہ قرآن پاک نے پوری دنیا کو تین چیلنج پیش کئے۔ قرآن پاک کا پوری دنیا کو چیلنج دینا یہ کوئی چھوٹا سا واقعہ نہیں۔ قرآن پاک دنیا کی وہ واحد کتاب ہے کہ جس نے پوری دنیا کے سامنے تین چیلنج پیش کئے۔

پہلا چیلنج **قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن** اے پیغمبر علیہ السلام تو اعلان کر کہ پوری دنیا کے جنوں اور انسانوں کو جمع کرو، اللہ نے اپنے رسول سے کہا کہ پوری دنیا کے جنوں اور انسانوں سے کہہ دو کہ جس طرح مکہ کے کافر کہتے ہیں کہ قرآن بندوں کا بنایا ہوا کلام ہے، آج تو چیلنج کر دے کہ اگر یہ بندوں کا بنایا ہوا کلام ہے تو پوری دنیا کے جن اور انسان مل کر اس جیسا کلام پیش کریں، یہ کوئی چھوٹا سا چیلنج نہیں تھا، یہ چیلنج دنیا کے کسی مفکر، کسی ادیب، کسی شاعر، کسی محقق، عالم اور اسکالر نے دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا، یہ چیلنج خلاق عالم نے دنیا کے سامنے اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے پیش کیا۔

چیلنج بھی بڑا عجیب ہے میں ان چیلنجوں کا ذکر کر کے آج کی معروضات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو ان شاء اللہ نئے انداز میں قرآن کا تعارف کرائیں گی۔

بڑی بڑی کتابیں دنیا میں آئیں، بڑے بڑے رسالے چھپے، بڑی بڑی محققانہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کتابیں اور لٹریچر دنیا نے پڑھا، لیکن ایسا چیلنج تو کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ دنیا کا سب سے بڑا رسول پوری دنیا کے جنوں اور انسانوں کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ اگر یہ قرآن بندوں کا کلام ہے تو اس جیسا قرآن پیش کر کے دکھاؤ۔

ایک طویل عرصہ تک اس چیلنج کا جواب نہ دے سکی تو قرآن نے دوسرا چیلنج کیا۔

دوسرا چیلنج کیا تھا کہ فاتوا بعشر سور مثلہ اگر پورا قرآن نہیں لا سکتے تو اس قرآن جیسی دس سورتیں لاؤ۔

اور جب دنیا کے کافر دس سورتیں بھی پیش نہ کر سکے، تو پھر اللہ نے ایک تیسرا چیلنج دیا۔

اور تیسرا چیلنج بڑا عجیب تھا۔ وہ چیلنج قرآن کے الفاظ میں یہ ہے کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ ایک انا اعطیناک الکوثر جیسی سورت لے کر آؤ۔

کتنے الفاظ ہیں انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر تین آیتیں

پوری دنیا کے جن انسان، شاعر، ادیب، فصیح و بلیغ، عربی کے عالم، پوری دنیا کے ایک جگہ جمع ہو کر ایک سورۃ کوثر جیسی سورۃ بنا کر لے آئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ سورۃ الکوثر لکھ کر خانہ کعبہ کی دیوار پر لٹکا دو اور نیچے لکھو کہ اس جیسی بنا کر دکھاؤ۔

لیکن چشم فلک نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ تین سال تک وہ سورت لٹکی رہی، تو اس کا جواب دنیا کا کوئی شاعر نہ دے سکا، بات کرنی تو آسان ہوتی ہے ہر آدمی تنقید کر دیتا ہے ہر آدمی نکتہ چینی کرتا ہے، یہ چیز اچھی نہیں۔

تنقید آسان ہے

ایک مصور تھا بہت بڑا، وہ تصویریں بناتا تھا، اس کے شاگرد نے بڑی تصویریں بنائیں۔ بڑے نقشے بنائے۔ جو تصویر بناتا چوک میں لٹکا دیتا اور اوپر یہ لکھتا کہ اس تصویر میں کوئی غلطی نکالو۔

جب اگلے دن آتا تو سو غلطیاں، کوئی کہتا کہ اس کا ناک ٹھیک نہیں، کوئی کہتا کہ اس کا ہاتھ ٹھیک نہیں، سو سو غلطیاں لوگ نکال کر چلے جاتے تو اس نے اپنے استاد سے کہا کہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسی اچھی میں نے تصویر بنائی لیکن لوگ اس تصویر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں یہ بھی غلطی، یہ بھی غلطی، یہ بھی غلطی۔

تو استاد نے کہا کہ میں اس کا حل بتاتا ہوں کہ تصویر بنا کر چوک میں لٹکاؤ اور اس کے نیچے لکھو کہ اس جیسی کوئی تصویر بناؤ۔

کوئی یہ کہے کہ اس پر تنقید کرو، یہ آسان ہے، لیکن جب اس شاگرد نے تصویر بنا کر چوک میں لٹکائی اور نیچے یہ لکھا کہ اس جیسی کوئی تصویر بنائے تو کوئی آدمی تصویر بنانے والا نہ تھا۔

دنیا عاجز آگئی

امراء القیس اور عربی کے شعراء نے کہا کہ قرآن بندوں کا کلام ہے مشرکین مکہ نے کہا کہ قرآن بندوں کا کلام ہے، لیکن جب میرے پروردگار نے چیلنج کر کے کہا کہ اس جیسا کوئی قرآن بنا کر لاؤ، تو چالیس چالیس ہزار اشعار عربی میں لکھنے والے، الٹے لٹک گئے، لیکن پروردگار کے کلام کا جواب نہ دے سکے، یہ چیلنج تھا۔

آج جو میں نے آیتیں پڑھی ہیں ان کا پہلے ترجمہ سنیں، قرآن نے ایک بات کہی ہے اور یہ بات بھی دنیا کی کسی کتاب میں نہیں۔

ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم

اس قرآن نے پوری دنیا کے انسانوں کو سر بلند کر دیا۔ اس کتاب نے، اس قرآن نے، یہ میری آج کی تقریر کا موضوع ہے کہ ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم کہ اس قرآن نے پوری دنیا کے،

انسانوں کو سر بلند کر دیا

پستوں کو اونچا کر دیا

نچلوں کو بلند کر دیا

غریبوں کو امیر کر دیا

حقیروں کو بلند کر دیا

جاہلوں کو عالم بنا دیا

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوقوفوں کو عقلمند بنادیا

اور یتیموں کو پیغمبر کردیا

راہزن رہبر بنے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوام یہ قرآن یھدی للتی ھی اقوام اقوم کا معنی اونچا کرنا، بلند کرنا، بنیادوں کو کھڑا کردینا اقوم کہتے ہیں کہ جو بنیاد پر کھڑا ہو۔

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم اس قرآن نے بنیادوں پر کھڑا کردیا قوموں کو،

قوم کون سی تھی؟ قریشیوں کی قوم تھی

قوم کون سی تھی؟ ہاشمیوں کی قوم تھی

قوم کون سی تھی؟ بدوؤں کی قوم تھی

قوم کون سی تھی؟ جنہیں بھیڑیں نہیں چرانی آتی تھیں

قوم کون سی تھی؟ جو اونٹ نہیں چرا سکتے تھے

قوم کون سی تھی؟ جن کے قد لمبے تھے، ہونٹ لمبے تھے، رنگ کالے تھے

قوم کون سی تھی؟ جو بکریاں نہیں چرا سکتی تھی،

قوم کون سی تھی؟ جن کی تہذیب کوئی نہ تھی

قوم کون سی تھی؟ جن کا تمدن کوئی نہ تھا

قوم کون سی تھی؟ جن کا شعار کوئی نہ تھا

قوم کون سی تھی؟ جن کا کلچر کوئی نہ تھا

قوم کون سی تھی؟ جن کی فصاحت کوئی نہ تھی

قوم کون سی تھی؟ جن کے پاس بلاغت کوئی نہ تھی

قوم کون سی تھی؟ جو انسانیت نہیں جانتے تھے۔

قوم کون سی تھی؟ جو ہمسائے کا حق نہیں دے سکتی تھی

قوم کون سی تھی؟ جو بڑے کی عزت نہیں کرسکتی تھی

Maktaba Tul Ishaat.com

قوم کون سی تھی؟ جو بچوں کو قتل کرتی تھی
قوم کون سی تھی؟ جو پتھروں پر سر رکھتی تھی
قوم کون سی تھی؟ مورتی ہاتھوں سے بنا کر ان کو پوجتی تھی
قوم کون سی تھی؟ جو عرب کے صحراؤں پر چلتی تھی
قوم کون سی تھی؟ جن کو راستہ نہیں آتا تھا
قوم کون سی تھی؟ جن کو بولنا نہیں آتا تھا
قوم کون سی تھی؟ جن کو چلنا نہیں آتا تھا

لیکن جب اس قوم نے قرآن کو سینے سے لگایا، تو حبشے کا کالا بلال تھا ٹہلتا مکے کی گلیوں میں تھا اور قدموں کا کھٹکا جنت میں تھا قرآن نے کہا ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

کہ کالے رنگ کا بلال کہ جس کی طرف کوئی دیکھتا نہ تھا اور ایک وقت آیا کہ اس بلال کو میرے محمد ﷺ نے کعبے کی چھت پر چڑھا دیا اور کیا کہا کہ اے بلال! تو جوتوں سمیت کعبے پر چڑھ جا، سردار نیچے کھڑے ہیں، بلال کعبے پر ہے، کیوں؟ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم

ان ھذا القرآن یہ قرآن جس نے بلند کیا انسانیت کو اور یہ قرآن نے بتایا کہ ولقد کرمنا بنی آدم کیا مطلب ہے اسکا؟ کہ ہم نے انسانوں کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

قرآن نے انسانیت کو بلند کیا

دنیا میں اٹھارہ ہزار مخلوقات ہیں، اٹھارہ ہزار اقسام ہیں مخلوقات کی اور اٹھارہ ہزار مخلوقات کا سردار ہے انسان، اور اقبال نے اسی کو کہا،

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم جو قیصر روم سے لوگ لڑے، میں آج

نئی بات کہتا ہوں، قیصر سے لڑائی بندوں نے نہیں کی، قرآن نے کی، کسریٰ کا سر بندوں نے نہیں کاٹا قرآن نے کاٹا ہے، ظلم سے قرآن ٹکرایا، دجل سے قرآن ٹکرایا، شرک سے قرآن ٹکرایا، بدمعاشی سے قرآن ٹکرایا اور پیک ڈنڈیوں پر قرآن چڑھا اور قرآن ظالم سے ٹکرایا، کفر سے ٹکرایا، ستم سے ٹکرایا اور قرآن ٹکراتا رہا، دنیا نے دیکھا، کہ قرآن نے قوموں سے جنگیں لڑ کر انسانیت کو اتنا سر بلند کر دیا کہ

غلام آقا بن گئے

غریب امیر بن گئے

اور یتیم خاتم الانبیاء بن گئے

قرآن ٹکرایا، کیا مطلب؟ قرآن نے جنگ لڑی، قرآن نے انسان کو اونچا کیا، قرآن نے دنیا کو سر بلند کیا، یہ قرآن ہے ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم انسان ذلیل تھا، انسان کمینہ تھا، انسان رذیل تھا، انسان بت پرست تھا، انسان آتش پرست تھا، انسان آگ کو پوجتا تھا، انسان اتنا ذلیل تھا کہ یہ گائے کا پیشاب پیتا تھا۔

آج بھی ایک قوم گائے کا پیشاب پیتی ہے، اتنا اونچا انسان، اتنا بڑا انسان کہ جس انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا۔ ایک کارخانہ ہے، اس کارخانے میں اربوں روپے کی مشینری ہے اور اس کارخانے میں ایک انسان صرف میلوں لمبے کارخانے کو ایک بٹن سے چلاتا ہے یہ ہے معنیٰ کہ ولقد کرمنا بنی آدم کہ انسان کو میں نے کتنی عزت دی۔

سو اونٹ ہیں اور ان سو اونٹوں کی نکیل ایک بچے کے ہاتھ میں ہے جس کی عمر ہے بارہ سال، بارہ سال کا بچہ سو اونٹوں کی نکیل پکڑ کر جا رہا ہے، یہ ہے معنیٰ ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم ایک بارہ سال کا بچہ سو اونٹوں کی لگام پکڑ کر جاتا ہے۔

انسان کتنا حقیر تھا، انسان کتنا ذلیل تھا، انسان کتنا رسوا تھا، میرے رسول ﷺ کے آنے سے پہلے، قرآن مجید نے کہا ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم

حضور ﷺ کی آمد سے قبل عرب معاشرہ

ایک بات یاد رکھیں کہ جتنی برائی عرب میں تھی، میرے رسول ﷺ کے آنے سے

Maktaba Tul Ishaat.com

پہلے، اتنی برائی آج امریکہ میں نہیں ہے، یہ یاد رکھنا، کیوں، کیسے؟ عرب میں حضور ﷺ کے آنے سے پہلے تھا کیا؟ کہ جب بچہ پیدا ہوتا تو اس بچے کے حلق میں سب سے پہلے جو چیز جاتی تھی وہ شراب تھی، بچہ پیدا ہوا شراب سب سے پہلے اس کے حلق میں جاتی تھی اور شراب عرب کی خوراک تھی، اتنی برائی۔

زنا عام، کوئی شخص زنا سے بری نہیں تھا، شراب، زنا، قتل، ڈاکہ، چوری، جھوٹ یہ چیزیں عام تھیں۔ اتنی برائی، دنیا میں کہیں نہیں تھی۔ جتنی برائی عرب میں تھی، لیکن مجھے آپ بتائیں کہ ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری **یا یھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانساب رجس من عمل الشیطن** کہ شراب اور جوا یہ شیطانی کاموں سے ہیں، یہ آیت ظہر کی نماز کے بعد اتری۔

اس آیت کی خبر میرے رسول ﷺ نے مدینہ کی گلیوں میں لوگوں کو دی اور جب مسجد نبوی میں یہ آیت پڑھی گئی کہ شراب اور جواء یہ شیطانی کاموں میں سے کام ہیں تو کیا ہوا؟ مدینہ کی گلیوں میں مٹکے شراب کے بہا دیئے گئے۔

ایک صحابیؓ نے شراب پی، اس نے قے کر دی، ایک کے منہ میں شراب تھی اس نے الٹ دی، ایک کے ہاتھ میں گلاس تھا اس نے الٹ دیا، کیوں الٹا کہ قرآن نے کہا **انما الخمر والمیسر والانساب رجس من عمل الشیطان.**

امریکہ میں شراب پر پابندی

ادھر آپ امریکہ میں دیکھو ۱۹۳۷ء میں، امریکہ کے ڈاکٹروں نے حکومت کو مشورہ دیا کہ شراب برائیوں کی جڑ ہے، بیماریاں اس سے پھیلتی ہیں، یہ ام الخبائث ہے، اس کو بند کر دو، امریکہ نے قانون بنایا کہ شراب پر پابندی، لیکن ڈیڑھ سال تک قانون رہا، کسی نے پابندی نہیں کی، اس قانون کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دی گئیں۔

آج چین میں شراب پر پابندی ہے، لیکن پھر بھی وہاں شراب چلتی ہے، لیکن آپ دیکھو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کے نسخہ جات استعمال کرو

میرے بھائیو! شرک ایک بیماری ہے، شرک ایک مرض ہے کہ جس کو قرآن نے کہا فی قلوبھم مرض بتوں کا پوجنا بیماری ہے، شرک کرنا بیماری ہے، بدعت کرنا بیماری ہے، ظلم کرنا بیماری ہے، غیروں کے دروازوں پر سجدہ کرنا بیماری ہے اور قرآن نے کہا کہ اس بیماری کو دور میں نے کیسے کیا؟ کہ ونزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة للمومنين میں نے قرآن میں ایسے نسخے بتا دیئے کہ نسخہ استعمال کرو، شرک کی جڑ کٹ جائے گی۔

قرآن سے جڑ جاؤ

میرے بھائیو! یہ قرآن کا اعزاز ہے کہ اس کے ساتھ جڑ جاؤ تو بلند ہو جاؤ گے، ایم اے پاس کو نوکری نہیں ملتی، بھوکے مرتے ہیں، لیکن قرآن کے حافظ بھوکے نہیں مرتے، جتنے حافظ اتنی مسجدیں، جتنے حافظ اتنے ادارے، یہ تصور ختم ہو گیا کہ جو حافظ ہوگا، وہ لوگوں سے مانگے گا، یہ تصور ختم ہو گیا۔

قرآن کا حافظ اتنی بڑی دولت والا ہوتا ہے کہ اس کا مقابلہ ایم اے اور پی ایچ ڈی والا نہیں کر سکتا، یہ ایک حافظ قرآن کو جو ہمارے ہاں حقیر سمجھتے ہیں، اصل میں یہ خود کمینہ صفت انسان ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ اور خدمت خلق

میرے بھائیو! قرآن کہتا ہے

ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم

سیدنا صدیق اکبرؓ جب خلیفہ بنے تو دل میں نیکیوں کی حسرت ہے، سیدنا صدیقؓ نے مدینہ میں ایک مقام سخ تھا اس جگہ ایک بوڑھی صحابیہؓ رہتی تھی، سیدنا صدیق اکبرؓ اس کی خدمت کیلئے چلے گئے، اس کو کھانا کھلاتے، اس کو پانی بھر کر دیتے، اس کے گھر کی صفائی کرتے۔

ایک دن سیدنا فاروق اعظمؓ بھی وہاں گئے اور اپنی خدمات پیش کیں تو اس نے

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ یہ سارے کام تو ایک شخص کر کے جا چکا ہے دوسرے دن نماز فجر سے پہلے گئے تو وہی جواب ملا، تیسرے دن تہجد کے وقت گئے تو اس نے کہا کہ میں نے کھانا کھالیا ہے اور گھر کی صفائی ہو چکی ہے اور وہ شخص پانی لینے کیلئے پہاڑ پر گیا ہوا ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں راستے میں کھڑا ہو گیا کہ یہ کون ہے؟ راستے میں کھڑے ہیں، چاند کی چاندنی ہے، تیزی سے ایک آدمی پہاڑ کے نیچے سے اترتا ہے اور اس کے بغل میں پانی کا برتن ہے، بڑی جلدی میں میرے پاس سے گزرنا چاہتا ہے میں نے بازو پکڑ لیا، جب میں نے بازو پکڑ کر اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی کہ وہ آدمی اپنے وقت کا خلیفہ ابو بکر تھا۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۳۱۲)

یہ خلافت ہے اور اس کو کہتے ہیں خلافت علی منہاج النبوۃ، یہ نبوت کی طرز کی خلافت ہے۔

میرے بھائیو! جھونپڑیوں کی صفائی کرنے والا، ابو بکر صدیقؓ پر طعنہ لگانے والو کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دنیا کے لالچ میں اقتدار پر قبضہ کیا تھا، جھونپڑیوں کی صفائی کر رہا ہے، بیوہ عورتوں کے پانی بھر رہا ہے، غریب لڑکیوں کو سبزیاں لا کر دے رہا ہے، غریبوں کی بکریوں کا دودھ دوہ رہا ہے اور ٹاٹ کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔

اور جب وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ بیٹا عبدالرحمٰنؓ میں دنیا سے جا رہا ہوں، تو جب میں دنیا سے چلا جاؤں تو مجھے انہی پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا، تو بیٹے نے کہا کہ یہودی کیا کہیں گے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو اچھا کپڑا بھی نہ ملا۔

تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ بیٹا میرا گزارہ کھدر کے انہی پرانے کپڑوں میں ہو جائے گا، اچھا کپڑا مدینہ کی کسی بیوہ کے کام آ جائے گا، یہ وہ اعزاز ہے کہ جو امت میں کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی عظمت

میرے بھائیو! نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قرآن، عمل، تہجد، یہ ان چیزوں پر عمل سب

صحابہؓ نے کیا، خلافت آئی، ابوبکرؓ کے علاوہ عمرؓ، عثمانؓ، علی المرتضیٰؓ، امیر معاویہؓ خلافت انہوں نے سنبھالی، لیکن اس سارے دوران، عشق و محبت کی اس منزل پر صدیق کو کس نے پہنچایا؟ کہ جس منزل کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم قرآن بلند کرتا ہے اور اسی کو شاعر کہتا ہے اور بڑے عجیب انداز میں کہتا ہے!

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

یہ فلسفہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ یہ مقام، یہ مرتبہ جو عشق و محبت کی آخری منزل تک یہ اللہ تعالیٰ کے قرآن نے نصیب فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عشق کو آخری نکتہ پر پہنچایا، یہ کہتا کہ فلاں آدمی دونوں ایک ہیں، یہ آسان ہے، لیکن دونوں کا ایک بننا، یہ بڑا مشکل ہے۔

نبی و صدیق ہمیشہ کا ساتھ

لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ اور نبی کریم ﷺ ایک بنے ہیں، جن چیزوں میں صدیق اکبرؓ کو اختیار تھا کہ وہ نبی ﷺ کے مشابہ ہو جائیں، انہوں نے نبی سے مشابہت کی کہ

حضور ﷺ نے نماز پڑھی	صدیقؓ نے نماز پڑھی
حضور ﷺ نے روزہ رکھا	صدیقؓ نے روزہ رکھا
حضور ﷺ نے حج کیا	صدیقؓ نے حج کیا

لیکن جن کاموں میں صدیق اکبرؓ کے اختیار میں نہیں تھا، نبی کے مثل ہونا، اللہ نے ابوبکرؓ کا یہ اخلاق یہ محبت، یہ ولولہ، یہ آب و تاب، یہ گرمی یہ بہار، یہ الفت، اتنی پسند آئی کہ خلاق عالم نے ان چیزوں کو بھی پیغمبر ﷺ اور ابوبکرؓ کی چیزوں کو ایک کر دیا۔

نبی ﷺ کو عمر اللہ نے ۶۳ سال بخشی صدیقؓ کو بھی اللہ نے عمر بخشی ۶۳ سال۔

نبی ﷺ کی وفات سوموار کے دن ہوئی صدیقؓ کی وفات بھی سوموار کے دن۔

پیغمبر ﷺ کو وفات سے پندرہ دن پہلے بخار آیا صدیقؓ کو بھی پندرہ دن پہلے بخار آیا۔

پیغمبر ﷺ کے پہلے سر میں درد ہوا، صدیقؓ کے بھی پہلے سر میں درد ہوا۔

نبی ﷺ جنازے سے واپس آئے تو بخار آیا صدیقؓ بھی جنازے سے واپس

Maktaba Tul Ishaat.com

آئے تو بخار آیا۔

پیغمبر ﷺ کو وفات سے دو سال پہلے زہر دیا گیا، صدیقؓ کو بھی دو سال پہلے زہر دیا گیا۔

پیغمبر ﷺ کو زہر یہودیوں نے دیا صدیقؓ کو بھی زہر یہودیوں نے دیا

نبی ﷺ کو زہر کھانے میں دیا گیا صدیقؓ کو بھی زہر کھانے میں دیا گیا۔

نبی ﷺ کو زہر گوشت میں دیا گیا صدیقؓ کو زہر بھی گوشت میں دیا گیا۔

نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں ایک صحابیؓ شریک تھا صدیقؓ کے ساتھ کھانے میں ایک صحابیؓ شریک تھا۔

جو نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھا وہ بھی شہید ہو گیا جو صدیقؓ کے ساتھ تھا وہ بھی شہید ہو گیا۔

وہاں نبی ﷺ کو بچا لیا یہاں صدیقؓ کو بچا لیا۔

پھر اس کو بھی دیکھو کہ

پیغمبر نبوت کے بعد تیرہ سال مکے میں رہے۔ صدیقؓ بھی تیرہ سال مکے میں رہے۔

نبی مدینہ میں	صدیق مدینہ میں،
نبی بدر میں	صدیق اُحد میں
نبی خندق میں	صدیق خندق میں
نبی حنین میں	صدیق حنین میں
نبی ۲۷ جنگوں میں	صدیق ۲۷ جنگوں میں

اور تو اور

پیغمبر ﷺ کی بیٹی نے چکی پیسی صدیقؓ کی بیٹی نے چکی پیسی۔ حضرت فاطمہؓ نے چکی پیسی، حضرت اسماءؓ نے بھی چکی پیسی۔ نبی ﷺ کے دو داماد عشرہ مبشرہ میں، صدیقؓ کے دو داماد عشرہ مبشرہ میں۔ پیغمبر ﷺ کے نواسے حضرت حسینؓ کو شہید کیا گیا، صدیقؓ کے نواسے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا گیا۔ نبی ﷺ کے نواسے کو کوفیوں نے شہید کا کی صدیقؓ کے نواسے کو شامیوں نے شہید کیا۔

نبی ﷺ کے نواسے کو شہید کرنے سے پہلے خاندان کو ذبح کیا گیا، صدیقؓ کے نواسے کو بھی شہید کرنے سے پہلے خاندان کو ذبح کیا گیا۔

نبی ﷺ کے نواسے کا سر لٹکایا گیا، صدیقؓ کے نواسے کا بھی سر لٹکایا گیا، نبی ﷺ کی وفات مدینہ میں، صدیقؓ کی وفات بھی مدینہ میں۔ پیغمبر ﷺ کی وفات کا وقت آیا، تو عائشہؓ پیغمبر کے سرہانے بیٹھی ہے، صدیق کی وفات کے وقت بھی عائشہؓ صدیقؓ کے سرہانے بیٹھی ہے۔

پیغمبر ﷺ نے وفات کے وقت کہا کہ حضرت عائشہؓ مسواک لاؤ، صدیقؓ نے بھی وفات کے وقت کہا عائشہؓ مسواک لاؤ۔ پیغمبر ﷺ نے وفات کے وقت فرمایا **اللھم فی الرفیق الا علیٰ** صدیقؓ نے بھی کہا **اللھم فی الرفیق الاعلیٰ**

وفات کے بعد جس چارپائی پر حضور ﷺ کا جنازہ آیا اسی چارپائی پر صدیقؓ کا جنازہ آیا۔

جو چادر نبی ﷺ کے چہرے پر ڈالی گئی، وہی چادر صدیقؓ کے چہرے پر ڈالی گئی۔

جس حجرے میں نبی ﷺ کی قبر بنی اسی حجرے میں صدیقؓ کی قبر بنی اور قیامت کے دن، جس دن نبی اٹھیں گے اسی دن صدیقؓ اٹھیں گے۔ جس طرف نبی ﷺ جائیں گے اسی طرف صدیقؓ جائیں گے اور قیامت کے دن نبی ﷺ مقام محمود پر ہونگے، صدیقؓ بھی مقام محمود پر ہوں گے۔

عشق و محبت کا یہ وہ راز ہے کہ جس کو خدا جانتا ہے۔ عشق و محبت کی یہ آخری منزل ہے، عشق و محبت کی یہ وہ دہلیز ہے کہ جو دنیا میں صرف صدیق اکبرؓ کے حصے میں آئی ہے اور کسی کے حصے میں آسکتی ہے؟

اور میں آپ کو حیران کرنے کیلئے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کی پہلی جنگ، جنگ بدر ہے، جنگ بدر میں چودہ صحابہؓ شہید ہوئے اور صدیق اکبرؓ کی پہلی جنگ کا نام ہے جنگ ذوالقریہ، اس میں بھی چودہ صحابہؓ شہید ہوئے۔

حضور ﷺ کی دوسری جنگ، جنگ اُحد ہے، جنگ اُحد میں ستر صحابہؓ شہید ہوئے، ستر صحابہؓ قید ہوئے اور صدیق اکبرؓ کی جو دوسری جنگ ہے، اس جنگ کا نام ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

جنگ یمامہ، اس میں سات سو قرآن کے قاری شہید ہوئے اور ستر قید ہوئے، ستر صحابی جیل میں گئے تو دوسری جنگ میں ستر قید ہوئے اور جنگ اُحد میں بھی ستر صحابی قید ہوئے۔

ایک ایک چیز میں مشابہت ہے، ایک ایک بات میں مشابہت ہے، نبی و صدیق کا ساتھ اتنا تھا کہ جب حضور ﷺ غار سے آئے، پہلی وحی پر آپ کپکپا رہے تھے تو آپ کو حضرت خدیجہؓ نے فرمایا انک لتصل الرحم وتقری الضیف (بخاری باب کیف کان بدالوحی)

اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کریں گے کیوں؟ تم مہمان نواز ہو، تم صلہ رحمی کرتے ہو اور جب صدیق مکے کے مشرکوں سے تنگ آ کر مکہ چھوڑنے لگے، تو ابن الدغنہ آیا تو اس نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا انک لتصل الرحم و تقری الضیف (بخاری باب ہجرت النبی ﷺ)

تو صلہ رحمی کرتا ہے تو بھی مہمان نواز ہے جو لفظ خدیجہ الکبریٰؓ نے رسول اللہ ﷺ کیلئے کہا، وہ کئی سال کے بعد ابن الدغنہ نے صدیق اکبرؓ کے لئے کہے، یعنی دشمن کے دل میں بھی وہی الفاظ۔

ابوبکر و نبی کی مشابہت، ان کا کردار، ان کی عظمت اور مشابہت ایسی چیز ہے اور اس عشق و محبت کی منزل کوئی دنیا کا شخص نہیں پا سکتا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایمان افروز واقعات

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○
واذ یرفع ابرھم القواعد من البیت واسماعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۲۷)

ترجمہ: اور یاد کر جب اٹھاتے تھے ابراہیم علیہ السّلام بنیادیں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل علیہ السّلام اور دعا کرتے تھے اے پروردگار، ہمارے قبول کر ہم سے بے شک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا

قابل صد احترام بزرگو اور دوستو! حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے امتحانات میں سے ایک امتحان یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرو، اللہ تعالیٰ کے نبی نے خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ سے کیا سوال کیا؟ جو کچھ مانگا وہ بھی بے مثال تھا اور وہ چیز کیا مانگی؟ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر سے کہا کہ تم سارے امتحانات میں کامیاب ہو گئے ہو، اب جو کچھ خدا سے مانگنا چاہتے ہو مانگو، چنانچہ نبی نے مانگا اور جو کچھ مانگا اس کا ذکر بھی قرآن میں ہے کہ مزدور کو مزدوری آخر میں ملتی ہے تو پیغمبر کو مزدوری ملی۔ خانہ کعبے کی مزدوری اور امتحانات میں کامیابی کی مزدوری اور اللہ تعالیٰ سے جو مانگا اللہ تعالیٰ نے وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی جھولی میں ڈال دیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بے مثال مستری و مزدور

اور اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا

واذ یرفع ابراھیم القواعد

اے محمد رسول اللہ ﷺ اس وقت کو یاد کر جب ابراہیم علیہ السلام نے میرے حکم پر کعبے کی دیواریں کھڑی کیں۔ دیکھو مزدور اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہے اور مستری ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہے اور جس نے آباد کرنا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

مستری بھی بے مثال، مزدور بھی بے مثال، آباد کرنے والا بھی بے مثال۔

ایسا مستری نہیں دیکھا کسی نے، نبی ہو کر مستریوں والا کام کرے، یہ بات نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ گھر بے مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ دیکھو یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے گھر بنتے ہیں، کوئی ولی اللہ کا گھر نہیں بناتا، بناتا تو مستری ہے لیکن وہاں گھر بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کا انتخاب کیا، کہ اے نبی یہاں تو مستری بن۔

بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد

قواعد کا معنی، دیواریں، بنیادیں، کھڑی کرنا، تیار کرنا **واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسماعیل** ابراہیم اور اسماعیل دونوں نے بنیادیں کھڑی کیں، حالانکہ جگہ خانہ کعبہ کی ہے، اس جگہ پر نشان حضرت آدم علیہ السلام نے لگایا تھا کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا گھر بنے گا اور پھر اللہ تعالیٰ نے تعمیر کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھیجا کہ جاؤ کعبے کی تعمیر کرو۔

میرے بھائیو! قرآن پاک نے اس کو ان الفاظ میں بھی بیان کیا ہے کہ ....ہم نے ٹھکانہ دیا ابراہیم علیہ السلام کو، اپنے گھر اور جس وقت بنایا **بوانا** نشان لگایا **مکان البیت** جس وقت ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جگہ دی اپنے گھر میں جگہ دی، کیوں جگہ دی **ان لا تشرک** تاکہ کعبہ میں آ کر کوئی شرک نہ کرے، **مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ کسی کو کوئی شریک نہ بنائے، کعبہ کی بنیاد رکھی گئی تاکہ شرک کی جڑیں کاٹی جائیں، کعبہ کیوں بنایا گیا، تاکہ ایک دروازے

Maktaba Tul Ishaat.com

پر دنیا جھکے۔

اگر کعبہ نہ ہوتا اور مسجد نہ ہوتی تو ہر آدمی اپنی اپنی جگہ اور بستی میں شرک کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جدھر بھی ہو، منہ اس طرف کرو، ساری دنیا کے لوگوں کا منہ کعبہ کی طرف ہوگا، گویا کہ سجدہ پروردگار کو ہوگا اور شرک کی جڑوں کو کاٹا جائے گا۔

مکے کے مشرک ۳۶۰ بت خانہ کعبہ میں رکھ کر ان کو سجدہ کرتے تھے، یہ تو بعد کی بات ہے، لیکن کعبہ کس لئے بنایا گیا تھا ان لا تشرک بی شیئا تاکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور کعبہ نہ ہوتا تو شرک جنم لیتا۔ اللہ تعالیٰ نے شرک ختم کرنے کیلئے یعنی لوگ پتھر کی مورتیوں کو سجدہ کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والد آزر بت بناتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بت بنانے والے باپ کے گھر میں، ایسا آدمی بھیجتا ہوں کہ جو بتوں کی جڑوں کو کاٹ دے، جو بت شکن ہو اور اس نے بتوں کا بیڑہ غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے بت گرا دیئے۔

میرا گھر بنا، تاکہ ساری دنیا ان بتوں کے آگے سر جھکانے کی بجائے میرے دروازے پر آ کر سجدہ کرے۔

واذ بوانا لا براھیم مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا تاکہ کوئی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے وطھر بیتی لطائفین اس گھر کو صاف ستھرا بنایا جائے، میں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو کیوں حکم دیا کہ میرا گھر تعمیر کر، تاکہ لوگ بت پرستی چھوڑ دیں، غیروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔

یعنی کعبہ کی بنیاد توحید پر رکھی گئی تاکہ شرک کی جڑیں کٹ جائیں، کعبہ کی بنیاد ایک خدا کی الوہیت کو منوانے پر رکھی گئی۔

اللہ نے قیام کعبہ کی بنیادی وجہ یہ بتائی ان لا تشرک بی شیئا تعمیر کعبہ اس لئے ہے کہ کوئی سر میرے در کے سوا نہ جھکے، جھکے تو میرے دروازے پر،

طواف صرف کعبہ کا ہے

آج دیکھو جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں۔ توحید ان کے چہروں سے ٹپکتی ہے، دو

Maktaba Tul Ishaat.com

چادریں، کفن والی دو چادریں پہن کر کیا کہتے ہیں لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک تیرا شریک کوئی نہیں، اور کعبہ بنایا کس لئے گیا ان لا تشرک بی شینا کوئی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور زبان پر ترانہ کیا ہے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک اے اللہ ساری دنیا تیرے در پر آ کر یہی ترانہ پڑھتی ہے۔ اے اللہ تیرا شریک کوئی نہیں۔

اللہ نے فرمایا کہ میں نے تو ابراہیم علیہ السلام کو کہا تھا کہ کعبہ بنا، میں نے تو اسی وقت کہہ دیا تھا کہ وطھر بیتی لطائفین اور طواف کرنے والوں کیلئے میرے گھر کی صفائی کرنا کہ لوگ اعتکاف کریں، تا کہ لوگ اس گھر کے اندر چکر لگائیں اور تیرے گھر میں آ کر لوگ کہیں کہ ہم نے تیرے گھر میں آ کر سر جھکا دیا اور تیرے گھر کے سوا ہم کسی اور کے گھر کا طواف نہیں کر سکتے۔

آج کل کئی لوگ قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ طواف کیلئے میرے گھر کے سوا کسی اور کا گھر نہیں، طواف تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر کا بھی نہیں ہو سکتا۔ طواف تو پیغمبر دو جہاں کے روضے کا بھی نہیں ہو سکتا۔ قبر کا طواف کیسے ہو سکتا ہے؟ خواجہ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا طواف کیسے ہو سکتا ہے؟ یا بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا طواف کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر طواف کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر کا طواف کرتے۔ اگر قبر پر سجدہ جائز ہوتا تو ابو بکر و عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر پر سجدہ کرتے۔

عرق گلاب سے قبر کو دھونا ثواب اور جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کی قبر کو عرق گلاب سے دھویا جاتا، کیا نبی ﷺ کی قبر کو عراق گلاب سے دھویا گیا؟ (نہیں) ابو بکر و عمرؓ نے نبی ﷺ کی قبر پر طواف کیا؟ (نہیں)

حضور ﷺ نے فرمایا لعن اللہ الیھود والنصاریٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجدا جنہوں نے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۹)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ قبروں کو پختہ نہ بناؤ، قبر پر نہ بیٹھو، قبر پر قبے نہ بناؤ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۸) لیکن آج کل سارا کچھ ہوتا ہے، قبروں کے چھت بنانے سے نبی ﷺ نے

منع کیا۔ قبروں کا طواف کرنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا، قبر کو پختہ بنانے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، قبر پر بیٹھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے، لیکن لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

طواف اللہ تعالیٰ کے گھر کے سوا کسی کا نہیں، طواف قبر کا نہیں ہو سکتا، اگر قبر کا طواف جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر کا طواف کرتے۔

عبداللہ ابن عمرؓ کی اتباع رسول

میرے بھائیو! صحابہ کرامؓ کوئی طریقہ ایسا نہیں کرتے کہ جو کام نبی ﷺ نے نہ کیا ہو۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوری زندگی میں وہ کام نہیں کیا کہ رسول اللہ نے نہ کیا ہو۔

مدینہ سے حج کرنے گئے، جس جگہ پر نبی ﷺ پڑاوؤ ڈالتے تھے اسی طرح یہ رکتے تھے، پیغمبر ﷺ نے جہاں قضائے حاجت کی، وہاں انہوں نے قضائے حاجت کی اور فرمایا کہ میں نے کوئی عمل بھی نبی ﷺ کے خلاف نہیں کیا۔

اور استنجے بھی نبی ﷺ کے حکم کے مطابق کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے استنجے کا یہ طریقہ بتایا ہے۔

سیدنا صدیقؓ کی اتباع رسول ﷺ

حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ چادر کو اوپر کر لو، چادر میلی ہو جائے گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ چادر میلی ہو جائے تو اوپر لے لیں گے، تو فرمایا کہ پھر میری سنت چھوٹ جائے گی، صدیق اکبرؓ نے ساری زندگی چادر کو نیچے نہیں کیا۔

کمال اتباع رسول

ایک صحابہؓ کی چادر ٹخنوں سے نیچے چلی گئی، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے منع کیا ہے کہ چادر ٹخنوں سے نیچے کیوں کرتے ہو، اس نے اس چادر کو اتار کر تنور میں ڈال دیا اور کہا کہ جو چادر نبی ﷺ کی سنت کے خلاف ہو وہ چادر پہننے کی ضرورت نہیں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بیت اللہ توحید کا پیامبر

میرے بھائیو! قرآن کہتا ہے کہ خانہ کعبہ تعمیر ہو رہا ہے۔ اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھر لگا رہے ہیں، اسماعیل علیہ السلام اینٹیں اور گارا پکڑا رہے ہیں، وہ گھر بھی بڑا عجیب ہے کہ بنانے والا بھی بے مثال اور گارا لانے والا بھی بے مثال، کیوں؟ دونوں نبی ہیں اور جس محمد ﷺ نے آباد کرنا ہے وہ بھی بے مثال۔

قرآن کہتا ہے واذ بوانا لابراهيم مكان البيت ان لا تشرك بی شيئا کعبہ اس لئے بنایا گیا تاکہ شرک کی جڑیں کاٹ دی جائیں، تاکہ شرک پر کوڑ لگا دیئے جائیں، تاکہ شرک کے مجسمے گر جائیں، تاکہ شرک کی بنیادوں کو ختم کر دیا جائے اور ساری کائنات اپنی گردن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے سامنے نہ جھکائے، کسی اور کے سامنے سجدہ ریز نہ ہو، کعبہ اس لئے تعمیر ہوا کہ توحید کا پرچم بلند ہو۔

خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کر رہے ہیں اور توحید کے اظہار کے لئے بیت اللہ بنا۔

درود ابراہیمی کا مطلب

مجھے بتاؤ نماز میں درود شریف پڑھتے ہو اللهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم اس کا کیا مطلب ہے؟

اے اللہ درود بھیج محمد رسول اللہ ﷺ پر اور درود بھیج محمد رسول اللہ ﷺ کی آل اور جماعت پر اور کیسے؟ کما صليت جیسے تو نے درود بھیجا على ابراهيم ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا و على ال ابراهيم اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔

آل و اولاد کا مطلب

آل اولاد کا مطلب کیا ہے؟ آل اولاد کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ صرف حقیقی بیٹا ہو، بلکہ جماعت کو بھی آل اولاد کہتے ہیں، ماننے والوں کو بھی آل اولاد کہتے ہیں اور پیروکاروں کو

Maktaba Tul Ishaat.com

اور فالور کو بھی آل اولاد کہتے ہیں۔

پرچم توحید بلند کرنے والے

تو دیکھو ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہر نماز میں درود پڑھتے ہیں۔ نبی پر بھی پڑھتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی پڑھتے ہیں اور کسی نبی پر نہیں پڑھتے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے کسی اور نبی پر درود پڑھتے ہو؟ نہیں حضور ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پڑھتے ہو، کیوں؟ ابراہیم علیہ السلام پر درود اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا گھر اس لئے بنایا تھا تاکہ شرک کی بنیادوں کو اکھاڑ دیا جائے۔

جنہوں نے توحید کا پرچم بلند کیا، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ان کا نام لیکر درود پڑھنے کا حکم دیا ان پر رحمت بھیجو، حالانکہ باقی انبیاء کرامؑ نے بھی توحید کی دعوت دی، شرک کی تردید کی لیکن توحید کیلئے، ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں چھلانگ لگائی، ابراہیم علیہ السلام نے توحید کا ترانہ کعبہ میں بلند کیا، ابراہیم علیہ السلام نے توحید کے اظہار کو برسر میدان کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حج کا اعلان کیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کعبہ کی صفائی کر، تاکہ دنیا کعبہ کا طواف کرے گی للطائفین والقائمین والرکع السجود رکوع بھی کرے گی سجدے بھی کرے گی۔ طواف بھی کرے گی، رکوع کے لائق بھی میرا گھر، سجدے کے لائق بھی میرا گھر، طواف کے لائق بھی میرا گھر۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا واذن فی الناس بالحج حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں اے دنیا کے لوگو! آؤ کعبہ کی طرف یاتوک رجالا وعلی کل ضامر من کل فج عمیق اے اللہ جو کعبہ بنایا ہے۔ ساری دنیا کی توجہ اس کعبے کی طرف کردے، ساری کائنات کی توجہ اس کعبے کی طرف کردے۔

میرے بھائیو! اس کعبہ کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ ﷺ کو مانگا وراسی پشتوں کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں آئے۔

اور اس کعبہ میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے فاروقؓ مانگا تو اگلے ہی دن عمر

Maktaba Tul Ishaat.com

فاروق پیغمبر علیہ السلام کی جھولی میں آ گیا۔

میرے اللہ نے دونوں دُعائیں قبول فرمائیں اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا واذن فی الناس اعلان کر لوگوں میں بالحج حج کا، او لوگو حج کیلئے آؤ، کعبہ تو بن گیا ہے۔ اب اعلان ہو رہا ہے۔ یاتوک رجالا اے نبی تو دیکھے گا۔ دنیا آئے گی۔ ابراہیم علیہ السلام تو پریشان کیوں ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ گھر جو بنایا ہے ساری دنیا اس کا طواف کرے۔

دنیا آئے کہاں سے؟ وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق آخری کونہ، میں تیرا گھر بنا رہا ہوں، جب گھر بن جائے توحج کرنے کیلئے دنیا کے آخری کونوں کے لوگ آئیں۔

دُعائے خلیل علیہ السلام کا اثر

میں آسٹریلیا کے دَورے پر گیا، تو آسٹریلیا کا ایک شہر ہے سڈنی، سڈنی عیسائیوں کا شہر ہے۔ بدھ مت لوگوں کا علاقہ ہے، بت پرستوں کا، میں وہاں ایک جگہ پر جا کر ٹھہرا، تو ایک آدمی سے میں نے پوچھا کہ تو کہاں جا رہا ہے۔ اس نے کہا کہ میں حج پر جا رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہاں سے خانہ کعبہ کتنا دور ہے، کہتا ہے چودہ ہزار میل، اور سڈنی کے سمندر کے کنارے پر میرا گھر ہے اور آگے سورج نکلتا ہے آبادی کوئی نہیں۔

جب اس نے کہا کہ آگے آبادی کوئی نہیں اور صرف سورج نکلتا ہے تو مجھے قرآن کی یہ آیت سمجھ میں آئی یاتین من کل فج عمیق

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ میں دُعا مانگی اے اللہ! اس تیرے گھر میں دنیا کے آخری کونے سے لوگ آئیں، تو جب اس نے کہا کہ میں حج پر جا رہا ہوں، تو مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا یاد آئی کہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر تیرے گھر کا طواف کریں۔

آج طواف کرتے ہیں کہ نہیں؟ کرتے ہیں برف پوش علاقوں سے جہاں کوئی کارخانہ نہیں، جہاں ریڈیو ٹیلی ویژن نہیں، مشینری نہیں، کوئی گاڑی نہیں چلتی، وہاں سے

Maktaba Tul Ishaat.com

لوگ حج پر جاتے ہیں کہ جن کو، زبان کوئی نہیں آتی، بول نہیں سکتا۔

میں نے حج پر دیکھا کہ بہت خوبصورت لوگ ہیں، زبان نہیں آتی، لیکن لفظ ان کی زبان پر کیا جاری ہے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک اور یہ کہہ کر کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور جب وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے تو۔

مجھے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی یہ دعا یاد آرہی تھی کہ ابراہیم علیہ السّلام نے دُعا میں کہا تھا یاتوک رجالا و علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق کہ ایک وقت آئے گا کہ دنیا کے ایک ایک خطے سے آکر لوگ اس کعبہ کا طواف کریں گے اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں گے۔

جب کعبہ پر نظر پڑے تو

قرآن کہتا ہے اے دنیا کے لوگو، کعبہ میں آؤ، کعبہ کا طواف کرو، کعبہ میں رو۔ علماء کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی خانہ کعبہ میں جاتا ہے پہلی نظر جب کعبہ پر پڑتی ہے جو دل میں مراد ہو، اللہ تعالیٰ جھولی بھر دیتا ہے، جو آدمی روئے اللہ تعالیٰ اس کے رونے کو ضائع نہیں کرتے۔

کعبہ میں دُعا کی جو قبول ہوئی

میرے بھائیو! ایک بات بتاتا ہوں کہ یہ جو جگہ ہے اس جگہ کا سودا ہوا، ساڑھے سات لاکھ روپے میں، تاریخ طے ہوگئی اور جا کر ملتزم سے چمٹ کر دُعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ پیسے نہیں ہیں لیکن میری حاجت کو پورا کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔

واپسی پر میں دبئ گیا تو مجھے وہاں ایک آدمی ملا، اس نے کہا کہ فاروقی صاحب سنا ہے کہ آپ ادارہ بنا رہے ہیں، تو میں نے کہا کہ جی اس نے پوچھا کہ کوئی خدمت ہو تو بتائیں تو میں نے صورتحال سے آگاہ کیا، اس نے ساڑھے چار لاکھ وہیں ادا کر دیئے۔

اور یہ پیسے اس آدمی نے نہیں دیئے، اصل میں وہ دُعا تھی جو ملتزم میں مانگی گئی تھی۔ اس جگہ کی دُعا کی برکت سے، اس نے ساڑھے چار لاکھ دیئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میں آپ سے کہتا ہوں کہ کوئی دنیا کی مشکل ہو، اللہ تعالیٰ کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ، خانہ کعبہ کا جو دروازہ ہے اس کو ملتزم کہتے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے بھی وہیں کھڑے ہو کر دُعائیں مانگی تھیں، اے اللہ! میں تیرے دروازے پر تیری چوکھٹ پر رو رہا ہوں۔

خلوص کی دُعا

میں حج کرنے گیا تو مجھے ایک آدمی نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عجیب بات بتائی۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ملتزم پر چڑھا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے پنجابی میں بات کر رہا تھا وہ کہہ رہا ہے رہا گل آنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ رب سے کیا باتیں کر رہا ہے ربا گل سن اسی اپنے علاقے وچ بڑے جرائم پیشہ لوگ آں، لیکن ایک گل سن لے، کوئی لگا بھرا قتل کر کے ساڈھے دروازے تے آجائے، اسی کدی اونوں واپس نہیں گھلیا، قتل کر کے ہمارے دروازے پر آجائے کہ میں تیرے دروازے پر آگیا ہوں کہ مجھے معاف کردے ہم معاف کر دیتے ہیں لیکن میں سارے گناہ کر کے تیرے دروازے پر آچکا ہوں اگر تو معاف نہیں کرتا تو پھر تیرے اور میرے میں کیا فرق ہے؟

حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی دُعا میں اتنا اثر معلوم ہوا کہ میں نے کہا کہ میرے سارے حج کا ثواب لے لے اور مجھے اس دُعا کا ثواب دے، دے اس نے کہا کہ میں نے تو رب سے بات کی ہے پتہ نہیں معافی ملی ہے یا نہیں؟

وہاں جا کر نظام ہی عجیب ہوتا ہے، بڑے بڑے گناہ گار روتے ہیں، لیکن بڑے بڑے بدنصیب ایسے دیکھے کہ جن کو کعبہ میں رونے کی توفیق نہیں ہوتی۔ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو طواف کرتے ہیں تو ان کا رونا بھی بند نہیں ہوتا۔

علماء کہتے ہیں کہ جب آدمی کعبہ کا طواف کرتا ہو تو وہ فرشتوں کے سائے میں ہوتا ہے، ہر وقت کعبہ میں آواز آتی ہے مانگ کیا مانگتا ہے، آج جو کچھ تو مجھ سے مانگے گا میں تیری جھولی بھرنے کیلئے تیار ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ میں دُعا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے میں ایک دُعا مانگی تھی انک تسمع کلامی اے اللہ تو میری بات تو سن رہا ہے اور تو میری اوقات کو جانتا ہے دُعا کر رہے ہیں کعبے میں کھڑے ہو کر، تیرا اور میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کر رہا ہے اللھم انک تسمع کلامی اے اللہ میری بات کو سن رہا ہے اور تو میری اوقات کو جانتا ہے اور آگے فرمایا اور تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے اور تجھ پر میری کوئی چیز پوشیدہ نہیں میں منگتا تیرے دروازے پر حاضر ہوں۔

کون فرما رہا ہے؟ دنیا کا سب سے بڑا سردار، جس کے قدموں میں جنت ہے وہ فرما رہا ہے میں تنگ دست فقیر ہوں اے اللہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے کوئی گناہ نہیں تھا۔ اے اللہ میں منگتوں کی طرح تجھ سے مانگ رہا ہوں۔ جس طرح کوئی آدمی ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔ اے اللہ میں اس طرح تیرے دروازے پر سر رکھ رہا ہوں۔

دنیا کا سب سے بڑا سردار کعبہ کے دروازے پر سر رکھ کر کہتا ہے کہ اے اللہ میں اس آدمی کی طرح تیرے دروازے پر آیا ہوں کہ جس کا کوئی سہارا نہ ہو، تنگ دست ہو، جس کا کوئی مشکل کشا نہ ہو، جس کا کوئی حاجت روا نہ ہو، تیرے دروازے پر آ کر اس کا کام بن سکتا ہو۔

میں نے اپنی گردن تیرے در پر ڈال دی ہے۔ میرے آنسو تیرے دروازے پر بہہ رہے ہیں اور میں اپنے جسم کو تیری چوکھٹ پر رکھ رہا ہوں، اور اپنا ماتھا تیرے دروازے پر رگڑ کر کہتا ہوں کہ دنیا کا سب سے بڑا سردار تیرے دامن کو پکڑ کر کہتا ہے۔ اے اللہ! میری مشکل کشائی تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا۔ میں تیرے صحابہؓ کو تیرے دروازے پر لے آیا ہوں۔ ان کو کامیاب کر دے۔ یہ تیرے بندے ہیں، نا کام کر دے تیرے بندے ہیں۔

لیکن میں سفید داڑھی کے ساتھ تیری چوکھٹ پر صدا دیتا ہوں کہ اے اللہ تیرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے دروازے پر رو رہا ہے، مجھے اُمید ہے کہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ مسلمانو یہ دنیا کا سب سے بڑا سردار کعبہ میں رو رہا ہے۔

شفاعت سے محروم کون؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر غور کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو آدمی مکے میں آیا اور

Maktaba Tul Ishaat.com

مدینہ میں نہ آیا، وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہا۔

میرے بھائیو! حضور اکرم ﷺ کے روضہ پر جانا اور کعبہ میں جانا یہ بہت بڑا شرف ہے۔ میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے لوگ اور روساء کعبہ میں رو رہے ہیں وہاں تو ہر آدمی کے جسم پر دو ہی کپڑے ہیں، ایک اوپر کپڑا ہے ایک نیچے کپڑا ہے اور توحید کی صدا ہے۔

عبادات کا خلاصہ توحید ہے

مسلمانو! عقیدے کو درست کرو۔

جب آدمی حج پر جاتا ہے	تو توحید کا اقرار کرتا ہے۔
جب آدمی نماز پڑھتا ہے	توحید کا اقرار کرتا ہے۔
جب روزہ رکھتا ہے	توحید کا اقرار کرتا ہے۔
جب زکوٰۃ دیتا ہے	توحید کا اقرار کرتا ہے۔

سب سے بڑی بات، توحید کا اقرار ہے، دین کا اقرار ہے، شریعت کا اقرار ہے۔

میرے بھائیو! ۹ ذی الحج کو فجر کے بعد سے تکبیریں آپ نے پڑھنی ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ اور ۱۳ ذی الحج عصر تک آپ نے پابندی کے ساتھ پڑھنی ہیں، تا کہ ان حاجیوں کے ساتھ آپ کی مشابہت ہو جائے، جو حج وہاں ہو رہا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○

(پارہ ۱۳، سورۃ ابراہیم، آیت: ۳۵: ۳۸)

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ: اور جس وقت کہا ابراہیم نے اے رب کر دے اس شہر کو امن والا اور دور رکھ مجھ کو اور میری اولاد کو اس بات سے کہ ہم پوجیں مورتوں کو، اے رب انہوں نے گمراہ کیا بہت لوگوں کو سو جس نے پیروی کی میری سو وہ تو میرا ہے، اور جس نے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے رب میں نے بسایا ہے اپنی ایک اولاد کو میدان میں کہ جہاں کھیتی نہیں، تیرے محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تا کہ قائم رکھیں نماز کو سو رکھ بعضے لوگوں کے دل کہ مائل ہوں اس کی طرف اور روزی دے ان کو میووں سے شاید وہ شکر کریں۔ اے رب ہمارے تو تو جانتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں چھپا کر اور جو کچھ کرتے ہیں، دکھا کر اور مخفی نہیں اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز زمین میں نہ آسمان میں۔

بزرگان محترم! آپ حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے عنوان پر دوسرا جمعہ ہے، پچھلے جمعہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ابتدائی خدمات اور آتش نمرود کا واقعہ بیان کیا تھا کہ آتش نمرود کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا امتحان لیا اور وہ امتحان بھی بڑا عجیب تھا۔

حضرت ہاجرہ علیہا السّلام و اسماعیل علیہ السّلام مکہ میں

میرے بھائیو! آج حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اس امتحان کا ذکر کرنا ہے کہ بڑی دعاؤں سے ایک بچہ ملا، تو بچے کی ولادت کے بعد ابھی چند دنوں کا بچہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے ابراہیم! اس بچے کو اس کی ماں سمیت کنعان کی بستی سے چلو اور مکہ کی بستی میں چھوڑ آؤ، مکہ کی بستی میں، وہاں مکے میں تو کوئی آبادی نہیں تھی، خانہ کعبہ کا صرف نشان تھا، تعمیر نہیں تھی، عرفات کا میدان تھا، کوئی آدمی آتا جاتا نہ تھا۔ پیغمبر نے اپنی بیوی سیدہ ہاجرہؑ سے کہا کہ اٹھو، ہاجرہؑ اٹھی، ہاجرہؑ چلنے لگی، بچہ بھی ساتھ ہے، سواری پر بیٹھے، پیغمبر ایک سواری پر سوار ہیں۔

تو راستے میں ہاجرہؑ کہتی ہے کہ کہاں جانا ہے پیغمبر بولتے نہیں، کدھر لے جاتے ہو؟ نبی بولتے نہیں، جب تنگ آ کر بیوی نے کہا کہ اپنا شہر چھوڑ دیا، اپنا گھر چھوڑ دیا، ساری

Maktaba Tul Ishaat.com

عمر رو رو کر بچہ مانگا، جب پیدا ہو گیا تو اس کو لے جانے کا حکم ہو گیا، کیا بات ہے، بولتے کیوں نہیں؟ تو پیغمبر نے زبان سے بات نہیں کی، اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تیرے ساتھ بولنے کی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں ہے۔

اور حکم یہ ہے کہ اس بچے کو ماں کی گود میں رکھو اور بچے کو ماں سمیت جنگل میں چھوڑ آؤ۔ پیغمبر کنعان سے چلے، عراق کی زمین سے چلے، پیدل چلے، در بدر پھرے، اور پتھروں کی چڑھائی، سفر کی مشکلات، دھوپ، اندھیرا، رات، تاریکی، کلام کرنے کی اجازت نہیں، امتحان تو دیکھو، آزمائش تو دیکھو۔

جب مکے کی زمین آئی۔ مکے کی بستی آئی۔ ایک پہاڑ پر حکم دیا کہ یہاں ٹھہر جاؤ، ہاجرہؓ نے بچے کو اٹھایا، کپڑا ساتھ لیا، بیٹھ گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نے سواری موڑی۔

حضرت ہاجرہؓ دامن پکڑ کر کہتی ہے، کس کے سہارے چھوڑ کر جاتا ہے؟ یہاں تو کوئی آدمی نہیں ہے۔ کوئی چرند پرند نہیں ہے۔ یہاں تو کوئی سبزہ نہیں ہے۔ یہاں تو پانی نہیں ہے۔ یہاں تو کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ کس کے سہارے چھوڑتا ہے؟

پیغمبر نے اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میرا کوئی سہارا نہیں، سہارا پروردگار کا ہے، مجھے حکم ہے کہ میں تجھے جنگل میں چھوڑ کر واپس چلا جاؤں۔ میں اپنے خدا کی تعمیل کروں گا۔ مجھے بچے کی پرواہ نہیں، بیوی کی پرواہ نہیں۔

اس امتحان کو تو دیکھو کہ رو رو کر بچہ مانگا گیا اور پیدائش کے بعد حکم ہوا کہ جنگل میں چھوڑ آؤ۔

پیغمبر علیہ السلام بچے کو لے کر خانہ کعبہ کے قریب پہنچے، صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان میں بچے کو چھوڑ دیا اور خود چلے گئے، حضرت ہاجرہؓ اکیلی ہے، بچہ گود میں ہے، جنگل ہے، تنہائی ہے، دوپہر ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں، کوئی دیکھنے والا نہیں۔

ایک شخص بھی وہاں آباد نہیں، کوئی پانی نہیں، کوئی سبزہ نہیں، کوئی کھانے کا انتظام نہیں، جنگل ہے، جب اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ پیغمبر نے کیا، تو ہاجرہؓ نے کہا کہ اگر حکم اللہ تعالیٰ کا ہے تو اب ابراہیم علیہ السلام! مجھے تیری بھی ضرورت نہیں ہے، وہ بھی ایک نبی کی ماں تھی، وہ بھی نبی کی ایک بیوی تھی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کی عظیم قربانی

میرے بھائیو!

اسماعیل علیہ السّلام گود میں ہے، ایک دن گزر گیا، دو دن گزر گئے، جب تین دن ہوئے، مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا، بچہ تڑپنے لگا، ماں تڑپنے لگی، کھانے کا سامان ختم ہو گیا، جب ماں نے دیکھا کہ اس وادی غیر ذی زرع میں میرا بچہ پیاسا ہے تو قرآن پاک نے اس دعا کو نقل کیا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ پیغمبر جب وہاں پہنچے تو پیغمبر نے واپسی پر ایک دُعا مانگی تھی۔ وہ دُعا کتنی عجیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قرآن کے ٹیپ میں محفوظ کر لیا اور وہ دعا یہ تھی۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم

اے اللہ! میں نے تیرے گھر کے دروازے پر وادی غیر ذی زرع میں، جہاں سبزہ کوئی نہ تھا اپنے لخت جگر کو تیری چوکھٹ پر رکھ دیا ہے، اب اس کے ذریعہ سے اپنے گھر کو ایسا آباد کر کہ پوری دنیا میں ابراہیم علیہ السّلام اور اسماعیل علیہ السّلام کا نام گونج اٹھے۔

بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم.

تیرے گھر کے دروازے پر، تیرے گھر کی چوکھٹ پر میں اپنے چھوٹے سے بچے کو چھوڑ آیا ہوں۔

ربنا لیقیموا الصلوٰۃ

اے اللہ دنیا یہاں نماز پڑھے، آج تو کوئی آدمی نہیں ہے، لیکن دنیا یہاں نماز پڑھے

فاجعل افئدۃ من الناس

اس بات پر غور کرو جنگل میں کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنسو تھے اور نبی رو رہا تھا پروردگار کے دروازے پر کہ چھوٹا سا معصوم بچہ، دودھ پیتا بچہ، وہ بچہ جنگل میں چھوڑ دیا۔

دُعائے خلیل علیہ السّلام کا اثر

جب چلے تو بیوی سے کہا کہ مجھے تیرے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہیں، لیکن

Maktaba Tul Ishaat.com

خود تو انسان تھے، بشر تھے، پیغمبر نے رو کر کہا، اے اللہ میں تو تیرے حکم پر جا رہا ہوں، لیکن اس بچے کے ذریعہ اپنے اس گھر کو ایسا آباد کر کہ فاجعل افئدة من الناس مشرق و مغرب کی دنیا اس گھر کی طرف چلے، دنیا تیرے گھر کی زیارت کو آئے، آج حج کا موقع آتا ہے۔

چینی بھی کہتا ہے کہ میں نے حج پر جانا ہے، پاکستانی بھی کہتا ہے کہ میں نے حج پر جانا ہے، انڈین بھی کہتا ہے کہ میں نے حج پر جانا ہے۔

میرے دوستو!

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چھوڑ کر چلے تو پانی ختم ہوا، حضرت ہاجرہؓ پہاڑ پر چڑھ کر دیکھتی ہیں کہ شاید یہاں سے پانی مل جائے، شاید کوئی آبادی ہو، صفا کی پہاڑی پر چڑھیں اور جب کچھ نظر نہ آیا تو پھر مروہ کی پہاڑ پر چڑھیں اور جب درمیان میں پہنچیں تو بچہ نظر نہیں آتا تھا، حالانکہ جب صفا پر چڑھتی تھیں تو بچہ سامنے تھا جب مروہ پر چڑھتی تھیں تو بچہ سامنے تھا جب درمیان میں جاتی تھیں تو بچہ نظر نہیں آتا تھا تو وہاں سے بھاگ کر گزرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ جاؤ جا کر صفا مروہ پر دیکھو وہاں نشان لگے ہوئے ہیں کہ یہ سبز رنگ کے نشان ہیں، یہاں حاجی بھاگ کر گزرتا ہے۔ یہاں محمد مصطفیٰ ﷺ آئیں گے وہ بھی بھاگ کر گزریں گے، یہاں موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے وہ بھی بھاگ کر گزریں گے، پاکستان کا سربراہ آئے گا بھاگ کر گزرے گا، کوئی غریب آدمی آئے گا وہ بھی بھاگ کر گزرے گا۔

حج کس کا نام ہے؟

کیوں؟ حج کس چیز کا نام ہے، حج نام ہے ہاجرہؓ کی اداؤں کا، حج نام ہے اسماعیل علیہ السلام کی وفاؤں کا، حج نام ہے ابراہیم علیہ السلام کی دُعاؤں کا۔

محبت خداوندی میں

ہاجرہؓ کی ادا دیکھو، کہ جب ہاجرہؓ پہاڑ پر چڑھتی ہے، بچہ نظر آتا ہے اور جب

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرے سے پہاڑ پر آئیں تو بچہ نظر آتا ہے تو جب درمیان سے گزرتی ہیں تو بچہ نظر نہیں آتا وہاں سے بھاگ کر گزرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بھی حاجی حج کرنے آئے گا یہاں ہاجرہ علیہ السلام کی طرح پہلے صفا پر چڑھے گا پھر مروہ پر چڑھے گا، درمیاں میں آئے گا تو بھاگ کر گزرے گا۔

کیوں؟ میں دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ اپنے شوہر کو چھوڑ دیا، بچے کو سینے سے لگالیا، حکم میرا تھا۔

اور جب ماں پہاڑ سے نیچے اتر آئی۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے، روتی ہوئی آئی کہ اب میرا بچہ نہیں بچتا اور کیا دیکھتی ہے کہ بچہ تڑپتا ہوا جب پاؤں کی ایڑی زمین پر لگا رہا ہے، تڑپتے ہوئے جب اس نے زمین پر ایڑی ماری تو چشمہ نکل آیا، اسی کو آب زم زم کہا جاتا ہے۔

وہ زم زم کا پانی، زم زم کا معنی کیا ہے؟ زم زم کا معنی ہے ٹھہر، ٹھہر، جب پانی نکلتا تھا تو سیدہ ہاجرہؑ اس کے اردگرد پتھر لگاتی تھیں اور کہتی تھیں ٹھہر، ٹھہر!

پانی کا چشمہ نکلا نبی کے قدم سے، یہ قدم کوئی معمولی تو نہ تھے۔ یہ تو پیغمبر کے قدم تھے۔ چھوٹا سا بچہ ہے، ایڑی لگاتا ہے، تو پانی کا چشمہ نکلا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اسی جگہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا۔

زم زم کی خصوصیت

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں لگے تو زم زم نکلا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاؤں سے یہاں ہدایت کے چشمے نکل آئے، جگہ ایک ہے، شہر ایک ہے، علاقہ ایک ہے۔

میرے بھائیو! آج ہزاروں سال گزر گئے، نبی ﷺ کی ایڑی پانی پر لگی تو اس پانی کا، نہ رنگ بدلتا ہے، نہ ذائقہ بدلتا ہے، نہ خوشبو بدلتی ہے۔

کبھی آپ نے غور کیا کہ جس پانی کو نبی کی ایڑی لگی، اس کا نہ رنگ بدلے، نہ مزہ بدلے، نہ خوشبو بدلے۔

آپ کسی تالاب کا پانی دیکھیں، چند دنوں کے بعد اس کا رنگ بدل جائے گا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ذائقہ بدل جائے گا۔ خوشبو بدل جائے گی۔ نہ رنگ محفوظ ہے نہ ذائقہ محفوظ ہے، لیکن صدیاں گزر گئیں۔ علاقے بدل گئے، وہ مکہ جہاں پانی نہیں، وہ مکہ جہاں سبزہ نہیں، وہ مکہ جہاں پھل نہیں ہوتے۔ اس مکے میں پانی کا چشمہ نکلا، ہزاروں سال گزر گئے، نہ رنگ بدلے، نہ ذائقہ بدلے، نہ خوشبو بدلے، کیوں؟ اس پانی کو نبی کی ایڑی لگی۔

جس پانی کو نبوت کی ایڑی لگی، وہ پانی نہیں بدلتا اور جس جسم کو نبوت کا جسم لگے وہ صحابہ کرامؓ کیسے بدل گئے، پانی کو ایڑی لگی ہزاروں سال گزر گئے۔ پانی کا نہ رنگ بدلا، نہ ذائقہ بدلا، نہ خوشبو بدلی، صدیق و عمرؓ آج چودہ سو سال سے ساتھ سوئے ہوئے ہیں، کیسے بدل گئے؟ جن کے ہاتھ نبی ﷺ کے ہاتھوں میں آئے، کیسے بدل گئے؟ جن کے جسم نبی ﷺ کے جسم کے ساتھ لگے کیسے بدل گئے؟

سب سے بلند ہے حکم خداوندی

میرے بھائیو!

یہ پیغمبر کا اعزاز ہے اور اس کے بعد حکم ہوا کہ تم نے آزمائش کو پورا کر دیا ہے، امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ حقیقت میں اللہ ان امتحانات سے اپنی الوہیت و ربوبیت اور اپنی توحید کا پرچم بلند کرنا چاہتا ہے اور امت کو بتانا چاہتا ہے کہ کائنات کے لوگو سب سے بلند چیز، نہ نبوت ہے، نہ رسالت ہے۔

بلکہ سب سے بلند میں اور میرا حکم ہے، یہ ہے فلاسفی اس واقعہ کی۔ اس واقعہ کی اصلی روح یہ ہے، اصلی روح حکم الٰہی کی پابندی، اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی، یہ روح ہے اس وقعہ کی اور امتحانات کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سلام علی ابراھیم

اے ابراہیم علیہ السلام آپ پر سلام ہو، تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کر دیا ہے، تم نے پروردگار کے احکام کی پابندی کی ہے۔

امتحانات خلیل علیہ السلام کا نتیجہ

پیغمبر کے ہر امتحان میں عبرت شامل ہے، نصیحت شامل ہیں، اسلام دنیا کو بتانا

Maktaba Tul Ishaat.com

چاہتا ہے کہ مقابلے میں جب خدا کا حکم ہو۔

اولاد کی کوئی حقیقت نہیں، جان کی کوئی حقیقت نہیں، بیویوں کی کوئی حقیقت نہیں، بچوں کی کوئی حقیقت نہیں، ماں کی کوئی حقیقت نہیں۔

آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سارے امتحانات سے یہی نتیجہ نکالیں گے۔

نبی کی ہر چیز میں برکت ہے

میرے بھائیو!

آخر میں ایک بات کہہ کر ختم کرتا ہوں۔ نبی کے پاؤں میں برکت، نبی کے حج میں برکت، نبی کے لعاب میں برکت، نبی کے شہر میں برکت، نبی کے پسینے میں برکت، نبی کے مدینے میں برکت۔

اس برکت کو دیکھو کہ زم زم نہ بدلا، رنگ نہیں بدلا، ذائقہ نہیں بدلا، نہ خوشبو بدلی، اس لئے کہ پانی کو نبوت کے قدم لگے، جس کو نبوت کا وجود لگے وہ صحابہؓ کیسے بدلے۔

میں نے ایک حاجی سے پوچھا کہ یہ زم زم کا پانی تم کب لائے۔ اس نے کہا کہ دس سال گزر گئے۔ دس سالوں میں نہ رنگ بدلا، نہ مزا بدلا، نہ خوشبو بدلی۔

مکے کے پانی میں برکت ہے، حاجی صاحب، مولوی صاحب، حج کر کے آتے ہو، کہتے ہو کہ کھجوروں میں بڑی برکت ہے۔ یہ مدینہ شریف کی کھجور ہے، کئی لوگ کہتے ہیں مولوی صاحب یہ کھجور کا تحفہ ہے، یہ کہاں سے کھجور آئی ہے؟ یہ مدینہ سے آئی ہے، یہ رومال کہاں سے لیا ہے؟ یہ مکے کا رومال ہے، یہ مدینہ شریف کا رومال ہے، یہ خاک شفا کہاں سے ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ کی خاک ہے ہائے برکت مانتے ہو۔

آج چودہ صدیاں بیت گئیں، مکے کے پتھروں میں برکت مانتے ہو، مکے کے پہاڑوں میں برکت مانتے ہو، کھجوروں میں برکت مانتے ہو، مدینے کے کپڑے متبرک مانتے ہو سر کی ٹوپی جو مکہ سے آئی اس میں برکت مانتے ہو، مکے و مدینہ کی تسبیح میں برکت مانتے ہو، جو چودہ سو سال سے نبی ﷺ کے روضے میں سوئے ہوئے ہیں ان میں برکت نہیں مانتے، کھجوروں میں برکت ہے، پانی مین برکت ہے، کپڑے میں برکت ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میں نے جدہ میں لوگوں کو دیکھا، ایک ریال میٹر کپڑا، وہی کپڑا مکے میں ۵ ریال میٹر ہے، ایک حاجی سے میں نے کہا یہاں مہنگا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ مکہ نہیں ہے؟ اس نے بڑی بات کہی، میں نے کہا کہ مدینہ سے یہ پودینہ خریدتے ہو، اتنا مہنگا، جدہ سے جاتے ہوئے خرید و، کہتے ہیں کہ جدہ میں پودینہ ہے، مثال کے طور پر ۵ ریال کلو ہے اور مدینہ شریف میں ۱۵ ریال کا کلو، میں نے کہا کہ دس ریال زیادہ کیوں لگاتے ہو، کہتے ہیں کہ یہ محمد ﷺ کا مدینہ ہے، یہ برکت نہیں ہے؟ اتنی برکت ہے۔

مدینہ کی مٹی میں شفا ہے، نبی ﷺ کی وجہ سے اس میں برکت ہے، یہ کھجور مدینہ کی مٹی سے اُگی ہے، یہ کپڑا ہے اس کو مدینہ کی ہوا لگی ہے، مدینہ کی ہوا میرا ایمان ہے، نبی ﷺ کے جسم پر، چودہ صدیاں بیت گئیں۔ حضرت ابوبکرؓ، نبی ﷺ کے ساتھ سویا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ سویا ہوا ہے اور چودہ سو سال پہلے سارے صحابہ کرام محمد ﷺ کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پیغمبر ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہیں۔ آج کپڑے، مٹی اور پانی میں برکتیں مانتا ہے جو چودہ سو سال پہلے نبی کے ساتھ بیٹھے رہے، ان میں برکت نہیں مانتا۔

اہمیت قربانی

میرے بھائیو! ایک دو باتیں قربانی کے حوالہ سے سماعت فرمائیں، حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دنوں میں اللہ کو قربانی کے جانور ذبح کرنے سے بڑا کوئی عمل پسند نہیں۔ سب سے بڑا عمل قربانی کے جانور ذبح کرنے کا کام ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

قرآن پاک میں آتا ہے ان صلاتی میری نماز و نسکی اور میری قربانی و محیای و مماتی میری زندگی اور میری موت لله رب العالمین اے اللہ صرف تیرے لئے ہے قربانی کا خالص تصور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اس پر اللہ کیا انعام عطا کرتا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کے جسم پر جتنے بال ہوتے ہیں، قربانی کرنے والوں کو ان جسموں کے بالوں کے برابر نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔ (رواہ ترمذی)

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک مسئلے کی بات کہ گائے میں سات حصے ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم وسنن، ابو داؤد) اگر سات حصوں میں ایک بھی حصہ کسی قادیانی یا شیعہ کا شامل کرلیا تو سب کی قربانی باطل اور ناجائز ہوگی۔

میرے بھائیو! میں انہیں الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ ○

(پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۹۷)

ترجمہ: حج کے چند مہینے ہیں معلوم، پھر جس نے لازم کرلیا ان میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانہ میں اور جو کچھ تم کرتے ہو نیکی اللہ تعالیٰ اس کو جونتا ہے اور زادراہ لے لیا کرو کہ بیشک بہتر فائدہ زادراہ کا بچنا ہے سوال سے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل مندو۔

حج اسلام کا چوتھا رکن ہے!

بزرگان محترم برادران عزیز! آج آپ کے سامنے حج کی مناسبت سے فضائل حج کے عنوان پر ان شاء اللہ جمعہ کا بیان ہوگا اور آئندہ جمعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی، آپ کے امتحان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رفعت کا ذکر ان شاء اللہ علیحدہ جمعہ ہوگا، ان کے آتش نمرود کا واقعہ اور فضائل قربانی کا بیان شروع کریں گے۔

چونکہ لوگ حج پر جارہے ہیں، ذی قعدہ کا مہینہ ہے، اس لئے فضائل حج کیلئے دوسرے پارے کی وہ آیات کریمہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حج کی فرضیت کا ذکر کیا ہے اور حج کے فلسفہ کا ذکر کیا ہے وہ آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حج کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ حج کی فلاسفی، حج کی حقیقت اور حج کا اصل مفہوم بیان فرمایا

الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج

قرآن پاک میں یہ چند الفاظ ہیں، اس سے حج کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔

حج عربی زبان کا لفظ ہے اور حج کا معنی ہے ارادہ کرنا، اسلام کے پانچ ارکان ہیں، ان ارکان میں چوتھا نمبر حج کا ہے۔

پہلا رکن کلمہ طیبہ، دوسرا رکن نماز، تیسرا روزہ، چوتھا حج، پانچواں زکوٰۃ، ان پانچ ارکان میں چوتھا رکن حج ہے۔

رکن عربی زبان میں کہتے ہیں ستون کو تو جس عمارت کا ستون کوئی نہ ہو، دیوار کوئی نہ ہو وہ عمارت کھڑی نہیں رہتی گویا کہ یہ اسلام کا ایک ستون ہے حج۔

اور عربی زبان میں حج کا معنی ہے ارادہ کرنا اور اصطلاح شریعت میں حج ان مخصوص عبادت کو کہتے ہیں کہ جو خانہ کعبہ میں جا کر اور مدینہ منورہ میں قیام سے عمل میں آتی ہے، اس کو عربی زبان میں حج کہتے ہیں۔

حج کی کیا کیفیت ہے، حج کا کیا طریقہ ہے، حج کا فلسفہ کیا ہے، حج کیوں کرایا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو حج کی کیوں ضرورت پیش آئی، یہ ساری باتیں ان شاء اللہ آج آپ کے سامنے بیان ہوں گی۔

ارکان اسلام کا فلسفہ

میرے بھائیو! اسلام کے جتنے بھی ارکان ہیں، ان کا ایک ہی فلسفہ ہے اور وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت سے خوش رکھو، نبی کو اطاعت سے خوش رکھو، اور مخلوق کو اس کی خدمت سے خوش رکھو، یہ اسلام کا خلاصہ ہے یہ ہے اسکی تلخیص اللہ کو عبادت سے راضی کرلو، نبی ﷺ کو اطاعت سے راضی کرلو، مخلوق کو خدمت سے خوش رکھو۔

یہ وہ بات ہے کہ جو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن پاک کے ترجمہ میں لکھی ہے کہ میں نے چالیس سال تک قرآن کا ترجمہ تفسیر پڑھائی ہے، چالیس سال قرآن کا ترجمہ وتفسیر پڑھانے کے بعد جو نچوڑ نکالا ہے، وہ تین چیزیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت سے، حضور ﷺ کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے خوش رکھو یہ فلسفہ ہے۔

اب یہ جو ارکان اسلام ہیں ان کا فلسفہ کیا ہے؟ مثلاً کلمہ شہادت ہے، نماز ہے، روزہ ہے، حج ہے، زکوٰۃ ہے۔

ان کا فلسفہ صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی حاجت روان ہیں، کوئی بگڑی بنانے والا نہیں، پوری کائنات میں اس کے حکم کے بغیر پتہ نہیں حرکت کرسکتا ہے، پانچوں ارکان کا فلسفہ توحید ہے۔ پانچ ارکان ہیں۔

(۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) حج (۵) زکوٰۃ

ان کا فلسفہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں اور آپ اس پر غور کریں دیکھیں نماز بدنی عبادت ہے، روزہ بھی بدنی عبادت ہے، زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور حج بدنی اور مالی دونوں قسم کی عبادت ہے، حج مالی عبادت بھی ہے اور بدنی عبادت بھی ہے۔

لیکن آپ پورا حج کرلیں، حاصل کیا ہوگا؟ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حاصل ہوتا ہے، وہ جو حاصل ہے، اسی کو انگریزی زبان میں فلاسفی کہتے ہیں، کسی چیز کا حاصل کیا ہے؟ کسی چیز کا خلاصہ کیا ہے؟ کسی چیز کا اصل مقصد کیا ہے تو حج کا اصل مقصد اور حج کی فلاسفی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشاء اور معبود نہیں ہے، ساری کائنات صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

قرآن پاک کی آیت میں ارکان اسلام کا خلاصہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا فرمایا قل اے پیغمبر ﷺ تو اعلان کردے، کیا اعلان ان صلاتی بے شک میری نماز، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دے رہے ہیں کہ تو اعلان کردینا میں کیا اعلان کران صلاتی میری نماز، نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ میری نماز و نسکی اور میری قربانی و محیای اور میری زندگی و مماتی اور میری موت للہ رب العالمین سب کچھ اللہ کیلئے ہے۔

تو دنیا کا سب سے بڑا سردار کہتا ہے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، نیز موت اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور کسی کیلئے نہیں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حج کا اصل مقصد

کیا فلاسفی ہے حج کی، کپڑے اتار دیئے، دو چادریں پہن لیں، جب حدود حرم میں داخل ہوئے، خانہ کعبہ کی حدود میں تو احرام کی دو چادریں، سفید چادریں، کنگھی کرنا ثواب ہے، سنت ہے، لیکن حج کے دنوں میں حرام ہے، تیل لگانا نبی کی سنت ہے لیکن حج کے دنوں میں حرام ہے، جوتا اچھا پہنا سنت ہے، حج کے دنوں میں کھلا جوتا چپل پہننا واجب ہے، بیوی کے پاس جانا سنت پیغمبر ﷺ ہے، حج کے ایام میں جانا حرام ہے۔

حجامت کرنا، بال کاٹنا، ناخن اتارنا، سرمہ لگانا، سنت ہے۔

حج کے دنوں میں جائز نہیں حاجی کیلئے یہ تمام کام منع ہیں، کیوں؟ دو چادریں۔

صدر مملکت ائیر کنڈیشن کوٹھیوں میں رہنے والا حکومتیں چلانے والا لیکن دو چادریں،

ایک غریب آدمی جھونپڑی والا، موچی حج کرنے جائے، اس کے بدن پر بھی دو چادریں،

سربراہ مملکت کے جسم پر بھی دو چادریں اور سلی ہوئی نہیں، کیوں؟

اس کی اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے؟ کپڑے اتار دو، جوتا اتار دو، خوشبو لگانا چھوڑ دو، کنگھا کرنا چھوڑ دو، سرمہ نہیں لگا سکتے، کیوں؟ دو قبر والی چادریں ہوں تیرے دل پہ یقین ہو کہ جس دن میرا جنازہ اٹھے گا، اس دن بھی میرے وجود پر بھی دو چادریں ہوں گی۔

بادشاہ ہے، پیر ہے، فقیر ہے، ولی ہے، قطب ہے، ابدال ہے، نبی ﷺ ہے، صحابہ ؓ ہیں۔

دو چادریں پہن کر ایک جملہ تیری زبان سے اللہ تعالیٰ نکلوانا چاہتے ہیں کہ وہ قبر والی چادریں پہن کر یہ اقرار کر کے لبیک حاضر ہوں تیرے دروازے پر اللھم لبیک اے اللہ میں حاضر ہوں ان الحمد تعریف تیری و الملک لا شریک لک تیرا کوئی شریک نہیں!

حج کا فلسفہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، کوئی مشکل کشا نہیں، شرک سے بڑا گناہ کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی حاجت رواں نہیں، کوئی بگڑی بنانے والا نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حج کا فلسفہ یہ ہے، حج شرک کے خلاف ہے، اچھا نماز کس کے خلاف ہے؟ نماز بھی شرک کے خلاف ہے، نماز کے فلسفے پر غور کریں، ایک آدمی ہاتھ باندھتا ہے اور کیا کہتا ہے، رکوع میں جاتا ہے تو کیا کہتا ہے، سجدے میں چلا گیا تو اس کا اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہوا؟ ویسے بیٹھ کر اللہ کی تسبیح بیان کرے، رکوع میں لے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ سجدے میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ جو سر ہے یہ جسم کا سردار ہے، اس سردار کو مٹی پر رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟

اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ اے لوگو اس سر میں غرور ہوتا ہے، فخر ہوتا ہے، اس سر میں تکبر ہوتا ہے، اب کھڑا ہو کر اس سر کو جھکا دے رکوع کر لے اور رکوع کے بعد پھر کھڑا ہو جا، اس سر کو اوپر لے جا کر مٹی پر لا کر کہہ دے سبحان ربی الاعلیٰ تیرے سے بڑا کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ تیرے اندر سے غرور مٹ جائے، تجھے پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں، یہ ہے فلسفہ، نماز کا یہی فلسفہ ہے۔

نماز کا فلسفہ

آپ مجھے بتائیں کہ نماز پڑھتے ہو، اللہ اکبر، آدمی نماز پڑھنے لگتا ہے تو کیا کہتا ہے اللہ اکبر اللہ تعالیٰ سے بڑا کوئی نہیں، ہر بات میں یہی بات ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑا کوئی نہیں، پھر ہاتھ باندھتا ہے اور کہتا ہے

سبحانک اللھم وبحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جدک ولا الہ غیرک.

تیرے سوا، کوئی مشکل کشا نہیں، کوئی حاجت روا نہیں، کوئی بگڑی بنانے والا نہیں، کوئی نفع دینے والا نہیں۔

یہ اقرار کر کے پھر کیا کہتا ہے؟ پھر سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے، سورۃ فاتحہ بھی توحید ہے اور کیا کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تمام تعریفیں جہانوں کے پروردگار کیلئے ہیں، تمام تعریفیں اس رب کیلئے ہیں، جو ہر جہان کا پروردگار ہے الرحمان الرحیم رحمان بھی ہے، رحیم بھی ہے مالک یوم الدین قیامت کے دن کا مالک ہے، اور آگے کیا کہا ایاک نعبد وایاک نستعین تیری

ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ لوگ بندوں سے بھی مدد مانگیں گے، اس لئے پانچ وقت نماز میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا لازم قرار دیا گیا، تا کہ ہر آدمی ہاتھ باندھ کر کہے کہ تیرے سوا مدد دینے والا کوئی نہیں، جب یہ اقرار کرے گا، تو پھر تیری عبادت قبول ہوگی، تو نماز کا فلسفہ توحید ہے، حج کا فلسفہ بھی توحید ہے۔

نماز کا فلسفہ اقرار توحید ہے، اعلان توحید ہے، توحید کا اظہار کرو، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد دینے والا نہیں، یہ کہو!

اور نماز میں آدمی یہ سب کچھ کہہ کر پھر رکوع میں چلا جاتا ہے سبحان ربی العظیم رب بہت عظمت اور بزرگی والا ہے، جو پاک ہے، پھر تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہتا ہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے، پھر کھڑے ہو کر پھر سر کو زمین پر رکھ دے اور زمین پر رکھ کر کہتا ہے

سبحان ربی الا علیٰ

پھر اٹھتا ہے، پھر کہتا ہے

سبحان ربی الاعلیٰ

پھر کھڑا ہو جاتا ہے پھر دوسری رکعت میں

التحیات للہ و الصلوٰت

یہ پڑھتا ہے، ہر کلمہ توحید پر مشتمل ہے اور ہر بات توحید پر مشتمل ہے اور ہر لفظ توحید پر مشتمل ہے اور جب نماز ختم ہو جاتی ہے، آخر میں التحیات پر بیٹھ کر

ربی اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی

یہ دُعا پڑھتا ہے

ربنا اغفرلی ولوالدی

میرے والدین کو بخش دے، میرے والدین کی مغفرت کر دے، مجھے توحید والا بنا، اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہے۔

اور نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب سلام پھیر، سلام پھیرتا ہے پھر سلام کے بعد ہاتھ اٹھا لیتا ہے، یہ منگتے کی اپیل ہے سلام پھیر کر کہتا ہے سبحانک لا علم

Maktaba Tul Ishaat.com

لنا یہ بھی دُعا پڑھتا ہے اور یہ بھی دُعا پڑھتا ہے

اللھم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام

یہ دُعا پڑھتا ہے کبھی کہتا ہے

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة

میرے بھائیو! اللہ اکبر سے نماز شروع ہوئی اور آخر تک اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا انداز ہے، اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ

یہ آدمی کھڑا ہوا بھی مجھ سے مانگ رہا ہے

رکوع میں مجھ سے مانگ رہا ہے

سجدے میں جا کر میرے دروازے پر مانگ رہا ہے

سلام پھیر کر مانگ رہا ہے، تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ میرے سوا نہ تیری بگڑی بنے گی، میرے سوا نہ کوئی تیرا کام ہوگا، میرے سوا نہ کوئی تیری مدد ہوگی۔ نہ کوئی تیرا خالق ہے، نہ کوئی تیرا مالک ہے، نہ مشکل کشاء ہے، نہ حاجت روا ہے، نماز کا فلسفہ توحید ہے، اس فلسفہ کو حج میں دہرایا جا رہا ہے کہ دو چادریں پہنا کر، بغیر سلے ہوئے کپڑے چادریں پہنا کر، سفید چادریں پہنا کر ہزاروں روپیہ لگوا کر اللہ تعالیٰ ان پہاڑوں پر لے جا رہا ہے، اس زمین کے ذروں پر لے جا رہا ہے جنگل میں!

میدان عرفات کھلا میدان ہے، کفن کی دو چادریں پہنا کر تیری زبان سے ایک لفظ بار بار کہلواتا ہے۔ **لبیک اللھم لبیک** تیرے سوا کوئی نہیں!

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی فتوح الغیب

اللہ تعالیٰ نے توحید کے لیے کتنے اقرار لئے پھر بھی ہمارا عقیدہ کچا ہے، پھر بھی کہتے ہیں کہ فلاں قبر سے ملے گا، فلاں دربار سے ملے گا، فلاں ریڑھی سے ملے گا، فلاں قبر والے سے ملے گا، تو جن لوگوں کی قبریں ہیں، ان قبر والوں سے پوچھو کہ

شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب تو اٹھا کر دیکھو فتوح الغیب میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

وما تسقط من ورقة الا یعلمها

اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک درخت کا پتہ حرکت نہیں کرسکتا۔ ولاحبة ایک دانہ گندم کے سٹے سے نہیں نکل سکتا، جب تک اس کو خدا کا حکم نہ ملے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر کہتے ہیں کہ میری بگڑی بنا دے، میں پاک پتن تے آن کھلوتی، بیڑی میری بنے لا، قرآن کہتا ہے

فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین

مکے کے مشرک جب سفر کرتے تھے، تو کشتی جب دریا میں ڈوبنے لگتی، تو مشرک کہتے تھے، اے اللہ! اب تیرے سوا اس کو بچانے والا کوئی نہیں۔

قرآن کہتا ہے فلما نجاھم جب کشتی کنارے لگ جاتی تھی تو وہاں جا کر پھر شرک کرنے لگ جاتے تھے۔

کیا یہاں آج نہیں ہوتا؟ کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا اور شرک قبروں سے کیا، کلمہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا پڑھا، شرک قبروں سے کیا اور نماز میں کہا

ایاک نعبدو ایاک نستعین

عبادت تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ سے ہی مانگتے ہیں، تجھ سے مانگتے ہیں ہوتا تو اور بات تھی، کہا کہ تجھ سے ہی مانگتے ہیں، یعنی تیرے سوا مجھے مدد دینے والا کوئی نہیں، نماز میں یہ کہتا ہے اور قبر پر جا کر کہتا ہے۔

قبر پر جا کر کہتا ہے کہ میری بگڑی بنا دے، اور نماز میں کہتا ہے

ایاک نعبدو ایاک نستعین

تیرے سوا میری مدد کرنے والا کوئی نہیں، مدد تو ہی کرتا ہے، عبادت تیری ہی کرنی ہے۔

حج شرک کی جڑیں کاٹتا ہے

کفن والی دو چادریں پہنا کر اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی کہ تیرا ہزاروں روپیہ خرچ

Maktaba Tul Ishaat.com

کراتا اور یہاں سے تو سامان باندھ کر جاتا اور سفر کی مشکلات ہیں، دھوپ ہے، گرمی ہے، عرفات کا میدان ہے، منٰی ہے، مزدلفہ ہے، پہاڑوں پر آگ برس رہی ہے اور اس جگہ جا کر کہتا ہے۔

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک

تیرا شریک کوئی نہیں، ایک ہی جملہ زبان پر ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں!

اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ یہ پاکستان کا حاجی ہے، یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں وہاں جا کر قبروں پر سجدہ کرے گا، یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں، وہاں جا کر کہے گا، عبدالحق بیڑہ دھک۔

یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں، وہاں جا کر کہتا ہے نبی ﷺ تیرا شریک ہے، یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں، وہاں کہتا ہے کہ نبی مشکل کشاء، ولی مشکل کشاء، یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں، وہاں جا کر علی سے مدد مانگتا ہے یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں، وہاں جا کر ولی کو میرا شریک کر دیا۔

ولیوں کو شریک کر دیا، نبیوں کو شریک کر دیا، اقطاب کو شریک کر دیا

یہاں کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تک تو دل سے اقرار نہیں کرے گا، میں یہ حج کی عبادت تیرے منہ پر پھینک دوں گا، جب تک لا شریک لک لبیک کا جملہ سچے دل سے نہیں کہے گا۔

نہ تیری نماز ہے، نہ تیرا روزہ ہے، نہ تیرا حج ہے، نہ تیری زکوٰۃ ہے، نہ کوئی تیری عبادت ہے، نہ کوئی تیرا ذکر ہے، سب کچھ اس کلمے میں ہے۔ لاشریک لک لبیک

شریک کی جڑوں کو قرآن نے کاٹ دیا، میں آپ کے سامنے حج کا فلسفہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ حج کا فلسفہ کیا ہے؟ حج کا فلسفہ ہے کہ شرک کی تردید، حج کا فلسفہ ہے، ایک مشکل کشاء، ایک حاجت روا، ایک بگڑی بناتے والا، ایک نفع دینے والا، ایک نقصان دینے والا، حج کا فلسفہ یہ ہے۔

لبیک اللھم لبیک تیرے دروازے پر ہم حاضر ہیں، اللہ تعالیٰ نے تیری حاضری اگر کیا کرنا ہے، تو غیر حاضر ہو جائے اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے؟

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ نے ایک میدان میں چالیس لاکھ انسانوں کو جمع کر کے جس میں بادشاہ بھی ہے، فقیر بھی ہے، غریب بھی ہے۔

وہ آدمی بھی ہے کہ جو مزدوری کر کے، جوتا بنا کر، فوجی بن کر، مزدوری کر کے حج پہ گیا ہے، وہ آدمی بھی ہے اور وہاں وہ لوگ بھی ہیں کہ جو کروڑ روپے کے مالک ہیں اور ہر سال جاتے ہیں، ایک قطار میں کھڑے ہو کر کہتے ہیں

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک

تیرا شریک کوئی نہیں، اس ترانے کی آواز آتی ہے کہ جیسے انسان میدان محشر میں کھڑے ہو کر اپنے پروردگار کو پکار رہا ہو!

اور حج کے اندر جو عمل بھی ہے سارے عوامل توحید پر مشتمل ہیں، مثال کے طور پر جب آدمی حج پر جاتا ہے احرام باندھتا ہے تو یہ کلمہ دھراتا ہے لبیک اللھم لبیک اور اس کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کے ہر طواف میں کہتا ہے لبیک اللھم لبیک یہی لفظ کہتا ہے، یہی لفظ بار بار دہراتا ہے، پہلا چکر دوسرا تیسرا چوتھا پانچواں چھٹا ساتواں، ہر چکر میں یہی پکار ہے۔

پھر صفا پر جاتا ہے، صفا مروہ کے چکر لگاتا ہے کہتا ہے لبیک اللھم لبیک اللہ تعالیٰ تیرا کوئی شریک نہیں، جب کوئی آدمی کہتا ہے کہ تیرا شریک کوئی نہیں اور یہاں آکر یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ بھی عالم الغیب ہے، عالم الغیب تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ساتھ نبی ﷺ کو بھی شریک کر دیا، اور یہ جملہ جو حج میں کہا تھا اس جملے سے دھوکہ کیا، وہاں کہا لا شریک لک تیرا شریک کوئی نہیں، یہاں آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب اور نبی بھی عالم الغیب، نبی ﷺ بھی ہر جگہ موجود، اللہ تعالیٰ بھی ہر جگہ موجود ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کیساتھ نبی ﷺ کو شریک کیا۔

حضور ﷺ نے شرک کی جڑ کاٹی

آج میں تجھے حج کی فلسفی اور تھیوری سمجھانا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کے پاس، ایک آدمی آیا اور آکر حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھ گیا، حضور ﷺ نے پوچھا کہ کہاں سے آیا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے، اس نے کہا کہ میں تبوک سے آیا ہوں، حضور ﷺ نے پوچھا کہ کہاں جانا چاہتا ہے؟ کہنے لگا کہ میں نے مکے جانا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ کب جانا ہے؟ اس نے عرض کیا، ما شاء اللہ و رسولہ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اور جب آپ چاہیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جو آپ نے چاہا، حضور ﷺ نے فرمایا اجعلتنی للہ ندا کیا تو اس چاہنے میں مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہے۔

بلکہ فرمایا کہ تو کہہ ماشاء اللہ وحدہ جب اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے گا، اس وقت جاؤں گا، اور اس وقت جاؤں گا، جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تو جائے گا!

یہاں کیا کہتا ہے لاشریک لک تیرا کوئی شریک ہی نہیں، یعنی تیری قدرت کا کوئی شریک نہیں، تیرے علم کا شریک کوئی نہیں، تیری تدبیر کا شریک کوئی نہیں، تیری مدد کا شریک کوئی نہیں، تیرے وجود کا شریک کوئی نہیں، تیری تسبیح و تقدیس میں شریک کوئی نہیں۔

جو تو چاہتا ہے اکیلا چاہتا ہے، جس طرح چاہتا ہے، اسی طرح ہوتا ہے کسی اور سے چاہنے نہ چاہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا یہی ہے معنی لاشریک لک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شریک نہیں، یہ اقرار کرتا ہے، حج کر کے اقرار کرتا ہے۔

حج کی فضیلت

میرے بھائیو! حج ہر اس آدمی پر فرض ہے جس کے پاس حج کا خرچہ موجود ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی حج کر کے واپس آتا ہے وہ ایسے ہو جاتا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

حقوق العباد اس میں داخل نہیں کہ ایک آدمی کسی کا پیسہ لے کر چلا گیا وہ پیسہ معاف نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ کے حقوق معاف ہو جائیں گے، نماز فرض ہے، روزہ فرض ہے، یہ فرائض بھی معاف نہیں ہوتے، بلکہ فرائض آدمی کو کرنے پڑیں گے یہ کام کرنے ہوں گے۔

لیکن تمام گناہ دنیا میں کتنے ہوتے ہیں، یہ معاف ہو جاتے ہیں، جب آدمی حج کر کے آتا ہے، حج کی بڑی فضیلت ہے۔

اور ہمارے ہاں تقریباً دس فی صد آدمی بھی حج نہیں کرتے، کروڑوں روپے کے

Maktaba Tul Ishaat.com

مالک ہیں لیکن حج کی توفیق نہیں، بلانے والے نے بلایا ہے، پیسہ پاس ہے، لیکن حج پر نہیں گئے، لاکھوں روپے کا کاروبار ہے، ملیں ہیں، مشینریاں ہیں، بے حساب پیسہ ہے، لیکن حج کی توفیق نہیں ہے اور پاکستان میں ایک رواج ہے کہ جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اس وقت اسے کہتے ہیں کہ بابا تو اب حج کر آ، اس وقت بھجواتے ہیں۔

جو حج کر کے آئے ہیں ان کو پتہ ہے کہ پاکستان کے حاجیوں کے سوا کسی ملک کا حاجی بوڑھا نہیں ہوتا، یہاں جب بوڑھے ہو جاتے ہیں اس وقت کہتے ہیں حج کر، تنگ خود ہوتے ہیں بابے سے!

ایک حاجی سے بات چیت

حج پر میں نے بابا سے پوچھا کہ تجھے اتنی تکلیف کی کیا ضرورت ہے؟ تجھ سے چلا تو جاتا نہیں، طواف کر رہا تھا، حج بڑی مشکل عبادت ہے، کسی بیٹے کو ساتھ لے آتے، میں نے کہا کہ تجھے بھیج رہا ہے کہ بابا جائے اور واپس نہ آئے، اس نے مجھے کہا کہ تجھے کیسے پتہ چلا؟ اس نے کہا کہ مولانا صاحب تجھے کس نے بتایا؟ میں نے کہا کہ مجھے پتہ ہے، تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا کہ بات تمہاری ٹھیک ہے، میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگا کہ جب فیصل آباد سے گاڑی چلی تو میرے بیٹے ایسے ایسے کہتے تھے کہ واپس نہ آنا، واپس نہ آنا، اس کے ذہن میں بات آ گئی کہ واقعی ایسے ہی ہے۔

تو یہ ہمارے ملک کی شروع سے ہی روایت چلی آ رہی ہے کہ آدمی بوڑھا ہو گیا تو حج پر بھیج دیا، وہاں وہ صحیح معنی میں حج کے ارکان پورے نہیں کر سکتے، صحیح معنی میں حج کر نہیں سکتا، عبادت نہیں کر سکتا، صفا و مروہ کے چکر نہیں لگا سکتا، پیدل سفر نہیں کر سکتا، چل نہیں سکتا اور ہمارے ہاں بوڑھوں کو حج پر لے جایا جاتا ہے۔

حالانکہ جوان آدمی کو حج کرنا چاہیے، جوان کو حج کرنے جانا چاہیے، والدین کی جب صحت اچھی ہوتی ہے، اس وقت ان کو حج پر بھیجنا چاہیے، نہ یہ کہ وہ چلنے سے معذور ہوں اور ان کو حج پر بھجوا دیں، یہ کوئی بات نہیں ہے، یہ طریقہ ہی غلط ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حج کے مہینے

تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہے حج کا فلسفہ لا شریک لک لبیک اور قرآن کہتا ہے الحج اشھر معلومات حج کے چند مخصوص مہینے ہیں، اسلام میں حج رمضان شریف میں نہیں ہوسکتا، نہ حج ربیع الاول میں ہوسکتا ہے، حج ذی الحج کے مہینے میں ہوتا ہے، ذی الحج کا معنی ہے حج والا مہینہ۔

یہ جو رمضان شریک کے بعد شوال ہے، ذی قعد ہے، ذی الحج ہے، اور اس سے پہلے رمضان ہے، ان چار چیزوں کو حج کے مہینے قرار دیا گیا ہے، حج کے ایام، کیوں؟ اس زمانے میں جب قرآن کی یہ آیت اتری، اس زمانے میں لوگ شوال کے آخر میں سفر شروع کرتے تھے اور دو اڑھائی مہینے کے سفر کے بعد وہ خانہ کعبہ پہنچتے تھے، تو ان تمام مہینوں کو اسلام نے حج کا مہینہ قرار دیا الحج اشھر معلومات

حج کے مسائل

اور آگے فرمایا ومن فرض فیھن الحج جس پر حج فرض ہوگیا، اس پر لازم ہے فلا رفث حج پر جب جائے تو کسی سے جھگڑا نہ کرے، کسی سے لڑائی نہ کرے ولا فسوق اللہت عالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ کرے ولا جدال فی الحج اور بلاوجہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، کسی سے جنگ نہ کرے، کسی سے لفظ درازی نہ کرے وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ قرآن کہتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کرو گے اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اگر تم صحیح سنت کے ساتھ طواف کرو گے، اگر تم دکھلاوے کے طور پر کام کرو گے۔ اس کا بھی اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔

حج کا اصل فلسفہ ہے گناہوں سے توبہ کرنا شرک سے توبہ حج کی فلاسفی ہے لا شریک لک لبیک اے اللہ! تیرا شریک کوئی نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ شرک کتنا بڑا گناہ ہے، شرک کے گناہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔

مشرک کی بخشش نہیں ہوگی

حضور ﷺ کو اللہ نے فرمایا کہ اے میرے پیغمبر ﷺ اعلان کردے کہ اگر قیامت

Maktaba Tul Ishaat.com

کے دن میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے کہ جس کی غلطیاں زمین کے ذروں کے برابر ہوں، لیکن اس میں شرک والی غلطی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر بھی میں تمہیں معاف کر دوں گا لیکن ان غلطیوں میں شرک کی غلطی نہ ہو۔

قرب قیامت میں شرک

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے قریب شرک ایسی چال چلے گا کہ جیسے چیونٹی کی چال ہوتی ہے، شرک چیونٹی کی آواز سے بھی بے آواز ہوگا کہ لوگ شرک بھی کریں گے اور ان کو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ ہم شرک میں مبتلا ہیں۔

شرک سے بچو، ایک خدا کے سوا نہ کوئی مشکل کشاء ہے، نہ کوئی حاجت روا ہے، نہ کوئی بگڑی بنانے والا ہے، نہ کوئی نفع دینے والا ہے، نہ کوئی عبادت کے لائق ہے، نہ کوئی ہر جگہ موجود ہے، نہ کوئی عالم الغیب ہے، سارے کمالات اور ہر چیز کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور کسی کے پاس نہیں، یہی شرک کی تردید ہے، یہ توحید ہے، یہی حج کا فلسفہ اور فلاسفی ہے کہ بار بار ایک آدمی کہتا ہے!

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمدلله والنعمة لک والملک لا شریک لک

یا اللہ یہ مملکت بھی تیری، یہ ملک بھی تیرے، یہ سلطنیں بھی تیری، یہ اقتدار بھی تیرا، یہ تعریفیں بھی تیری، یہ نعمتیں بھی تیری، یہ عظمتیں بھی تیری، میری زندگی بھی تیری، میری موت بھی تیری، میری عزت بھی اور ذلت بھی تیری۔

اے اللہ! تیرے سوا میری بگڑی بنانے والا کوئی نہیں، یہی بات نماز میں آدمی کہتا ہے، یہی بات حج میں جا کر کہلائی جاتی ہے۔

اور اس کے علاوہ آدمی زکوٰۃ دیتا ہے، تو زکوٰۃ میں بھی یہی دیکھا جاتا ہے کہ اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، زکوٰۃ لگے گی، ورنہ زکوٰۃ نہیں۔

روزے کو دیکھو ایک آدمی گھر کے اندر بند ہے ٹھنڈا پانی موجود ہے، سخت دوپہر ہے، گرمی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کو سامنے رکھ کر وہ پانی نہیں پیتا ہے، تو گویا اس کے سامنے پروردگار کی الوہیت ہے۔ گویا کہ اسلام کے تمام ارکان کا فلسفہ توحید کا فلسفہ ہے اور شرک کی

Maktaba Tul Ishaat.com

تردید کرنا ہے، اس فلسفے کی ہر جگہ بات ہے، اللہ تعالیٰ اس فلسفے کے ساتھ حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللہ حج کی سعادت بخشے۔ آمین! حج کی سعادت بڑی نعمت ہے، حج کی سعادت بہت بڑا مرتبہ اور عزت ہے۔

نیت خالص رکھو

اور حج ایسے نہیں ہوتا کروڑوں روپیہ آدمی کے پاس ہو، حج نہیں کرتا، کیوں؟ بلایا نہیں گیا، حج کا بلاوا، کئی آدمی حج کیلئے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف کرے نیت ہوتی ہے کہ لوگ حاجی کہیں، کئی آدمی ڈھول بجا کر حج پر جا رہے ہیں، کئی آدمی دیگیں پکا کر حج پر جا رہے ہیں، جب واپس آتے ہیں تو دیگیں پکتی ہیں، لوگ کہتے ہیں، حاجی صاحب بڑا خوش ہو گیا کہ میں حج کر کے آیا ہوں، تو یہ جو تعریف تم نے لوگوں سے حاجی صاحب کہلا کر کرائی ہے، ثواب تو سارا دنیا میں خرچ کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ثواب ملے گا؟

تو نے جو دکھلاوا کیا ہے کہ تیرے اس دکھلاوے کی وجہ سے تیرا حج منہ پر مار دیا جائے گا۔ حج ان لوگوں نے بھی کیا، حج وہ لوگ بھی کرتے تھے کہ جن لوگوں نے کوئی نمائش نہیں کی، کچھ نہیں کرتے۔

قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ کا حج

ہمارے ایک بزرگ گزرے ہیں، بہت بڑے قاری، بہت بڑے استاد، حضرت قاری رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ، ان کے دنیا میں ہزاروں لاکھوں شاگرد ہیں۔

آپ حیران ہوں گے ایسے حج کرنے جانے والے بھی کسی نے نہیں دیکھے ہوں گے، عشاء کی نماز پڑھ کر ریلوے اسٹیشن پر گئے اور وہاں ٹرین پر بیٹھے کراچی پہنچے، کراچی سے حج پر چلے گئے، آٹھ دن کا ٹائم ہے دس دن کے بعد واپس آئے تو اسٹیشن پر اترے، چار بجے کا وقت ہے۔

جامعہ خیر المدارس میں آ گئے، نماز تہجد پڑھی، بعد میں نماز فجر پڑھ کر درس گاہ میں بیٹھ گئے، لوگ ملاقات کیلئے آئے، تو باہر یہ کہہ دیا کہ دوپہر گیارہ بجے تک بات نہیں ہو سکتی، پڑھائی کا وقت ہے اور پڑھائی کا ناغہ نہیں ہو سکتا۔

دوپہر کے گیارہ بجے اپنے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، ایسا بھی حج کسی نے

Maktaba Tul Ishaat.com

دیکھا کہ جاتے ہوئے بھی شور نہیں کیا اور آتے ہوئے بھی شور نہیں کیا۔ ایسے ہی گئے اور آئے تو کوئی نمائش نہیں۔

ہمارے ہاں تو نمائش ہوئی ہے، حج سارا تو نمائشوں میں بند ہے، حج کا سارا ثواب تو حج کرنے کے بعد حاجی کہلانے میں اور نمائش میں ہی چلا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کی اصلاح فرمائے۔ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ان الحمد و النعمة لک و الملک لا شریک لک

تین چیزوں کا نام حج ہے

میرے بھائیو! حج کس چیز کا نام ہے؟ شرک کی تردید کا نام حج ہے، اور احکام کس بات کا نام ہے؟ یہ جو طواف ہے، پہلا طواف اس کا نام حج ہے، جسے کہتے ہیں طواف زیارت، اور وقوف عرفات کا نام حج ہے، صفا مروہ کے درمیان سعی کا نام حج ہے۔

تین چیزوں کا نام حج ہے، طواف زیارت، پہلا طواف، خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے آدمی کی تو دعا قبول ہوتی ہے، اسے طواف زیارت کہتے ہیں، جو پہلا طواف ہے، صفا مروہ کا چکر اور عرفات کا میدان اور تینوں میں سب سے زیادہ فضیلت میدان عرفات میں ہے۔

میدان عرفات کیا ہے؟

علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی حج کے دن نو تاریخ کو نو ذی الحج کو عرفات کے میدان سے گزر جائے، اس کا بھی حج ہو جاتا ہے، اگر کوئی آدمی حج کے میدان سے گزر نہ سکے جہاز میں بیٹھ کر میدان عرفات کے اوپر سے گزر جائے، اس کا بھی حج ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، سنن ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

میدان عرفات وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعہ حضرت آدم علیہ السلام کو عرفات کے میدان کا نشان لگا کر دیا تھا اور علماء نے لکھا ہے کہ قیامت کا دن عرفات کے میدان سے شروع ہوگا۔ میدان عرفات ہے میدان محشر۔

ایشیاء کے حاجی زیادہ کیوں؟

ہندوستان اور ایشیاء کے لوگ سب سے زیادہ حج پر جاتے ہیں، میں نے ایک شیخ

Maktaba Tul Ishaat.com

سے مکہ مکرمہ میں پوچھا کہ ہندوستان کے لوگ حج پر سب سے زیادہ کیوں جاتے ہیں۔

تو انہوں نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے ہندوستان سے عرفات کے میدان تک پیدل سفر کیا تھا اور انہوں نے پہلا حج ہندوستان سے پیدل سفر کر کے کیا تھا، اس لئے قیامت کے دن تک ہندوستان پاکستان اور یہ اشیاء کے لوگ سب سے زیادہ حج پر جاتے رہیں گے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دُعا مانگی تھی، اے اللہ! یہ جو تو مجھ سے گھر بنوا رہا ہے اس گھر میں پوری دنیا کے لوگوں کو پہنچا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا قبول ہوئی اور ان کے یہ الفاظ بھی تھے۔

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک (بخاری و مسلم)

تعریف بھی تیری، حمد بھی تیری، ثناء بھی تیری، اے اللہ! میں تیری صفات میں کسی کو شریک نہیں کروں گا!

مسلمانو! اس عہد پر عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اور اللہ تعالیٰ جتنے لوگ یہاں بیٹھے ہیں دل سے دُعا کرو کہ جس طرح اور لوگ حج پر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج کی دولت نصیب فرمائے۔ اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے۔ اپنے پیغمبر ﷺ کا در نصیب کرے۔ آمین!

وَلَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِیْمُ ۝

(پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت: ۵۱ تا ۶۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ: اور آگے دی تھی ہم نے ابراہیم کو اس کی نیک راہ اور ہم رکھتے ہیں اس کی خبر، جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ یہ کیسی مورتیں ہیں۔ جن پر تم مجاور بنے بیٹھے ہو۔ بولے ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو انہی کی پوجا کرتے۔ بولا مقرر رہے تم اور تمہارے باپ دادے صریح گمراہی میں، بولے تو ہمارے پاس لایا ہے سچی بات یا تو کھلاڑیاں کرتا ہے، بولا نہیں رب تمہارا وہی ہے رب آسمان اور زمین کا جس نے ان کو بنایا اور میں اس بات کا قائل ہوں اور قسم اللہ کی میں علاج کروں گا تمہارے بتوں کا جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر، پھر کر ڈالا ان کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑا ان کا کہ شاید اس کی طرف رجوع کریں۔ کہنے لگے کس نے کیا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ وہ تو کوئی بے انصاف ہے، وہ بولے ہم نے سنا ہے ایک جوان بتوں کو کچھ کہا کرتا ہے، اس کو کہتے ہیں ابراہیم۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

(پارہ ۷، سورۃ الانعام، آیت: ۷۴ تا ۷۸)

ترجمہ: اور یاد کر کہ جب کہا (حضرت) ابراہیم نے اپنے باپ آزر کو تو کیا مانتا ہے بتوں کو خدا، میں دیکھتا ہوں کہ تو اور تیری قوم صریح گمراہ ہیں، اور اسی طرح ہم دکھانے لگے ابراہیم کو عجائبات آسمانوں اور زمین کے اور تا کہ اس کو یقین آجاوے، پھر جب اندھیرا کر لیا اس پر رات نے اس نے ایک ستارہ دیکھا،

Maktaba Tul Ishaat.com

بولا یہ ہے رب میرا، پھر جب وہ غائب ہو گیا تو بولا میں پسند نہیں کرتا غائب ہو جانے والوں کو، پھر جب چاند دیکھا چمکتا ہوا بولا یہ ہے رب میرا، پھر جب وہ غائب ہو گیا بولا اگر نہ ہدایت کرے گا میرا رب مجھے تو بیشک میں رہوں گا گمراہ لوگوں میں، پھر جب دیکھا سورج جھلکتا ہوا بولا یہ ہے رب میرا یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غائب ہو گیا بولا اے میری قوم میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک کرتے ہو۔

بزرگان محترم میں نے گذشتہ جمع حج کے فضائل اور اہمیت آپ کے سامنے بیان کی تھی اور آج اعلان کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے فضائل و مناقب اور ان کے امتحانات کا ذکر ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں اور ایسے پیغمبر ہیں کہ جن کا سینکڑوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا منفرد اعزاز

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ ہر نبی اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہوتا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اللہ نے خصوصی عظمت سے نوازا ہے اور ان کو خاص مقام کیوں حاصل ہے؟ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کے بعد جتنے پیغمبر آئے ان کی اولاد میں سے تھے، مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایک بیٹے ہیں حضرت اسحاق علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام کے بیٹے ہیں حضرت یعقوب علیہ السّلام اور حضرت یعقوب علیہ السّلام کو عبرانی زبان میں اسرائیل کہتے ہیں، یہ جتنے بھی بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں یہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السّلام کے بیٹے کا نام حضرت یعقوب علیہ السّلام اور حضرت یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے کا نام حضرت یوسف علیہ السّلام ہے اور حضرت یوسف علیہ السّلام کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت اسماعیل علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے ہیں ان میں چالیس پشتوں کے بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے، مختصر یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں ہزاروں انبیاء پیدا ہوئے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء کا امتحان لیا۔ نبی پر تکلیف آئے تو امتحان ہوتا ہے اور غیر نبی پر تکلیف آئے تو وہ گناہوں کی سزا ہوتی ہے۔ نبی پر آزمائش آئے تو وہ درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے اور اگر غیر نبی پر آزمائش آئے تو وہ اس کے گناہوں کی سزا ہوتی ہے جو اس کو دی جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار امتحان

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے ایسے پیغمبر گزرے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے امتحانات سے گزارا اور ان سے بڑے بڑے امتحانات لئے، یوں کہہ لیں کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چار بڑے بڑے امتحان لئے یہ چاروں امتحانات، چاروں آزمائشیں ایسی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایک کا ترتیب کے ساتھ قرآن میں ذکر کیا ہے اور میں کہا کرتا ہوں کہ وہ چار امتحان نہیں تھے، بلکہ چار پرچے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار پرچوں سے گزارا اور ہر پرچے میں آپ نے سو فیصد نمبر لئے، ہر پرچے کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ اور آخری جو پرچہ ہے اس کا ذکر ان لفظوں میں ہے:

ان ھذا لھو البلوء المبین

یہ بہت بڑا امتحان تھا جس میں اللہ کے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوئے۔

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار امتحانوں میں سے پہلے امتحان کا ذکر آج کی تقریر میں کریں گے۔ اور اس ضمن میں ہی ساتویں اور سترھویں پارے کی آیات جو تلاوت کی گئی ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائشوں پر مشتمل ہیں، آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کن کن مراحل سے گزرتا ہے، نبی کو کتنی مشکلات اور جان گسل تکالیف سے گزارا جاتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر آج کسی دین دار کو کوئی تکلیف آئے یا کوئی پریشانی آئے، یا دین کیلئے وہ مشکلات میں مبتلا کر دیا جائے تو اسے چیخ و پکار نہیں کرنی چاہیے۔ بڑے صبر وتحمل اور برداشت سے اس پر صابر رہنا چاہیے اور اس کو برداشت کرنا چاہیے کسی سخت سے سخت تکلیف پر، واویلا کرنا یہ انبیاء کی سنت نہیں ہے۔

انبیاء کی سنت یہ ہے کہ جتنی مرضی پریشانیاں آئیں، جتنی مرضی مشکلات آئیں، جتنے مرضی دکھ پیدا کر دیئے جائیں، اسے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

چاروں امتحانوں میں کامیابی

میں آپ کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس پہلے امتحان کا ذکر کروں گا، پہلے آپ چاروں امتحانات کا عنوان سمجھیں کہ یہ جو پرچے ہوئے ہیں یہ چار پرچے اس نوعیت کے تھے۔ پہلا پرچہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود میں چھلانگ لگانے کا حکم ہوا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بھی کامیاب ہو گئے۔

دوسرا پرچہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رو رو کر بچہ مانگا، اس بچے کو جنگل میں چھوڑنے کا حکم ہوا کہ اس کو خانہ کعبہ کی بے آب و گیاہ زمین میں چھوڑ دو، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی، اس بچے کو لیکر خانہ کعبہ میں آئی، صفا مروہ کے چکر لگائے اور اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے پانی کا چشمہ جاری کیا یہ دوسرا امتحان تھا۔

اب تیسرا امتحان یہ ہوا کہ اس بچے کے گلے پر چھری چلانے کا اور اس تیسرے امتحان کو اللہ تعالیٰ کے قرآن نے کہا کہ سب سے سخت پرچہ یہ تھا۔ سب سے سخت امتحان یہ تھا سب سے مشکل پرچہ یہ تھا۔ اور چوتھا امتحان یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم علیہ السلام اپنے اس بچے کو ساتھ لے کر مکے کی سر زمین پر میرا گھر تعمیر کرو، جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔

واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل

Maktaba Tul Ishaat.com

آج پہلے امتحان کا ذکر ہے جو قرآن کی اس آیت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے واذ قال ابراهيم لابيه ازر اتتخذ اصناما الهة یہ پہلا امتحان ہے اور اس پہلے امتحان میں اللہ نے اپنے پیغمبر کو آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم دیا ہے، اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

آزر بت ساز تھا

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ایسے گھر میں پیدا ہوئے کہ جس گھر میں صرف بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی، بلکہ بت بنائے جاتے تھے اور بت بیچے جاتے تھے۔ ان کا والد صرف بت پرست نہیں تھا بت ساز نہیں تھا بلکہ بت فروش بھی تھا، اور بت فروش کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے بت شکن پیدا کیا۔ بت فروش اور بت ساز کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کا بیڑہ غرق کرنے والا پیغمبر پیدا کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے اور اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور ان انعامات پر جب مسلمان غور کرتا ہے تو ششدر رہ جاتا ہے۔

نبی بچپن سے معصوم عن الخطاء ہوتا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام ابھی چھوٹے سے بچے تھے گھر میں بت بنائے جا رہے ہیں، بت بن رہے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی شعور نبوت دیا تھا یہ بات یاد رکھیں۔

بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہوتا ہے کہ جب نبی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو اس وقت وہ معصوم نہیں ہوتا، یہ غلط نظریہ ہے، اس نظریے کی علماء کرام نے تردید کی ہے، اصل نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی ماں کے پیٹ سے معصوم پیدا ہوتا ہے اور شعور نبوت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ ابھی دیکھیں کہ نبی کی عمر سات سال ہے اور اپنے باپ سے کیا کہہ رہا ہے؟ جو کچھ پیغمبر اپنے باپ سے کہہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ بات اتنی پسند آئی کہ قرآن کے ٹیپ ریکارڈ میں وہ بات محفوظ کر لی۔ آج بھی قرآن مجید کا ٹیپ کھولو، ساتواں پارہ، سورۃ انعام میں، اس کو اللہ

Maktaba Tul Ishaat.com

تعالیٰ نے نقل کیا۔ وہ الفاظ پیغمبر کے اللہ تعالیٰ نے دہرائے، کیا فرمایا؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بچپن میں خطاب لاجواب

فرمایا واذقال ابراھیم لابیہ آزر اے میرے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ اس وقت کو یاد کر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر سے کہا، "آزر" حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ تھے۔

بعض اہل بدعت یہ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہیں بلکہ یہ چچا تھے، یہ بات غلط ہے چچا کو قرآن نے کہیں بھی باپ نہیں کہا، چچا کو عم کہتے ہیں اور باپ کو اب کہتے ہیں۔

قرآن کہتا ہے اس وقت کو یاد کر، جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا کہا؟ جو کچھ کہا ایک ایک لفظ موتیوں کی طرح آبدار، سونے کے پانی کی طرح چمکدار ہے، کیا کہا اور کتنا خوبصورت لفظ کہا

اتتخذ اصناما الھة

کیا تم اپنے ہاتھوں سے خدا بناتے ہو، خداؤں کو بھی کوئی ہاتھوں سے بناتا ہے

انی ارک وقومک فی ضلل مبین

ابا جان میرا دل کہتا ہے کہ تم اور تمہاری قوم گمراہ اور غلط راستے پر چلی گئی ہے، سات سال کا بچہ ہے اور اپنے باپ سے کہتا ہے ابا جان تم بھی گمراہ ہو اور تمہاری قوم بھی گمراہ ہے۔

اور یہ شعور کیسے آیا۔ اب آگے دیکھو، اس شعور کو قرآن نقل کر رہا ہے۔ قرآن ترتیب کے ساتھ اس کو بیان کر رہا ہے کہ سات سال کا بچہ ہے۔ اپنے باپ سے کیا کہتا ہے؟ کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم گمراہ ہو، کیونکہ یہ فطرت میں بات داخل ہے کہ جس کو سجدہ کیا جائے، وہ اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا جا سکتا۔

حالانکہ حضرات ابراہیم علیہ السلام پر کوئی وحی تو نازل نہیں ہوئی، صرف شعور تھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

صرف خیال تھا۔ صرف دل کی کیفیت اور وجدان تھا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی ہاتھوں سے بت بنائے اور پھر اسی کو سجدہ کرے، یہ عقل کے خلاف ہے، پیغمبر نے کہا کہ انی ارک و قومک فی ضلل مبین میرا دل کہتا ہے کہ تم بھی گمراہ ہو اور قوم بھی گمراہ ہے۔

بدعتی کی تعظیم نہ کر

آج کا جو نظریہ کہ جب ہم کسی بدعتی اور مشرک سے کہتے ہیں کہ یہ بدعت نہ کرو، یہ شرک نہ کرو تو آگے سے کیا کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا یہ کرتے تھے۔

لیکن پیغمبر نے ہزاروں سال پہلے یہ کہا کہ ابا جان تو بھی گمراہ ہے تیری قوم بھی گمراہ ہے، غلط کام اگر باپ بھی کرتا ہے اس کو ٹوکنا نبی کی سنت ہے۔

مجھے بتاؤ قرآن پاک نے یہ واقعات کیوں بیان کئے؟ قرآن پاک واقعات کیوں بیان کرتا ہے۔ واقعات کی کیا ضرورت ہے کہ ایک واقعہ کنعان میں پیش آیا۔ صدیاں گزر گئیں، ہزاروں سال گزر گئے اور آج اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو بیان کرتا ہے اس کی کیا ضرورت ہے؟

دو مثالیں

قرآن مجید کئی جگہوں پر کہتا ہے:

لعبرۃ لاولی الالباب

عقل والو! عبرت حاصل کرو۔ اس آیت کریمہ کے مفہوم کے تحت اولاً مثال کے طور پر میں کسی ڈرائیور سے کہتا ہوں کہ گاڑی تیز مت چلاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے۔ اموات واقع ہو جاتی ہیں۔ ثانیاً میں کہتا ہوں کہ فلاں روڈ پر ایک گاڑی چل رہی تھی۔ تیز رفتاری کی وجہ سے دوسری گاڑی سے ٹکرائی تو ستر آدمی ہلاک ہو گئے۔ لاشیں بکھری پڑی رہیں۔ لوگ روتے رہے، سہاگ اجڑ گئے، بیویاں بیوہ ہو گئیں اور بچے یتیم ہو گئے۔

جب ایسے حادثات بیان کروں گا تو آپ پر اس کہنے کا زیادہ اثر ہو گا کہ ڈرائیور

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسے واقعہ کو سن کر عمل کرے گا کہ یار مجھے تیز نہیں چلنا چاہئے، حالانکہ میں کہہ دیتا ہوں کہ تیز نہ چلاؤ، اس کا اثر نہیں ہوتا لیکن جب یہ واقعہ بیان ہوگا اس کا اثر زیادہ ہوگا۔

یہی ہے معنی قرآن کی اس آیت کا کہ لعبرة الاولی الالباب دنیا میں جتنے بھی عقل والے ہیں وہ واقعات سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ کسی قبر کو سجدہ نہ کرو، یہ کہنے سے اثر نہیں ہوگا، لیکن اگر میں واقعہ بیان کروں، تو اثر ہوگا کہ دیکھو فلاں آدمی نے مورت بنائی تھی۔ اس کو سجدہ کیا تھا۔ ہاتھ سے خدا بنائے تھے۔ اس کو سجدہ کیا تھا۔ اس کے بعد یہ واقعہ بیان کرو کہ پیغمبر آیا اور نبی نے کہا کہ اے ابا جان انی ارک وقومک فی ضلل مبین نبی نے کہا کہ تو گمراہ ہے جب یہ واقعہ نقل کروں گا تو اس کا زیادہ اثر ہوگا یہی ہے قرآن کی آیت کا معنی لعبرة الاولی الالباب اللہ تعالیٰ عقل مندوں کو واقعات سنا کر شرک سے توبہ کرانا چاہتا ہے۔

قرآنی قصص کا مقصد

میرے بھائیو! یہ واقعات اسی لئے دہرائے جاتے ہیں۔ سارا قرآن اللہ تعالیٰ نے واقعات سے بھر دیا۔ غیر مسلموں نے سوال کیا کہ ان واقعات کا مقصد کیا ہے؟

ایک عیسائی نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ دیکھو جی نبی گزر گئے، پیغمبر گزر گئے، ابراہیم علیہ السلام گزر گئے، عیسیٰ علیہ السلام گزر گئے، موسیٰ علیہ السلام گزر گئے، سارا قرآن اللہ نے واقعات سے بھر دیا، حالانکہ قرآن میں ہدایت اور نصیحت کی باتیں ہونی چاہئیں تھی۔

میں نے کہا عقل کے اندھے، میں نے یہی مثال اس کو سمجھائی کہ اگر میں کہوں کہ گاڑی تیز نہ چلاؤ تو اثر نہیں ہوگا اور اگر واقعہ بیان کروں گا تو اثر ہوگا۔ اس نے کہا کہ اب یہ بات سمجھ میں آگئی ہے کہ جتنی نصیحت والی کتاب قرآن ہے ایسی کتاب دنیا میں کوئی نہیں ہے، یہ واقعہ بیان کیا تو سمجھ میں آیا، اگر میں ایسے کہوں کہ قرآن نصیحت کی کتاب ہے نہیں سمجھ آئے گی، لیکن اگر میں واقعہ بیان کروں تو پتہ چل جائے گا کہ اس سے اچھی نصیحت والی کوئی کتاب نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ شعور نبوت ہے

میرے بھائیو! اس پر غور کریں کہ پیغمبر کے دل میں یہ کیسے آیا، سات سال کے بچے کے دل میں یہ بات کیسے آگئی کہ وہ اپنے باپ سے کہے کہ ابا جی یہ جو آپ کر رہے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے، اتنی بات کہی اور آگے ابا نے کیا کہا کہ تو تو آج پیدا ہوا ہے۔

آج کل کسی بوڑھے سے بات کریں، ابا جی یہ کام غلط کر رہے ہو، تو کہتا ہے کہ تم میرے ہاتھوں میں کل پیدا ہوئے ہو، اور مجھے نصیحتیں کرنے لگے ہو؟ یہ بات ہے؟ کہتا ہے کہ میرے ساتھ بات نہ کرنا اور اکثر باتیں بزرگوں کی بچے بھی مانتے ہیں کیا کہتے ہو ابا کہتا ہے کہ یہ کام نہ کرو اور بچے آگے سے کیا کہتے ہیں، ابا جی یہ نئی نسل ہے تم پرانے لوگ ہو، آپ کو نہیں پتہ یہ جدید تعلیم ہے۔

قرآن پاک نے کہا۔ **وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض** یہ باتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں اس لئے آئیں کہ ہم نے اس کو ایسی ملکوتی عظمت عطا فرمائی تھی آسمان وزمین کا وجدان، آسمان وزمین کا شعور ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ہم نے اتار دیا تھا اور جب ہم نے وجدان اتارا، تو اس وقت کیا کیفیت تھی وہ کیفیت بھی اللہ تعالیٰ نے بیان کی۔

قوم کو سمجھانے کا انداز

اس وقت ابراہیم علیہ السلام پر وحی تو نہیں آئی تھی۔ رات کا وقت تھا

فلما جن علیه الیل

رات کے وقت جب اس نے آسمان کو دیکھا اور آسمان پر تھوڑی سی روشنی نظر آئی را کو کہا ابراہیم علیہ السلام نے آسمان کے تاروں کو دیکھ کر کیا کہا قال ھذا ربی یہ جو آسمان پر تارے ہیں شاید یہ رب ہوں، لیکن جب تھوڑی دیر کے بعد تارے غروب ہو گئے تو ابراہیم علیہ السلام کے وجدان نے کہا، شعور نے کہا، کیا کہا **فلما افل** جب تاروں کی روشنی گم ہوگئی

Maktaba Tul Ishaat.com

لا احب الافلین نبی نے کہا کہ جو روشنی گم ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتی۔ خدا گم نہیں ہو سکتا،

یہ ہے شعور نبوت۔ اس نبوت کے شعور کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا۔

فلما را القمر بازغا جب تھوڑی دیر کے بعد چاند چمکتا نظر آیا۔ جب چاند کو دیکھا، چاند تو بڑا چمک رہا تھا اس سے تو بڑی روشنی ہو رہی تھی۔ اس سے تو پوری فضا منور ہو رہی تھی، تو پیغمبر نے کہا قال ھذا ربی شاید یہ رب ہو، لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب چاند بھی غروب ہو گیا تو نبی علیہ السلام نے کہا

فلما افل قال لئن لم یھدنی ربی لا کونن

اے اللہ یہ چاند بھی غروب ہو گیا، اے وہ پروردگار جو میری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اے وہ پروردگار جو موجود ہے، لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے، اے اللہ اگر تو اپنا پتہ مجھے نہیں دے گا کہ تو کہاں ہے؟ تو کون ہے؟ تو مجھے ہدایت کیسے آئے گی تو پھر میں بھی اس گمراہ قوم میں سے نہ بن جاؤں، اے پروردگار جو میری آنکھوں سے پوشیدہ ہے، میرے وجدان سے دور ہے، میرے شعور سے دور ہے۔ اے اللہ تو اپنے آپ کو مجھ پر روش کر دے۔ اپنے آپ کا مجھے پتہ دے دے، پھر صبح ہوئی اور صبح کے وقت قرآن نے کہا۔

فلما را الشمس بازغة جب سورج کو دیکھا کہ یہ تو بہت بڑا ہے قال ھذا ربی کیا یہ رب ہوگا ھذا اکبر یہ تو بہت بڑا ہے، لیکن فلما افلت جب سورج کی روشنی ختم ہو گئی اور غروب ہو گیا۔ فرمایا قال یا قوم اے میری قوم کے لوگو، میں نے غلطی کی ہے۔

نہ ستارے خدا تھے، نہ چاند خدا تھا، نہ سورج خدا تھا۔

جو ڈوب جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا، انی بری مما تشرکون یہ کہہ کر پیغمبر نے کہا انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین اے دنیا کے لوگو! میں اس پروردگار کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ جو نہ ڈوبتا ہے، نہ غروب ہوتا ہے، نہ خاموش ہوتا ہے، نہ رات کی تاریکی میں ختم ہوتا ہے، نہ دن کی روشنی میں غروب ہوتا ہے، جس نے مجھے پیدا کیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بلکہ میں اسی کو خدا کہوں گا کہ جس نے ستاروں کو بنایا، سورج کو بنایا، چاند کو بنایا، آسمانوں کو بنایا، زمین کو بنایا۔

قرآن کہتا ہے کہ جس وقت پیغمبر یہ بات کررہے تھے تو حاجه قومه قوم لڑائی کرنے لگ گئی۔ پیغمبر نے کہا قال اتحاجونی فی الله وقد هدان اے میری قوم، میرے دل میں سچے خدا کی بات اتر چکی ہے، تمہارے بت جھوٹے ہیں، ایک پروردگار سچا ہے، یہ نبی کی وہ کیفیت ہے کہ جو بچپن میں اللہ نے شعور کے طور پر عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے یہ شعور اپنے نبی کو عطا فرمایا ہے۔

اور اس شعور کے بعد پھر پیغمبر اپنے باپ سے کیا کہتا ہے؟ اس کا ذکر قرآن نے کیا ہے، یہ واقعہ تو ابتدائی عمر کا ہے، اور یہ جو دوسرا واقعہ ہے، اس کا سترھویں پارے میں ذکر ہے۔

رشد کا معنی و مفہوم

قرآن مجید کہتا ہے ولقد اتینا ابراھیم رشده ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رشد عطا کیا۔ رشد کسے کہتے ہیں؟ رشد کا معنی ہے ہدایت کا پھوٹنا، رشد کا معنی ہے ہدایت کا جنم لینا، ہدایت خود بخود پھوٹے، اس کو رشد کہتے ہیں۔

اس لئے قرآن پاک میں سارے صحابہ کرامؓ کو راشد کہا۔ اولئک هم الراشدون یہ سارے صحابہ کرامؓ ایسے ہیں کہ ان کے دل سے ہدایت پھوٹ رہی ہے۔ ہدایت جنم لیتی ہے۔ خود بخود ہدایت کی طرف دھیان چلا جاتا ہے یہ ہے معنی، خلفاء راشدین کو ''راشدین'' اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے دلوں سے ہدایت پھوٹتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو رشد عطا فرمایا

قرآن کہتا ہے ولقد اتینا جب ہم نے دیا ابراھیم رشده ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت کے پھوٹنے کا ملکہ دیا، ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے وہ ملکہ دیا کہ جس سے آدمی اچھی اور بری چیز کی شناخت کرسکتا ہے، جس سے انسان میں ہدایت کی روشنی آجاتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کہتا ہے من قبل و کنابه عالمین اور ہم جانتے تھے کہ اس سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے پاس رشد نہیں ہے، اس سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے پاس وہ ملکہ نہیں ہے جو بعد میں دیا گیا۔ اس ملکہ کے عطا ہونے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا اذقال لابیه اپنے والد اور قوم سے کہا ما ھذه التماثیل تماثیل، یہ تمثیل کی جمع ہے، اس کا معنی ہے مورت، جو ہاتھ سے بنائی جائے، اسے تمثیل کہتے ہیں، ہاتھ سے کاٹی جائے، جس کا ڈھانچہ ہاتھ سے کاٹا جائے اسے تماثیل کہتے ہیں۔

قرآن نے کہا جب پیغمبر نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ ہاتھ کی بنائی ہوئی مورتیں تمہیں کیا دیتی ہیں؟ انتم لها عاكفون تمہیں کیا ہو گیا، مورت اپنے ہاتھ سے بناتے ہو اور پھر اس کا طواف کرتے ہو۔ عاکفون کا معنی ہے اس کا طواف کرنا۔ اس کے گرد چکر لگانا قالوا وجدنا اباءنا لها عابدين تو قوم نے آگے سے یہ نہیں کہا کہ نہیں نہیں یہ تو مورتیاں اچھی ہیں، قوم نے آگے سے کیا کہا؟ وجدنا اباء نالها عابدين ہمارے باپ دادا یہی کام کرتے تھے۔

مشرک کی ذہنیت نہ بدلی

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک شرک کی کیفیت بدلتی رہی، لیکن مشرک کا ذہن کبھی نہیں بدلا، مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے پانچ بت بنائے یہ شرک کا طریقہ تھا۔

شرک کا ایک طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تھا، کیفیت بدلی۔ شرک کا ایک طریقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں تھا، شرک کا طریقہ الگ تھا۔ ایک حضور ﷺ کے دور میں شرک کا طریقہ تھا کہ ۳۶۰ خدا خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے۔

اور ایک آج کا طریقہ ہے کہ قبر کو سجدہ کر رہے ہیں، قبر کو سب کچھ مان رہے ہیں۔ تو شرک کی کیفیت بدلتی رہی۔ لیکن مشرک کا ذہن کبھی نہیں بدلا، آپ اس دور کے مشرک سے پوچھیں شرک کیوں کرتے ہیں تو جواب میں کہتے ہیں کہ میرے باپ دادا یہ کرتے تھے،

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ نہیں کہے گا کہ اس کا ذکر فلاں کتاب میں ہے، فلاں جگہ پر ہے نہیں، کہے گا میرے باپ دادا یہ کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے دور کے مشرک سے پوچھو کہ شرک کیوں کرتے ہو تو کہے گا کہ میرے باپ دادا یہ کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور کے مشرک سے پوچھو کہ شرک کیوں کرتے ہو؟ کہتے ہیں کہ میرے دادا یہ کرتے تھے۔

حضور ﷺ کے دور میں ابوجہل سے پوچھو کہ ایسے کام کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے تھے کہ میرے باپ دادایوں کرتے تھے۔

آج کے دور کے کسی قبر پرست سے پوچھو کہ تو قبر پر سجدہ کیوں کرتا ہے؟ کہتا ہے کہ میرے باپ دادایوں کرتے تھے، شرک کی کیفیت تو بدلتی رہی، لیکن مشرک کی ذہنیت نہیں بدلی۔

شرک اور بدعت کب پیدا ہوتی ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ شرک پیدا ہوتا ہے نیک آدمیوں کا نام لیکر، میں نے فلاں بزرگوں کے نام پر مجسمہ بنایا۔ یا یہ قبر فلاں بزرگ کی ہے، تو نیک آدمیوں کا نام لیکر شرک پیدا ہوا، اور بدعت پیدا ہوتی ہے نیکی کا نام لیکر، یہ جو میں طریقہ کر رہا ہوں، یہ نیکی ہے اسکا تو ثواب ہے اس کا تو بڑا اجر ہے۔

قبر پر اذان دینے کا اجر ہے، ایصال ثواب کے اس طریقے کا اجر ہے۔

شرک پیدا ہوگا نیک آدمی کا نام لیکر اور اس میں نیک آدمی کا کوئی قصور نہیں، اور بدعت پیدا ہوگی نیکی کا نام لیکر۔ اس میں نیکی کا کوئی قصور نہیں، قصور ہمیشہ اس گندی ذہنیت کا ہوتا ہے کہ جو شرک اور بدعت کو جنم دیتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھے۔ آمین!

Maktaba Tul Ishaat.com

مشرک کا جواب سن

میرے بھائیو! ان واقعات سے اللہ ساری دنیا کو شرک سے دور کرنا چاہتا ہے تا کہ کسی قسم کے شرک میں انسان مبتلا نہ ہو۔

کیا جواب دیا قوم نے پیغمبر کو، لفظ بلفظ قرآن نے نقل کیا، انہوں نے کہا وجدنا اباءنا لھا عابدین ہمارے باپ دادا اسی طرح مورتوں کو سجدہ کرتے تھے، دلیل کوئی نہیں۔

بھائی اگر تم سجدہ کرتے ہو، تو کسی کتاب میں دکھاؤ، کوئی دلیل دکھاؤ، لیکن جو بھی مشرک ہوگا، جو بھی گمراہ ہوگا، وہ دلیل کا جواب دلیل سے نہیں دے گا۔ یہ کوئی دلیل ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد یہ کرتے تھے؟ کیا کہا کہ میرے باپ دادا یہ کرتے تھے، تیرا باپ دادا جہنم میں گیا تو بھی جہنمی ہے، تیرا باپ دادا جہنم کا ایندھن بنا، تو تو بھی ایندھن بنا، پیغمبر نے جواب دیا، اور اس لفظ میں کتنا زور ہے جو عربی والا ہے وہ جانتا ہے۔ قال لقد کنتم انتم ، لقد کا معنی پکی بات تاکید ہوگئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم وابائکم اور تمہارے آباؤ اجداد فی ضلل مبین کھلی گمراہی اور کھلی جہالت میں ہیں۔

آگے انہوں نے کیا کہا؟ قالوا اجئتنا بالحق تم بڑے آگئے حق کے علمبردار، ہمارے گھر میں کل پیدا ہوئے ہو اور آج ہمیں نصیحتیں کرنے لگ گئے ہو ام انت من اللعبین حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تم عجیب حق لائے ہو، یا ہمارے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔

تو پیغمبر نے جواب دیا قال بل ربکم ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتیاں تمہارا رب نہیں ہوسکتیں، بلکہ تمہارا رب وہ ہے رب السموات والارض جو آسمانوں کا رب ہے وہ تمہارا رب ہے جو زمینوں کا رب ہے، وہ تمہارا رب ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وانا علی ذلکم من الشاھدین اور میں اس پر گواہ ہوں کہ اے لوگو! میرے آباؤ اجداد! میرے رشتہ دارو! میری قوم کے چوہدریو! میری برادری کے لوگو!

میں گواہ ہوں کہ آسمانوں اور زمین کا مالک ایک اللہ ہے، جن کو تم پوجتے ہو وہ پروردگار نہیں اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام جلالی پیغمبر تھے

جب انہوں نے بڑے غصے میں آ کر پیغمبر کو دیکھا کہ یہ ہمارے بتوں کا مذاق اڑا رہا ہے۔ ہمیں غلط کہہ رہا ہے، ہم پر جھوٹا الزام لگانا چاہتا ہے، تو پیغمبر کو غصہ آ گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جلالی پیغمبر تھے اور پیغمبر نے جو آگے سے بات کہی اس پر ان کی نیندیں اڑ گئیں۔ قرآن نے نبی کا وہ لفظ بھی نقل کر لیا جس سے کافروں کی نیندیں اُڑ گئیں۔

آج کل کا کوئی آدمی ہوتا کہتا کہ بات کوئی سخت نہ کرنا، رب سے بھی کہو بات سخت نہ کرنا کہ کسی کا دل نہ دکھ جائے، کئی جگہ ہم تقریر کرنے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مولانا صاحب کوئی بات ایسی نہ کرنا کہ جس سے دل دکھ جائے، میں آپ کو قرآن سنانے لگا ہوں، یہ بات نبی نے فرمائی اور رب نے قرآن میں نقل کی ہے اس سے کسی کا دل دکھا ہے یا خوش ہوا؟

مشرکوں کے خلاف اعلان پیغمبر

قرآن کہتا ہے، پیغمبر نے کہا

وتاالله لا كيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين

مجھے قسم ہے پروردگار کی میں تمہارے ان جھوٹے خداؤں کا جو ستیاناس کروں گا وہ تم بھی یاد رکھو گے تمہاری نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔

اس سے وہ خوش ہوئے تھے یا اس سے ان کا دل دکھا تھا؟ (دکھا تھا)

مجھے موقع ملنے دو

بعد ان تولوا مدبرين

ذرا وقت مل جائے، دیکھو میں ان کا حال کیا کرتا ہوں۔ اس سے وہ خوش ہوئے تھے؟ (نہیں) اب شرک کی مذمت اور تردید ہونے لگی ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے کہا قسم ہے مجھے پروردگار کی میں تمہارے بتوں کا بیڑہ غرق کر کے چھوڑوں گا تم مجھے موقع تو ملنے دو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بتوں کا بیڑہ غرق کیا

پھر موقع ملا، ساری قوم میلے پر چلی گئی، یہ میلے وہاں سے چلے ہوئے ہیں، اب دیکھ لو کہ جو میلوں پر جاتے ہیں ان کا شجرہ نسب کن کے ساتھ ملتا ہے؟ اور جو نہیں جاتے ان کا شجرہ کس کے ساتھ ملتا ہے۔ فیصلہ خود کر لو، پیغمبر نے کیا فرمایا

وتاللہ لا کیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین

اور آگے قرآن کہتا ہے

فجعلھم جذاذا

آج کل لوگ کیا کہتے ہیں؟ کہ کسی پر تنقید نہ کرو، کسی کے غلط عقیدے کو بھی غلط نہ کہو، کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو، ان سے کہو کہ بتاؤ۔

قرآن کہتا ہے

فجعلھم جذاذا

جن کو وہ خدا سمجھتے تھے ان کے ٹکڑے ٹکڑے پیغمبر نے کر دیئے۔ خداؤں کے ٹکڑے کیے

فجعلھم جذاذا

جذاذا کا معنی بیڑہ غرق کر دیا۔ شکلیں بدل دیں، ناک اور کان کاٹ دیئے، ہاتھ اور پاؤں توڑ دیئے جن کو سجدہ کرتے تھے۔ جن کی پوجا کرتے تھے، پیغمبر نے کیا کیا، جب ساری قوم میلے پر چلی گئی ایک کلہاڑا لیکر اللہ کا نبی، رب واڑے میں چلا گیا۔

کسی کا ہاتھ کاٹا، کسی کا پیر کاٹا، کسی کا نام کاٹا، کسی کے کان کاٹے، وہاں تو شاہی تھی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قوم تو وہاں نہیں تھی اور نبی کو موقع مل گیا کسی کا ناک کاٹا، ہاتھ کاٹا، پیر کاٹے، سارے رب توڑ دیئے

سارا کچھ کر کے، ان کا جو اعلیٰ حضرت تھا وہ کلہاڑا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ اسے کچھ نہ کہا۔ اگر اسے کہتے تو وہ بھی روتا کہ میرے ساتھ کیا بنا؟ کلہاڑا رکھ کر خود گھر چلے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود میں ذکر کیوں؟

وہ ابراہیم علیہ السلام تو نے شرک کے کورٹ اڑا دیئے۔ شرک کی برائیاں ختم کر دیں، شرک کی جڑیں کاٹ دیں۔ ایسے ہی اللہ نے نہیں کہا **اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم** حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام درود میں آتا ہے کسی اور نبی کا نام نہیں آتا، کبھی سوچا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام کا نام درود میں آئے کسی اور نبی کا نہیں آئے کیوں؟

رب العالمین نے فرمایا کہ تیری یہ ادا ہی مجھے اتنی پسند آئی کہ تم نے حلیے بگاڑ دیئے شرک کے مجسموں کے، کورٹ ہی اڑا دیئے شرک کے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی آخر الزمان ﷺ کی امت ہو اور درود ابراہیم علیہ السلام پر بھیجے، کیوں اس نے شرک کے کورٹ اڑا دیئے۔

اور یار لوگوں نے اس طرح کا درود بنایا کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام ہی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آئے گا تو شرک کی جڑ کاٹی جائے گی۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بھیجو، رحمت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کسی نبی پر نہیں، صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کیوں، یہ ادا ہی رب کو اتنی پسند آئی ہے جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام ناک کاٹ رہا تھا، کان کاٹ رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت خوب کیا، جس طرح ہوتا ہے کردے، کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

آج کل پاکستان کا کوئی پڑھا آدمی ہوتا تو کہتا کہ نہ نہ کسی کے رب کو کچھ نہ کہنا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ کیا اچھا کیا۔

فرمایا **فجعلھم جذ اذا** ان کے رب کا بیڑہ غرق کر دیا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے رب، قربان جاؤں ان کے بھی جن کے رب کے ٹکڑے ہوئے؟

Maktaba Tul Ishaat.com

کبیرا لھم لعلھم الیہ یرجعون

بڑے کے کندھے پر کلہاڑا رکھا، کیوں رکھا؟

مشرکین کے الٰہ ٹوٹ گئے

خدا کہتا ہے کہ کسی اور نے تو بولنا نہیں، چلو اس سے پوچھو کہ جناب حضرت صاحب تمہارے ساتھ کیا بنی؟ جب قوم میلے سے واپس آئی، چیخنے لگے، رونے لگے۔

قرآن پاک نے اس واویلے اور رونے کو بھی بیان کر دیا ہے۔ اب اس کے بیان کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ خدا کو پتہ تھا کہ اس طرح کے واقعات امت محمدیہ میں بھی پیش آنے ہیں، وہاں بھی شرک ہونا ہے۔ اسی طرح شرک کے واڑے ہوں گے یہ بات ان کو فائدہ دے گی۔ ان کا حوصلہ بڑھائیں گے کہ تم اکیلے نہیں ہو میلے والے پہلے بھی آئے تھے، تم نہ گھبراؤ، تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اس طرح کے لوگ پہلے بھی تھے۔

فرمایا

قالو امن فعل ھٰذا بالھتنا

ہمارے خداؤں کا کون بیڑہ غرق کر گیا؟ یہ لفظ ہیں قرآن کے ہمارے الاہوں کا کسی نے بیڑہ غرق کیا ہے۔

انہ لمن الظالمین

وہ تو کوئی بڑا ہی ظالم ہے جس نے ہمارے الاہوں پر ترس نہیں کھایا، رب ترس کے لائق تھے، ان پر ترس کھاتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نمرود کی عدالت میں

نمرود کی عدالت لگی، پولیس آگئی، فوج آگئی، اس عدالت میں ایک آدمی بیان دینے لگا ہے قالوا سمعنا کہتا ہے کہ ہم نے سنا ہے

فتی یذکرھم یقال لہ ابراھیم

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک نوجوان ابراہیم علیہ السلام تھا وہ رہ گیا تھا اس کے سوا کوئی یہ کام کر نہیں سکتا۔

بادشاہ نے کہا کہ اسے گرفتار کر کے لاؤ

قالوا فاتوا به علی اعین الناس

لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لاؤ، لوگوں کے پاس لاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گرفتار کر کے لایا گیا، پیغمبر گرفتار کر کے نمرود کے دربار میں پیش کیا گیا اور پیغمبر علیہ السلام سے کہا قالوا ساری قوم نے کہا ءانت فعلت هذا کیا یہ کام آپ نے کیا ہے؟ کہ ہمارے خداؤں کے ناک کاٹ دیئے، ہاتھ توڑ دیئے، پاؤں توڑ دیئے بالهتنا ہمارے خداؤں کا بیڑہ آپ نے غرق کیا ہے یا ابراهیم اے ابراہیم۔

پیغمبر نے آگے سے یوں جواب دیا، اس جواب پر قربان جاؤں، نبی نے آگے سے ایسا جواب دیا، حکیمانہ جواب، یہ نہیں کہا کہ میں نے نہیں کیا اور یہ بھی نہیں کہا کہ میں نے کیا۔

پیغمبر کا حکیمانہ جواب

پیغمبر نے جواب میں کہا مجھ سے کیوں پوچھتے ہو کہ میں نے ان کا بیڑہ غرق کیا، آلہ قتل جہاں سے برآمد ہوا۔ اس سے پوچھو، یہ کہاڑا تو اعلیٰ حضرت کے پاس ہے اور پوچھ مجھ سے رہے ہو؟ اس سے پوچھو کہ اس نے کیا ہوگا؟ یہ نبی نے کیوں کہا؟

پیغمبر علیہ السلام کے اس فرمان میں حکمت تھی۔ اتنی حکمت والا جملہ نبی کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا، نبی نے کہا کہ مجھ سے پوچھتے ہو، اس بڑے سے پوچھو کہ جس کے کندھے پر آلہ قتل تھا۔ اس سے کہو کہ یہ کلہاڑا کہاں سے آیا۔ تو یہاں کھڑا تھا۔ تیرے سامنے چھوٹے خداؤں کا ناک کٹتا رہا، ہاتھ کٹتے رہے، پاؤں ٹوٹتے رہے۔

تو تماشا دیکھتا رہا، تو بڑا بے ایمان ہے، تیرے سامنے خداؤں کا گھر اجڑ گیا، تم تماشا دیکھتے رہے، اس سے پوچھو۔

نبی کا یہ جملہ بڑا حکیمانہ تھا۔ آگے سے انہوں نے وہی بات کہی، جو بات نبی کہلوانا چاہتا تھا، وہ بات کتنی اچھی تھی، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کو نقل کیا ہے، حالانکہ وہ

Maktaba Tul Ishaat.com

جملہ کافروں کا تھا۔ وہ جملہ مشرکوں کا تھا، لیکن حقیقت پسندی پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جملے کا ذکر اپنے قرآن میں کر دیا۔ پاک کلام میں کر دیا، یعنی مشرک کے کلام کا ذکر اس قرآن میں ہے کیوں؟ وہ حقیقت پر مبنی تھا۔ مشرکوں نے کیا کہا، آگے سے مشرک جواب دینے لگے کہ اے ابراہیم

فرجعوا الی انفسهم فقالو انكم انتم الظالمون

جب پیغمبر نے کہا کہ اس بڑے سے پوچھو کہ کلہاڑا کہاں سے آیا ہے تو تمام مشرکوں کی فوج نے سر جھکا دیا

ثم نكسوا على رؤسهم

ان کے سر جھک گئے۔ ان کے سر زمین پر آ گئے، وہ پریشان ہو گئے اور پریشان ہو کر کیا کہنے لگے؟ لقد علمت ما هولاء ينطقون ابراہیم تجھے یہ تو پتہ ہے کہ ان میں بولنے کی طاقت نہیں، پیغمبر نے کہا کہ جن میں اپنا حال بتانے کی ہمت نہیں!

وہ تیرا خیال کیسے کریں گے؟ وہ تیری مشکل کشائی کیسے کریں گے؟ وہ تمہاری حاجت روائی کیسے کریں گے؟ وہ تمہیں عزت کیسے بخشیں گے؟

اف لكم ولما تعبدون من دون الله

پیغمبر کو موقع مل گیا فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا تم ایسے کی پوجا کرتے ہو، ایسے کے دروازے پر سر جھکاتے ہو مالا ينفعكم جو تمہیں نفع نہیں دیتے شيئا کس چیز کا ولا يضركم تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ تف ہے تم پر افسوس ہے تم پر افلا تعقلون تمہارے سے بڑا بے وقوف دنیا میں کوئی نہیں ہے کہ جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتے، جو کلہاڑے سے اپنے کان اور ناک نہیں بچا سکتے، وہ تمہارے خدا کیسے ہو سکتے ہیں، تمہاری بگڑی کیسے بنا سکتے ہیں؟

جب کفر لاجواب ہوتا ہے

جب کافروں اور مشرکوں کو جواب نہ آیا، جب کافر کو دلیل سے جواب نہیں آتا۔ تو وہ ڈھٹائی پر اتر آتا ہے وہ ظلم پر اتر آتا ہے وہ لڑائی کرنے لگ جاتا ہے، وہ جھگڑا کرنے لگ

Maktaba Tul Ishaat.com

جاتا ہے، حالانکہ نبی نے بڑی دلیل سے فرمایا تھا کہ اگر یہ کان، ناک اور جسم کی حفاظت خود نہیں کرتے تو تمہارے مشکل کشاء کیسے؟ ان کو اس دلیل کو توڑنا چاہئے تھا، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ انہوں نے کیا کیا، انہوں نے کہا قالوا حرقوہ آگ جلاؤ وانصروا الھتکم سارے لوگوں کو جمع کروان کنتم فاعلین اور اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اٹھا کر آگ میں ڈال دو، پھر جلایا گیا، آگ جلائی گئی، چالیس میل لمبی چوڑی آگ تھی۔ شعلے آسمانوں سے باتیں کر رہے تھے اور ایک منجنیق بنائی گئی۔ اس میں پیغمبر کو ڈال کر دس ہزار فوجیوں اور سپاہیوں نے پیغمبر کو آگ میں گرانے کا اعلان کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام آتش نمرود میں

جب آگ آسمانوں سے باتیں کرنے لگی تو نبی کو اس آگ میں ڈال دیا گیا۔ ادھر پیغمبر کا آگ میں آنا تھا۔ ادھر پروردگار کی رحمت کو جوش آیا، اللہ تعالیٰ یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے مناظرہ دیکھا تھا اور اللہ تعالیٰ کو یہ مناظرہ بڑا پسند آیا تھا۔ اس لئے اسی مناظرے کا ایک ایک لفظ اللہ نے قرآن میں بیان کر دیا۔ اپنی کتابوں میں بیان کر دیا۔ قیامت تک آنے والی نسلوں کو بتا دیا اور فرشتوں سے کہا کہ اے فرشتو، تم کہتے تھے کہ ہم بہتر ہیں انسان سے، اب دیکھو کہ میرا عاشق ہے، میری محبت ہے، میرا پیار ہے، اس طرح میری توحید کا کلمہ بلند کرنے والا جلتی ہوئی آگ میں گر رہا ہے۔ میرے بھائیو! علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بیان کیا ہے، اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے!

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل تھی محو تماشائے لب بام ابھی

عشق کہتا تھا کہ آگ میں چھلانگ لگاتا ہوں، عقل کہتی تھی کہ جل جائے گا، لیکن ابراہیم علیہ السلام اس خدا کی محبت میں آگ میں گر گیا۔ اللہ نے فرمایا آگ لکڑی کو جلاتی ہے، لوہے کو جلاتی ہے، انسان کو جلاتی ہے، لیکن اے آگ آج تیرے اندر میرا ایک ایسا مہمان آرہا ہے کہ اسے جلانے کی اجازت نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

آتش سرد ہوئی

قرآن کہتا ہے قلنا یا نار کونی بردا ٹھنڈی ہو جا سلاما علی ابراھیم اس پر سلامتی برپا ہو۔

دنیا کو پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے یاری کیسے نبھائی؟ اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کا امتحان لیتا ہے اور اپنے عاشقوں کی مدد کرتا ہے۔

ایک طرف ساری کائنات تھی، خدائی تھی، بادشاہت تھی، پولیس تھی، فوج تھی، تنہا صرف ایک شخص، فوج سے ٹکرایا، پولیس سے ٹکرایا، شاہوں سے ٹکرایا، لشکروں سے ٹکرایا، بادشاہت سے ٹکرایا، چوہدراہٹ سے ٹکرایا، دنیا کے خداؤں سے ٹکرایا۔

آگ میں چھلانگ لگا کر توحید کے پرچم کو سربلند کر کے قیامت کی صبح تک آنے والی انسانیت کو بتا دیا کہ جہاں خدا کی الوہیت کا سوال تھا میں نے اآگ میں گر کر اس پرچم کو بلند کر دیا۔ میرے بھائیو، یہ پہلا امتحان تھا، یہ پہلا پرچہ تھا، یہ پہلا پیپر تھا۔

جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا ہوا اور اس پہلے پرچے میں ابراہیم علیہ السّلام کہاں تک پہنچا؟ ابراہیم علیہ السّلام کیسے آگے آیا، قرآن کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام سو فیصد نمبر حاصل کر کے اعلیٰ پوزیشن حاصل کر چکا اور دنیا کو بتا چکا کہ ایک طرف کائنات اور ساری خدائی ہے دوسری طرف سیدنا ابراہیم علیہ السّلام ہے۔ اللہ کی عظمت ہے۔ اللہ کی الوہیت ہے۔ الوہیت کامیاب ہوگئی اور دنیا کی ساری خدائی ختم ہوگئی۔ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا نام کائنات میں سربلند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم علیہ السّلام تو میرے لئے دہکتی ہوئی آگ میں گیا۔ اب قیامت تک تجھ پر رحمت ہوگی، تیری اولاد پر بھی رحمت ہوگی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السّلام کی بے مثال قربانی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○
وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ○ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ○ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○

(پارہ ۲۳، سورۃ الصّٰفّٰت، آیت: ۹۹ تا ۱۰۷)

اور بولا میں جاتا ہوں اپنے رب کی طرف وہ مجھ کو راہ دے گا۔ اے رب بخش مجھ کو کوئی نیک بیٹا۔ خوش خبری دی ہم نے اس کو ایک لڑکے کی، جو ہوگا تحمل والا، پھر جب پہنچا اس کے ساتھ دوڑنے کو کہا اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں، پھر دیکھ کہ تو کیا دیکھتا ہے، بولا اے باپ کر ڈال جو تجھ کو حکم ہوتا ہے، تو مجھ کو پائے گا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل، اور ہم نے اس کو پکارا یوں کہ اے ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب، ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو، بیشک یہی ہے صریح جانچنا اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کرنے کے واسطے بڑا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قابل صد احترام بزرگو اور دوستو! آج عید الاضحیٰ کی مناسبت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشہور واقعہ بیان کیا جائے گا ان شاء اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے وہ جلیل القدر پیغمبر ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے بڑے امتحان آئے، ابراہیم علیہ السلام وہ پیغمبر ہیں کہ جن کے چار بڑے امتحانوں کا ذکر قرآن میں ہے۔ چار امتحان کون کون سے تھے ان کے نام سن لیں اور پھر آخری چوتھے امتحان کا ذکر تفصیل کے ساتھ ہوگا، چونکہ عید الاضحیٰ کے ساتھ اس کی مناسبت ہے اور باقی امتحانوں کا ذکر بعد میں ہوگا۔

خلیل اللہ علیہ السلام کے امتحانات

پہلا امتحان کیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ایک امتحان یہ لیا کہ ان کو حکم دیا کہ آگ میں چھلانگ لگاؤ تو پیغمبر نے یہ نہیں کہا کہ میں جل جاؤں گا۔ میرا جسم جل جائے گا۔ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا اور انہوں نے آگ میں چھلانگ لگا دی۔ جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے، قرآن نے یہ کہہ کر اس بات کا ذکر کیا قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں چھلانگ لگائی اور ہم نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا، یہ پہلا امتحان ہے۔

دوسرا امتحان کیا ہے؟ دوسرا امتحان یہ تھا کہ ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں اولاد نہیں تھی۔ پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر کہا کہ اے اللہ مجھے اولاد عطا کر، اپنی عمر ۸۷ سال تھی بیوی بھی بوڑھی تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا کی کہ اے اللہ! میری جھولی کو اولاد سے بھر دے۔ اولاد کے خزانے تیرے سوا کسی کے پاس نہیں، آج کل تو ہمارے ہاں اولاد کے خزانے پیروں کے پاس بھی ہیں۔ لوگوں کے بقول، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس اولاد کے خزانے نہیں۔

دیکھیں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کتنا بڑا حکیم ہے، ۱۰۰۰ سے زائد کتابیں لکھیں، ساری دنیا کو نسخے بتائے، لیکن اپنی کوئی نرینہ اولاد نہیں، ساری زندگی دنیا کو نصیحتیں کرتے رہے، لیکن اپنے گھر میں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ یہ خزانے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لے گگڑتے دے پتر اور وہاں دربار پر ایک بیری کا درخت ہے، میں بھی کئی دفعہ فاتحہ خوانی کیلئے جاتا رہتا ہوں، حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نیک بزرگ گزرے ہیں، وہاں بیری کے نیچے عورتیں بیٹھی ہیں۔ جھولی میں بیر گرا تو کہتے ہیں کہ اب لڑکا مل گیا۔

لیکن سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا لڑکا کوئی نہیں تھا، تو اولاد کے خزانے کس کے پاس ہیں؟ اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہیں۔ قرآن نے کہا یھب لمن یشاء انا ثا ویھب لمن یشاء الذکور جس کو چاہتا ہوں لڑکا دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں لڑکی دیتا ہوں، جس کو چاہتا ہوں دونوں دے دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں کچھ نہیں دیتا ہوں، یہ خزانے میرے پاس ہیں، میرے سوا کسی کے پاس نہیں ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رو رو کر بچہ مانگا، اللہ تعالیٰ نے بچے کی خوشخبری دے دی۔ جب جبرائیل امین علیہ السلام نے آ کر کہا وبشرنہ بغلام علیم نیک بچے کی خوشخبری اللہ تعالیٰ دے رہا ہے تو ان کی بیوی دروازے کے پیچھے کھڑی تھی، پیغمبر نے کہا کہ بچے کی خوشخبری مل گئی۔ بیوی نے کہا کیسے ہوگا قرآن مجید نے ان لفظوں میں واقعہ بیان کیا فاقبلت امراتہ فی صرۃ بیوی دیوار کے پیچھے کھڑی ہے ہنسنے لگی ہنس کر کہتی ہے کیا ہوا ہے؟ میری عمر بڑی، تیری عمر ۸۷ سال، بچہ کیسے ہوگا؟ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آیا، آ کر کہا قالوا کذلک اسی طرح بچہ ہوگا۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کر سکتا ہوں تو بڑھاپے میں بھی تمہاری جھولیوں میں بچہ ڈال سکتا ہوں، یہ خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، بچے کی خوشخبری مل گئی۔

اور جب بچہ چلنے کے قابل نہیں ہوا تو کہا کہ اس بچے کو جنگل میں چھوڑ آؤ۔ منیٰ میں عرفات میں، صفا مروہ کی پہاڑیوں پر، جنگل میں، کون ہے وہاں، پانی نہیں، گھر نہیں، بیوی ہاجرہ علیہ السلام کو ساتھ لیکر چھوڑ دو، یہ ایک امتحان تھا، رو رو کر بچہ مانگا اور جب بچہ پیدا ہوا حکم ہوا کہ جاؤ اس کو جا کر جنگل میں چھوڑ آؤ۔ یہ دوسرا امتحان ہے ربی انھن اضللن کثیرا من الناس قرآن نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے کہ بچہ کیسے جنگل میں آیا اور کس طرح سیدہ ہاجرہ علیہ السلام بچے کیلئے صفا مروہ پر چکر لگاتی ہے، یہ دوسرا امتحان ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تیسرا امتحان یہ ہے کہ بچہ تھوڑا سا بڑا ہوا کہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے گلے پر چھری چلاؤ، یہ سب سے سخت امتحان تھا، بڑا امتحان تھا کہ اپنے حقیقی بیٹے کے گلے پر کون چھری چلاتا ہے، تو چھری چلانے کا حکم ہوا۔

اور چوتھا امتحان یہ کہ جاؤ میرا گھر خانہ کعبہ تعمیر کرو، تو قرآن نے چاروں امتحانوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے بیٹا مانگا

لیکن آج ہم صرف تیسرے امتحان کا ذکر کریں گے، تیسرے امتحان کو قرآن نے ان لفظوں میں بیان کیا، قرآن پاک کہتا ہے کہ پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا وقال انی ذاھب اے اللہ میں تیرے دروازے پر سر رکھنا چاہتا ہوں۔ تیرے دروازے پر رونا چاہتا ہوں۔ تیرے دروازے پر اشک بہانا چاہتا ہوں، تیرا لڑ پکڑنا چاہتا ہوں، تیر دروازہ کھٹکھٹانا چاہتا ہوں ربی سیھدین مجھے صحیح راستہ دکھادے۔

اور آگے کیا کہا رب ھب لی پیغمبر دُعا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پیغمبر نے سر جھکایا ہوا ہے۔ سر فرش خاک پہ رکھا ہوا ہے، سفید داڑھی آنسوؤں سے تر ہے، بچے کی ضرورت ہے، اس سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام گزر چکے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام گزر چکے ہیں، حضرت شیث علیہ السلام گزر چکے ہیں، حضرت زکریا علیہ السلام گزر چکے ہیں، ان کے علاوہ اور پیغمبر بھی گزر چکے ہیں۔

اگر بچہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندہ بھی دے سکتا تو آج پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کسی اور پیغمبر کی قبر پر جا کر کہتے، حضرت نوح علیہ السلام کی قبر پر جا کر کہتے بابا تو ہمارا پیشوا تھا، مجھے لڑکے کی ضرورت ہے، تو مجھے لڑکا عطا کر، بابا آدم علیہ السلام تو لڑکا عطا کر، تو میرا دادا ہے، میرا پردادا ہے، میں بوڑھا ہو گیا مجھے لڑکے کی ضرورت ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نہ نوح علیہ السلام کی قبر پر گئے۔

ابراہیم علیہ السلام نہ آدم علیہ السلام کی قبر پر گئے۔

ابراہیم علیہ السلام نہ شیث علیہ السلام کی قبر پر گئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بلکہ پیغمبر نے آنے والی نسلوں کو یہ سبق سکھایا کہ تجھے بچے کی ضرورت ہے، تجھے بیٹے کی ضرورت ہے، تجھے بیٹی کی ضرورت ہے، تجھے کوئی دکھ ہے، کوئی کرب ہے، کوئی پریشانی ہے، تو ایک دروازہ خلاق عالم کا ہے کہ آ سجدہ کر اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلا، یہ سبق پیغمبر نے دیا۔

پیغمبر نے سبق کیسا دیا؟

کیا سبق دیا؟ کہ اگر تیرے پاس اولاد نہ ہو تو کسی بندے سے نہ مانگ، خدا کا دروازہ کھٹکھٹا، کن لفظوں میں، جو لفظ پیغمبر نے بارگاہ خداوندی میں پیش کیے، اللہ نے وہ تمام لفظ ٹیپ کر کے قرآن میں محفوظ کر دیئے۔ اس کو قرآن میں محفوظ کیوں کیا، اللہ کو کیا ضرورت تھی ٹیپ سنانے کی۔ دیکھو ٹیپ کے الفاظ کیا ہیں؟ پیغمبر نے سجدے میں جا کر کیا کہا؟ کہاں کہا تھا؟ کس علاقے میں کہا تھا؟

کنعان کی بستی ہے، پیغمبر وہاں موجود ہے۔ اس بستی میں اللہ کا پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں سر سجدے میں رکھ کر رو رہا ہے۔ وہ آہستہ روتا ہے کسی نے سنا نہیں ہے، کوئی جانتا نہیں، تو اور میں وہاں موجود نہیں، محمد رسول اللہ ﷺ وہاں موجود نہیں، اللہ تعالیٰ سے پیغمبر کلام کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو وہ کلام اتنا پسند آیا کہ اس کلام کو اس کتاب میں اتار دیا کہ جو کتاب محمد رسول اللہ ﷺ پر آنی ہے، یہ کلام کیوں نازل کیا۔ یہ کلام کیوں محفوظ کیا۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ امت محمدیہ میں ایسے جاہل آئیں گے کہ جو بچے لوگوں سے مانگیں گے جو بچے قبروں سے مانگیں گے۔ اس وقت یہ قرآن سنایا جائے گا او لوگو! اگر پیغمبر بھی میرا در چھوڑ کر نہیں جاتے تو تمہیں بھی بچہ کوئی نہیں دے سکتا۔ یہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کے ٹیپ میں وہ سارے الفاظ نقل کر رہا ہے کیوں؟ دیکھو!

فرمایا

وقال انی ذاهب الی ربی سیهدین

مجھے میرا پروردگار ہی سب کچھ دے گا۔ میں اسی کے دروازے پر لوٹتا ہوں۔ اسی کے دروازے پر روتا ہوں۔ اسی کے دروازے پر اشک بہاتا ہوں۔ اسی کے دروازے پر سر

Maktaba Tul Ishaat.com

رکھتا ہوں۔ وہ پیغمبر ابراہیم علیہ السلام جس کی پیدائش کہاں ہوئی تھی جو پیغمبر کہاں پیدا ہوا تھا۔ اس کے گھر میں آیا، جس کا نام آزر تھا، جو بت فروش اور بت ساز ہے، پیغمبر باپ کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ اپنے دادا کا راستہ اختیار نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹا کر بتا دیا کہ بیٹا بھی وہی دیتا ہے، بیٹی بھی وہی دیتا ہے۔

یہ دُعا پیغمبر نے مانگی ہے اور قرآن نے اس دُعا کو محفوظ کر کے تجھے اور مجھے سبق دیا کہ قربانی تو میری سنت پر کرتے ہو، بچہ بچی مانگنا ہو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ دیتے ہو، وہ قبروں سے جا کر مانگتے ہو، قربانی کیلئے کہتے ہو کہ یہ بکرا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کیلئے لایا ہوں۔

آؤ یہ بھی تو ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، یہ بھی تو قرآن نے واقعہ نقل کیا ہے، کوئی سسی پنوں کی کہانی تو نہیں بیان کی۔ کوئی شیریں فرہاد کا قصہ تو نہیں بیان کیا، کوئی عام تاریخی بات تو نہیں ہے یہ تو پیغمبر کا کلام اللہ نے قرآن میں نقل کیا ہے اور وہ الفاظ نقل کئے ہیں، شاید تیری سمجھ میں وہ الفاظ آجائیں۔

پیغمبر کے اسوہ کو اپناؤ

قرآن کہتا ہے وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین میں اپنے رب کے راستے پر آیا ہوں، مجھے وہی سچا راستہ دکھائے گا۔

آگے فرمایا ربی ھب لی من الصالحین اے اللہ! مجھے نیک بیٹا دے دے۔

پیروں کی قبروں سے جا کر بیٹے مانگنے والو، کچھ تو عقل کرو، یہ اہل سنت کا مذہب نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کا مذہب نہیں ہے، اہل سنت کا مذہب وہ ہے جس کو پیغمبر نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

دیکھو نبی نے کیا کہا، پیغمبر نے کیا اسوہ دیا۔ اس پر غور کرو، قرآن بول کر کہتا ہے کہ نبی نے میرے دروازے پر رو کر کہا تھا رب ھب لی من الصالحین اے اللہ مجھے نیک بیٹا دے دے۔

اولاد کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں

اور جب نبی رو رہا تھا تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے کہا، جبرائیل جلدی کر اس پیغمبر کو میرا پیغام سنادے وبشرنہ بغلام علیم میں نے تجھے بیٹا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے، بیٹا کیسے ہوگا؟

دوسری جگہ پر فرمایا کہ بیٹا ہوگا کیسے؟ ۸۷ سال تیری عمر ہے۔ پیغمبر نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کہا، قرآن نے وہ بھی نقل کیا۔ ۲۶ سپارے کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے وہ الفاظ بھی نقل کئے، سورۃ ذاریات میں فرمایا فاوجس منھم خیفۃ قالو الا تخف و بشروہ بغلام علیم فاقبلت امراتہ عورت سرہانے کھڑی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سجدے میں رو رہا ہے، خاوند رو رہا ہے، بیوی رو کر کہتی ہے کہ کیسے بیٹا ہوگا فاقبلت امراتہ وہ دل میں خیال کرتا ہے فصکت وجھھا اس کا چہرہ پریشان ہوگیا وقالت عجوز عقیم عورت بوڑھی ہے جس طرح بانجھ ہوتی ہے، عورتیں جواب دے جاتی ہیں اولاد کے قابل نہیں رہتیں۔

اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر یہ تیرا کام نہیں، یہ میرا کام ہے، یہ خزانے تیرے نہیں میرے ہیں، یہ کارخانہ تیرا نہیں میرا ہے قالوا کذلک قال ربک انہ ھو الحکیم العلیم اگر باقی پیغمبروں کو بڑھاپے میں نعمتیں دے سکتا ہوں، اگر زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں یحییٰ علیہ السلام دینے کا فیصلہ کیا اور آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا، تو آج بیٹا دینے کا فیصلہ بھی میں نے کیا ہے قال ربک انہ ھو الحکیم العلیم میں حکمت والا ہوں، میں دانائی والا ہوں۔

اب فیصلہ ہونے کے بعد کچھ دن گزر گئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، جب بچہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا تو ایک امتحان ہوا۔ جس کو سب سے بڑا امتحان کہا جاتا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرو کہ جن کو اللہ نے قرآن میں نقل کیا ہے۔

پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے

قرآن مجید نے کہا فلما بلغ معہ السعی جب بیٹا شعور کی عمر کو پہنچا، بیٹا تھوڑا

Maktaba Tul Ishaat.com

سا بڑا ہوا، اس عمر میں بیٹا کتنا پیارا لگتا ہے، کتنا اچھا لگتا ہے۔ سات آٹھ سال کی عمر ہے۔ بیٹا پیارا لگنے لگا۔ جب باپ گھر میں آتا ہے تو بیٹا باپ کی جھولی میں آکر بیٹھتا ہے، باپ کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ ۸۷ سال کی عمر ہے ساری زندگی تنہائیوں میں گزاری۔

اور جب یہ نعمت ملی، تو اس عمر میں پیغمبر کو خواب کیا آیا؟ قال یبنی باپ نے بیٹے سے کہا، بیٹا اسماعیل علیہ السلام اور اسماعیل کا معنی ہوتا ہے خدا کی سنی ہوئی دُعا، خدا کی سنی ہوئی دُعا کے نتیجے میں پیدا ہوئے اس لئے ان کا نام ہی اسماعیل رکھا گیا۔

تو پیغمبر نے کیا کہا؟ پیغمبر نے جو کچھ کہا، وہ بھی قرآن میں آگیا قال یبنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری پیغمبر نے کہا بیٹا میں نے خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چھری ہے اور تو نیچے لیٹا ہوا ہے اور میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، حفیظ جالندھری نے یہی نقشہ کھینچا ہے۔

پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتاب زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے نام سے تیرے لہو سے ہاتھ بھرتا ہوں

باپ نے کہا کہ بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ وہ چھوٹا سا بچہ ہے جس کو ابھی نبوت نہیں ملی۔ وہ بچہ جس کو ابھی نبی نہیں بنایا گیا، وہ بچہ جو ابھی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچا۔

جب باپ نے کہا کہ بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تیرے گلے پر چھری چلاتا ہوں تو بیٹے نے کہا قال یابت افعل ما تومر ستجدنی ان شاء الله من الصابرین اباجان جلدی کر، تیز ہو جا، چھری ہاتھ میں لے، مجھے زمین پر لٹا۔ میرے گلے پر چھری چلا۔ میرے گلے کو کاٹ دے۔ دیر کرے گا تو کہیں خدا کی فرمانبرداری میں دیر نہ ہو جائے۔

نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے، پیغمبر کو جب خواب آیا تو حقیقت میں وہ وحی تھی، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر پر وحی اتری، تو بیٹے نے کہا اباجان جلدی کر، دیر نہ کر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جب شیطان نے وسوسہ اندازی کی

اب دیکھو پیغمبر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ اس بچے کو تیار کر، اب اس کو والدہ نے اچھے کپڑے پہنائے، خوبصورت لباس پہنایا، باپ نے چھری ہاتھ میں لی، بیٹا ساتھ لیا جو مقام منیٰ ہے جہاں لوگ قربانی کرتے ہیں یہی جگہ تھی پیغمبر وہاں پہنچے، بیٹے کو لیکر اور وہاں جا کر بیٹے کو زمین پر لٹا دیا اور جب بیٹے کو لٹا دیا، پتہ ہے کیا ہوا، اللہ کا سارا عرش ہل گیا، بیٹے کو زمین پر لٹایا۔

شیطان وسوسہ ڈالنے آیا، شیطان نے وسوسہ ڈالا، ایک خوبصورت انسان کی شکل میں آیا کہ اے ابراہیم علیہ السلام! خواب پر بھی کوئی پیاروں کی گردیں جدا کرتے ہیں، بیٹوں کے گلوں کو کاٹتے ہیں، چھوڑ دے۔

پیغمبر نے کہا! کہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے میں نہیں چھوڑ سکتا اور جب شیطان وہاں سے مایوس ہوا تو مائی ہاجرہ علیہ السلام کے پاس گیا، اور جا کر کہنے لگا کہ تجھے پتہ ہے، تیرا بیٹا کہاں ہے؟ کہنے لگی کہ کسی رشتہ دار کے پاس گیا ہے، اچھے کپڑے پہنا کر میں نے بھیجا ہے۔

اس نے کہا کہ ایسا نہیں ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو خواب آیا ہے، کیا خواب آیا ہے؟ خواب یہ ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلا رہا ہوں اور وہ تیرے بچے پر چھری چلانے گیا ہے۔ تو بیوی نے پوچھا کہ یہ حکم کس کا ہے؟ تب شیطان نے کہا کہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے تو ہاجرہ علیہ السلام کہتی ہے کہ اگر حکم اللہ تعالیٰ کا ہے تو پھر مجھے بھی ساتھ لے چلنا، تاکہ جب چھری چلے تو میں اس کے بازو پکڑ لیتی، میں اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیتی، اور دنیا کو بتا دیتی کہ اگر حکم خدا کا ہو تو بے شک بیٹا ہی کیوں نہ ہو، چھری چلانا ہمارا کام ہے، چھری سہنا بیٹے کا کام ہے۔

وہ بھی نبی کی بیوی تھی۔ مسلمانو! پیغمبر چھری چلنا چاہتے ہیں، بیٹا نیچے لیٹا ہوا ہے، جب چھری چلنے لگی، چھری چلاتے ہیں، چھری چلتی نہیں، پیغمبر چھری کو تیز کرتے ہیں، پھر چلاتے ہیں، پھر چھری نہیں چلتی۔

اسماعیل نے کہا ابا جان میرے منہ کو نیچے کر دیں، سامنے منہ ہو گا، ایسا نہ ہو کہ

Maktaba Tul Ishaat.com

میری آنکھیں آپ کی آنکھوں سے ٹکرا جائیں اور باپ کے دل میں بیٹے کی محبت غالب نہ آجائے، کہیں چھری چلانے میں تاخیر نہ ہو جائے، اس لئے چہرہ نیچے کردو۔

مسلمانو! سر اوپر کرلیا، منہ نیچے کردیا اور باپ نے آنکھیں بند کرلیں، بیٹے نے آنکھیں بند کرلیں، پٹی باندھ لی کہ کہیں باپ اور بیٹے کی محبت ٹکرا نہ جائے، پٹی باندھ کر چھری چلانے لگے۔

اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے

اب تم مجھے فیصلہ کر کے بتاؤ کہ باپ بھی پیغمبر، بیٹا بھی پیغمبر، جس کے گلے پر چھری چلائی جارہی ہے وہ بھی پیغمبر اور چھری چلانے والا بھی پیغمبر، خلیل بھی پیغمبر اسماعیل بھی پیغمبر، چھری چلانے والا بھی پیغمبر، چھری سہنے والا بھی پیغمبر۔

بتاؤ وہ قوت کون سی ہے کہ جس نے چھری چلنے نہیں دی؟ تم کہتے ہو کہ نبی مختار کل ہوتا ہے، ہر چیز کا اختیار ہوتا ہے۔ بتاؤ اب چھری کا اختیار کیوں نہیں ہے؟ اب چھری کا اختیار کس کے پاس تھا۔ ہر چیز کا اختیار کس کے پاس تھا، تم کہتے ہو کہ ہر چیز کا اختیار نبی کے پاس ہوتا ہے۔

اب بتاؤ کہ جو چھری چلانے والا ہے وہ بھی تو پیغمبر ہے جو چھری سہنے والا ہے وہ بھی تو پیغمبر ہے۔ جو چھری چلاتا ہے وہ بھی دل سے چاہتا ہے کہ چھری چلے جو چھری سہتا ہے وہ بھی دل سے چاہتا ہے کہ چھری چلے، اگر دل سے نہیں چاہتے تو امتحان کیسے ہوا؟ اگر اوپر اوپر سے چلاتا تھا تو پھر امتحان کیسا ہوا؟ پھر تو ڈرامہ ہوا اگر چاہتے دل سے تھے تو وہ طاقت باؤ کہ جس طاقت نے چھری چلنے نہیں دی۔

حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے

قرآن کے الفاظ پر غور کر، فرمایا

فلما اسلما وتله للجبين و ناديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا انا كذلك نجزي المحسنين ان هذا لهوا لبلوا المبين

Maktaba Tul Ishaat.com

وفدینہ بذبح عظیم و ترکنا علیہ فی الاخرین.

مسلمانو دیکھو! اللہ تعالیٰ قرآن میں پورا نقشہ کھینچ رہا ہے۔ وہ پیغمبر بیٹے کو زمین پر لٹاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ فلما اسلما دونوں نے میری بات کو مانا۔ اسلم کا معنی ماننا اسلما دونوں نے میری بات کو مان لیا۔ وتلہ للجبین اور پیشانی کے بل نیچے لیٹ گئے اور آگے فرمایا وناديناه اور جب باپ چھری چلانے لگا، بیٹا چھری سہنے لگا، چھری چلتی نہیں۔

مسلمانو! کیا معلوم ہوا کہ چھری اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں چلتی، دریا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں چلتا، آگ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں جلتی، آگ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں جلاتی۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانا نہیں، ابراہیم علیہ السلام نہیں جلتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کو حکم دیا تھا کہ دریا کی موجوں میں موسیٰ کو بہانا نہیں، وہاں بھی پانی ٹھہر گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ چھری کا کام کاٹنا ہے، لیکن آج حکم ہے کہ تجھے کاٹنے کی اجازت نہیں، تجھے ٹکڑے کرنے کی اجازت نہیں۔

باپ چھری چلاتا ہے، بیٹے نے چھری سہی، اللہ نے چھری کو حکم دیا کہ تجھے چلنے کی اجازت نہیں، خلیل علیہ السلام چاہتا ہے چھری چلے، اسماعیل علیہ السلام چاہتا ہے چھری چلے، لیکن جلیل چاہتا ہے نہ چلے۔

پروردگار چاہتا ہے کہ چھری نہ چلے، چھری نہیں چلی، وہ چھری چلاتے تھے اور دل سے چاہتے تھے، ارادہ پکا تھا، اگر ان کو پتہ تھا کہ چھری نہیں چلے گی تو پھر امتحان کا مقصد پورا نہیں ہوتا، جب پتہ ہو کر چھری نہیں چلے گی تو نعوذ باللہ پھر یہ ڈرامے کی بات ہے۔

اور اگر نہیں پتہ تھا تو پھر اختیار نہیں ہے، معلوم ہوا کہ اختیار کے خزانے بھی پروردگار کے پاس ہیں، اولاد کے خزانے بھی پروردگار کے پاس ہیں۔

پٹی بندھی ہے، بیٹے کی آنکھوں پر بھی اور باپ کے بھی۔ چھری چل رہی ہے، چھری نے کاٹا نہیں تو اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ میں نے فوراً جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیجا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فرشتوں سے بہتر انسان

اور یقیناً فرشتوں کی جماعت نے دیکھا ہے، آسمانوں کی مخلوقات نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فخر کیا ہوگا کہ فرشتو تم کہتے تھے کہ آدم علیہ السلام سے ہم بہتر ہیں، اب بتاؤ کہ حکم میرا آیا تو باپ نے اپنی پدری شفقت کو نہیں دیکھا، میرے حکم کو دیکھا، اب بتاؤ کہ تم بہتر ہو یا انسان بہتر ہے۔

فرشتے حیران تھے۔ آسمان کی مخلوق حیران تھی کہ باپ چھری چلا رہا ہے، بیٹا چھری سہہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و نا دینه ان یا ابراهیم اے ابراہیم قد صدقت الرؤیا تو نے میرا خواب سچ کر دکھایا، تو امتحان میں کامیاب ہوگا

انا کذلک نجزی المحسنین ان هذا لهوا البلوا المبین

بلیٰ عربی میں آزمائش کو کہتے ہیں۔ جتنے امتحان میں نے تیرے لئے، یہ سب سے بڑا امتحان تھا، ابراہیم تو اس میں بھی کامیاب ہو گیا، اب یہ کہا کہ تو اس میں کامیاب ہو گیا۔

ذبح عظیم

اور آگے کیا کہا اور کامیابی کے طور پر آسمانوں سے دنبہ بھیج دیا جو اس چھری کے نیچے آیا و فدینه بذبح عظیم جب دیکھا تو وہ دنبہ نیچے پڑا تھا اور اس کے گلے پر چھری چلائی جارہی ہے۔ اب وہی چھری چل رہی تھی، جو گردن پر نہیں چلی تھی، جو اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر نہیں چلی تھی، اب وہ دنبے کے گلے پر چل گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ اس وقت چھری کو چلنے کا اختیار نہیں تھا۔ اب چھری کو چلنے کا اختیار مل چکا تھا۔ جب باپ کے حکم پر بیٹے کو قربان کرنے کا اندازا اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو کامیاب ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے سہولت دے دی

اب اگر اس وقت بیٹے کے گلے پر چھری چل جاتی، تو ہر امتی پر ایک ایک بیٹا

Maktaba Tul Ishaat.com

قربان کرنے کا حکم ہوتا، یہ امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے سہولت دی کہ دنبے کو بھیج دیا اور جب اس دنبے کو ذبح کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے امت محمدیہ کے لوگو! یہ سنت ابراہیم علیہ السلام کی ہے، لیکن یہ مجھے اتنی پسند ہے کہ میں اس سنت کو امت محمدیہ پر فرض کر رہا ہوں۔

اے کملی والے یہ عید قربان آئے تو تجھ پر بھی فرض ہے کہ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کر کے جانور قربان کیجئے، تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں کو اللہ نے محفوظ کر دیا ہے وفدینه بذبح عظیم اس فلسفے کو دیکھو، اس قربانی کو دیکھو، یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

قربانی کا فلسفہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اتنے جانور قربان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان جانوروں کے بدلہ میں یتیموں کو پیسہ دے دو، بیواؤں کو پیسہ دے دو، یہ ٹھیک ہے؟ ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس کا فلسفہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے؟ جانور کی قربانی کیوں کرائی جا رہی ہے؟ حقیقت میں یہ سنت ابراہیم علیہ السلام ہے، کہ ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح بیٹے کے گلے پر چھری چلائی ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جانور دے دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تم جانور کے گلے پر چھری چلا کر سنت ابراہیمی کو پورا کرو۔

قربانی کن پر فرض ہے۔

اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم اپنی اولاد کو اور اپنے مال کو زیادہ پسند کرتے ہو یا میرے حکم کو زیادہ پسند کرتے ہو، یہ حکم ربانی ہے جس کو پورا کرنے کا حکم ہے۔

جس آدمی پر زکوٰۃ فرض ہے، اس پر قربانی فرض ہے، جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی، اتنی مالیت ہو، یا اتنی مالیت کا کاروباری سامان موجود ہو تو اس پر قربانی فرض ہے، قربانی کے جانور خریدو۔

حضور ﷺ نے سو اونٹ قربان کئے تھے۔ ایک سال، کیسے؟ حضور ﷺ کے

Maktaba Tul Ishaat.com

سامنے خود بخود اونٹ آکر لیٹ جاتا تھا یہ تو پیغمبر کی سنت ہے، مسلمانو، سنت ابراہیمی پر عمل کرو۔ گائے اور اونٹ کے اندر سات حصے ہوتے ہیں، اسی طرح بکرا، دنبہ اس کو قربان کرو۔

ریا مقصود نہ ہو

ہمارے ہاں ایک بات عام طور پر پائی جاتی ہے کہ جب کوئی آدمی قربانی کے جانور خریدتا ہے، تو صرف ایک عمل سے ساری قربانی ضائع کر دیتا ہے کون سا عمل؟ عمل یہ ہوتا ہے کہ دکھلاوا مقصود ہوتا ہے، اتنا بڑا بکرا لائے ہیں، بہت بڑی گائے لائے ہیں، جو آدمی نیت میں ایسے کرے گا، اس کی قربانی کا کوئی فائدہ نہیں۔

قرآن پاک کہتا ہے **لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم** اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے جانور کا خون نہیں جائے گا اور نہ جانور کے بال جائیں گے بلکہ تمہارے دل میں جو تقویٰ ہے، وہی اللہ کے پاس جائے گا، اللہ تعالیٰ اس تقویٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کے دل میں میرا کتنا خوف ہے، میرے ڈر کی وجہ سے یہ کیا کرنا چاہتا ہے؟

مسائل قربانی

قربانی کے جانور خریدو، قربانی کرو اور جو سات حصے والی قربانی ہے اور جب قربانی کرے تو اس پر لازم ہے ہر آدمی کو حصہ برابر ملے۔ اور قربانی کے جانور کے تین حصے کرنے چاہئیں۔ ایک حصہ اپنے لئے اور ایک فقراء اور مساکین اپنے محلے کے وہ لوگ جنہوں نے قربانی نہیں کی ان کو اور اپنے دوست، رشتہ داروں کے لئے ایک حصہ، یہ سنت رسول ﷺ ہے، اور حضور ﷺ کا حکم ہے۔

اور جس جانور کے اندر کوئی عیب ہو، جس عیب سے جانور کی قیمت کم ہو، اس کی قربانی جائز نہیں مثلاً ایک جانور کا سینگ نہیں ہے، اگر سینگ ہوتا تو وہ مہنگا ہوتا۔ اگر سینگ ٹوٹے ہوئے ہیں، یا سینگ بالکل نہیں ہیں تو وہ کم قیمت میں ملتا ہے، اس عیب کی وجہ سے قیمت کم ہو جائے اس جانور کی قربانی نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قربانی کی کھال

اسی طرح قربانی کی کھال ہے، کھال کیلئے یہ ہے کہ کوئی اس سے اپنے استعمال کیلئے مصلّٰی بنانا چاہتا ہے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر قربانی کی کھال قصائی کو قربانی کرنے کے عوض میں دے تو اس کی قربانی غلط ہو جائے گی۔

اپنے ذاتی استعمال میں لاسکتا ہے، لیکن بہتر مصرف ہے کہ آپ قربانی کی کھال کیلئے اپنے محلے کی بیوہ عورت یتیم بچوں کا خیال رکھیں اور یہ بھی بہتر ہے کہ آپ اپنے علاقے کے دینی مدارس کو بھی قربانی کی کھال دیں، جہاں یتیم اور مسافر بچے زیر تعلیم ہوں۔

بکرے کیلئے ایک سال کا ہونا ضروری ہے اور گائے کیلئے دو سال کا ہونا ضروری ہے۔ قربانی کا جانور اتنا دبلا پتلا نہیں ہونا چاہئے کہ مریل ہو کہ جیسے آج کل ہوتا ہے کہ قربانی کیلئے مریل سا جانور خرید کر قربان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں آپ نے قربانی کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں صحیح مال دینا چاہئے، صحیح مال خیرات کرنا چاہئے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ایمان افروز واقعات

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O فاتیا فرعون فقولا انا رسول رب العلمین (١٦) ان ارسل معنا بنی اسرائیل (١٧) قال الم نربک فینا ولیدًا ولبثت فینا من عمرک سنین (١٨) وفعلت فعلتک التی فعلت و انت من الکفرین (١٩)

(پارہ ١٩، سورۃ الشعراء، آیت: ١٦: ١٩)

ترجمہ: سوجاؤ فرعون کے پاس اور کہو ہم پیغام لیکر آئے ہیں پروردگار عالم کا یہ کہ بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو، بولا کیا نہیں پالا ہم نے تجھ کو اپنے اندر لڑکا سا اور رہا تو ہم میں اپنی عمر میں کئی برس، اور کر گیا تو اپنی وہ کرتوت جو کر گیا اور تو ہے ناشکر۔

قال نعم وانکم اذا لمن المقربین (٣٢) قال لھم موسی القوا ما انتم ملقون (٣٣) فالقوا حبالھم وعصیھم وقالو بعزۃ فرعون انا لنحن الغلبون (٣٤)

(پارہ ١٩، سورۃ الشعراء، آیت: ٣٢ تا ٤٤)

بولا البتہ اور تم اس وقت مقربوں میں ہو گے، کہا ان کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ڈالو جو تم ڈالتے ہو، پھر ڈالیں انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور بولے فرعون کے اقبال سے ہماری ہی فتح ہے۔

میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو! آپ حضرات کے سامنے پچھلے کئی

Maktaba Tul Ishaat.com

جمعوں سے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات شروع ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات گزر چکے ہیں۔

آج کی جو آیات کریمہ تلاوت ہوئیں۔ ان میں اللہ نے قرآن کا بہت ہی اہم واقعہ بیان کیا ہے، اس واقعہ کا قرآن میں کئی جگہ پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ہے، جس طرح تمام انبیاء کے واقعات عبرت، نصیحت اور موعظت پر مبنی ہیں، اسی طرح یہ واقعہ بھی بڑی بڑی نصیحتوں پر مشتمل ہے اس میں بہت ساری حکایات ہیں، بڑی بڑی نصیحتیں ہیں، ایک جلیل القدر پیغمبر کا ایک ظالم بادشاہ سے مقابلہ ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کی تحقیق

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ مصر کے بادشاہ سے ہوا۔ مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہتے تھے۔ یہ اس زمانے کا رواج تھا۔ جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر کا بادشاہ بھی فرعون کہلاتا تھا اور اس کا نام ہیکسوس تھا۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جو مصر کا بادشاہ تھا اس کا نام تھا منفتاح، کتابوں میں اس کا نام یہ آتا ہے اور اس کے والد کا نام تھا ریمسیس، یہ عبرانی زبان کے الفاظ ہیں۔ ریمسیس کے مرنے کے بعد یہ منفتاح جو تھا، بچپن کی عمر میں اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا، فرعونیت اس کا نشان بن گئی، بڑا متکبر تھا، بڑا ظالم تھا، غریب لوگوں پر زیادتی کرتا تھا، اس وقت مصر میں دو قومیں آباد تھیں، ایک مصری قوم، جو عربی قوم کہلاتی تھی اور ایک اسرائیلی قوم جو عبرانی قوم کہلاتی تھی۔

اسرائیل عبرانی زبان میں حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہتے ہیں، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی قوم میں سے ہیں۔

(قصص القرآن جلد ۱، صفحہ ۲۵۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت موسیٰؑ کا نسب اور ابتدائی معلومات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام تھا عمران اور دادا کا نام تھا قامت اور پردادے کا نام تھا لاوی بن یعقوب علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پردادے تھے اور یہ جو لاوی تھا۔ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائی ہے اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پردادا ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کی ساری اولاد بنی اسرائیل کہلائی اور ان کی ساری قوم مصر میں آباد تھی، اور ایک قوم عرب بھی مصر میں آباد تھی۔ ان دونوں قوموں کا آپس میں جھگڑا رہتا تھا۔

ہر فرعونے را موسیٰ

مصر کا جو بھی بادشاہ ہوتا وہ عربی قوم سے تعلق رکھتا تھا اور فطری بات ہے کہ اسرائیلی قوم پر وہ مظالم ڈھاتا تھا غریب پر زیادتی کرتا تھا، عرب کے لوگ اس سے تنگ تھے اور اس کی سرکشی، اس کی فرعونیت، اس کے ظلم اور اس کے تکبر کا ذکر قرآن نے کیا ہے۔

قرآن کہتا ہے...... اذهب ...... اے موسیٰ، جا...... الی فرعون انه طغی فرعون کی طرف، وہ بڑا متکبر ہے، وہ بڑا تکبر کرتا ہے اور قرآن نے ایک جگہ فرمایا

ان فرعون علافی الارض وجعل اهلها شیعا یستضعف طائفة منهم یذبح ابناء هم ویستحی نساء هم

فرعون نے زمین پر تکبر کیا اور اپنی رعایا کو، اپنی قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرعون نے اپنی قوم میں جو غریب لوگ تھے، مسکین لوگ تھے، جو کسان تھے، جو بڑے پریشان حال تھے فرعون نے ان کے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھنا شروع کر دیا۔

انه کانَ من المفسدین

یہ زمین میں فساد مچانے والا بادشاہ تھا، یہ قرآن کا اعلان ہے۔

اور آگے فرمایا

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة

Maktaba Tul Ishaat.com

ونجعلهم الوارثين
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قوم ذلیل ہوگئی، جب رعایا کمزور ہوگئی۔ جب غریبوں کی آہیں عرش معلی پر پہنچنے لگیں تو پھر ہم نے ارادہ کرلیا کہ ایک ایسے آدمی کو دنیا میں پیدا کریں کہ جو اس فرعون کی بادشاہت کا تختہ الٹ کر ونجعل هم الوارثين غریب لوگوں کو زمین کا بادشاہ بنادے، یہ فیصلہ ہوا۔
آگے فرمایا

و نمكن لهم في الارض و نرى فرعون وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون

دنیا نے دیکھا کہ ہم نے فرعون اور اس کے مشیر ہامان کو تباہ و برباد کر کے ان کا نشان زمین پر عبرت کے طور پر رکھا۔

جب قوم پریشان ہوجاتی ہے، جب رعایا کمزور ہوجاتی ہے جب ظلم آخری منزل تک پہنچ جاتا ہے، تو زمین پر ظلم کو مٹانے والی ایک ہستی کو اللہ پیدا کرتے ہیں، یہ اعلان ہے، اور یہ ہے وہ محل وقوع، یہ ہے شان نزول، یہ ہے وہ وجہ کہ ہم نے فرعون کے مقابلے میں موسیٰ کو کیوں پیدا کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے عمران کے گھر میں، عمران کی بیوی کو گود میں ایک بچے کو پیدا کیا، بچہ کون ہے؟ معمولی بچہ نہیں تھا، عام بچہ نہیں تھا، میرے تیرے بچوں کی طرح نہیں تھا، مصر میں جو اور بچے پیدا ہوتے تھے، ان کی طرح یہ بچہ نہیں تھا۔ وہ بچہ تھا کہ اس بچے سے نظام محفل کو بدلنا تھا، جس بچے نے نظام مملکت کو بدلنا تھا، جس بچے نے ظلم کا خاتمہ کر کے، زیادتیوں کا خاتمہ کر کے، تکبر کو مٹا کر، ظلم کو مٹا کر، غریب قوم کا سر اونچا کرنا تھا، اور ایک ایسا بچہ اس کی مملکت میں پیدا کر دیا کہ جو جوان ہوا، جو بوڑھا ہوا، جس کے بچپن کو قرآن نے ذکر کیا، جس کی جوانی کا ذکر بھی قرآن نے کیا، جس کی شادی کا ذکر بھی قرآن نے کیا، جس کی نبوت کا ذکر بھی قرآن نے کیا اور پھر اس کے بعد اس کی جرأت و بسالت کا پرچم ہاتھ میں

لیکر غربت و افلاس کی مٹی ہوئی انسانیت کو حوصلہ دینے کیلئے آیا۔ خدا نے فرعون کے مقابلے کا عہد کرلیا، اس نے فرعون کے دربار میں کھڑے ہو کر اس کو للکارا، غریبوں کو اونچا کیا، کسانوں کو اونچا کیا، مزدوروں کو اونچا کیا اور زیادتیوں کو ختم کر کے اس نے اس دھرتی پر کہ جو دھرتی ایک فرعون کو خدا کہتی تھی اسی دھرتی پر خدا کی خدائی کا اعلان کیا۔

یہ اللہ نے اس ایک نظام کے تحت، ایک پروگرام کے تحت، یہ سارا سلسلہ شروع کیا، فرعون جو تیرہ سال کی عمر میں، اپنے باپ ریمسیس کے تخت پر بیٹھا، وہ بڑا متکبر تھا، اس نے دکھ نہیں دیکھے، اس نے پریشانیاں نہیں دیکھیں، وہ زیادتیوں کا عادی ہو چکا تھا۔

نجومی نے فرعون کو ولادت موسیٰ سے باخبر کیا

لیکن ایک دن اس کو نجومیوں نے کہا کہ جو اسرائیلی قوم ہے، یہ جو اسرائیلی بستی ہے تم اس پر ظلم تو کرتے ہو، اس کے نجومی نے اسی کے دربار میں کہہ دیا کہ تیرے اس ملک میں، اسرائیلی قوم سے ایک بچہ پیدا ہوگا، اور وہ بچہ ماں کے رحم میں آچکا ہے وہ بچہ پیدا ہوگا، کیا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد؟ تو اس نجومی نے کہا وہ بچہ جب جوان ہوگا وہ بچہ جب بڑا ہوگا تو وہ تیرا تختہ الٹ دے گا۔ تیری حکومت کا خاتمہ کر دے گا، وہ تیری سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا، تیری سلطنت بکھر جائے گی، تیرا غرور ٹوٹ جائے گا۔

فرعون جابر تھا، ظالم تھا، اس نے اعلان کر دیا کہ اسرائیلی قوم میں جو بچہ آج کے بعد پیدا ہو اس بچے کو قتل کر دیا جائے، تو علماء کہتے ہیں کہ نوے ہزار بچے قتل کرائے کس لئے قتل کرائے کہ میری کرسی بچ جائے، میرا اقتدار بچ جائے۔

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انسان کفر کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے، ظلم کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا۔

حضور ﷺ نے فرمایا، ایک آدمی کھلم کھلا انکار کرے کہ میں نہیں مانتا، لیکن ایک آدمی کسی پر ظلم کرے یہ خدا برداشت نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے معاذ میں تجھے یمن میں اسلام کا مبلغ بنا کر بھیجتا ہوں لیکن میری نصیحت یاد رکھ کہ مظلوم کی آہ سے بچنا کیوں؟ اس لئے کہ

Maktaba Tul Ishaat.com

فانها ليس بينها و بين الله حجاب

مظلوم کی آہ میں اور اللہ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہوتا وہ ڈائریکٹ خدا کے پاس جاتی ہے۔

بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کا اعلان

فرعون کی زیادتی یہ کہ وہ اس بات پر پکا ہو گیا کہ میں نے بچہ پیدا نہیں ہونے دینا۔ اس بات کا فیصلہ کر لیا لیکن جس نے پیدا کرنا تھا اس کے پیدا کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا، یہ قتل کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، وہ بچانے کا فیصلہ کرتا ہے۔ یہ مارنے کا فیصلہ کرتا ہے، وہ اس کو جوان کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، یہ اس کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا فیصلہ کرتا ہے، یہ اسکو پیدا کر کے اس کے گھر میں پرورش کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، تو فیصلہ خدا کا تھا، تو اس سے بڑی عجیب بات کیا ہوگی عمران کے گھر میں بچہ پیدا ہوا۔ عمران کی بیوی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے یوکابد، موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے بچے کو جنم دیا، وہ بچہ جس کی خوشخبری مل چکی، جس بچے کا ذکر نجومی بادشاہ کے سامنے کر چکے تھے اور بادشاہ نے کیا کیا کہ پورے مصر کی دایا کو بلا کر ان سے کہا کہ اسرائیل کی قوم میں جو بچہ پیدا ہو اس کو قتل کرادو۔

لیکن اسرائیل کی ایک بستی میں جب عورتوں کو پتہ چلا کہ فرعون کے ظلم کا انہیں علم ہے، یہ اپنے آپ کو خدا کہتا ہے اور ڈرتا اس بچے سے ہے کہ جو ابھی تک دنیا میں نہیں آیا، ایسا خدا ہے عجیب خدائی ہے اس کی، کہ بچہ پیدا ہی نہیں ہوا اور ڈرایا ہے۔

تو عورتیں وہ نہیں چاہتی تھیں کہ اس کی حکومت ختم ہو تو ایک دن عورتوں کو بلا کر کہتا ہے کہ تم نے اسرائیل کے بچوں کی فہرست مجھے نہیں بتائی، تو عورتیں کہتی ہیں کہ یہ جو مصری عورتیں ہیں، ان کیلئے دایا کی ضرورت ہے، لیکن جو اسرائیلی عورتیں ہیں، یہ بڑی بہادر اور جرأت مند ہوتی ہیں یہ دایا کے بغیر خود بچہ جن لیتی ہیں، اس لئے ہم کدھر جاتیں، یہ فقرہ کس نے کہلوایا، اس نے کہلوایا کہ جس نے بچے کے پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

یہ نبیوں کا خاندان ہے

اب بچہ پیدا ہو گیا یوکا کے گھر میں۔ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت ہارون

Maktaba Tul Ishaat.com

علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سگے بڑے بھائی ہیں۔

ایک اور ہارون ہیں، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صحابی ہے، اور ایک یہ ہارون ہے کہ جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے نبوت عطا فرمائی، یہ اور بات ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو بڑے بھائی تھے، نو جوان تھے، بڑے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک بڑی بہن ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو گئے اور یوکا اللہ تعالیٰ کی نیک بندی تھی، آخر خاندان تو نبیوں کا تھا کوئی معمولی بات تو نہیں تھی۔ عظمت ملی، بلندی ملی، رفعت ملی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے، یوکا جو فطری طور پر خدا پسند تھی، خدا کی قائل تھی، خدا کو مانتی تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھی، حضرت یعقوب علیہ السلام و حضرت یوسف علیہ السلام کے دین پر تھے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا وعدہ

گھر میں بچہ پیدا ہو گیا اور روز پتہ چلتا کہ آج فلاں محلے میں اتنے بچے قتل ہو گئے، فلاں چوک میں اتنے بچے مارے گئے، جو بچہ پیدا ہوتا جلادان کو اٹھا کر لے جاتے، ایک ٹوکرے میں رکھتے اور ان کو قتل کرتے تھے، چھوٹے چھوٹے بچے، دھوپ میں رکھے جاتے، ذبح کر دیئے جاتے، کوئی پوچھنے والا نہ تھا، سارا ماحول، سارا معاشرہ، ظلم کی چکی میں پس رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا۔

بچہ پیدا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے یوکا کے دل میں ڈالا، کہ یہ بچہ معمولی بچہ نہیں، یوکا نے اللہ تعالیٰ سے کہا، تھوڑی دیر کے بعد جلاد آئیں گے، بچے کو قتل کر ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوکا تجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بچہ تیرا ہے، لیکن نبی میرا ہے، اس کی حفاظت میرے ذمے ہے، میں اس کی حفاظت کروں گا۔

قرآن نے ان باتوں کو نقل کر دیا، جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے یوکا کے دل میں اتارا، خدا کو وہ باتیں اتنی اچھی لگیں کہ خدا نے چودہ سو سال پہلے محمد ﷺ پر قرآن اتارا، اس قرآن نے یوکا کے الفاظ بھی نقل کر دیئے۔ فرمایا

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ہم نے کہا کہ اے موسیٰ کی ماں اس بچے کی پرورش کر، اس بچے کو دودھ پلا۔

فرمایا

فا اذا خفت علیه فاقلیه فی الیم

موسیٰ کی ماں رو کر کہنے لگی۔ اے اللہ! میرے بچے کا کیا بنے گا۔

جلاد آئیں گے۔ قاتل آئیں گے۔ بادشاہ کے دربار میں بچے کو لے جائیں گے۔ فرمایا میں نے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ایک لکڑی کا تابوت بنا، ابھی یہ بات ہو رہی ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھٹکتا پایا گیا۔ تابوت کی بات دل میں آ رہی ہے کہ میں تابوت بناؤں۔

لیکن تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ سوراخوں سے نظر آیا، پولیس موجود ہے، فوج موجود ہے۔ جلاد موجود ہیں۔ تلواریں موجود ہیں۔ گھر کا گھیراؤ کر لیا گیا۔ موسیٰ کی ماں سجدے میں پڑ گئی۔ رونے لگی، اے اللہ اتنے دن تو نے اس بچے کو بچایا ہے۔ اے اللہ! قاتل میرے دروازے پر آ گئے ہیں۔ ظالم میرے دروازے پر آ گئے ہیں، اے اللہ! ان کے ظلم سے میرے بچے کو کون بچائے گا۔

موسیٰ علیہ السلام آگ کے تنور میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ کی ماں، گھبرانے کی ضرورت نہیں، فرمایا میں اس بچے کو کہاں ڈالوں، اللہ نے القاء کیا، دل میں بات ڈال دی کہ یہ تابوت جو بنایا ہے اس میں بچے کو ڈال دوں، اس کو ڈالنا تیرا کام ہے اور اس کو بچانا میرا کام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم فرمایا تو عرض کیا اے اللہ! آگ میں میرا بچہ جل جائے گا، اس بچے کو کیسے آگ میں ڈال دوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ کی ماں کیا میں وہ خدا نہیں ہوں کہ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار سے بچا لیا تھا، اگر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار سے بچا سکتا ہوں تو میں اس بچے کو بھی تیرے تنور کی آگ سے بچا سکتا ہوں، اسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنے بیٹے کو اٹھایا، اپنی بیٹی سے کہا، اپنے بھائی کو اپنے ہاتھوں

Maktaba Tul Ishaat.com

سے تنور میں ڈالو، بہن رونے لگی، میرا پیارا بھائی ہے، اس کو اپنے ہاتھوں سے کیسے تنور میں ڈالوں، بہن اٹھی اور اٹھ کر بیٹے کو پکڑا اور تنور میں ڈال دیا، دروازہ کھولا، ساری پولیس اندر آگئی، جلاد اندر آگئے، تلواریں چمکنے لگیں، سامان الٹنے لگے، ہر چیز کی تلاشی شروع ہوگئی، کمروں کی تلاشی شروع ہوگئی اور سخت سست کہنے لگے، کہتے ہیں کہ بچہ کہاں ہے؟ ابھی پتہ چلا ہے کہ تیرے گھر میں بچہ موجود ہے۔

فرمایا تلاش کرو، کمروں کو دیکھ، بستر ے اٹھائے گئے، پیٹیاں کھولی گئیں، کمروں کی تلاشی لی گئی ایک ایک تنکا چھان مارا، کسی کے دل میں خیال نہیں آیا کہ بچہ تنور میں ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام کی اماں، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، تیرے بچے کو اگر تنور میں ڈالا تو اس کو بچانے کی ذمہ داری بھی میری ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنور میں ہیں۔ جلاد، قاتل، پولیس، فوج، تلاشی لیکر چلے گئے، موسیٰ علیہ السلام کی اماں رو رہی ہے، حوصلہ نہیں پڑتا کہ میں تنور میں جا کر دیکھوں، میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ کہا بیٹی جا کر دیکھو کہ تیرے بھائی کی ہڈیاں تو بچ گئی ہوں گی۔

دل میں بات آئی۔ بیٹی دیکھنے گئی، کہا اماں جی میرے قریب آؤ، دیکھو یہاں تو آگ کا نشان نہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گلاب کے پھولوں سے کھیل رہا ہے۔

موسیٰ علیہ السّلام کا تابوت دریائے نیل میں

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیه فاذا خفت علیه فالقیه فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوه الیک وجاعلوه من المرسلین

قاتل چلے گئے۔ جلاد چلے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اماں نے بیٹے کو دیکھا اور خدا کا شکر ادا کیا، لیکن پھر پریشان ہوگئی، میں بیٹے کو کہاں لے جاؤں، دل میں آیا کہ ایک لکڑی کا تابوت بناؤں۔ صندوق بنایا گیا، اس میں روئی رکھی گئی اور اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رکھ دیا اور میخیں لگا کر صندوق بند کر دیا گیا۔

صندوق بند کرنا بڑا حوصلہ تھا۔ صندوق کے اندر بیٹا تھا۔ اس میں ہوا کیسے آئے گی۔ سانس کیسے آئے گی یہ تیرے قریب جو دریائے نیل بہہ رہا ہے، اس دریائے نیل میں

Maktaba Tul Ishaat.com

بچے کو ڈالنا تیرا کام ہے، اور تابوت کو بچانا میرا کام ہے ہم کہتے ہیں پانی کی موجوں کو، فرمایا فالقیه فی الیم کیسے پانی میں ڈالوں، میرا بیٹا ہے، میرا لخت جگر ہے۔

فرمایا ولا تخافی ولا تحزنی
خوف نہ کر اور غم نہ کر

انا رادوه الیک وجاعلوه من المرسلین

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اپنے بھائی کو لیکر تابوت سمیت دریائے نیل میں ڈالنے گئیں، دریا میں بھائی کو اتار دیا، بہن کو رونا آیا کہ میرا بھائی ہے، تابوت کو میں نے دریا میں ڈال دیا، یہ ڈوب جائے گا، پانی تابوت میں داخل ہو جائے گا، کسی بھنور میں جائے گا، سمندر کے کسی کنارے پر پہنچے گا، وہ یہ برداشت نہیں کرتی کہ میرا بھائی ہو اور اس طرح سمندر اور دریا میں ہو اور مجھے پتہ نہ چلے۔

جس وقت ماں اور بہن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تابوت ڈالا، ماں اور بہن زار و قطار رونے لگیں، اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف القاء ہوا

انا رادوه الیک وجاعلوه من المرسلین

اے موسیٰ کی ماں یا امراۃ عمران، مجھے خدا نہ کہنا کہ اگر یہ بیٹا میں دوبارہ تیری گود میں نہ لے آؤں، اس لئے بیٹا تیرا ہے اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہے، نبیوں کا گھرانہ ہے، بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا ہے، لیکن یہ نبی میرا ہے، اس کی حفاظت میرے ذمے ہے۔

نبی کی حفاظت خدا کرتا ہے

نبی ماں کے پیٹ سے نبی بن کر آتا ہے۔ اس کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہوتی ہے، چاہے وہ تنور میں ہو، چاہے وہ پچھ میں ہو، چاہے وہ سمندر میں ہو، چاہے وہ دریا میں ہو، چاہے وہ چھری کے نیچے ہو، چاہے وہ دریائے نیل کی موجوں میں ہو، چاہے کشتی میں ہو، حفاظت نبی کی خدا کرتا ہے۔

وہی تابوت فرعون کے محل کے قریب سے گزرنے لگا، عورتیں دریا کے کنارے پر

موجود ہیں، فرعون کے خاندان کے کپڑے دھوتی ہیں قرآن نے ان الفاظ کو اور ان چیزوں کو بھی نقل کیا ہے، ورنہ کیا ضرورت پڑی ہے کہ خدا اس کا بھی ذکر کرے کہ صندوق کس نے ڈالا، تابوت کس نے بنایا، دریا میں کون اترا؟ ساتھ ساتھ کون گیا، پکڑا کس نے تھا۔

عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے

بتاؤ، تو کہتا ہے کہ پیر صاحب کو غیب کا علم ہے اگر موسیٰ کی والدہ کو علم غیب ہوتا تو وہ روتی کیوں تھی، تو قرآن نے کیوں کہا ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔

قرآن نے کہا لا تخافی ولا تحزنی غم نہ کر، خوف نہ کر، جو مشکل کشاء ہو، جو حاجت روا ہو، جو بگڑیاں بناتا ہو، اس کے گھر والے، اس کا خاندان، اس کی اماں کو کیسے پتہ چلا، کس نے بتایا، کیوں نہیں بتایا، بیٹا کہاں ہوگا، جائے گا کہاں؟ پرورش کہاں ہوگی، پیدائش کہاں ہوگی اور دودھ کس کا پیئے گا، جوان کہاں ہوگا، تاج نبوت کہاں ملے گا، شادی کہاں ہوگی، بکریاں کس کی چرائے گا پھر دوبارہ ماں کے پاس کہاں آئے گا۔

یہ سبق تو دیا ہے قرآن نے اور اس واقعہ کو قرآن مجید نقل کیوں کرتا ہے تاکہ تیرا عقیدہ درست ہو اور اس کی کیا ضرورت ہے، تیرا ذہن ٹھیک ہو جائے، تیرے دماغ پر جو شرک کی جڑیں لگ چکی ہیں، جو شرک و بدعت کے ذرات تمہارے دماغوں پر چڑھ چکے ہیں۔ قرآن مجید وہ اتارنا چاہتا ہے، کہ مشکل کشاء کون ہوتا ہے، حاجت روا کون ہوتا ہے، بگڑی کون بناتا ہے، دکھ دور کون کرتا ہے، داتا کون ہے، خالق کون ہے، مالک کون ہے؟

’’آل‘‘ کے معانی اور مغلہ سیم

فرمایا فالتقطہ ال فرعون اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں ایک مسئلہ حل ہو گیا کہ فرعون کی آل نے، گری ہوئی چیز کو اٹھالیا، گرے ہوئے تابوت کو اٹھالیا، بہنے والے تابوت کو اٹھالیا فالتقطہ ال فرعون فرعون کی آل نے، فرعون کی تو اولاد ہی کوئی نہیں تھی۔

اگر آل کا معنی اولاد ہوتا ہے تو یہاں آل فرعون کا کیا معنی ہے۔ عربی میں آل اولاد کو کہتے ہیں، یہ روافض کا پروپیگنڈہ ہے، آل رسول کا معنی حضرت حسنؓ، آل رسول کا معنی

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت حسینؓ، آل رسول کہتے ہیں جماعت رسول کو حواریوں کو، اگر آل کا معنی اولاد ہے، فرعون کی اولاد تھی؟ نہیں قرآن نے آل لفظ فرعون کے ساتھ کیوں بولا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ آل فرعون

معلوم ہوا کہ اولاد کے علاوہ جو حامی ہوتے ہیں، جو حواری ہوتے ہیں جو ساتھی ہوتے ہیں جو حمایتی ہوتے ہیں ان کو بھی آل کہا جاتا ہے، قرآن نے کہا

فالتقطه آل فرعون ليكون لهم عدوا و حزنا

موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں

فرعون کی ملازم عورتیں، فرعون کے حواری، فرعون کے ساتھی، دریا کے کنارے پر تھے۔ انہوں نے کہا کہ صندوق اٹھاؤ، یہ کس کا صندوق ہے، صندوق اٹھایا گیا، جب صندوق کو کھلا تو قرآن کہتا ہے کہ اس صندوق میں ایک خوبصورت بچہ نظر آیا اور وہ بچہ انگوٹھا منہ میں لگا کر انگوٹھا چوس رہا ہے اور اس صندوق کو جب حضرت آسیہؓ کے پاس لے جایا گیا تو آسیہؓ کہتی ہیں۔ قرآن نے اس بات کو نقل کیا۔ آسیہؓ کیا کہتی ہے۔ قالت امراۃ فرعون، فرعون کی بیوی نے کہا قرت عین یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اے فرعون یہ تیری بھی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

فرعون نے کہا کہ بنی اسرائیل کا جو بچہ میری حکومت ختم کرے گا میرا تختہ الٹے گا کہیں یہی بچہ نہ ہو، تو آسیہؓ کہتی ہے اگر ہم اس کی پرورش کریں گے تو پھر یہ ہمارا تختہ کیسے الٹے گا اس لئے ہم اس کو بیٹا بناتے ہیں، بیٹا کیوں بناتے ہیں، تاکہ چودھویں صدی کے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہم اپنے آپ کو خدا کہتے ہیں، فرعون خدا کہتا ہے، لیکن اس کا بیٹا کوئی نہیں ہے، وہی حضرت موسیٰؑ کو اپنا بیٹا بناتا ہے تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ بیٹا کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ دیتا ہے تو خدا دیتا ہے جس نے دنیا میں خدائی کا دعویٰ کیا اس کو خدا نے بیٹا نہ دے کر بتایا کہ فرعون بھی کہتا تھا کہ بیٹا میں نے نہیں دے سکتا، بیٹا تو خدا کے سوا کوئی نہیں دے سکتا، یہ خزانہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

ان فرعون وھامان و جنودھما کانوا خاطئینO

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کہتا ہے کہ یہ بڑے خطا کار تھے، فرعون اور ہامان، لیکن بیوی نے جب صندوق میں بچے کو دیکھا، بچے پہ نظر پڑی، تو کہتی ہے

عسی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا

اس بچے کو اپنا بیٹا بنالیں گے وھم لا یشعرون دنیا کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ اس کی ہمارے گھر پرورش ہوگی، تو کوئی بات نہیں کہ یہ ہمارے مقابلے میں آجائے ہمیں قتل کرنے آجائے، ہمارا تختہ الٹنے کیلئے آجائے۔

موسیٰ علیہ السّلام دوبارہ ماں کی گود میں

فرعون کے گھر بچہ پہنچ گیا، آسیہؓ کے دروازے پر پہنچ گیا، بادشاہ کے گھر میں پہنچ گیا، اس سارے منظر کو حضرت موسیٰؑ کی بہن دیکھ رہی ہے، فرمایا

واصبح فواد ام موسیٰ فارغا، ان کادت لتبدی به لو لا ان ربطنا علی قلبها لتکون من المومنین و قالت لا خته قصیه فبصرت به عن جنب وهم لا یشعرونO

صبح ہوئی اور بچے کو دودھ پلانے کا وقت آیا۔ سارے محلے میں، سارے شہر میں، سارے علاقے میں اعلان کر دیا گیا جو دایا یہاں موجود ہیں، آجائیں، ہر عورت آگے بڑھتی ہے کہ میں بچے کو دودھ پلاؤں، بادشاہ کے بچے کو دودھ پلاؤں۔ بادشاہ کے گھر میں رہوں گی، میری عزت بن جائے گی، میری عظمت بن جائے گی، ہر عورت کہتی ہے کہ ہم نے دنیا میں بڑے بڑے بچوں کو دودھ پلایا، یہ کوئی معمولی بچہ نہیں، اس کو دودھ پلانے کے لئے دائیوں کا مجمع اکٹھا ہو گیا۔

قرآن کہتا ہے

وحرمنا علیه المراضع من قبل

اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حرام کر دیا کہ کوئی عورت اس بچے کو دودھ پلائے

فقالت هل ادلکم علی اهل بیت یکفلونه لکم وهم له ناصحون

اتنے میں حضرت موسیٰؑ کی بہن نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے قافلہ والو، اے شہر

Maktaba Tul Ishaat.com

والو، اے بادشاہ کے گھرانے والو، اگر تم مجھے اجازت دو، تو میں تمہیں ایک ایسی عورت بتاؤں کہ جو بڑی عظیم عورت ہے، بڑی دائی ہے اور بڑی برکت والی اور بڑی تربیت والی ہے اب وہ نصیحت کرتی ہے کہ یہ کہنے کی دیر ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ اس کو ابھی لاؤ، پولیس بھیجی، سواری بھیجی، لوگوں کو بھیجا، سارے لوگ جو چند دن پہلے حضرت موسیٰؑ کے گھر میں تلواریں لیکر گئے تھے، قتل کرنے گئے تھے، آج وہی بڑے احترام سے حضرت موسیٰؑ کی اماں کو لیتے گئے ہیں، اللہ کا فرمان پورا ہو گیا انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین مجھے خدا نہ کہنا کہ یہی بیٹا اگر میں تیرے گھر میں واپس نہ لے آؤں۔

موسیٰ علیہ السلام کی رضاعت

فرمایا ساری دائیوں پر اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا کہ کسی عورت اور دائی کا دودھ میرا پیغمبر پیئے۔

قرآن کہتا ہے

فرددنه الی امه کی تقر عینها

سارے لوگ مل کر، بڑے بڑے لوگ مل کر وہاں پہنچے اور موسیٰ علیہ السلامؑ کی اماں سے کہا میں کسی کے گھر دودھ پلانے نہیں جایا کرتی، اور اس لڑکی نے آکر کہا کہ جس عورت کو میں بلانے گئی تھی وہ کہتی ہے کہ میں کسی کے گھر نہیں آتی، وہ گھر میں کیسے آتی، خدا نے جو وعدہ کیا تھا کہ آج اگر تو میرے نبی کو ایک لکڑی کے صندوق کے اندر ڈالے گی، تو مجھے بھی خدا نہ کہنا کہ اگر یہی بچہ دوبارہ تیری گود میں نہ آئے اور تیرے گھر میں نہ آئے۔ بادشاہ نے کہا کہ ہمیں لانے کا اصرار نہیں، اگر وہ وہاں دودھ پلاتی ہے تو کوئی بات نہیں، سواریاں لاؤ، کجاوے لاؤ، بہت خوبصورت سواریاں منگوائی گئیں، کجاوے لگائے گئے اور اونٹنیاں لائی گئیں، لشکر تیار کیا گیا، ساری حکومت اور بادشاہت، سارے ارکان دولت، سارے وزراء اس بچے کو ساتھ لیکر موسیٰؑ کے گھر چلے، دروازہ کھٹکھٹایا، اے عورت یہ بچہ شاید تیرا دودھ پی لے اس بچے کو اپنی گود میں رکھو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن نے کہافـرددنـه الـى امـه ہم نے لوٹا دیا اس کو ماں کی طرف کـی تـقـر عينها تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اماں کے دکھ دور ہو جائیں جو اپنے بیٹے کو آگ میں ڈالنے پر ہوئے تھے اور بیٹے کو دریا میں اتارنے پر ہوئے تھے ہم نے کہہ دیا تھا کہ اے موسیٰ کی اماں لا تحزن غم نہ کرو لتعلم ان وعدالله حق میرا وعدہ پہلے بھی سچا تھا، آج بھی سچا ہے ولكن اكثرهم لا يعلمون لیکن اکثر لوگوں کو تو اس بات کا پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس حضرت یوکا علیہ السلام یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں، ان کو قرآن نے کہا اذ قالت امراة عمران ، امراة عمران کا ذکر کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام والدہ کی گود میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ اپنی ماں کی آغوش میں دے دیا اور پہلے خرچ اپنا تھا اب سارا خرچ سرکاری ہو گیا، کس کا خرچ ہوا کہ جس نے قسم کھائی کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا نہیں ہونے دوں گا، لیکن جس نے بچانا تھا اس نے قسم کھائی ہے کہ میں بیٹا پیدا کروں گا اس کی پرورش تیرے گھر میں ہوگی، خرچہ بھی تو برداشت کرے گا، اگر یہ نہ کروں تو مجھے خدا نہ کہنا، نظام ایسا، بات ایسی، بچے کی تربیت ہو رہی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس اپنی اماں کی گود میں آگئے، یہاں تک آج واقعہ بیان ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پانچ چیزوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کے قرآن نے کیا ہے، ایک ان کی پیدائش کا واقعہ اور ان کی جوانی کے واقعات، انہوں نے ہجرت کی اور بکریاں چرائیں اور انہیں نبوت ملنے کا واقعہ اور ان کے مصر آنے کا واقعہ اور فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معرکۃ الآراء واقعہ، فرعون کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے۔ پیدائش کے واقعہ کا تذکرہ آج ہوا، باقی باتوں کا ان شاء اللہ ذکر اگلے جمعوں میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمجھ اور عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

هل اتک حديث موسیٰ (۹) اذ رانارا فقال لا هله امكثوا انی انست نارا لعلی اتيكم منها بقبس او اجد على النار هدی

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) فلما اتھا نودی یموسیٰ (۱۱) انی انا ربک فاخلع نعلیک ج انک بالواد المقدس طوی (۱۲) وانا اخترتک فاستمع لمایوحیٰ (۱۳) اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری (۱۴)

(پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، آیت: ۹ تا ۱۴)

ترجمہ: اور پہنچتی ہے تجھ کو بات موسیٰ کی، جب اس نے دیکھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہرو، میں نے دیکھی ہے ایک آگ، شاید لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے سلگا کر یا پاؤں آگ پر پہنچ کر راستہ کا پتہ، پھر جب پہنچا آگ کے پاس، آواز آئی اے موسیٰ، میں ہوں تیرا رب، سو اتار ڈال اپنی جوتیاں تو ہے پاک میدان طویٰ میں اور میں نے تجھ کو پسند کیا ہے، سو سنتا رہ جو حکم ہو، میں جو ہوں اللہ تعالیٰ ہوں، کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے، سو میری بندگی کر اور نماز قائم رکھ میری یادگاری کو۔

بزرگان محترم!

آپ حضرات کے سامنے پچھلے دو جمعوں سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا واقعہ شروع ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور فرعون کا واقعہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن پاک نے بڑے ہی اچھے انداز میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا واقعہ مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ اس سے قبل حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش کا ذکر ہوا، اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی پرورش فرعون کے گھر میں ہوئی وہ واقعہ بھی آپ سماعت فرما چکے ہیں، اس کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور جادوگروں کا مقابلہ اس کے بارہ میں بات ہو چکی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھوں قبطی کا قتل

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ایک آدمی کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ ایک قبطی اور اسرائیلی کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک قبطی دوسرے کو مار رہا ہے تو دوسرے نے پکار کر کہا کہ اے موسیٰ میری مدد کرو، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس قبطی کو روکا کہ تو اس کو نہ مار، وہ نہیں رکا تو

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس کو ایک مکا مارا، قرآن پاک میں اس مکا مارنے کا ذکر ہے

فوكزه موسىٰ فقضى عليه

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مکا مارا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مکے سے وہ آدمی اسی جگہ مر گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے تو جان بوجھ کر تو اس کو مکا نہیں مارا تھا۔ ظلم کے روکنے کیلئے اس کو تنبیہ کی تھی وہ اس مکے کی چوٹ کو برداشت نہ کر سکا، مر گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا سفرِ ہجرت

اب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے خطرہ محسوس کیا کہ بادشاہ کی فوج مجھے گرفتار کرلے گی، حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر کا علاقہ چھوڑ کر چلے گئے، یہ واقعہ قرآن مجید میں ہے۔
(تاریخ طبری جلد ۱، صفحہ ۲۰۵)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام یہاں سے چلے اور مدین کی بستی میں پہنچے، مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام ایک ایسی جگہ پہنچے کہ جہاں لوگوں کا بڑا رش تھا، بڑا اجتماع تھا، بڑی دنیا جمع تھی، مدین میں موسیٰ علیہ السّلام نے دیکھا کہ وہاں بھی زیادتی ہو رہی ہے۔ کسی کے اوپر زیادتی ہو اس کے خلاف آواز اٹھانا یہ انبیاء کا طریقہ ہے، انبیاء نے یہ طریقہ سکھایا ہے یہ نبیوں کا شعار ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مدین کے کنویں پر

مدین کے علاقے میں پہنچ کر دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے چوہدری، بڑے بڑے آدمی، بڑے بڑے جوان پانی لے رہے ہیں ایک کنوئیں سے اور جو غریب لوگ ہیں کمزور آدمی ہیں ان کو دھکے دیئے جا رہے ہیں پیچھے ہٹو پیچھے، رش ہے کنواں ایک ہے۔ پانی لینے والے سینکڑوں ہیں۔

صبح کا وقت ہے، اور صبح سے لیکر شام تک اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علیہ السّلام نے دیکھا کہ سب لوگ پانی لے رہے ہیں، لیکن جو کمزور تھے، بوڑھے تھے، عورتیں تھیں، ان کو کوئی پانی

نہیں لینے دیتا، پیغمبر علیہ السلام کی رگ غیرت پھڑک اٹھی، نبی علیہ السلام نے فرمایا، کتنی بڑی زیادتی ہے کہ لوگ پانی لے رہے ہیں اور چاہئے یہ کہ یہاں جو کمزور، ضعیف، ناتواں لوگ ہیں، ان کو یہ لوگ پانی بھر کر دیتے، پانی کے بغیر تو گزارہ نہیں، کنواں ہے، علاقہ بڑا ہے، شہر بڑا ہے، جو بڑے بڑے چوہدری ہیں یا جو بڑے بڑے آدمی ہیں یا جن کے ساتھ پانچ چھ بھائی ہیں وہ آ کر کنوئیں سے ڈول نکال رہے ہیں، لیکن غریب آدمی کو کوئی نہیں پوچھتا۔

قرآن پاک نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے،

فرمایا ولما توجه تلقاء مدين قال عسى ربي ان يهديني سواء السبيل

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کی بستی میں پہنچے، مدین کے علاقے میں پہنچے، کوئی پتہ نہیں کہ نبی علیہ السلام نے کہاں جانا ہے، منزل کا پتہ نہیں، شہر کا پتہ نہیں، علاقے کا پتہ نہیں، شہر میں جاننے والا کوئی نہیں۔

اپنے شہر اور اپنے علاقے اور ملک سے بھاگے ہیں کہ کہیں قتل کا الزام نہ آجائے، کہیں زیادتی نہ ہو جائے۔

مدین کی بستی میں پہنچے اور دل میں ارادہ یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ خود مجھے سیدھا راستہ بتائے گا۔

اس شہر میں پہنچے تو پانی کا ایک کنواں دیکھا اور وہاں لوگوں کا ہجوم دیکھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ولما ورد ماء مدين وجد عليه امة من الناس

اس کنوئیں پر ایک بہت بڑی امت اور بہت بڑی جماعت دیکھی کہ وہ کنوئیں سے پانی نکال رہی ہے۔

ووجد من دونهم امراتين تذودان قال ما خطبكما

اللہ تعالیٰ کا پیغمبر جہاں برائی دیکھتا ہے، زیادتی دیکھتا ہے، نبی علیہ السلام سے برداشت نہیں ہوتا۔

یہ نبیوں کی سنت ہے کہ جہاں ظلم ہو، جہاں زیادتی ہو، اس کو روکا جائے، یہ پیغمبروں کا طریقہ ہے، اسلام یہ نہیں کہتا کہ کوئی ظلم کرے تو ایک رخسار پر آدمی طمانچہ مارے

Maktaba Tul Ishaat.com

اور آدمی دوسرا آگے کردے، یہ نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ مدین کے علاقے میں دنیا چوکوں میں کھڑی ہے، کنوئیں پر لوگ پانی بھر رہے ہیں، غریبوں کو، مزدوروں کو دیکھا کہ وہ ایک کونے پر دبک کر کھڑے ہیں اور کچھ لڑکیاں کھڑی ہیں اور سب لوگ اپنا اپنا کام کر کے چلے گئے، لیکن بوڑھوں کو تو کسی نے نہیں پوچھا۔

جب سب لوگ چلے گئے تو بوڑھے آگے بڑھے، انہوں نے بھی اپنا کام کیا، لیکن دو لڑکیاں وہاں کھڑی تھیں ان کو تو کسی نے نہیں کہا کہ بہن ہم تمہارا کام کرتے ہیں، ہم تمہارے لئے پانی بھرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خدمت خلق

اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ یہ واقعہ مدین میں پیش آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں پیش آیا اور مدین ایک بستی ہے مدینہ سے دور، وہاں یہ واقعہ پیش آیا اس کا ذکر اللہ ۲۰ پارے میں کر رہا ہے، کیا ضرورت ہے، اللہ کو؟

اللہ تمہیں اور مجھے بتانا چاہتا ہے کہ جب اس طرح تمہارے دور کی کوئی بیوہ عورت ہو، کوئی یتیم لڑکی ہو یا بوڑھے والدین کی اولاد ہو اور ان کا دنیا میں کوئی سہارا نہ ہو، تو تم پر فرض ہے کہ تم ان کا کام کرو، خدمت کرو، اس لئے یہ واقعہ دہرایا جاتا ہے، اللہ بغیر وجہ کے ان واقعات کو بیان نہیں کرتا۔

قرآن نے کیا کہا؟ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ کنوئیں کے کنارے پر دنیا کا ایک ہجوم ہے اور شام تک سارے لوگ پانی بھر بھر کر گھروں کو چلے گئے، لیکن فرمایا اسی کونے میں دو لڑکیاں دبک کر بیٹھی ہوئی ہیں، ان کے پاس پانی کا برتن ہے، لیکن ان کیلئے پانی بھرنے والا کوئی نہیں، اللہ کے پیغمبر علیہ السلام نے جوانوں سے نہیں پوچھا، لوگوں سے نہیں پوچھا، عام آدمیوں سے نہیں پوچھا، ان لڑکیوں کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے گئے اور جا کر کہا قال ما خطبکما اے میرے بہنو، اے اس علاقے کی لڑکیوں، کیا وجہ ہے کہ سارے لوگ پانی لیکر چلے گئے اور تم اسی طرح پانی کا برتن لیکر بیٹھی ہو،

کیا وجہ ہے؟

ان لڑکیوں نے جواب دیا اور اللہ کو وہ جواب اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اس کو قرآن میں نقل کر دیا، بچیوں سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا، تم نے پانی کیوں نہیں بھرا؟ تو بچیاں کہتی ہیں

قالتا لا نسقی حتی یصدر الرعاء وابونا شیخ کبیر

اے مسافر ہمارا کوئی جوان بھائی نہیں اور ہمارا بوڑھا باپ ہے، جو چارپائی پر پڑا ہے اس کیلئے پانی بھرنے والا کوئی نہیں۔

کوئی ہمارے لئے پانی نہیں بھرتا سارے لوگ چلے گئے ہمیں کسی نے پوچھا تک نہیں۔

پیغمبر کسی کے پاس نہیں گیا، کسی کے گھر نہیں گیا، نبی نے لالچ نہیں کیا، نبی ان دونوں لڑکیوں کے پاس جا کر کہتا ہے اے میری بہنو! بتاؤ تمہیں کیا ہوا۔

میں قربان جاؤں حضرت موسیٰ علیہ السلام تیرے قدموں پر، تیری عظمت پر، کہ تو نے قیامت تک آنے والی دنیا کو بتا دیا کہ جن عورتوں کا سہارا کوئی نہیں ہوتا، جن بیوہ عورتوں کا سہارا کوئی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ان کا سہارا بن کر آتا ہے۔ چالیس آدمی مل کر پانی کا ڈول نکالتے ہیں تو پانی نکلتا ہے یہاں تو آدمی کوئی نہیں اور لڑکیاں کہتی ہیں کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے۔ ہمارا بھائی کوئی نہیں۔

پیغمبر نے فرمایا کہ میری بہنو فکر نہ کرو، پریشان نہ ہو، میں ایک مسافر ہوں، میرا نام موسیٰ ہے، میں اس علاقے سے گزر رہا تھا، میں نے تمہیں ایک کونے میں بیٹھا ہوا دیکھا، مجھ سے رہا نہ گیا، لاؤ پانی کے برتن میرے سپرد کرو، میں تمہارے لئے پانی بھرتا ہوں۔

پانی کے برتن لے لئے اور قرآن کہتا ہے، چالیس آدمی پانی کا ڈول نکالتے ہیں تو پانی نکلتا ہے لیکن اللہ کا پیغمبر اکیلا ہی پانی کا ڈول نکال رہا ہے

فسقی لھما ثم تولی الی الظل فقال رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر

پانی دے دیا، لڑکیاں چلنے لگیں تو ایک لڑکی نے کہا کہ اے بھائی اگر تو مسافر ہے تو ہمارے ساتھ چل، ہمارے گھر چل اور ہماری مہمانی قبول کر۔

میں قربان جاؤں ان لڑکیوں پر کہ جو اس مسافر کو مہمان بناتی ہیں، حضرت موسیٰ

Maktaba Tul Ishaat.com

علیہ السلام کو کوئی پتہ نہیں، غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا جانتا کوئی نہیں۔

کہتے ہیں کہ پیر کے کتے کو بھی غیب کا علم ہے، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ابھی تک پتہ نہیں کہ یہ لڑکیاں کس کی ہیں، لڑکیوں کو پتہ نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کون ہیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت شعیب علیہ السّلام کے ہاں

قرآن کہتا ہے

فجاء تہ احداھما تمشی علی استحیاء

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، میں تمہاری مہمانی قبول کرتا ہوں، میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا نبی آگے آگے اور لڑکیاں پیچھے پیچھے، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو راستے کا پتہ نہیں، لیکن آگے آگے چل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ان لڑکیوں کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ ان کے چلنے کا ذکر بھی قرآن میں کر دیا۔

واقعہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کا ہے ہمارے قرآن میں اس کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ جن لڑکیوں نے موسیٰ کہ مہمانی کی ہے ان لڑکیوں کا کمال دیکھو ان کی حیاء دیکھو، ان کی عظمت دیکھو، ان کی رفعت دیکھو، ان میں غیرت دیکھو کہ ان لڑکیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم آگے چلو، حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے اور لڑکیاں پیچھے ہیں تو قرآن کہتا ہے

فجاء تہ احداھما تمشی علی استحیاء

وہ لڑکی چلتی ہے تو اس کے قدموں سے حیاء ٹپکتی ہے اور ہمارے ہاں لڑکی چلتی ہے تو اس کے چلنے سے بے غیرتی ٹپکتی ہے۔

ایک لڑکی یہ ہے کہ جس کی تعریف اللہ تعالیٰ کر رہا ہے ایک لڑکی راستے میں کہنے لگی، اے نوجوان، ہمارے گھر تو ضرور چلے گا تا کہ جو تو نے پانی کا ڈول نکالا ہے ہم اپنے والد کو کہیں گی کہ اس کی مزدوری اس کو دے دیں۔

کیا پتہ کہ یہ کون ہے، یہ مزدوریاں لینے والا کون ہے، اس کے سر پر تو نبوت کا تاج ہے

قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیتلنا فلما جاءہ و

Maktaba Tul Ishaat.com

قص علیہ القصص قال لا تخف نجوت من القوم الظالمین

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس گھر میں پہنچ دیا کہ لڑکیاں بھی گھر میں پہنچ گئیں۔

جب لڑکیاں گھر میں پہنچیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام گھر میں پہنچے تو اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتہ چلا کہ یہ دونوں لڑکیاں تو ایک پیغمبر کی ہیں، جس پیغمبر کا نام حضرت شعیب علیہ السلام ہے۔

پانی بھرنے والا بھی پیغمبر اور ڈول کے ذریعہ پانی لینے والا بھی پیغمبر، لیکن نہ اس کو پتہ ہے نہ اس کو پتہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام گھر میں پہنچ گئے آواز آئی گھبرانے کی ضرورت نہیں تو مصر سے آیا تھا اے موسیٰ اب فکر نہ کر۔

بڑی لڑکی نے گھر میں داخل ہو کر اپنے ابا سے کہا، اے ابا جان یا بت استاجرہ اس ملازم کو، اس بھائی کو مزدوری دے دو، اس نے ہمارے ساتھ بڑی نیکی کی ہے، ہمیں کوئی بہن نہیں سمجھتا تھا، تمام لوگ پانی کے برتن لیکر گھروں کو چلے گئے، لیکن یہ ایک نوجوان ہے جو مسافر ہے، اس نے ہمارے لئے پانی نکالا، ہمارے برتن پانی سے بھرے، اے ابا جاں ہماری درخواست ہے کہ اس نوجوان مسافر کو مزدوری دے دو، کچھ پیسے دے دو۔

ان خیر من استاجرت القوی الامین

یہ تو بڑا اچھا مزدور ہے، بڑی طاقت والا مزدور ہے، چالیس آدمی جس ڈول کو نکالتے تھے یہ اکیلا نکالتا ہے۔ یہ ایسا مزدور ہے۔

ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی، حضرت شعیب علیہ السلام پر کہ یہ جو مزدور تیرے گھر آیا ہے یہ کوئی عام آدمی نہیں ہے، اے شعیب تو بھی میرا پیغمبر علیہ السلام یہ نوجوان بھی میرا پیغمبر علیہ السلام، اس کا نام موسیٰ ہے۔ (تفسیر ابن جریر سورۃ قصص)

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی دامادی میں

تو حضرت شعیب علیہ السلام باہر نکلے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئی، کچھ دیر کی مہمانی ہوئی اور حضرت شعیب علیہ السلام نے کیا کہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حسن کو دیکھا، ان کی جوانی کو دیکھا، جمال کو، چلنے کو، اخلاق کو، جرأت کو، وفا شعاری کو بچیوں کی خدمت کو جب شعیب علیہ السلام نے دیکھا تو کیا کہا۔ قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی هتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج اے موسیٰ میں چاہتا ہوں کہ ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا رشتہ تجھے دے دوں فان اتممت عشرا فمن عندک حقیقت میں یہ رشتے کی بات تھی، لیکن ساتھ یہ بھی بات تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابھی چالیس تک نہیں پہنچے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک نبی کی صحبت میں رکھ کر تربیت دینا چاہتا تھا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میں تجھے اپنی بچی کا رشتہ دوں گا، لیکن آٹھ سال تک تو میری بکریاں چرائے گا اور میرے گھر میں رہے گا۔

خدمت خلق عبادت ہے

بات شروع ہوئی لڑکیوں کی خدمت سے جو بے سہارا عورت ہوتی ہے جو بے سہارا لوگ ہوتے ہیں جو بے سہارا خاندان ہوتے ہیں، جو بے آسرا ہوں ان کی خدمت کرنا ان کیلئے چلنا، ان کے لئے خود کو خدمت پر لگانا یہ اسلام میں عبادت ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا پہلا خطبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دین اپنی جگہ پر ہے، لیکن اسلامی شریعت ان چیزوں کو بڑی اہمیت دیتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ بنے تو مسجد میں اجتماع ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں، نبیوں کے بعد سب سے پہلے حکمران نے خطبہ دیا، فرمایا لوگوں مجھے تم پر حاکم بنا دیا گیا ہے، لیکن میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں سیدھا سیدھا چلوں تو میری اتباع کرنا اور اگر میں ٹیڑھا چلوں تو مجھے سیدھا کر دینا۔ یہ نہیں کہا کہ اگر میں ٹیڑھا چلوں تو میری تب بھی اطاعت کرنا۔

(تاریخ اسلام جلد ۱، صفحہ ۱۳۲، مطبوعہ کراچی)

Maktaba Tul Ishaat.com

حکمرانی کی روح یہ ہوتی ہے، یہ ہے حکمرانی، یہ ہے حکومت، غریب کا احساس، رعایا کا احساس، تیسرے دن صدیق اکبرؓ کندھے پر کپڑا رکھ کر بازار جارہے ہیں، حضرت صدیق اکبرؓ کو حضرت فاروق اعظمؓ نے روک لیا، امیر المومنین آپ کپڑا لیکر جارہے ہیں تو فرمایا کہ میاں کہاں سے کھاؤں گا۔

تو حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ ہم ابھی میٹنگ کرتے ہیں مجلس شوریٰ کی اور آپ کی تنخواہ مقرر کرتے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تنخواہ کیلئے میٹنگ ہوئی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ اتنی تنخواہ صدیق اکبرؓ کی لگادی جائے، تاکہ صدیق اکبرؓ خلافت کی ذمہ داری پوری کریں، تنخواہ مقرر ہوگئی۔

(کنز العمال جلد ۵، صفحہ ۵۸۹)

صدیق اکبرؓ کی آخری وصیت

لیکن جب صدیق اکبرؓ کا آخری وقت آیا تو بیٹے عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ بیٹا میں جب دنیا سے چلا جاؤں تو میری خلافت کے دو سال تین مہینے دس دن کی جو زندگی ہے، اس ساری تنخواہ کو جمع کرنا اور میری وراثت کے پیسے سے یہ پیسہ بیت المال کو واپس دے دینا۔ صدیق کو اس کی ضرورت نہیں۔

اور فرمایا کہ بیٹا میں دنیا سے جارہا ہوں، مجھے پرانے انہیں کھدر کے کپڑوں میں دفن کردینا، بیٹے نے کہا کہ ابا جان یہودی کیا کہیں گے، عیسائی کیا کہیں گے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو اچھا کپڑا بھی نہ ملا۔ تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا بیٹا میرا گزارہ کھدر کے انہی پرانے کپڑوں میں ہوجائے گا اور اچھا کپڑا مدینہ کی کسی بیوہ کے کام آجائے گا۔

سیدنا صدیقؓ اور خدمت خلق

یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی حکومت ہے۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ سنا کہ بے سہارا لڑکیوں کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتنی قربانی دی۔ آپ کو حضرت صدیق اکبرؓ کا واقعہ سنا کر آپ کا ایمان تازہ کروں کہ صدیقؓ نے کیا کیا، صدیقؓ نے تو اچھا کفن بھی نہیں پہنا۔

اور کتاب الخراج میں امام ابو یوسفؒ نے بڑی عجیب بات لکھی ہے، سیدنا فاروق اعظمؓ سوچتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہر کام میں مجھ سے بڑھ جاتے ہیں، جب حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ بنے تو حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ کوئی کام تو میں ضرور ایسا کروں کہ جس میں میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ تو مصروف ہو گئے۔ مجھے بڑا موقع ہے کہ میں نیکی زیادہ کروں کافی دنوں تک خیال کرتے کرتے خیال آیا۔ مقام نخ جو مدینہ سے باہر ایک بستی ہے وہاں ایک بوڑھی عورت رہتی ہے اسی سال اس کی عمر ہے، اس کا نہ باپ ہے نہ بھائی ہے، نہ بیٹا ہے، اکیلی ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی حکومت گیارہ لاکھ مربع میل پر تھی تو سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ میں دوسرے دن اس بوڑھی عورت کے پاس چلا گیا اس کی کٹیا میں، جھونپڑی میں، صبح کو، تو میں نے اسے کہا کہ اماں میں تیری خدمت کرنا چاہتا ہوں، تو بوڑھی نے کہا کہ کیا خدمت کرے گا، تو عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ میں تیری جھونپڑی کی روزانہ صفائی کروں گا، تیرے لئے پانی بھر دیا کروں گا۔

تو اس بوڑھی عورت نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر گزری ہے ایک آدمی آیا تھا وہ پانی بھی بھر گیا ہے، صفائی بھی کر گیا ہے۔ عمر فاروقؓ کہتے ہیں کہ مجھے احساس تک نہ ہوا کہ وہ آدمی کون ہوگا۔

میں دوسرے دن فجر کی نماز سے بھی پہلے چلا گیا، تو وہ بوڑھی عورت کہتی ہے کہ وہ آدمی آیا تھا، پانی بھی بھر گیا ہے اور صفائی بھی کر گیا ہے آدمی کون ہے؟ کوئی پتہ نہیں۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں تیسرے دن تہجد سے بھی پہلے گیا، چاند کی چاندنی ہے تو اس بوڑھی عورت نے کہا کہ وہ آدمی آیا تھا صفائی کر گیا ہے اور پانی بھرنے کیلئے پہاڑ کے دامن میں گیا ہوا ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میاں وہاں کھڑا ہو گیا۔ چاند کی چاندنی میں، میں نے دور سے دیکھا کہ پہاڑ کے دامن سے ایک آدمی آ رہا ہے۔ اس کے چہرے پر کپڑا ہے اور میرے قریب سے وہ گزرنا چاہتا ہے میں نے زبردستی اس کا بازو پکڑ لیا اور بازو پکڑ کر میں نے کہا کہ تو کون ہے؟ جب میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی کہ وہ آدمی وقت کا خلیفہ ابوبکر صدیقؓ تھا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۰، ابن اثیر جلد ۲، صفحہ ۲۹۰)

Maktaba Tul Ishaat.com

اسلام حقوق انسانی کا علمبردار ہے

یہ اسلام کی روح ہے۔ ہم نے صرف یہ سمجھ لیا کہ ٹیلی ویژن پر اذان ہو جائے تو اسلام آجاتا ہے، یا اخبار میں اعلان ہو جائے تو اسلام آجائے۔ اسلام اس کو نہیں کہتے، یہ انفرادی زندگی ہے لوگوں کی، خدا نے ہر مسلمان پر نماز فرض کی ہے، لیکن اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اسلام اجتماعیت کا علمبردار ہے، اسلام پورے معاشرے میں اچھائی لانا چاہتا ہے اسلام ایک ایک بچے کو ایک ایک غریب کو اس کا حق دینا چاہتا ہے۔

حضرت عمرؓ کو رعایا کا احساس

حضرت فاروق اعظمؓ کا رنگ کالا ہو گیا تھا۔ اس وقت جب مدینہ میں قحط پڑا، حضرت فاروق اعظمؓ نے زیتون کا تیل چھوڑ دیا، زیتون سے روٹی کھائی جاتی تھی، عمر فاروقؓ نے زیتون چھوڑا، جو کی سوکھی روٹی عمر فاروقؓ کھاتا ہے۔ عمر فاروقؓ کا جسم کمزور ہو گیا۔

صحابہ کرامؓ مل کر عمر فاروقؓ کے پاس آئے کہ امیر المومنین آپ کا کیا بنے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہیں میرا فکر ہے قیامت کی صبح کو جب میرا نبی ﷺ پوچھے گا عمرؓ میری رعایا مکے کے لوگ، رعایا غریب آدمی زیتون نہیں استعمال کرتے تھے تو کیوں استعمال کرتا ہے، حضرت عمرؓ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ اسلام کی روح ہے، اس کو کہتے ہیں حکومت، اس کو کہتے ہیں حکمرانی، فاروق اعظمؓ نے حکمرانی کی روح دنیا کو بخشی ہے اور فاروق اعظمؓ کو لوگ بھی ایسے ملے تھے۔

بدو کی امانت داری

قادسیہ کی جنگ ہوئی۔ ایران کے بادشاہ کے ٹکڑے ہوئے۔ یزدجر شہنشاہ ایران کا تاج اتارا گیا اور تاج کھربوں ڈالر کا تھا، جب ایران کی جنگ ختم ہوئی تو ایک بدو وہ بادشاہ کا تاج لیکر ابوعبیدہ بن جراحؓ کے پاس آیا، سپہ سالار کے پاس، رات کی تاریکی میں، ابوعبیدہؓ سے کہا کہ یہ ہے شہنشاہ ایران کا تاج، ابوعبیدہؓ نے اس کا بازو پکڑ لیا اور کہا کہ بتا تیرا کیا نام ہے؟ تجھے دفتر خلافت سے انعام ملے گا کہ اس کو انعام ملنے کا وعدہ کیا۔

تو اس بدو نے جواب دیا، میں نے جس خدا کیلئے یہ تاج اتارا ہے وہ خدا میرا نام جانتا ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔

روٹی کپڑا مکان حکومتی ذمہ داری

یہ عمرؓ کا نظام تھا۔ یہ عمرؓ کی حکومت تھی یہ تو حکومت اسلامی تھی۔ اسلام یتیم بچوں کو سہارا دیتا ہے، اسلام بیواؤں کا سہارا بنتا ہے، اسلام مزدوروں، کسانوں، محنت کشوں کو عزت دیتا ہے، یہ اسلام کی عظمت ہے۔

میرے دوستو! حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کا قول یاد رکھو، حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ بھوکے کو روٹی کھلائے، حکومت اسلامی کا فرض ہے جو ننگا ہو اس کو کپڑا دے اور یہ بھی فرض ہے کہ اس کیلئے ایسا گھر دے جس میں وہ رہائش کر سکیں۔

حضرت فاروق اعظمؓ کا فرمان ہے کہ یہ بھی حکومت کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو تعلیم دے، لوگوں کو صحت کی سہولت دے، لوگوں کو دوائیوں کی سہولت دے، یہ حضرت فاروق اعظمؓ کا اعلان ہے۔

فانطلقا حتیٰ اذا رکبا فی السفینۃ خرقھا ط قال اخرقتھا لتغرق اھلھا ج لقد جئت شیئا امرا (۷۱) قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا (۷۲) قال لا تواخذنی بما نسیت و لا ترھقنی من امری عسرا (۷۳) فاطلقا حتیٰ اذا لقیا غلما فقتلہ قال اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس ط لقد جئت شیئا نُکراً (۷۴)

(پارہ ۱۵، سورۃ الکہف، آیت ۷۱ تا ۷۴)

ترجمہ: پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب چڑھے کشتی میں اس کو پھاڑ ڈالا، بولا موسیٰ کیا تو نے اس کو پھاڑ ڈالا کہ ڈبو دے اس کے لوگوں کو البتہ تو نے کی ایک چیز بھاری، بولا میں نے نہ کہا تھا تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ۔ کہا مجھ کو نہ پکڑ میری بھول پر اور مت ڈال مجھ پر میرا کام مشکل، پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو اس کو مار ڈالا۔ موسیٰ بولا کیا تو نے مار ڈالی

ایک جان ستھری بغیر عوض کسی جان کے بیشک تو نے کی ایک چیز نا معقول''

میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو! قرآن پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں ان میں ایک واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا ہے۔ آج ان شاء اللہ یہ واقعہ آپ کے سامنے بیان کیا جائے گا۔

ایک سائل کا موسیٰ سے سوال

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات کے ذریعہ پیغام توحید دنیا میں پہنچایا۔ فرعون کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا انسان اتنا عظیم پیغمبر تھا کہ ایک دن ایک آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، اے موسیٰ علیہ السلام! اس وقت دنیا کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی پتہ نہیں، یہ کہنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا، تجھے کہنا چاہئے تھا کہ مجھ سے سب اچھے ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی پتہ نہیں۔

بڑے عالم کی نشاندہی ہوگئی

اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام! ایک آدمی روئے زمین پر تجھ سے بھی بہتر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران ہوگئے، میں اللہ تعالیٰ کا نبی، میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر، میں نے فرعون کی سلطنت کے ٹکڑے کئے، مجھ سے بھی کون بہتر ہے، عرض کیا، اے اللہ! وہ کون سا آدمی ہے کہ جو مجھ سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دو بڑے بڑے دریا ہیں دنیا کے جس جگہ پر جا کر وہ دونوں دریا ملتے ہیں وہاں پر وہ آدمی رہتا ہے اور اس کو قرآن کی زبان میں مجمع البحرین کہا جاتا ہے، دو دریاؤں کا سنگم ہے، دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ مجمع البحرین پر موجود ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! میں اس آدمی سے مل سکتا ہوں

Maktaba Tul Ishaat.com

اوراس سے کچھ سیکھ سکتا ہوں، قرآن نے کہا

اذقال موسیٰ لفته لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مجمع البحرین پر اس آدمی کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی زبان میں مجھ سے بھی بہتر ہے، فرمایا او امضی حقبا اس کی تلاش میں مجھے کتنے سال ہی سفر کرنا پڑے۔ میں اس کی زیارت کے لئے اوراس کی صحبت کیلئے سال تک قربان کردوں گا اوراس سے جا کر ضرور ملوں گا، جو اللہ تعالیٰ نے بقول مجھ سے بڑا عالم ہے کہ جس کا مقابلہ اسکا پیغمبر بھی نہیں کرسکتا۔

حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کی جگہ کیلئے نشانی

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ عہد کر کے اپنی بستی سے چلے کہ میں مجمع البحرین پر پہنچوں گا، جہاں بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کا سنگم ہے۔ دو بڑے دریا ملتے ہیں جن دریاؤں کی جگہ کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ دریا ہیں، میں سفر کرتا ہوں، جہاں وہ دریا آئیں گے، میں اس بندے کی زیارت کروں گا، اس سے کچھ سیکھوں گا۔

یہ عہد کر کے اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اپنی بستی سے جا رہا ہے۔ عرض کرتے ہیں اے اللہ! کوئی نشانی تو بتلا کہ وہ آدمی کہاں ہے؟ وہ کہاں ملے گا؟ اس کی جگہ کا نشان بتلا دے۔ اس کے علاقے کا پتہ بتلا دے۔ اس کی بستی کا نام بتلا دے۔ اے اللہ! یہ علم تیرے سوا کسی اور کو نہیں۔

یہاں سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ بات کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور دوسرا یہ ہوا کہ مختار کل اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ اگر نبی مختار کل ہوتا تو نبی کو دعا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پوچھنے کی کیا ضرورت تھی کہ اے اللہ! اس بندے کا پتہ بتادے؟ اس کے علاقے کا کیا نام ہے؟ اگر نبی عالم الغیب ہوتا تو اس بندے سے ملنے کیوں جاتا۔ معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور اختیارات کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں سفر کا آغاز

فرمایا فلما بالغا مجمع بینهما حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوشع بن نون

Maktaba Tul Ishaat.com

علیہ السلام کو ساتھ لیکر چل پڑے۔ دُعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ بتا نشانی کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے نشانی بتلادی، فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ایک تلی ہوئی مچھلی اپنے پاس رکھ لے۔ اس کو سند کے طور پر اپنے پاس رکھ لے، تیرے کھانے کو مچھلی ہو، جس وقت اس سفر میں جائے گا، راستے میں جہاں وہ مچھلی تیرے سامان سے نکل کر دریا میں چلی جائے، اسی جگہ پر اس بندے کا گھر ہوگا، نشانی کا بھی پتہ چل گیا۔ نشانی بتلانے والا کون ہے؟ (اللہ) نشانی اس کو بتلائی جاتی ہے جس کو جگہ کا پتہ نہ ہو اور جس کو معلوم نہ ہو تو وہ حاضر و ناظر کیسے؟ مشکل کشاء کیسے؟ عالم الغیب کیسے؟

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہر جگہ موجود ہوتے ہیں، تو پھر جگہ کی تلاش کی ضرورت ہوتی؟ نہیں اللہ تعالیٰ کو بھی کسی جگہ کی تلاش کی ضرورت پڑتی ہے؟ نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے، جگہ کی تلاش کی ضرورت کیا ہے؟ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جگہ کی تلاش کی ضرورت ہے، اور قرآن کہتا ہے کہ میں نہیں کہتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانا منگوایا

قرآن کہتا ہے جب یہ دونوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون چل پڑے نسیا حوتھما جب دونوں دریاؤں کے کنارے پر پہنچے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

فاتخذ سبیله فی البحر سربا فلما جاوزا قال لفته اتنا غداء نا

اے یوشع کھانا لاؤ، یوشع جب کھانے کا برتن لیکر آئے تو اندر مچھلی نہیں ہے کہا کہ ٹھہر جاؤ یہیں وہ بندہ موجود ہے۔

دریاؤں کے سنگم سے گزر کر سامان دیکھا تو مچھلی کوئی نہیں، فرمایا

لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا

کھانا لاؤ، یہ کھانے کی جگہ ہے، کوئی چیز ہمارے پاس نہیں، کھانا وہ کھاتا ہے کہ جو خدا نہ ہو، کھانا وہ کھاتا ہے کہ جو ہر جگہ موجود نہ ہو، کھانا وہ کھاتا ہے جو مشکل کشاء نہ ہو، کھانا وہ کھاتا ہے جو خدا نہ ہو، وہ تو کھانے کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر نبی مختار کل ہو تو نبی کو کھانے کی ضرورت کیا ہے؟ جس کو کھانے کی ضرورت ہو، جس کو کھانے کی حاجت ہو، وہ مشکل کشاء

Maktaba Tul Ishaat.com

اور حاجت روا نہیں ہوسکتا۔

ایک ایک بات سے تیرا عقیدہ درست ہونا چاہئے، قرآن کہتا ہے قال ارءیت اذ اوینا الی الصخرۃ جب دریاؤں کے سنگم کے آگے گزر کر ایک پہاڑ کی چوٹی کے قریب پہنچے فانی نسیت الحوت جس وقت وہاں کھانے کا برتن لایا گیا، حضرت یوشع نے کہا کہ مچھلی تو پچھلے مقام پر پانی میں چلی گئی تھی ولاانسنیه الا الشیطن ان اذکرہ ہم نے مچھلی گم کر دی ہے اور شیطان نے بھلا دیا تھا۔ میں آپ کو بتانہ سکا واتخذ سبیله فی البحر عجبا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جس جگہ مچھلی پانی میں گئی ہے اسی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے بندے کا گھر ہے، اسی جگہ پر وہ بندہ موجود ہے جس کی خوشخبری دی گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت خضر علیہ السّلام کی ملاقات

حضرت یوشع علیہ السلام وضو کرنے لگے تو اسی وقت وہ مچھلی پانی کے اندر سے باہر نکل آئی، وہ جو تل کر لائے تھے، یہ قدرت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی نہیں، قرآن کہتا ہے فوجدا عبدا من عبادنا اس جگہ پر ایک بندہ ایک کونے میں بیٹھا عبادت میں مصروف ملا، حضرت موسیٰ علیہ السلام چل کر اس کے پاس گئے۔

فرمایا اے اللہ کے بندے، ہم تیرے پاس آئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام جس بندے کی تلاش میں تو آیا تھا یہ وہی بندہ ہے۔

یہ کون سا آدمی ہے، آواز آئی یہ خضر علیہ السلام پیغمبر ہے۔ اس کو خضر علیہ السلام کہا جاتا ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام! تونے اپنے سے بڑا عالم کسی کو نہ جانا۔ ہم نے تجھے پتہ بتادیا کہ یہ ہے جو دریاؤں کے سنگم میں رہتا ہے۔ یہ علم میں تجھ سے بڑا ہے یہ مقام میں بھی بڑا ہے۔

نبی کی تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں قرب خداوندی زیادہ ملے، نبی کی تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں رفعت زیادہ ملے۔ حضرت خضر علیہ السلام عبادت میں مصروف ہیں، سمندروں کے کنارے پر، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام ان کے پاس گئے، دوزانوں ہو کے بیٹھ گئے۔ قرآن پاک نے بڑی عجیب بات بیان فرمائی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت خضر علیہ السلام کی شرائط

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو الفاظ حضرت خضر علیہ السلام کو فرمائے۔قرآن نے ان لفظوں کو محفوظ کر لیا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

قال له موسیٰ هل اتبعک علی تعلمنی ما علمت رشدا

اے خضر! ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔اے اللہ! کے بندے مجھے کئی چیزوں کا علم نہیں میں چاہتا ہوں کہ وہ علم تجھ سے حاصل کروں۔اے اللہ کے نبی میں بہت سی باتوں کو نہیں جانتا۔اس اللہ تعالیٰ کے بندے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:

قال انک لن تستطیع معی صبرا

اے موسیٰ تجھ میں یہ طاقت نہیں کہ تو میری بات میں کلام نہ کرے تجھ میں طاقت نہیں کہ تو میرے ساتھ چل سکے تو صبر کے ساتھ، پابندی کے ساتھ، حوصلے کے ساتھ، میرے ساتھ چل پڑے، تجھ میں طاقت نہیں، میرے ساتھ چلنا ہے تو خاموش رہنا ہوگا۔

اب دیکھیں موسیٰ علیہ السلام کیا جواب دیتے ہیں؟ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا **وکیف تصبر** اور کیسے تو صبر کرے گا **مالم تحط به خبرا** جب تجھے بات کا پتہ ہی نہیں ہوگا تو صبر کیسے کرے گا، اگر مجھے علم ہوتا تو صبر کرتا۔تجھے تو پتہ ہی نہیں ہوگا۔اس لئے تو میرے ساتھ رہے گا تو ہر بات میں مجھے ٹوکے گا، ہر بات میں مجھ سے سوالکرے گا تو اس لئے سوال کرے گا کہ تجھے پتہ ہی نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آزمائش کرتا ہے

معزز سامعین!

عالم الغیب اگر نبیوں کی ذات ہے تو قرآن کے اس پندرہویں پارے کا کیا مطلب ہے۔

وکیف تصبر علی مالم تحط به خبرا

یہ کہنے والا حضرت خضر علیہ السلام ہے اور جس کو بتایا جارہا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے۔ کہنے والا بھی نبی ہے اور جس کو کہا جارہا ہے وہ بھی نبی ہے، اب سوال پیدا ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام عالم الغیب نہیں، خضر علیہ السلام عالم الغیب ہے؟ نہیں میرے دوست، عالم الغیب کوئی بھی نبی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں پوشیدہ باتیں بتادیتے ہیں، جس کو نہیں چاہتے نہیں بتاتے، یہاں اللہ تعالیٰ نے ان ساری باتوں کے بارہ میں حضرت خضر علیہ السلام کو بتلایا اور آزمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ بتلا کر آزمایا، بتا کر بھی آزمایا جاتا ہے نہ بتا کر بھی آزمایا جاتا ہے۔

جس طرح

ایک آدمی کو فقیر بنا کر آزمایا جاتا ہے، ایک کو امیر بنا کر آزمایا جاتا ہے، ایک کو جھونپڑی میں رکھ کر آزمایا جاتا ہے، ایک کو کوٹھیوں میں رکھ کر آزمایا جاتا ہے، ایک آدمی کو صحت دے کر آزمایا جاتا ہے، ایک آدمی کو بیماریاں دے کر آزمایا جاتا ہے، ایک آدمی کو بچے دے کر آزمایا جاتا ہے، ایک آدمی کو لاولد بنا کر آزمایا جاتا ہے۔

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے مقابلے پر کھڑا کر کے آزمایا اور حضرت خضر علیہ السلام کو علم دے کر آزمایا۔ آزمائش حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی اعلیٰ اور آزمائش حضرت خضر علیہ السلام کی بھی اعلیٰ۔ نہ موسیٰ کا کوئی مقابلہ نہ خضر کا کوئی مقابلہ، لیکن عالم الغیب نہ موسیٰ، نہ خضر، عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں، جو دے کر آزماتا ہے اور ہر قسم کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کی شرط کے جواب میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے نبی میں تیرے ساتھ ضرور چلوں گا۔ اب جواب سنیں، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا

اے خضر! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مجھے صبر کرنے والا پائے گا۔ تو مجھے اطاعت گزار پائے گا۔ میں کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا لیکن مجھے اپنے ساتھ ہم سفر بنالے، مجھے سکھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے فرمایا، اب دیکھئے کہ خضر علیہ السلام کیا فرماتے ہیں، فرمایا

قال فان اتبعتنی اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو نے میرے ساتھ چلنا ہے دیکھو میں چلتا ہوں اور تجھے بھی ساتھ لے جاؤں، لیکن کسی بات میں بھی تجھے بولنے کی اجازت نہیں۔

اگر تو میرے ساتھ جائے گا فرمایا

فلا تسئلنی عن شیئی حتی احدث لک منه ذکرا

تجھے کوئی بات بھی مجھ سے پوچھنے کی اجازت نہیں، یہاں تک کہ میں خود تجھے بتاؤں کہ اس بات میں کیا راز ہے، لیکن راستے میں تجھے کوئی سوال کرنے کی اجازت نہیں۔

یہ عہد لے لیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹھیک ہے اللہ کے نبی!

میں نے تو علم سیکھنا ہے، میں نے تو دین سیکھنا ہے۔

مجھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ تیرے سے بڑا عالم کوئی نہیں، میں تیرے پاس آیا ہوں، جو کچھ تو مجھے کہے گا میں اس کی پابندی کروں گا، میں سوال نہیں کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کا سفر

اب دیکھو کہ دونوں نبیوں کا عہد ہو گیا، قرآن کہتا ہے فانطلقا چل پڑے حتیٰ اذا رکبا فی السفینة چلتے چلتے آگے ایک دریا آ گیا، دریا کے اندر بڑی دیر کے بعد کشتی آئی اور بھی بڑے لوگ کشتی میں سوار ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی توڑی

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کشتی میں سوار ہو گئے۔ کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی۔ آدھے سے زیادہ سفر طے ہوا تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت حضرت علیہ السلام نے کشتی کو توڑنا شروع کر دیا۔ ہتھوڑے مار کر کشتی میں سوراخ کرنا شروع کر دیا۔

قرآن کہتا ہے

حتی اذا رکبا فی السفینة خرقها

کشتی کو توڑنا شروع کر دیا۔ تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ...ن ہیں کہ

اس کشتی میں ہم بیٹھے، کشتی کے ملاح نے ہم سے پیسہ بھی کوئی نہ لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام کو کیا ہوا کہ اس کی کشتی کو توڑتا ہے۔

کشتی ٹوٹ گئی تو دریا کا پانی کشتی میں آجائے گا، ہم بھی ڈوب جائیں گے اور ملاح سمیت سارے ڈوب جائیں گے، کیا ہو گیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رہا نہ گیا۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بول اٹھے

قال اخرقتها لتغرق اهلها

اے خضر تجھے کیا ہو گیا، تو کشتی کیوں توڑتا ہے؟ تو اس کشتی والوں کو غرق کرنا چاہتا ہے، اے خضر! یہ تو نے کیا کیا، میں نے بولنا تو نہیں تھا لیکن کشتی توڑنے میں کیا حکمت ہے، فرمایا لقد جئت شیئا امرا مجھے تو یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ بڑا عجیب حکم ہے، بڑا عجیب کام ہے کہ جس کشتی میں بیٹھا ہے اور اسی کشتی کو توڑنے لگ گیا اے خضر مجھے تیری یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا

قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا

اے موسیٰ! میں نے تجھے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ چلتے ہوئے صبر نہیں کر سکے گا۔ اے موسیٰ! تو اتر جا میں اور تو نہیں چل سکتے، تو میرے ساتھ چلنا چاہتا ہے تو بولنا نہیں ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کنارہ آگیا ہے اس کنارے پر میرا ساتھ چھوڑ دے، لیکن آگے سے موسیٰ علیہ السلام کیا کہتے ہیں، فرمایا

قال لا تواخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا

اے خضر! مجھ سے غلطی ہو گئی، یہ نہیں کہا کہ میں نے ٹھیک کہا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مواخذہ نہ کر، میں بھول گیا مجھ سے درگزر کرو، مجھے معاف کر دے، انہوں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے، معاف کیا آگے چلے۔

حضرت خضر علیہ السلام کے ہاتھوں لڑکے کا قتل

قرآن کہتا ہے فانطلقا چل پڑے حتی اذا لقیا غلاما فقتله ایک بستی میں

Maktaba Tul Ishaat.com

پہنچے۔ ایک لڑکے کو دیکھا، پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے نام بتایا۔ اس کی والدہ کا نام پوچھا۔ اس نے نام بتایا، فرمایا کہ تیرا اور بھی کوئی بھائی ہے؟ لڑکے نے کہا کہ اور بھائی نہیں ہے میں اکیلا ہوں، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو قتل کر دیا۔

قرآن کہتا ہے کہ جس وقت اس لڑکے کو قتل کیا تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رہا نہ گیا، کہنے لگا

قال اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا

اے خضر تجھے کیا ہو گیا، ایک اکلوتے بچے کو ماں اور باپ کا اکیلا لڑکا تھا، تو نے اس کو قتل کر دیا۔ مجھے تو تیری بات سمجھ نہیں آتی۔ اے خضر بتا اس میں کیا حکمت ہے؟ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب میں فرمایا

قال الم اقل لک انک لن تستطيع معي صبرا

اے موسیٰ! میں نے کہا تھا تو میرے ساتھ چلتے ہوئے صبر نہیں کر سکے گا، الگ ہو جاؤ۔

فرمایا کہ تجھ میں صبر و تحمل نہیں کہ تو میری بات سمجھ سکے، تجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں؟

قال ان سالتک عن شی بعدها فلا تصاحبنی

تجھے میرے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں میری صحبت اختیار نہ کر **قد بلغت من لدنی عذرا** قرآن کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کی اور کہا کہ اے خضر تو مجھے معاف کر دے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے خضر دو باتوں میں مجھ سے کوتاہی ہو گئی۔ اگر میں کوئی بات پوچھوں تو مجھے چھوڑ دینا، مجھے نکال دینا۔ اب کی بار مجھے چھوڑ دے اگر میں اس کے بعد تجھ سے پوچھوں تو پھر تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھ کوئی عذر نہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے دوسری مرتبہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عذر کو قبول کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تیسری سوال

قرآن کہتا ہے **فانطلقا** دونوں چل پڑے، دونوں نبی، اگر غیب کا علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہوتا تو وہ سوال نہ کرتے اور اگر غیب کا علم حضرت خضر علیہ السلام کو ہوتا تو وہ

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ لیکر نہ چلتے کہ یہ تو بار بار سوال کرتا ہے، حضرت خضر علیہ السلام کو اتنا علم تھا جتنا خدا نے دے دیا۔ علم موسیٰ کو اتنا تھا جتنا خدا نے دے دیا، اس سے زیادہ کا علم نہیں۔

قرآن کہتا ہے

فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة الستطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام چلتے چلتے ایک بستی میں پہنچے، چند آدمی جمع ہو گئے کہ یہ مسافر آئے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ ہم مسافر ہیں ہمارے لئے کھانا لاؤ۔

ہمارے لئے روٹی لاؤ، سارے گاؤں کے لوگوں نے جمع ہو کر کہہ دیا۔ اے مسافر وتمہارے لئے کوئی روٹی نہیں، کوئی کھانا نہیں، جاؤ چلے جاؤ۔ نبیوں کو کھانے کی ضرورت پڑی، مختار کل نبی ہوتے تو کسی سے کھانا نہ مانگتے۔

آدمی بطور مہمان کسی سے کہہ سکتا ہے۔ ہم مسافر ہیں، ہمارے لئے کھانا لاؤ۔ ان بستی والوں نے کھانا نہ دیا۔ پیغمبر بستی والوں کی اس بداخلاقی کے باوجود دونوں نبی آگے چلے، چند قدم چلے تو اسی گاؤں کے کنارے پر اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کھڑا ہو گیا، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے موسیٰ علیہ السلام یہاں ٹھہر جاؤ، ایک طرف اینٹیں پڑی ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان اینٹوں کو اٹھا کر دیوار بنانی شروع کر دی، گارا بنایا اور دیوار بنانی شروع کر دی۔

حضرت خضر علیہ السلام نے حکمتیں بتلائیں

قرآن کہتا ہے

فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض فاقامه قال لو شئت لتخذت علیه اجرا

جب دیوار بنانی شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے خضر ان بستی والوں نے تو ہمیں روٹی نہیں دی۔ آپ بستی والوں کی دیوار بناتے ہیں یہ بات میری

Maktaba Tul Ishaat.com

سمجھ سے بالاتر ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام جا تو میرے ساتھ نہیں چل سکتا

قال هذا فراق بيني و بينك

آج کے بعد تیرا راستہ اور میرا راستہ اور!

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں تم سے جدا ہونے کو تیار ہوں، لیکن اے اللہ کے نبی! دست بستہ عرض کرتا ہوں، پہلے بتاؤ کہ ان تینوں کاموں میں حکمت کیا تھی؟ قرآن پاک نے ساری حکمت کا ذکر کیا، فرمایا۔

اما السفينة فكانت لمساكين يعملون في البحر

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب سوال کیا کہ مجھے تینوں کاموں کی حکمت بتاؤ۔ کشتی توڑنے کی کیا حکمت ہے؟ بچے کو قتل کرنے کی کیا حکمت ہے؟ دیوار بنانے میں کیا حکمت ہے؟

قرآن نے کہا کہ حضرت خضر علیہ السلام حکمتیں بیان کرنے لگے۔ وہ جو کشتی تھی۔ وہ یتیم اور مسکین بچوں کی کشتی تھی، پہلی دفعہ انہوں نے وہ کشتی دریا میں ڈالی، نئی کشتی تھی، دریا کے کنارے پر ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا جو نئی کشتی اس کے سامنے آتی اس کو ضبط کر لیتا تھا۔ یہ یتیم بچے تھے، میں نے کہا کہ کشتی میں عیب پیدا کر دوں، تاکہ یتیموں کی کشتی چھینی نہ جائے۔

میں نے ارادہ کیا کہ **فاردت ان اعيبها** کشتی میں عیب پیدا کر دوں، کیوں **وكان وراء هم ملك يا كذ كل سفينة غصبا** اچھی کشتیوں کو ظالم بادشاہ غصب کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ یتیموں کا مال غصب نہ ہو، اس مال کو چھینا نہ جائے، یتیموں کے مال کی حفاظت ہو۔

انہوں نے فرمایا کہ تم نے بچے کو قتل کیوں کیا؟

فرمایا اس لئے

واما الغلام فكان ابوه مومنين فخشينا ان يرهقهما طغيانا و كفرا

اس لئے کہ وہ بچہ بڑا کم بخت تھا، اس کا والد اور والدہ بڑے نیک تھے وہ بچہ اگر جوان

Maktaba Tul Ishaat.com

ہو جاتا۔ اپنے ماں باپ کو بڑا بدنام کرتا، یہ ساری باتیں مجھے وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوئی تھیں اس لئے میں نے اس بچے کو قتل کر دیا کہ ماں باپ کی عزت پر کہیں داغ نہ بن جائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایک اور نیک بخت بچہ ان ماں باپ کو دینا چاہتا ہوں، اس لئے بد بخت بچہ قتل کر دیا جائے۔ اے موسیٰ علیہ السلام میں نے جو کام کیا وہ اللہ کے حکم سے کیا، نبی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر حرکت بھی نہیں کر سکتا۔

اب بتاؤ کہ یہ وحی حضرت خضر علیہ السلام کو تو آئی کہ مسکینوں کی کشتی توڑ دے، یہ وحی حضرت خضر علیہ السلام کو تو آئی کہ دیوار بنا۔ یہ وحی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیوں نہیں آئی۔ اس لئے جو وحی بھیجتا ہے وہ کسی کا پابند نہیں، چاہتا ہے تو وحی بھیج دیتا ہے، چاہتا ہے تو وحی نہیں بھیجتا۔

فرمایا واما الجدار فکان لغلا مین یتیمین فی المدینة وہ جو میں نے دیوار کھڑی کرنی شروع کر دی تھی۔ اس لئے کہ اس جگہ دو یتیم بچوں کا باپ خزانہ دفن کر کے چلا گیا تھا۔ باپ فوت ہو گیا تھا، ماں فوت ہو گئی تھی، بچے یتیم تھے، چھوٹے چھوٹے تھے دیوار کے نیچے خزانہ دفن تھا۔

دیوار گر گئی تھی میں نے کہا کہ ابھی تک تو بچے چھوٹے ہیں، دیوار گر گئی کہیں لوگ خزانے پر قبضہ نہ کر لیں، اس لئے میں نے دیوار بنانی شروع کر دی۔ دیوار کیوں بنائی۔ و کان تحته کنز لهما اور اس دیوار کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا و کان ابوهما صالحا اور ان بچوں کا باپ بڑا نیک تھا فاراد ربک ان یبلغا اشدهما اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جب تک وہ بچے بالغ نہیں ہوتے۔ اس وقت تک ان کا خزانہ دیوار کے نیچے دفن رہے۔

اس لئے مجھے حکم ہوا کہ میں دیوار کھڑی کر دوں ویستخرجا کنزهما تاکہ جب وہ بچے جوان ہو جائیں تو ان دیوار کے نیچے سے خزانہ نکال لیں رحمة من ربک وما فعلته عن امری

اے موسیٰ! میں نے تو کوئی کام بھی اپنی مرضی سے نہیں کیا، لیکن فرمایا ذلک تاویل مالم تسطع علیه صبرا اے موسیٰ یہ ساری وہ چیزیں ہیں کہ جن پر تو صبر نہیں کر سکا۔

یہی فرق حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام میں ہے کہ حضرت

Maktaba Tul Ishaat.com

خضر علیہ السلام اپنے سینے کے اندر اللہ تعالیٰ کے معارف کو چھپا کر پھرتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بات پر بھی صبر نہیں کرتا۔ یہ فرق ہے دونوں نبیوں میں!

نبی عالم الغیب نہیں

یہ وہ قرآن پاک کے واقعات ہیں کہ جن سے نصیحت ملتی ہے۔ جن سے ہمارا عقیدہ درست ہوتا ہے۔ اس واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے ہمارے عقیدے کی اصلاح ہوتی ہے۔

یہ واقعہ ہمیں سبق دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا نبی ہر بات میں اللہ تعالیٰ کا پابند ہوتا ہے۔

اب دیکھیں حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اب مجھے بتائیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام میں چالیس سال جدائی رہی۔ اگر نبی عالم الغیب ہوتا تو ان کو پتہ چل جاتا، لیکن معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

میں نے عرض کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات نے بڑا سبق دیا، اللہ نے اپنے اختیارات کو دنیا کے سامنے واضح کیا۔ قرآن پاک کے یہ واقعات مزہ لینے کے لئے نہیں۔

یہ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا واقعہ کوئی مزے کیلئے نہیں، لوگ اس من گھڑت کہانیوں کی طرح بیان کرت ہیں، قرآن مجید کے ہر واقعہ میں سبق ہے، عقل والوں کے لئے قرآن کریم کے واقعات سبق ہیں۔

ایک آدمی کہتا ہے کہ بجلی کی تار کو ہاتھ لگائیں گے تو آدمی مر جاتا ہے؟ آپ کہیں گے کہ ہم نے کئی آدمیوں کو دیکھا کہ ان کو شارٹ لگی اور وہ مرے۔ آپ اس مرے ہوئے آدمی کی لاش کو بطور دلیل پیش کریں گے، واقعہ پیش کریں گے۔

قرآن مجید نے یہ واقعات اس لئے بیان کئے ہیں کہ وہ بات جو نصیحت کی ہے آدمی کو سمجھ نہیں آتی۔ جب اس کے سامنے واقعہ بیان کیا جاتا ہے تو پھر اس کے دل میں بات

Maktaba Tul Ishaat.com

اتر جاتی ہے کہ واقعۃ یہ بات صحیح ہے ان واقعات سے آدمی نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔

انبیاء کرام علیہ السلام کے واقعات، قصے، کہانیوں اور مزوں کیلئے نہیں، عبرت کے لئے ہیں، نصیحت کیلئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اذهب الى فرعون انهٗ طغى (١٧) فقل هل لك الى ان تزكىٰ (١٨) واهديك الى ربك فتخشى (١٩) فارهُ الأية الكبرىٰ (٢٠) فكذب وعصىٰ (٢١) ثم ادبر يسعىٰ (٢٢) فحشر فنادى (٢٣) فقال انا ربكم الاعلىٰ (٢٤)

(پارہ ۳۰، سورۃ النازعات، آیت: ۱۷ تا ۲۴)

ترجمہ: جا فرعون کے پاس اس نے سر اٹھایا، پھر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنور جائے اور راہ بتلاؤں تجھ کو تیرے رب کی طرف پھر تجھ کو ڈر ہو، پھر دکھلائی اس کو وہ بڑی نشانی، پھر جھٹلایا اس نے اور نہ مانا پھر چلا پیٹھ پھیر کر تلاش کرتا ہوا، پھر سب کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا میں ہوں رب تمہارا سب سے اوپر۔

ثم بعثنا من بعدهم موسىٰ باٰيتنا الى فرعون وملائه فظلموا بها فانظر كيف كان عاقبة المفسدين (١٠٣) وقال موسىٰ يفرعون انى رسول من رب العلمين (١٠٤) حقيق على ان لا اقول على الله الا الحق قد جئتكم ببينة من ربكم فارسل معى بنى اسرائيل (١٠٥) قال ان كنت جئت باية فات بها ان كنت من الصدقين (١٠٦)

(پارہ ۹، سورۃ الاعراف، آیت: ۱۰۳ تا ۱۰۶)

ترجمہ: پھر بھیجا ہم نے ان کے پیچھے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس، پس کفر کیا انہوں نے ان کے مقابلہ میں، سو دیکھ کیا انجام ہوا مفسدوں کا اور کہا موسیٰ نے اے فرعون میں رسول ہوں پروردگار عالم کا، قائم ہوں اس بات پر کہ نہ کہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مگر جو سچ ہے، لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی، سو بھیج دے میرے ساتھ بنی

Maktaba Tul Ishaat.com

اسرائیل کو، بولا اگر تو آیا ہے کوئی نشانی لیکر تو لا اس کو اگر تو سچا ہے۔

موسیٰ علیہ السّلام فرعون کے دربار میں

بزرگان محترم! پچھلے جمعہ سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور فرعون کا واقعہ شروع ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا بہت اہم واقعہ ہے اور قرآن کریم کے تاریخی واقعات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانیاں جابجا موجود ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام طور پہاڑ پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو طور پہاڑ پر نبوت کی دولت عطا فرمائی، چالیس دن کا چلہ کیا اور نبوت کا فریضہ سرانجام دینے کا اعلان ہوا۔

نبوت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو حکم ہوا کہ اے موسیٰ

اذهب الى فرعون انه طغى

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ولادت کا واقعہ، طوفان کی موجوں سے کیسے بچے؟ آسیہ بنت مزاحم نے کیسے پرورش کی اور پھر حضرت شعیب علیہ السّلام کے علاقے مدین میں بکریاں کیسے چرائیں۔ یہ سارے واقعات پچھلے جمعہ آپ کے سامنے آچکے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون کو دعوت دینے گئے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السّلام کو نبوت عطا فرمائی۔

خدا کے فضل کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

طور پہاڑ پر نبوت کا تاج حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے سر پر رکھا تو اللہ نے فرمایا

اذهب الى فرعون انه طغى

اے موسیٰ فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ وہ بہت زیادہ سرکش ہو چکا ہے، فرعون نے زمین پر تکبر کیا تھا، بہت انانیت اور عجب کا اظہار کیا تھا اللہ نے فرعون کی پکڑ کا فیصلہ کیا۔

اور ایک نجومی نے کہا تھا کہ اے فرعون تیری حکومت کا تختہ الٹنے والا بچہ بنی

Maktaba Tul Ishaat.com

اسرائیل میں پیدا ہو رہا ہے۔ فرعون نے اس کے بعد ۹۰ ہزار بچے قتل کرائے، اس کا ذکر ہو چکا ہے اور یہ بھی میں نے بتایا تھا کہ اس وقت مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک صبطی اور قبطی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعلق صبطی قوم سے تھا اور فرعون کا تعلق قبطی قوم سے تھا۔

ہر سال قبطیوں اور صبطیوں کا مقابلہ ہوتا ہے، اس کا ذکر ہوگا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی تو اس انداز میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ وہ بہت سرکش ہو چکا ہے

فقل هل لک الی ان تزکی

اور جا کر فرعون سے کہو اے فرعون میں تجھے نصیحت کرنے آیا ہوں

واهدیک الی ربک فتخشی

اور فرعون سے کہو کہ میں تجھے ایک خدا کی طرف بلاتا ہوں اور اس سے ڈرانے آیا ہوں، لیکن قرآن نے کہا کہ فرعون نے آگے سے جواب دیا

فاراه الاية الكبرى

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی نشانیاں دکھانے کا اعلان کیا، لیکن قرآن کہتا ہے **فكذب و عصى** فرعون نے نافرمانی کی پیغمبر کو جھٹلایا۔ فرعون نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تو غلط کہتا ہے۔

فرعون نے کہا کہ میں رب ہوں

فقال انا ربكم الاعلى

میں تو خود رب ہوں، کس کی طرف بلاتے ہو، رب تو میں خود ہوں۔ تو یہ سارا واقعہ اللہ نے قرآن میں نقل فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہاں پر اس معرکے کا ذکر کیا کہ فرعون و کلیم کا معرکہ کہتے ہیں۔ ابھی تک جتنے واقعات آئے ان میں ابھی تک معرکۃ الآرائی نہیں آئی۔

فرعون کو پہلی خدائی دعوت

آج جو آیات پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے معرکہ کا ذکر کیا ہے اور انسانوں کو

Maktaba Tul Ishaat.com

فرعون کے ظلم سے، جبر سے، تشدد سے اور اس کے تکبر سے نجات دلانے کیلئے اپنا برگزیدہ پیغمبر اس کی طرف بھیجا اور دنیا نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی کی قوم سے تھے اور اس کے گھر میں پرورش پاتے تھے۔ انہوں نے کس طرح فرعون کے دربار میں حق وصداقت کا پرچم لہرایا۔ یہ نہیں سوچا کہ میرا کیا بنے گا۔ بیوی کا کیا بنے گا۔ بچوں کا کیا بنے گا۔ میرے ساتھیوں کا کیا بنے گا۔ پیغمبر یہ بات نہیں سوچتے۔ نبیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے فریضے کو ادا کریں۔ حق وصداقت کا پرچم بلند کریں، توحید کا پیغام انسانوں کو دیں اور ظلم وستم میں گری ہوئی انسانیت کو جبر سے نجات دلانے کے لئے سب کچھ کر ڈالے۔ چنانچہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی فلسفے پر، اسی حکم پر اسی اعلان پر کام کرتے ہوئے دربار میں پہنچے، فرعون کے مقابلہ میں آئے اور وہاں دربار شاہی میں کہا کہ اے فرعون تو جھوٹا ہے، اے فرعون تو غلط ہے، تیرا دعویٰ باطل ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو خدا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ قرآن نے اس ساری گفتگو کو اپنی ٹیپ میں نقل کیا اور قرآن نے کہا کہ **قال موسیٰ** موسیٰ نے کہا یا فرعون اے فرعون **انی رسول من رب العالمین** میرے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیا گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر تیرے پاس آیا ہوں۔ میرا پیغام توحید ورسالت ہے۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کا پہلا اعلان تھا جو فرعون کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول نے کیا ہے۔

ظالم کے مقابلہ میں مظلوم کے حامی

اور میں نے شروع میں بتایا کہ جب انسانیت بادشاہ کے وقت میں ذلیل ورسوا ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو پیدا کرتا ہے اور اب تو نبوت کا دور ختم ہو گیا، لیکن نیک اور برگزیدہ لوگ ہر دور میں آتے رہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے مقابلے میں حق وصداقت کا پرچم لہراتے رہے۔ اور فرعون کے مقابلہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا اور بنی اسرائیل کے خون خواروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ پھر قیصر وکسریٰ نے انسانیت کو ذلیل کیا تو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا اور پھراس کے بعد دنیا میں کتنے بادشاہ آئے۔ظالم و جابر آئے، ہر دور میں اللہ کے نیک بندے، ظالم بادشاہوں کا مقابلہ کرتے رہے اور یہ طریقہ قدرت خداوندی کا، مشیت خداوندی کا شروع سے چلا آتا ہے کہ ظالم و جابر کے خلاف حق و صداقت کا پرچم بلند کرنے والے انبیاء اور اولیاء ہمیشہ دنیا میں آتے رہے ان کا بار بار اللہ قرآن میں ذکر فرما رہا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا فرعون کو چیلنج

فرعون کے دربار میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہلا اعلان تھا قال موسیٰ یا فرعون، موسیٰ نے فرمایا اے فرعون

انی رسول من رب العالمین

میں اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہوں۔

حقیق علی ان لا اقوال علی اللہ الا الحق

یہ بات سچی ہے کہ میں اللہ کی طرف رسول ہوں۔اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے، یہ سچی بات ہے

قد جئتکم بینۃ من ربکم فارسل مع بنی اسرائیل

اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تو بنی اسرائیل کی پوری قوم کی طرف میرا پیغام لیکر جا۔میں اس خدا کا حکم لیکر اس کی الوہیت کا پیغام لیکر آیا ہوں۔

اگر تو میری بات نہیں مانے گا تو تب بھی میں تیرے دروازے پر آیا ہوں، مان جائے گا تب بھی آیا ہوں۔قرآن مجید نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

ان کنت جئت بایۃ فات بھا ان کنت من الصادقین

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں سچا نبی ہوں۔اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں!

تو جھوٹا ہے، تیری کوئی خدائی نہیں، تیری کوئی سلطنت نہیں، تیری کوئی بادشاہت نہیں، تیرا دعویٰ خدائی جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ سچا ہے۔

اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو کوئی دلیل پیش کر، میں سچا ہوں میں دلیل پیش

Maktaba Tul Ishaat.com

کرتا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربار فرعون میں اتنا بڑا چیلنج دیا کہ پوری قوم ششدر اور حیران رہ گئی۔ بڑے بڑے وزراء اور رؤساء کہنے لگے کہ

یہ فقیر ہے، یہ غریب ہے۔

کل موسیٰ فرعون کے گھر پرورش پانے والا، یہ بچہ کیسے مقابلہ کرے گا، کیسے حکومت سے ٹکرائے گا۔

لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تن تنہا شاہی دربار میں کہتا ہے کہ اے فرعون تو جھوٹا ہے میرا خدا سچا ہے۔

حق وصداقت کے علمبردار سے دلیل کا مطالبہ

یہ اعلان کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی کہ ایک آدمی تن تنہا حق وصداقت کا پرچم لیکر کھڑا ہو گیا، لوگ حیران تھے، جب دربار شاہی میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر نے حق و صداقت کی پہلی آواز اٹھائی، تو سارے لوگ انگشت بدنداں ہو گئے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ کہنے لگے کہ یہ کون ہے؟

کسی نے کہا کہ یہ فلاں کا بچہ ہے، فلاں کا بیٹا ہے۔

کسی نے کہا کہ یہ تو وہی ہے کہ جس کو آسیہ نے گھر میں رکھا تھا۔

کسی نے کہا کہ یہ تو وہی بچہ ہے کہ جس نے پرورش یہاں پائی۔

لیکن آج اسے کیا ہو گیا کہ یہ فرعون کو کہتا ہے کہ تیری کوئی خدائی نہیں، خدائی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ہے، فرعون تو جھوٹا ہے، تو بے ایمان ہے، تو غلط ہے، تیرا تختہ الٹ جائے گا، میں مقابلہ کرنے آیا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں تو خدا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں تو خدا نہیں خدا وہ ہے کہ جس نے تجھے مجھے اور زمین و آسما کو پیدا کیا ہے پروردگار وہ ہے اس کے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے۔

فرعون اور کلیم کا مناظرہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے اب دیکھیں کہ فرعون نے آگے سے کیا جواب دیا؟ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا، فرعون نے کہا کہ تو

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے سامنے ہے اور جو میرے سامنے ہے وہ لوگوں کے سامنے آئے گا۔

فرعون نے اسی وقت جادوگروں کو بلایا بڑے بڑے شعبدہ بازوں کو بلایا، بڑے بڑے حواریوں کو بلایا

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ تو اپنی خدائی کی دلیل پیش کر، ہزاروں کی فوج تھی، وزراء تھے، امراء تھے۔ کہتا ہے کہ آسمان میں نے پیدا کیا۔ زمین نے پیدا کی۔ کائنات میں نے پیدا کی۔ میں رب ہوں ان اربک الاعلی کا دعویٰ کرتا تھا، تو جب موسیٰ علیہ السّلام نے اس کو جھوٹا کہا تو اس کو بڑی تکلیف ہوئی، کون جواب دے؟ اتنی جرأت تو کسی میں تھی نہیں۔

آج تک ایسی بات ہی پیش نہیں آئی تھی کہ سو سال گزر گیا تھا۔ اس کو اپنی خدائی قائم کیئے ہوئے۔ اس کے خلاف کوئی بات نہ ہوئی تھی۔ آج پہلی دفعہ اس کو بے ایمان کہا گیا، میں سچا ہوں، اللہ تعالیٰ سچا ہے، تو غلط ہے، یہ کیا ہو گیا؟ اور کہا کہ اگر تو سچا ہے تو اپنی خدائی کی دلیل پیش کر کہ کس بنیاد پر سچا ہے؟

حضرت ابراہیم علیہ السّلام و نمرود کا مکالمہ

ایک آدمی کہے کہ میں سچا ہوں، کیا دلیل پیش کرے گا، نمرود نے کہا تھا کہ میں خدا ہوں تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا تھا کہ نہیں تو خدا نہیں تو اس کے ساتھ مناظرہ ہوا، اس کا ذکر قرآن میں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا تھا کہ میرا خدا وہ ہے جو مشرق سے سورج نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے اگر تو سچا ہے تو مغرب سے نکال کر مشرق میں غروب کر، بڑی سیدھی سی بات ہے۔ قرآن نے اس واقعہ کا ذکر بھی کیا۔

اور اللہ تعالیٰ اس لئے یہ باتیں دنیا کو بتاتے ہیں کہ جتنے بھی دنیا میں بڑے بڑے خدا اپنے آپ کو کہنے والے ہیں ان کی ذلت و رسوائی اور ان کے تکبر کے خاتمہ کا پوری انسانیت کو علم ہو اور ان کو پتہ چلے کہ کس طرح انہیں ذلت و رسوائی میں زمین پر گرنا پڑا اور کوئی بھی ان کا ساتھ دینے والا دنیا میں نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذلت کا لوگوں کو بتایا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن نے کہا

الم تر الی الذی حاج ابراھیم فی ربہ ان اتہ اللہ الملک اذ قال ابراھیم ربی الذی یحیی و یمیت

اس وقت کو یاد کر کہ جب نمرود کا مقابلہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کیا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دربار میں آکر کہا تھا کہ میرا خدا وہ ہے کہ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور نمرود نے کہا کہ میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، دو آدمی لایا ایک کو قتل کر دیا ایک کو چھوڑ دیا، کہا کہ دیکھو میں نے پھانسی والے کو زندہ کر دیا اور بے گناہ کو قتل کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ تو نے کیسے زندہ کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اس کے جواب میں فرمایا

فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب

میرا خدا مشرق سے سورج نکالتا ہے اور تو مغرب سے نکال کر دکھا۔ اگر مغرب سے نکال دے میں مان لوں گا کہ واقعی سچا دعویٰ ہے۔

قرآن مجید نے اس سارے واقعہ کا ذکر کیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے یہ کہا تو قرآن نے کہا کہ

فبھت الذی کفر

کافر لا جواب ہوا اس کو کوئی جواب نہ آیا، اور سارے مجمع نے دیکھ لیا کہ نمرود جھوٹا ہے ابراہیم علیہ السّلام سچا ہے۔ اس مناظرہ کے تناظر میں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مقابلہ میں جادوگروں کی جماعت

آپ اس کو بھی دیکھو کہ یہاں کیا بات ہوئی کہ فرعون کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا، تو خدا ہے تو کوئی دلیل پیش کر، کوئی معجزہ پیش کر، کوئی قدرت کی نشانی بتا، تو کیسے خدا ہے؟

اسی وقت اس نے پورے ملک میں جتنے جادوگر تھے بلائے اور ان جادوگروں سے کہا کہ تم رسیاں لیکر اس میدان میں آؤ اور اپنے فن کا مظاہرہ کرو، انہوں نے رسیاں

Maktaba Tul Ishaat.com

میدان میں ڈالیں، لاکھوں کا اجتماع ہے، دنیا کھڑی ہے، ایک طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک طرف فرعون، درمیان میں دونوں ہیں اور اردگرد دنیا کھڑی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تو سچا ہے تو کوئی معجزہ، کرامت، کرشمہ، دلیل، برہان پیش کر۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ بات کہی، جادوگر میدان میں آئے، انہوں نے رسیاں ڈالیں تو وہ رسیاں حرکت کرنے لگیں، پورے میدان میں جادوگروں کی رسیاں سانپ بن گئیں اور سانپ بن کر حرکت کرنے لگیں۔ پیغمبر کے دل میں خوف آیا کہ اتنے زیادہ سانپ ہیں، یہ عجیب بات ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں یا موسیٰ لا تخف اے موسیٰ! تجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اے اللہ! کیا کروں؟ فرمایا کہ جو عصا تیرے ہاتھ میں ہے یہ پھینکنا تیرا کام ہے، سارے سانپوں کو اس کے پیٹ میں لے جانا میرا کام ہے۔

عصا موسوی اژدھا بن گیا

اور پھر چشم فلک نے وہ نظارہ دیکھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا فالقی عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ایک اژدھا بن گیا فاذا ھی بیضاء للناظرین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بغل میں ہاتھ ڈالا تو وہ ہاتھ چمکنے لگا۔ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ ادھر سانپ ساری رسیوں کو نگل گیا، اور ادھر تھوڑی دیر کے بعد فرعون کی قوم نے کہا کہ یہ جادوگر ہے یہ تمہاری قوم کو یہاں سے نکالنا چاہتا ہے فرعون کی خدائی ختم کرنا چاہتا ہے۔

قرآن نے کہا کہ اس کے مقابلہ میں جادوگروں کی بہت بڑی جماعت لائی گئی۔ فرعون نے جادوگروں سے مال و دولت کا وعدہ کیا اور ان کو اپنے ساتھ بٹھانے کا وعدہ کیا۔ انہ لمن المقربین تم فرعون کے مقربین میں سے بن جاؤ گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ فرعون اس بات کو مان جاؤ کہ اللہ کے سوا حاجت روا کوئی نہیں، اللہ کے سوا مشکل کشاء کوئی نہیں، اللہ کے سوا بگڑی بنانے والا کوئی نہیں، اللہ کے سوا پریشانیاں دور کرنے والا کوئی نہیں، اللہ کے سوا تنگدستیاں دور کرنے والا کوئی نہیں، اللہ کے سوا روزی دینے والا کوئی

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں، اللہ کے سوا بچے دینے والا کوئی نہیں۔

قالو ایا موسیٰ اما ان تلقی واما ان نکون لحن الملقین تم پہلے باری لگاؤ گے یا میں؟ قرآن نے کہا کہ فرعون کے جادوگروں نے رسیاں ڈالیں، جب پیغمبر نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ سارے سانپوں کو نگل گئی۔ پھر پیغمبرؑ آگے بڑھا اور اس لاٹھی کو پکڑ لیا، پیغمبر گھبرا گیا تھا کہ اس کو کیسے پکڑوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، سانپ پکڑنا تیرا کام، اس کو دوبارہ اس کی ہیئت پر واپس کرنا میرا کام، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا تو وہ لاٹھی دوبارہ اصل حالت میں تھی۔

جادوگر مان گئے

جب جادوگروں نے دیکھا کہ جو ہم نے کیا وہ جادو تھا لیکن جو موسیٰ علیہ السلام نے کیا وہ جادو نہیں حقیقت ہے ان تمام جادوگروں نے اسی وقت کلمہ پڑھ لیا۔

فرعون کا جادوگروں کو دھمکانا

فرعون نے کہا کہ یہ کیا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہے، ہم جادوگروں کے امام ہیں۔ موسیٰ جادوگر نہیں، اس لئے کہ اگر جادوگر ہوتا تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی پکڑی، وہ سانپ تھا وہ رسیاں جو نگلی ہوئی تھیں اس کو واپس کرنا چاہیے تھا۔ یہ جادوگر نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے۔

قرآن کہتا ہے

القوا سحر وا اعین الناس

سارے ڈر گئے، خوف کھایا، بڑے بڑے رؤساء پریشان ہو گئے، بڑے بڑے رؤساء کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

وجآء وبسحر عظیم واوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک

اور اس وقت حق ظاہر ہو گیا، باطل پریشان ہو گیا۔

حق آیا باطل بھاگنے لگا کیا ہوا

Maktaba Tul Ishaat.com

فغلبوا هنالک وانقلبوا صاغرين ○ والقى السحرة ساجدين

سارے جادوگر زمین پر سجدہ ریز ہو گئے تو کیا کہا

امنا برب العالمين

سارے جادوگروں نے کہا کہ ہم نے موسیٰ کو نبی مان لیا ہے۔

رب موسیٰ و هارون

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے رب پر ہم ایمان لائے۔

اب دیکھو کہ تخت شاہی پر فرعون بیٹھا ہے۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام ہے درمیان میں جادوگر ہیں، ایک طرف دنیا ہے۔

جب جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا کلمہ پڑھا، تو فرعون کی ہوائیں نکل گئیں۔ جب جادوگروں نے مقابلہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا کلمہ پڑھا۔ تو اب فرعون کے مقابلے پر آ گئے۔ تو فرعون پریشان ہوا۔ ششدر اور حیران ہو کر آگے سے کیا کہا، جو فرعون نے کہا، اللہ نے اس کو بھی نقل کیا **قال فرعون امنتم به قبل ان اذن لكم** او جادوگرو! پیسہ ہم سے کھایا، دولت ہم سے لی، پلاٹ ہم سے لئے، چوہدراہٹ ہم سے لی اور خرچہ میں نے برداشت کیا، سواریاں میں نے دیں، آئے سواریوں پر اور کلمہ آ کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا پڑھ لیا؟

فرعون نے کہا میری اجازت کے بعد موسیٰ کا کلمہ کیوں پڑھا

ان هذا المكر مكر تموه في المدينة

اس شہر میں تم نے ہم سے دھوکہ کیا، فریب دیا تخرجوا منها اهلها دیکھو کیا ہوتا ہے۔

فوراً فوج کو بلا لیا، پولیس کو بلا لیا، فرعون نے حکم دیا کہ تمام جادوگروں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو، اب سینکڑوں اور ہزاروں جادوگر جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا کلمہ پڑھا تھا ان ہزاروں جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے کلمے کا برملا اظہار کیا

امنا برب موسیٰ و هارون

ہم موسیٰ کے رب پر ایمان لائے

فرعون نے کہا کہ مجھ سے کھایا، مجھ سے پیا، مجھ سے وظیفے لئے، مجھ سے دولت

Maktaba Tul Ishaat.com

لی، میرے خرچے پر آئے ہو اور چند لمحے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اس کا کلمہ پڑھ لیا۔

جادوگر ایمان پر ڈٹ گئے

اب دیکھو میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں، ہتھکڑیاں لگا دی گئیں، بیڑیاں لگا دی گئیں۔ گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ سارے جادوگر جیل میں، وہ جیل میں اپنے کلمے کے اظہار پر پکے ہیں۔ اس نے کہا کہ موسیٰ کے کلمے کو چھوڑ دو، انہوں نے کہا کہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں یہ نہیں ہو سکتا، انہیں کہا گیا کہ آٹھ دن کہ مہلت ہے، آٹھ دن کے بعد کہا کہ اب بھی بدل جاؤ نہیں بدلے۔

اس کے بعد فرعون نے اعلان کیا اور اس اعلان کا ذکر بھی قرآن نے کیا

لا قطعن ایدیکم و ارجلکم من خلاف ثم لا صلبنکم اجمعین

فرعون نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ اور پاؤں کو کاٹ دیا جائے اور ان کو تختہ دار پر چڑھا دیا جائے، ان جادوگروں کو دیواروں کے ساتھ چن دیا گیا۔ ان جادوگروں کو دیواروں کے ساتھ کھڑا کر کے ان کے ہاتھوں میں میخیں گاڑ دی گئیں۔ انکے پاؤں میں میخیں گاڑ کر، دیواروں کے ساتھ چن دیے گئے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹے گئے ان کو پھانسی دینے کا اعلان ہوا۔ **لا صبلنکم** میں تمہیں پھانسی دوں گا۔

تو آگے سے جادوگروں نے کہا

انا الی ربنا منقلبون

جس وقت پھانسی کے تختے پر تمام جادوگروں کو چڑھا دیا گیا، تو فرعون نے پوچھا کہ اب کیا خیال ہے تو انہوں نے تختہ دار پر چڑھ کر کہا اے فرعون ہم اپنے رب سے ملاقات کر لیں گے

و ما تنقم منا الا ان امنا بایت ربنا

اے فرعون ہم اپنے رب سے ملاقات کر لیں گے

و ما تنقم منا الا ان امنا بایت ربنا

اے فرعون تو ہمیں اس لئے پھانسی دیتا ہے کہ ہم نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے، ہم نے اپنے خالق کو پہچان لیا ہے، ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو پہچان لیا ہے اور تیری جھوٹی خدائی کو چورا ہے پر توڑ دیا ہے تختہ دار پر جادوگروں نے چڑھ کر کہا

ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین

اے اللہ ہمیں اسلام کی حالت میں توحید کی حالت میں موسیٰ کے دین کی حالت میں۔

تختہ دار پر موت نصیب کر، یہ کتنی بڑی جرأت تھی، کتنا بڑا اظہار عظمت خداوندی تھا۔ فرعون کی قوم نے کہا کہ اے فرعون تو نے موسیٰ کو کھلا چھوڑ دیا۔ تاکہ زمین میں فساد مچائے، تاکہ زمین کو ظلم سے بھر دے، تاکہ تیری خدائی کا خاتمہ ہو، تاکہ تیرے خزانے ختم ہو جائیں، تاکہ تیرے وزراء ختم ہو جائیں، تاکہ تیری خدائی خاک میں مل جائے، تاکہ تیری پوری سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

تو اس کو تباہ نہیں کرتا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیوں نہیں کرتا۔ اس کو تختہ دار پر کیوں نہیں چڑھاتا، ارکان دولت نے کہا کہ سب کو چھوڑ دے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے تختہ دار پر چڑھا۔

اب ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو چند لمحے رہے، جن لوگوں نے چند لمحے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گزارے، ان کو دیواروں کے ساتھ چن دیا گیا، لیکن انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں چھوڑا۔

اصحاب رسولؐ کیسے بدل گئے؟

اس طرز استدلال پر غور کریں کہ جو چند منٹوں کے موسیٰ علیہ السلام کے صحابی تھے نبی کے پاس نہیں گئے، نبی کے گھر نہیں گئے، پیغمبر کے گھر میں رہیں رہے، نبی کی صحبت میں صرف چند لمحے گزارے، چند لمحے موسیٰ کے چہرے کو دیکھا، موسیٰ کی صحبت میں ایک لمحہ گزارا اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو دیکھا اور ان کے دل میں کلمہ توحید داخل ہو گیا۔ ایمان اتنا پختہ ہو گیا کہ ان کے ہاتھوں میں میخیں گاڑ کر دیواروں مین چند دیئے گئے۔ ایک جادوگر نے بھی موسیٰ کا کلمہ نہیں چھوڑا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحبت میں جنہوں نے ایک لمحہ گزارا انہوں نے موسیٰ

Maktaba Tul Ishaat.com

کو نہیں چھوڑا اور جنہوں نے ۲۳ سال حضور ﷺ کے ساتھ مکے اور مدینے میں گزارے، حضور ﷺ کی صحبت میں وقت گزرا انہوں نے نبی کو کیسے چھوڑ دیا؟ روافض کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دل میں ایمان نہیں تھا، تیرہ سال مکے میں رہے۔ دس سال مکہ میں رہے۔

بلالؓ تپتی ریت پر لٹایا گیا نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
زنیرہؓ کی آنکھیں نکالی گئیں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
نھدیہؓ کے ٹکڑے کر دیے گئے نبی ﷺ کو نہیں چھورا

میرے بھائیو! بیویاں بیوہ ہو گئیں، بچے یتیم ہو گئے، میرے نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا اور رحلت پیغمبر ﷺ کے بعد نبی ﷺ کو چھوڑ دیا؟ بیس سال نبی کی صحبت میں رہنے والوں نے

جنگ بدر میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
جنگ احد میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
جنگ خیبر میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
جنگ حنین میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
جنگ تبوک میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
جنگ خندق میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
بیویاں بیوہ ہو گئیں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
بچے یتیم ہو گئے نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
ٹکڑے ہوئے نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا
جسم ٹکڑے ہوئے نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا

اس حذافہ سہمیؓ کو دیکھو، اس نے نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا کہ جس کو دہکتے ہوئے تیل کے کڑاہے میں ڈال دیا گیا، لیکن نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا۔ آج ان جادوگروں کو دیکھو کہ جنہوں نے نبی کی صحبت میں ایک لمحہ گزارا، انہوں نے تختہ دار پر چڑھ کر کہا امنا برب العالمین ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔ رب موسیٰ وھارون، ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے۔

۲۳ سال جنہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی صحبت میں فیض پایا، انہوں نے رسول

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ ﷺ کو کیسے چھوڑ دیا؟

میرے دوستو! جس شخص نے ایمان کے ساتھ نبی کی صحبت میں وقت گزارا، انہوں نے کبھی نبی کو نہیں چھوڑا ان کا تو ایمان ہی اتنا پختہ تھا کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ چھوڑنے کی بات تو بہت دور کی ہے۔

مسلمانو! جس نبوت کی آغوش تربیت میں صحابہؓ ۲۲ سال رہے، جنہوں نے ۲۳ سال جمال جہاں آرائے نبوت کا دیدار کر کے، پیغمبر ﷺ کی صحبت میں فیض اٹھا کر، نبی ﷺ کی صحبت میں رہ کر کفار سے جنگیں لڑ کر نبی ﷺ کو کیسے چھوڑا؟

نبی ﷺ کو چھوڑنا ہوتا تو دہکتے ہوئے انگاروں پر لیٹنے سے پہلے نبی ﷺ کو چھوڑ دیتے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا جاء سیدنا بلال میرا سردار بلالؓ آ گیا، حضرت عمرؓ نے کہا، کیوں؟

مسلمانو! جنہوں نے اس حالت میں نبوت کو نہیں چھوڑا، انہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد نبی ﷺ کو کیسے چھوڑ دیا؟

جب راحتیں ملیں، جب فتوحات ملین، جب ان کو حکومتیں ملیں، جب ان کو عہدے ملے، جب ان کو سلطنتیں ملیں، جب ان کو وزارتیں ملیں، جب ان کو دولتیں ملیں، دکھوں میں نبی ﷺ کو نہیں چھوڑا، سکھ میں چھوڑ دیا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحبت میں چند لمحے گزارنے والے جادوگر تو نبی کو نہ چھوڑیں، جادوگروں نے موسیٰ کو نہیں چھوڑا، ساری عمر جادو کی کمائی کھانے والے، ایک لمحہ نبی کی صحبت میں رہے اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی پاداش میں تختہ دار پر چڑھ گئے۔ نبوت کو نہیں چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پیار

میرے دوستو! حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کو بڑا پیار تھا، بڑی محبت تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم تھا، اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خود باتیں کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے، بکریاں چراتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وما تلک بیمینک یا موسیٰ اے موسیٰ! تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ عرض کیا یہ لاٹھی ہے

قال ھی عصای اتو کوا علیھا و احش بھا علی غنمی

اس لاٹھی سے میں آسرا لگاتا ہوں اور بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں ولی فیھا مارب اخری اور بھی بہت سارے کام اس لاٹھی سے لیتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بچپن میں آزمائش

قرآن پاک نے اس واقعہ کو نقل کر کے آگے یہ بھی فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کی موجودگی میں، حضرت آسیہؓ نے کہا کہ یہ بچہ ہمارا فرماں بردار ہوگا، تو فرعون نے کہا کہ اگر یہی بچہ موسیٰ ہوا تو؟ اس نے کہا کہ اگر یہ نبی ہوا تو اس میں شعور ہوگا، اس نے کوئلے منگوائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے رکھ دیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر پیچھے کر لیا، لیکن جبرائیل امین علیہ السلام نے آگے کر دیا اور اس کو پکڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے منہ میں لے لیا تو اس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت پیدا ہوگئی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب نبوت ملنے لگی تو انہوں نے دُعا کی رب اشرح لی صدری و یسرلی امری اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے اور میری زبان کو لکنت کو دور کر، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سینے کو کھول دیا اور زبان کی لکنت کو دور کر دیا۔

امام غزلی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مکالمہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب اس آیت کے متعلق ہے وہ قابل غور ہے۔ حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے اور بڑی عظیم کتاب ہے، امام غزالی بہت بڑے فلسفی تھے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ سامنے بیٹھے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

بات فرمائی ہے کہ علماء امتی کا لانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں یہ میں نے کہا ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیلکے نبیوں کی طرح ہون گے۔ جب یہ بات کہی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کی امت کے کون سے علماء ہیں؟ جن علماء کو بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر فرمایا۔

تو حضور اکرم ﷺ نے اشارہ کر کے کہا کہ ان علماء کرام میں ایک یہ عالم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا تو موسیٰ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ السلام علیک یا امام غزالی تو میں نے جواب میں کہا کہ

وعلیکم السلام ورحمة الله و بر کاته و مغفرته و طیبته و تاب سراه

میں نے سلام کو لمبا کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو میں بعد میں پوچھوں گا کہ تمہارا مرتبہ ہمارے برابر کیسے ہے؟ پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے میرے سلام کے جواب میں سلام کو لمبا کیوں کر دیا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ کہا تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے سے بڑی عجیب بات کہی، امام غزالی نے فرمایا کہ اے موسیٰ یہ بات میں بعد میں بتاؤں گا کہ میں نے وعلیکم السلام کو لمبا کیوں کیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ پوچھا تھا وما تلک بیمینک یا موسی اے موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے تو جواب میں تجھے کہنا چاہئے تھا قال ھی عصای یہ لاٹھی ہے، تو نے آگے یہ کیوں کہا

اتو کوا علیھا واحش بھا علی غنمی ولی فیھا ما رب اخری

اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں پوچھا تھا کہ لاٹھی کے ساتھ کیا کرتا ہے، صرف یہ پوچھا تھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے یہ کلام کیوں بڑھایا، پہلے اس کا جواب دو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

موسیٰ علیہ السلام حیران ہوئے کہ یہ کیسے بات کر رہے ہیں۔ آپ نے وعلیکم السلام کو لمبا کیوں کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کو لمبا اور کیوں کیا جتنی بات اللہ تعالیٰ نے پوچھی تھی اتنی کا جواب دیتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بات اس لئے بڑھائی کہ میں اللہ تعالیٰ کا کلیم تھا۔ میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے کلیم تھے اور میں اس وقت تمہارا کلیم تھا۔

تم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے بات کرتے ہوئے بات کو لمبا کروں کہ مجھے پیار ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے کلیم ہو اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے کلیم سے بات کا موقع ملا تو میں نے بھی بات لمبی کر دی۔

حضور ﷺ نے فرمایا

علماء امتي كا لا نبياء بني اسرائيل

میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہوں گے۔

میرے بھائیو! اس بات کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے عنوان پر ہوئی ہے اس میں ایک چیز حاصل ہوتی ہے اور سب مسلمانوں کو اس پر غور کرنا چاہئے کہ انبیاء ظالم حکمرانوں اور جابر لوگوں کے مقابلہ میں حق وصداقت کا پرچم لیکر نکلتے ہیں اور اس کے مقابلے میں ہر طرح کی تکلیف برداشت کر لیتے ہیں۔

میرے بھائیو! جب قوم نے کہا کہ اے فرعون تو نے موسیٰ علیہ السلام کو کیسے چھوڑ دیا؟ جادوگروں کو تو نے تختہ دار پر چڑھا دیا۔ اب موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب شروع ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لیکر چلے، پیچھے فرعون کی فوجیں آگئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام چلتے چلتے آگے دریائے نیل کی موجیں آگئیں، دریا آگیا۔

فرعونیوں پر اللہ کا عذاب

اللہ تعالیٰ نے فرعون کی قوم پر جو عذاب نازل کئے ان عذابوں کا ذکر بھی کیا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اور وہ عذاب کیا تھے، قرآن کہتا ہے ولقد اخذنا ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو پکڑا ال فرعون بالسنین قحط سے پکڑا، قحط ڈال دیا ونقص من الثمرات اور ان کی فصلوں کو اجاڑ دیا لعلھم یذکرون تا کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کرتے، لیکن فرعون نے کیا نصیحت حاصل کرنی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے ان کو دوسرا عذاب دیا۔

وہ عذاب یہ تھا، قرآن نے اس کا ذکر کیا فارسلنا علیھم الطوفان ہم نے ان پر طوفان اتارا والجراد طوفان اتارا والقمل ایک بھڑ ہم نے بھیجی والضفادی اور مینڈک ہم نے بھیجے والدم اور اوپر سے خون اتارا ایات مفصلت اتنی نشانیاں تاریں کہ، خون اترا، بھڑوں کا عذاب آیا، مینڈکوں کا عذاب اتارا، بڑے بڑے ڈنگ لگانے والے پرندوں کا عذاب آیا، کئی ایسی چیزوں کا عذاب آیا، ہوائیں آئیں، طوفان آئے، بستیاں اجڑ گئیں۔ لیکن فرعون اللہ تعالیٰ کے دربار میں نہیں جھکا اور جب نہیں جھکا۔

فرعون اور اس کے حواری غرق ہوئے

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مقابلہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پیچھے فوج لگا کر چل پڑا اور آگے حضرت موسیٰ علیہ السّلام ہیں اور فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے ہے، آگے دریائے نیل آگیا، تو قوم حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کہنے لگی اب مارے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السّلام جو لاٹھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اس کو دریا پر مارو، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے لاٹھی دریا پر ماری تو بارہ راستے بن گئے، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ساری فوج اس دریا سے پار ہو گئی، فرعون کی فوج آئی اور آکر اس نے دیکھا کہ راستے بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے وہ سارے دریا میں اتر گئے اور جب فوج درمیان میں پہنچی اور ادھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ان کے صحابہ دریا پار کر گئے تو ہم نے پانی کو چلنے کا حکم دیا کہ ان ظالموں میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ یہ قرآن میں سارا واقعہ موجود ہے کہ فرعون اس میں غرق ہوا اور ڈوبتے ہوئے فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السّلام میں تیرے خدا پر ایمان لایا۔ میں نے تجھے مان لیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

آواز آئی، اب اس حالت میں تیری کوئی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اسی حالت میں فرعون غرق ہو گیا۔ فرعون تباہ و برباد ہو گیا۔ پانی نے بھی فرعون کو قبول نہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پانی نے لاش زمین پر پھینک دی اور آج تک وہ لاش انسانیت کی رہنمائی کیلئے مصر کے عجائب گھر میں عبرت کیلئے موجود ہے کہ وہ فرعون جو اپنے آپ کو خدا کہتا تھا آج تک اس کی لاش محفوظ ہے اور اس کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عذاب تھا۔

جو پیغمبر کا مقابلہ کرنے کے جرم میں اس قوم پر آیا اور اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتحان کا بھی ذکر ہے، یہ جو سورۃ اعراف ہے اس میں بڑی تفصیل ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات کی۔

عشق کہتا ہے جنوں کا جوش رہنا چاہئے
ضبط کی تاکید ہے خاموش رہنا چاہئے
قصہ موسیٰ سبق ہے ہوش والوں کیلئے
کس طرح عشاق کو خاموش رہنا چاہئے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان واقعات سے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

واقعات حضرت ایوب علیہ السلام

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O
واذکر عبدنا ایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطن بنصب و
عذاب (۴۱) ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد و شراب
(۴۲) و وھبنا لہ اھلہ و مثلھم معھم رحمۃ منا وذکری لا ولی
الالباب (۴۳) وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ و لا تحنث انا
وجدنہ صابراً نعم العبد انہ اواب (۴۴)

(پارہ ۲۳ سورۃ ص آیت ۴۱ تا ۴۴)

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اور جب اس نے پکارا اپنے رب کو کہ مجھ کو لگا دی شیطان نے ایذا اور تکلیف، لات مار اپنے پاؤں سے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو اور بخشے ہم نے اس کو اس کے گھر والے اور ان ... ان کے ساتھ اپنی طرف سے مہربانی سے اور یاد رکھنے کو عقل والوں ... اور پکڑ اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا پھر اس سے مار لے اور قسم میں ... نہ ہو ہم نے اس کو پایا جھیلنے والا بہت خوب بندہ تحقیق وہ ہے رجوع ر...۔

میرے قابل صد احترام بزرگو اور ساتھیو! آپ حضرات کے سامنے پچھلے جمعہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی عظیم حکومت و سلطنت کا تذکرہ ہوا، آج جو آیات تلاوت کی ہیں ان میں اللہ نے اپنے ایک ... قدر پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام کا بڑا ... عجیب واقعہ بیان فرمایا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت ایوب علیہ السّلام کی آزمائش ہوئی

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے ہی عظیم نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا اعلیٰ انداز میں ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے۔

حقیقت میں حضرت ایوب علیہ السّلام کا واقعہ اپنے اندر بہت زیادہ نصیحتیں رکھتا ہے، حضرت ایوب علیہ السّلام کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملے گا کہ ایک جلیل القدر نبی ہو اس پر آسمانوں سے وحی اترتی ہو، اس کو آزمائش کے اندر مبتلا کیا گیا، اس کو دکھ دیئے گئے دولت اور پیسہ اس کے پاس تھا، لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ نہ دولت رہی نہ سرمایہ رہا، نہ محبت رہی اور دکھوں میں مبتلا ہے، کہ نبی کو اتنی آزمائش کہ وہ کنگال ہو گیا ہے، بے یار و مددگار ہو گیا ہے، خود پریشانیوں میں مبتلا ہے وہ صابر ہے۔

جب وہ سرمایہ دار تھا مالدار تھا، دولت مند تھا، نبوت کا تاج سر پر ہے اور سب مال دولت اولاد اس سے چھین لی گئی اور اس کو آزمائشوں میں مبتلا کر دیا گیا اس کے جسم پر بیماری آئی سارے جسم کو اللہ تعالیٰ نے کیڑوں کی خوراک بنا دیا اور اس کے خاندان نے اس کو چھوڑ دیا، تو اس وقت اس کی کیفیت کیا ہے اس وقت اس نے کیا رویہ اختیار کیا، یہ سبق ہمیں اور آپ کو ملے گا کہ پیغمبر جب مالدار ہے تو اس کا رویہ کیا ہے اور جب دکھوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تو اس وقت اس کا معاملہ کیا ہے، انسان کو کس طریقے پر عمل کرنا چاہیے۔

خوشی وغم میں اعتدال ہو

نہ یہ کہ اس کے پاس دولت آئے سرمایہ آئے جائیداد آئے وہ اپنے علاقے کا ملوں کا مالک بن جائے، تو وہ غریبوں کا حال نہ پوچھے وہ اپنے مالک اور خالق کو بھول جائے اور پھر جب اس کا مال تباہ ہو جائے وہ خدا کے سامنے رونے لگ جائے ہمارا تو یہ ذہن ہے، لیکن ایک پیغمبر کا کیا خیال ہے کہ وہ براہ راست خدا کے در پہ روتا ہے وہ دکھوں میں مبتلا ہوتا ہے تب بھی خدا کے سامنے روتا ہے، اس نے ایک بھی لمحہ خدا کی یاد سے غافل نہیں کیا، اللہ

Maktaba Tul Ishaat.com

تعالیٰ نے قرآن میں اس نبی کی شان بیان فرمائی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام ۱۴۰ سال باحیات رہے اور تیرہ یا اٹھارہ سال دکھوں میں مبتلا رہے اور ان کے خاندان نے بھی ان کو چھوڑ دیا اس کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے۔

بعض علماء نے اس واقعہ کا انکار کیا ہے کہ ان کے جسم کو کیڑوں کی خوراک بنا دیا گیا، لیکن یہ حقیقت واقعہ ہے اس کا ذکر قرآن میں آتا ہے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، قرآن پاک میں صرف اتنا اشارہ فرمایا ہے وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اے پیغمبر اس ایوب پیغمبر کو یاد کر کہ جس نے اللہ کے دروازے پر رو کر کہا تھا اے اللہ! میں بڑے دکھوں میں مبتلا ہوں اور تیرے سوا ان کو دور کرنے والا کوئی نہیں اور تو ارحم الراحمین ہے۔

قرآن کا سبق

میں آج دکھوں میں مبتلا ہو جاؤں تو میں پیروں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں پریشانیوں میں مبتلا ہو جاؤں، تو مولوی سے تعویز لیتا ہوں، میں دکھوں میں مبتلا ہو جائیں اور کوئی راستہ اختیار کرتا ہوں، آپ دکھوں میں مبتلا ہوں تو مولوی سے تعویذ حاصل کرتے ہیں، لوگوں کے دروازہ پر چل کر جائیں، چلہ کشی کرنے لگیں، کوئی قبروں پر جا کر سجدہ کرنے لگے، کوئی پیروں کو نذرانے دینے لگ جائیں، لیکن قرآن ہمیں کیا سبق دیتا ہے۔

اللہ کا ایک جلیل القدر پیغمبر دکھوں میں مبتلا ہو گیا، پریشانیوں میں مبتلا ہو گیا اس کا کوئی سہارا نہ رہا، تو اس نے دکھوں میں کس کو پکارا؟ اللہ کو یہ اللہ کے قرآن نے ہمیں سبق دیا اللہ تعالیٰ کو اس واقعہ کو قرآن میں دھرانے کی کیا ضرورت تھی قرآن تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس میں حضرت ایوب علیہ السلام کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی، ان کے جسم پر آزمائش آنے کی کیا ضرورت تھی اور اس کے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی پیغمبر کی اس دعا کی کیا ضرورت تھی؟

اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کی یہ دُعا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک رہنے والی کتاب میں

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ تعالیٰ نے اس دکھوں والی دُعا کا بھی ذکر کیا، تا کہ امت محمدیہ قیامت تک اپنے دکھوں میں اسی طرح اللہ تعالیٰ کو پکارے جس طرح حضرت ایوب علیہ السلام نے پکارا، اس سبق کیلئے قرآن نے واقعہ نقل کیا ہے کہ دکھوں میں انسان کو کیا کرنا چاہئے؟

اس طرح فرمایا کہ جب تو مدد طلب کرے تو خدا سے طلب کرے، لیکن جب مدد طلب کا وقت آتا ہے تو کہتے ہیں یا علی مدد لیکن پیغمبر نے کیا فرمایا کہ جب مدد کی ضرورت پڑے تو خدا سے مانگ، لیکن ہم نے بندوں سے مدد مانگنا شروع کر دی اور اگر کوئی روک دے تو کہتا ہے کہ یہ نبی کو نہیں مانتا یہ ولی کو نہیں مانتا، یہ وھابی ہے، نبی ﷺ فرما گئے جب تجھے مدد کی ضرورت پڑے تو خدا سے مانگا کر۔

عبرت کے واقعات

میرے بھائیو!

انسان کو حکم سے نصیحت نہیں ملتی انسان کو نصیحت ملتی ہے واقعات سے، تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے قرآن میں واقعات نقل کئے کہ ویسے تو نبی کے احکام کا اثر نہیں ہوگا کہ چلو واقعات سے عبرت حاصل کرو۔

اصحاب مدین نے بتوں کی پوجا کی تباہ ہوئی
قوم عاد نے بتوں کی پرستش کی وہ تباہ ہو گئی
قوم ثمود نے غیر اللہ کی پرستش کی وہ تباہ ہو گئی
قوم لوط نے لڑکوں سے بد علی کی وہ تباہ ہو گئی

تو اللہ نے ان واقعات کو قرآن میں بار بار دہرایا ہے کہ انسان ویسے تو نبیوں کی بات نہیں مانتا، چلو جب واقعات اس کے سامنے ہوں گے تو شاید اس کے دماغ پر اس کا اثر ہو۔

تو قرآن پاک نے حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ کو دہرایا ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں کوئی تکلیف آئے، جب تمہیں کوئی دکھ آجائے تو مجھے پکارو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واقعہ کو نقل کریں کہ ایک انسان اللہ کا پیغمبر ہے اس پر وحی اترتی ہے، جو جلیل القدر ہستی ہے، جب اس پر تکلیف آئی تو اس نے پہلے گزرے ہوئے نبی کو نہیں پکارا، بلکہ اس نے بھی میرے دروازے پر سجدہ کیا، جو میرا جلیل القدر بندہ ہوتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ میں اپنی مشکل کو دور کروں، اس پر جب تکلیف آتی ہے وہ پہلے گزرے ہوئے نبی کو نہیں بلاتا، بلکہ میرا یا دروازے پر روتا ہے، اے انسان جب تجھے تکلیف آئے تو تو بندوں کو کیوں بلاتا ہے تو بندوں کو کیوں پکارتا ہے، تو میرے دروازے پر کیوں نہیں آتا، اللہ تعالیٰ اس واقعہ سے تجھے اور مجھے عبرت دلانا چاہتا ہے اور قرآن میں واقعات ہیں۔

کہیں یوسف علیہ السلام کا واقعہ، کہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ، کہیں سلیمان علیہ السلام کا واقعہ، کہیں ایوب علیہ السلام کا واقعہ، کہیں عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔

ان واقعات کو دھرانے کی کیا ضرورت ہے تاکہ تجھے عقل آئے۔

ایک اعتراض کا جواب

میں انگلینڈ گیا تو مجھے ایک بندے نے کہا کہ مولوی صاحب قرآن پاک میں اتنے واقعات کیوں ہیں؟ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ سولہویں پارے میں بھی ہے بیسویں پارے میں بھی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اتنے پاروں میں ذکر کرنے کی بجائے ایک ہی جگہ پر نقل کر دیتے، بار بار مختلف جگہوں پر ذکر کرنے کی ضرورت کیا ہے؟

حضرت یوسف علیہ السلام پر اتنی بڑی سورت اتاری تو چند سطروں میں بھی بات ہو سکتی تھی، اتنا بڑا قرآن ہے، واقعات ہی واقعات ہیں۔

یہ ہمارے پاس تورات ہے، ایک تورات، جس کے بیس صفحے ہیں، ایک تورات جس کے دو سو صفحے ہیں، ایک کتاب جس کے چار سو صفحات ہیں، تو ہماری کتاب جیب میں آجاتی ہے، تم بھی اپنے قرآن کے واقعات کو ایک جگہ کرو، تاکہ تمہارا قرآن بھی جیب میں آجائے، یہ بائبل ہے یہ ہر وقت جیب میں رہتی ہے، یہ قرآن میں بار بار واقعات کو جو دہرایا گیا ہے، اس کا ایک جگہ پر ذکر ہو یہ اس کا اعتراض تھا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک ایک نبی کا کئی کئی جگہ پر ذکر ہے، اس کی ضرورت نہیں تھی، بلکہ ضرورت کیا تھی؟ ضرورت یہ تھی کہ ایک جگہ ذکر ہوتا اور مختصر ہوتا کہ لوگ مختصر وقت رکھتے ہیں، ان میں اتنی ہمت کہاں کہ وہ یہ ۵۴۰ رکوع والا قرآن پڑھیں اور تیس پاروں والا قرآن پڑھیں، دو چار پارے ہوتے اور ہر جگہ اس کو پڑھا جاسکتا۔

میں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہم تبدیلی نہیں کر سکتے، اس نے کہا کہ آپ کے نبی کو چاہیے تھا کہ جب قرآن اترتا تو اس کا ایک چھوٹا قرآن بنا دیتے ایک بڑا بنا دیتے۔

مجھے ایک واقعہ یاد آیا ایک جلد ساز تھا اس کی عادت تھی کہ جس کتاب کی جلد بنانے لگتا اس کتاب میں تبدیلی کر دیتا سو صفحہ کی کتاب ہے تو اس میں سے دس بیس صفحات نکال لیتا، باقی اس کی جلد بنا دیتا۔

تو ایک آدمی نے کہا کہ یہ اللہ کا کلام ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرنی، اس میں نہ کوئی کاغذ نکالنے ہیں اور نہ داخل کرنے ہیں اس نے کہا کہ کچھ نہیں کرتا۔ جلد بنا کر لے آیا اس نے کہا کہ کوئی تبدیلی تو نہیں کی؟ کہنے لگا کہ کوئی تبدیلی تو میں نے نہیں کی، نہ کوئی کاغذ نکالا ہے نہ داخل کیا ہے، صرف اتنا کیا ہے کہ کہیں فرعون کا ذکر تھا کہیں نمرود کا ذکر تھا، تو ان جگہوں پر کسی جگہ پر تیرا نام لکھ دیا کسی جگہ اپنا نام لکھ دیا۔

یہ برے لوگ ہیں ان کا نام قرآن میں کیوں آیا ہے؟ شداد کا ذکر کیوں ہے، قارون کا ذکر کیوں ہے، تو ان کی جگہ پر تیرا نام لکھ دیا ہے، کسی جگہ پر اپنا لکھ دیا ہے۔ تو یہ ایک جہالت والی بات ہے کہ قرآن پاک یہ بڑی لمبی چوڑی کتاب ہے، چھوٹی سی کتاب ہو۔

میرے بھائیو!

قرآن پاک باقاعدہ طور پر کسی ملک کا دستور نہیں ہے کہ الف سے شروع ہوتا اور ی پر ختم ہو جاتا۔ قرآن تو نصیحت کی کتاب ہے اور نصیحت اس وقت ہوتی ہے جب اس کی ضرورت ہو جب بے وقت کی نصیحت ہو تو اس کا کیا اثر ہوگا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر مکے کی سورتوں میں ہے وہاں ضرورت پیش آئی کہ مکہ کے قریشیوں کو اللہ تعالیٰ بات سمجھائے تو وہاں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے بات سمجھائی گئی کہ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے مقابلہ ہوا اور فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکست دی اور ابو جہل کو کہا اگر تو محمد ﷺ کا مقابلہ کرے گا تو تیرا بھی وہی حال ہوگا تو وہاں سمجھانے کیلئے فرعون کا واقعہ بیان کر دیا۔

اور مدینہ میں ضرورت تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے ذریعہ بات سمجھائی گئی تو اللہ نے یہودیوں کو بات سمجھانے کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات جو معجزات کے انداز میں بیان کئے، ان کے فرامین کو نقل کیا تو جو مکہ مکرمہ کی سورتیں ہیں ان میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا، جو مدینہ کی سورتیں ہیں ان میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آ گیا تو جہاں ان کی علیحدہ ضرورت تھی ان میں بھی ذکر آ گیا تو قرآن تو نصیحت کی کتاب ہے جس وقت ضرورت پڑی اسی وقت نصیحت کی بات آئی، جس وقت ضرورت تھی، اس وقت اس نبی کا ذکر آیا ہے، اس کا ذکر دس مرتبہ ہو چکا ہے، بیس مرتبہ ہوا اللہ تعالیٰ دنیا کو نصیحت دینا چاہتا ہے تو ان انبیاء کرام علیہ السلام کے واقعات بیان کر کے اس کو نصیحت دینا چاہتا ہے کہ تم غیر کو پکارتے ہو، جبکہ میرا پیغمبر ایوب مجھے پکارتا ہے کہ جس کے جسم کو کیڑوں کی خوراک بنا دیا گیا، دکھوں میں مبتلا ہو کر اس پیغمبر نے اپنے دکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں بیان کئے اگر رویا تو صرف میرے دروازے پر رویا، یہ عبرت ہے۔

انبیاء نے اللہ تعالیٰ کو پکارا

تو دیکھیں حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر سورۃ انبیاء میں بھی ہے کیونکہ اس سورت میں حضرت یونس علیہ السلام کے رونے کا ذکر ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں آئے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے رونا شروع کر دیا تو کیونکہ وہاں نبیوں کے رونے کا ذکر ہے چونکہ حضرت ایوب علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے تھے تو جتنے نبی اللہ تعالیٰ کے سامنے روئے تھے تو ان کے رونے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں کر دیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تو کیا فرمایا وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اے اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی، میں بڑے دکھوں کے اندر مبتلا ہو گیا ہوں، اے اللہ تیرے سوا میرے دکھوں کو دور کرنے والا کوئی نہیں، نبی کی دُعا ہے اللہ تعالیٰ نے نبی سے یہ دُعا کیوں کرائی پیغمبر نے یہ دُعا کیوں مانگی اور پھر قرآن نے اس دعا کو نقل کیوں کیا، اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اللہ کو پتہ تھا کہ چودھویں صدی کے ایسے بھی مسلمان آئیں گے محمد مصطفیٰ کا کلمہ پڑھنے والے آئیں گے، جو دکھوں کے وقت پیروں کو پکاریں گے، دکھوں کے وقت قبروں کو پکاریں گے دکھوں کے وقت بندوں کو پکاریں گے اس کے جواب میں اللہ نے ایک پیغمبر کی دُعا کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ تم امتی ہو کر نبیوں کو پکارتے ہو اور یہ میرا اتنا بڑا پیغمبر ہے کہ اس پر دکھ آئے تو اس نے رو رو کر مجھے پکارا۔

اور کیا کہا وایوب اذنادی ربہ مجھے بڑی تکلیف پہنچ گئی، میں دکھوں میں ہوں میں مشکلات میں پھنس گیا، میں پریشانی میں مبتلا ہو گیا اے اللہ وانت ارحم الراحمین اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

دکھوں میں مبتلا میں ہوں رحم کرنے والا تو ہے تو میری زبان پر اللہ کا ذکر ہے دکھ بھی اس کی طرف سے ہوتا ہے لیکن اس نے یہ نہیں کہا کہ تو نے مجھے دکھ دیا اور تو رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا کہ میں دکھوں میں مبتلا ہو گیا ہوں، میں نے کوئی لغزش کی ہوگی مجھ سے کوئی کمی رہ گئی ہوگی، جس کی وجہ سے میں دکھوں میں مبتلا ہو گیا ہوں لیکن اے اللہ! دکھوں میں میں مبتلا ہوں، اور رحم کرنے والا تو ہے اے اللہ، میرے دکھوں کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

ایک نبی کا دکھ ہے اور ایک نبی کی پکار ہے، ایک نبی کی پریشانی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جو کبھی نہیں سوتا، جس کو اونگھ کبھی نہیں آتی جس کو نیند کبھی نہیں آتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آرزو

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اس دنیا کا نظام کچھ دنوں کیلئے میں

Maktaba Tul Ishaat.com

چلاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو دنیا کا نظام نہیں چلا سکتا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی محبت پر فخر ہے، کہنے لگے کہ اے اللہ! مجھے تھوڑا سا اختیار دے دے کہ میں اس دنیا کا نظام چلا کر اس دنیا کو دکھاؤں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ایک پانی کا پیالہ ہاتھ میں لے لو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پیالہ ہاتھ میں لے لیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی نیند آئی اور پیالہ زمین پر گر گیا، پیالہ اٹھایا اور پھر ہاتھ میں لے لیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ کیا ہوا عرض کیا کہ اللہ نیند آ گئی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تو پانی کا ایک پیالہ نہیں سنبھال سکا تو دنیا کا نظام کیسے سنبھال سکتا ہے۔

اے موسیٰ! ایک پانی کا پیالہ تیرے ہاتھوں میں دیا اور تجھے اونگھ آ گئی، تجھے پتہ ہے کہ میری صفت لا تاخذہ سنة و لا نوم مجھے اونگھ نہیں آتی، مجھے نیند نہیں آتی، کیوں؟

اگر میں سو جاتا تو مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کی کون سنتا
اگر میں سو جاتا تو آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کون سنتا
اگر میں سو جاتا تو طوفان کی موجوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی پکار کون سنتا
اگر میں سو جاتا تو حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہ السلام کی دعائیں کون سنتا
اگر میں سو جاتا تو آرے کے نیچے حضرت زکریا علیہ السلام کی پکار کون سنتا
اگر میں سو جاتا حضرت یوسف علیہ السلام کی کنوئیں میں کون سنتا۔

میری تو صفت یہ ہے کہ لا تاخذہ سنة و لا نوم نہ مجھے نیند آئے نہ مجھے اونگھ آئے

حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا

اس لئے حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا پتہ تھا، پیغمبر پریشانی میں مبتلا ہے، نبی دکھوں میں مبتلا ہے، پیغمبر آلام اور رنج میں پڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دروازے پر روتا ہے اور کیا کہتا ہے وانی مسنی الضر میں پریشان ہوں، اے اللہ! میری پریشانی کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر کے دروازے پر جا کر رونے والو، قبروں کے سامنے پکاریں کرنے والو، خواجہ صاحب میری مدد کو آئیں، پیر دستگیر میری مدد کو آئیں، اے علی میری مدد کر، اے غوث الاعظم میری مدد کر، اے کملی والے تو میری مدد کر، اے پیر میری مدد کر، میں ایک سوال تجھ سے کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا جلیل القدر پیغمبر ہے، جب اس پر دکھ آیا۔ اگر بندے مدد کر سکتے ہوتے تو وہ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کو ضرور پکارتے، پہلے گزرے ہوئے پیغمبروں کو پکارتے، حضرت آدم علیہ السلام کو پکارتے، حضرت زکریا علیہ السلام کو پکارتے، حضرت نوح علیہ السلام کو پکارتے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکارتے

اور کہتے کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو میری مدد کو پہنچ، جب نبیوں پر دکھ آئے تو انہوں نے تو کسی بندے کو نہیں پکارا، تو بندوں کو پکار کر شرک میں کیوں مبتلا ہوتا ہے، اپنے عقیدے کی اصلاح کر اور دوسری جگہ پر حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری اور پریشانی کا تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔

دکھوں سے نجات کا فیصلہ ہوا

فرمایا واذکر عبدنا ایوب اے محمد مصطفیٰ ﷺ میرے ایوب بندے کا ذکر کر، حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں، اے میری کالی کملی والے واذکر عبدنا ایوب میرے ایوب پیغمبر کو یاد کر، وہ میرا بڑا اچھا بندہ تھا کیوں یاد کر کہ اذ نادی ربہ جب ان نے میرے دروازے پر رونا شروع کر دیا اور کہ انی مسنی الشیطن شیطان نے مجھے پریشانیوں میں مبتلا کر دیا بنصب وعذاب اور میں وسوسوں میں دکھوں میں پریشانیوں میں، مشکلات کی وادی میں گم ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب پریشانیوں میں مبتلا ہوا تو میں نے اس کو عرش پر پریشانیوں سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا، دکھ نبی کو آئے۔

آزمائش کیا ہوئی

دکھ کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام بہت مالدار تھے، بہت پیسے والے تھے،

بڑے دولت مند تھے، خوبصورت تھے، حسین وجمیل تھے، بڑا السبا قد تھا، وجاہت حسن وجمال بے مثال تھا، اچانک مال تباہ ہونا شروع ہو گیا بکریاں مرگئیں، بھیڑیں مرگئیں، مکان تباہ ہو گئے، زمین بنجر ہوگئی۔

اور تو کہتا ہے کہ پیر میری بگڑی بنادے گا یہاں نبی کی چیز تباہ ہورہی ہے، نبی کے جانور ختم ہو گئے، نبی کی بکریاں ختم ہوگئیں، بتا نبی کی بکریاں ختم ہوئی ہیں، نبی بکریوں کو بچا کیوں نہیں سکا، قرآن کہتا ہے کہ ہر چیز تباہ ہوگئی، بڑی بڑی حویلیاں تھیں، اس زمانے میں مالدار اس کو کہتے تھے کہ جس کے پاس بکریاں زیادہ ہوں، بھیڑیں زیادہ ہوں، جانور زیادہ ہوں، وہ مالدار ہے۔

آج کل تو وہ مالدار ہے کہ جس کے پاس پلاٹ زیادہ ہوں، جو رشوت زیادہ وصول کرے، وہ مالدار ہے، یعنی بے ایمانی کر کے فراڈ کر کے، جھوٹ بول کر جو پیسہ کمائے تو کہتے ہیں کہ رب نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ایک بندہ بے ایمانی کرتا جارہا ہے، اور جھوٹ بولتا جارہا ہے، رشوت کھاتا جارہا ہے کہ اس کا بازو رب نے پکڑ لیا ہے، وہ تباہ ہورہا ہے، اللہ تعالیٰ معاف کرے۔

حضرت ایوب علیہ السّلام نے دُعا کی

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت ایوب علیہ السّلام کا سارا مال تباہ ہو گیا، تو حضرت ایوب علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے دروازے پر رونے لگے لیکن آزمائش ہے، امتحان ہے، حضرت ایوب علیہ السّلام کے جسم پر زخم بنے، خوبصورتی ختم ہوگئی، رنگ ختم ہو گیا، جمال ختم ہو گیا، رشتہ دار چھوڑ گئے، پیغمبر کے پاؤں سے کیڑے شروع ہوتے ہیں سارے جسم پر ہیں، پیغمبر ایک کونے میں بیٹھا ہے، اس کا جسم کیڑے کھا رہے ہیں، ٹانگیں ختم، ہاتھ ختم اور وہ کیڑے زبان تک پہنچے، تو نبی رو کر کہتا ہے، اے اللہ! یہ زبان بچالے، تا کہ میں تیری تسبیح بیان کرتا رہوں، تا کہ میں تیرا ذکر تو کرتا رہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پیغمبر جنگل میں جا بسے

پیغمبر ذکر میں مصروف ہے، خاندان نے چھوڑ دیا، رشتہ داروں نے چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام کو بستی سے نکالنے کیلئے چوہدری جمع ہو گئے، اس ایوب علیہ السلام پیغمبر کو بستی سے نکالو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے سارے محلے میں، سارے علاقے میں، ساری بستی میں، بیماری پھیل جائے۔

تو شیشیاں لیکر پیروں کے دروازے پر پھرتا ہے، تعویز لینے کیلئے پھرتا ہے، غیر کے دروازے پر پھرتا ہے، بتا نبیوں سے بڑا پیر دنیا میں کون ہوگا، لیکن نبی کے جسم پر بیماری ہے اور سارے گاؤں کے چوہدری جمع ہو گئے یہ کہا کہ ایوب کو بستی سے باہر نکالو، کہیں اس کی بیماری پھیل نہ جائے۔

سارے گاؤں کے لوگوں نے اکٹھ کر لیا، جمع ہو گئے اور چوہدریوں نے فیصلہ کیا کہ اے ایوب اس بستی کو چھوڑ دے، حضرت ایوب علیہ السلام بستی کو چھوڑنے کیلئے تیار ہو گئے، بستی چھوڑ کر باہر ایک ویرانے میں جا بیٹھے، ایک جھونپڑی میں جا بسے، ایک کونے میں چلے گئے اور ان کی بیوی صبح سے لیکر شام تک ان کی خدمت میں رہتی ہے، لیکن جب سارے جسم پر بیماری پھیل گئی، تو بیوی بھی نبی سے اعراض کرنے لگی، بیوی کے دل میں خیال آیا، بیوی نے کہنا شروع کر دیا کہ میں کس آزمائش میں ہوں۔

لیکن وہ پیغمبر ہے کیڑا اس کے جسم میں ہے کیڑا زمین پر گرتا ہے تو وہ نبی اس کیڑے کو اٹھا کر جسم پر رکھ لیتا ہے کہ تیری خوراک تو میرا جسم ہے۔

اے اللہ! میں تیرے دروازے پر بیٹھا ہوں لیکن میری زبان کو بچا لینا تا کہ تیری تسبیح کرنے میں فرق نہ آئے اس لفظ پر غور کر۔

فرمایا واذکر عبدنا ایوب میرے بندے ایوب کا ذکر کر اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطان جس نے رو کر کہا تھا اے اللہ شیطان نے مجھے وسوسوں میں مبتلا کر دیا، مجھے بیماری ہو گئی، میرے جسم میں بیماری پڑ گئی، اے اللہ! تیرے سوا میرے دکھوں کو دور کرنے والا کوئی

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں، رات کو نبی رو رہا ہے، دن کو نبی رو رہا ہے، صبح کو نبی رو رہا ہے، دوستوں نے چھوڑ دیا، رشتہ داروں نے چھوڑ دیا، علاقے والوں نے چھوڑ دیا، بستی والوں نے دھکے دے دیئے۔

نبی تو کونے میں موجود ہے اور کوئی نبی کا ساتھ دینے والا نہیں، جب کوئی سہارا نہ ہو کوئی بھی آسرا نہ ہو، جب کوئی دکھ سننے والا نہ ہو، جب کوئی بھی پریشانی دور کرنے والا نظر نہ آئے، اس وقت انسان کو کیا کرنا چاہیے، اس سبق کو بتانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ واقعہ نقل کیا۔

مسلمان دکھ ہر مسلمان پر آسکتا ہے، لیکن اس سے بڑا کیا دکھ ہوگا کہ جسم محفوظ نہیں، جسم میں بیماری پھیل چکی ہے اور وہ پیغمبر کونے میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہا ہے، کہتا ہے کہ تیرے سوا میری خالق و مالک کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے واقعہ بیان کر کے تجھے بتاتا ہے، تجھے سبق دینا ہے کہ جب تجھے تکلیف آئے، جب تجھے دکھ آئے، جب تجھے پریشانی آئے، جب تجھ پر مشکل آئے، میرے سوا کسی اور کے دروازے پر مت جانا، میرے سوا مشکل کشاء کوئی نہیں، حاجت روا کوئی نہیں بگڑی بنانے والا کوئی نہیں، دکھ دور کرنے والا کوئی نہیں، ورنہ پیغمبر کی بیوی وہاں سے نکل جاتی، علاقے کے چوہدریوں سے ملتی کسی نبی کو تلاش کرتی کسی ولی کو تلاش کرتی کسی جادو والے کو تلاش کرتی، کسی منتر والے کے پاس جاتی۔ کسی سے تعویز لے آتی۔ کسی سے منتر لے آتی۔ کسی کو دم کرانے کے لئے آتی۔ کسی کے دروازے پر سر جھکا دیتی۔ میرا خاوند بیماری میں بتلا ہے، مجھے تعویز لکھ دو، میری بیماری دو کر دو، آؤ جا کر چلہ کشی کرو، آؤ دم کرو۔

مشکل کشاء اللہ ہی ہے

لیکن میں قربان جاؤں اس پیغمبر کی بیوی پر کہ اس کو پتہ ہے جب دکھ انسان پر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ وہ بیوی کسی کے دروازے پر گئی؟ نہیں۔

آج کل یہاں کیا ہوتا ہے۔ مولوی صاحب میرا خاوند میری طرف توجہ نہیں کرتا۔

مولوی صاحب لڑکا بڑا خراب ہو گیا ہے۔ رات کو گھر نہیں آتا۔ مولانا صاحب تعویز دے

دیں، یہ بات نہیں مانتا

خود نماز کوئی نہیں پڑھنی، روزہ کوئی نہیں رکھنا، حج کوئی نہیں کرنا، رب کی بات کوئی نہیں ماننی، بچہ بیمار ہو جائے اور پھر مولوی سے تعویز لینے چلا جانا۔

لوگوں کی غلط عادت

میں تعویز کی مخالفت نہیں کرتا، تعویز حق ہے لیکن کچھ کر تو سہی اللہ تعالیٰ کو پکار، خود تو کچھ کرنا نہیں، باپ فوت ہو جائے، مولوی صاحب بچے بھیجیں پارے پڑھنے ہیں، میں کہتا ہون کہ تیرے ابا جی فوت ہوئے تو بھی تو قرآن پڑھ، کہتے ہیں کہ تمہارا قرآن پڑھا ہوا کافی ہے۔ باپ تیرا فوت ہوا ہے۔ تو خود پڑھ، یہ غلط عادت لوگوں نے ڈالی ہے۔ جس کا باپ مر گیا وہ تو کلمہ بھی نہ پڑھا ہو، وہ تو قرآن بھی نہ پڑھا ہو، اس کی بیٹی نے کلمہ نہ پڑھا ہو، قرآن نہ پڑھا۔ کرائے پر طالب علم لا کر ان سے قرآن پڑھاتے ہو کچھ شرم کرو۔

اور پھر وہ پڑھنے والے بھی ماشاءاللہ ایسے ہیں کہ جو پیسے لے کر قرآن پڑھتے ہیں۔ تیرا باپ فوت ہوا ہے اور ہم پورا قرآن پڑھیں۔ ایک سطر شروع سے پڑھ دی اور ایک آخر سے پڑھ دی۔ بس ٹھیک ہے۔

مشرک کی عبادت مردود

جب کوئی دکھ آیا کلمہ پڑھنے والا۔ قبر پر سجدہ کرنے لگا۔ قبر پر رونے لگا۔ قبر والے کو پکارنے لگا۔ یہ شرک ہے اور اس سے بڑا گناہ دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اللہ نے قرآن میں!

حضرت ایوب علیہ السّلام کا واقعہ کیوں دھرایا، حضرت یونس علیہ السّلام کا واقعہ کیوں دھرایا، حضرت زکریا علیہ السّلام کا واقعہ کیوں دھرایا۔

حضرت یحیٰی علیہ السّلام، حضرت زکریا علیہ السّلام کی دُعا، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نقل کردی، تا کہ کسی کو بیٹے کی ضرورت پڑے تو خدا سے مانگا کر، اگر نبی کو بیٹا نہ ہو تو وہ خدا کے سامنے روتا ہے، اگر تجھے بیٹا نہ ہو تو قبر پر روتا ہے؟ نبی تو اللہ تعالیٰ کو پکارے اور تو غیروں

Maktaba Tul Ishaat.com

کو پکارے، تو شرک کرے، تو بدعات کرے رسم و رواج کرے اور تجھے پوچھنے والا کوئی نہ ہو؟ یہ قرآن میرے سامنے ہے، جو رائی کے دانے کے برابر شرک کرتا ہے، اس کی نہ نماز قبول ہے، نہ روزہ قبول ہے، نہ حج قبول ہے، نہ زکوۃ قبول ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارنا اور مشکل کشاء کہنا کسی اور کو حاجت روا کہنا اور کو دکھ دور کرنے والا کہنا، اس سے بڑا گناہ دنیا میں کوئی نہیں، یہ شرک ہے۔

داتا اللہ تعالیٰ ہے

پیغمبر کے جسم میں بیماری ہے اور نبی اللہ تعالیٰ کے دروازے پر رو رہا ہے نبی رو کر کیا کہتا ہے فرمایا انی مسنی الشیطان بنصب و عذاب اے اللہ! میں پریشانیوں میں مبتلا ہوں میری دکھوں کر دور کر۔

حضور ﷺ نے بدر کے میدان میں دُعا مانگی اے اللہ تیرے سوا میرے صحابہ کو فتح دینے والا کوئی نہیں، حضور ﷺ نے کس سے مانگا؟ اللہ تعالیٰ سے حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کس کو پکارا؟ اللہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل کی موجوں میں کس کو پکارا؟ اللہ کو حضرت زکریا علیہ السلام نے آرے کے نیچے کس سے مانگا؟ اللہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے پانی کی موجوں میں کس سے مانگا؟ اللہ سے

قرآن کہتا ہے

فلم یزدھم دعاء ی الافرار

پیغمبر نے کہا کہ اے اللہ! میں نے دنیا کو تیری طرف بلایا، لیکن انہوں نے میری کوئی بات نہیں سنی آج میں تیرے دروازے پر رو رہا ہوں میرا اور میری قوم کا فیصلہ کر۔

آدم علیہ السلام کو دیکھو کہتا ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا اے اللہ اگر تو مجھ پر رحم نہیں کرتا، حوا پر تو رحم نہیں کرتا، تو اے اللہ! ہم تو خسارے والے ہو جائیں گے، ہمیں بچانے والا تیرے سوا کوئی نہیں، سارے نبی اللہ تعالیٰ کے سامنے روئے، سارے ولی اللہ تعالیٰ کے سامنے روئے، سارے قطب اللہ تعالیٰ کے سامنے روئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاؤں کی مٹی ہمارے آنکھوں کا سرمیہ ہے، لیکن ان کی کتاب غنیۃ الطالبین کو پڑھ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کے ایک تنکے کو بھی کوئی حرکت نہیں دے سکتا۔

اور قرآن کیا کہتا ہے فرمایا

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولوا جتمعولہ

اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو تم پکارے، دُعاؤں میں تو اتنی بھی طاقت نہیں کہ ایک مکھی کو پیدا کر سکیں، مکھی کو پیدا کرنا تو دور کی بات ہے

وان یسلبھم الذباب شیئا

اگر مکھی تم سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو ساری دنیا میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ مکھی سے چھینی ہوئی چیز واپس لے سکیں، ساری کائنات مل کر مکھی سے چیز واپس نہیں لے سکتے۔

یاد رکھ دستگیر اللہ تعالیٰ ہے، غوث اعظم اللہ تعالیٰ ہے، فریا درس اللہ تعالیٰ ہے، مشکل کشاء اللہ تعالیٰ ہے، حاجت روا اللہ تعالیٰ ہے، مدد دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، خدا کے سوا! نہ کوئی خالق ہے، نہ کوئی مالک ہے، نہ کوئی داتا ہے، نہ کوئی مشکل کشاء ہے، نبیوں نے خدا کو پکارا ہے، ولیوں نے خدا کو پکارا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا

حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم میں بیماری ہے اتنا روئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام بیوی کے چند قابل اعتراض کلمات سن کر بیوی سے کیا کہتے ہیں کہ اے میری بیوی اگر میں صحت یاب ہو گیا تو میں تجھے سو کروڑوں کی سزا دوں گا سو کوڑے تیرے جسم پر ماروں گا کہ تو مجھ سے ایسی قابل اعتراض بات کہتی ہے، یہ لفظ نبی نے بیماری کے دوران کہے، ان لفظوں کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کر دیا، یہ کسی پنوں کا واقعہ نہیں یہ قرآن ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جس وقت بیوی نے یہ بات کہی کہ پتہ نہیں کب شفا ہوگی؟ بستی چھوڑ دی علاقہ چھوڑ دیا اسی وقت پیغمبر کو قضائے حاجت ہوئی، نبی سہارے کے ساتھ اپنی جگہ سے باہر آئے، قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آرہے ہیں، دل میں آیا کہ خدمت شعار بیوی بھی چھوڑنے کی بات کرتی ہے، اے اللہ! میں تیرا پیغمبر ہوں، اے اللہ! میں تیرا رسول ہوں، اے اللہ! میں تیرا فرستادہ ہوں، نبی رو رہا ہے۔

پیغمبر نے جب پریشان ہو کر اللہ تعالیٰ کے دروازے پر اپنی حاجت کو پیش کیا تو نبی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ابھی اپنی منزل پر نہیں پہنچے اسی وقت آسمانوں سے جبرائیل علیہ السلام اتر آیا اور جبرائیل علیہ السلام نے کہا

ارکض بر جلک ھذا مفتسل

اے میرے پیغمبر اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار۔ پیغمبر نے پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماری، اسی جگہ سے پانی کا چشمہ نکل آیا، آواز آئی اے پیغمبر اب چشمے پر کھڑے ہو جاؤ اور چشمے کا پانی جسم پر ڈالنا تیرا کام ہے بیماریاں دور کرنا میرا کام ہے

ارکض بر جلک ھذا مغتسل باردو شراب

پیغمبر نے اس چشمے پر نہانا شروع کر دیا، بیماریاں دور ہو گئیں، بیماریاں ختم ہو گئیں، جسم صاف ہو گیا۔

آگے چلے تو ایک اور پانی کا چشمہ موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس چشمے کا پانی پیو، نبی نے پانی پیا اسی وقت نبی کا حسن دوبارہ لوٹ آیا جو تیرہ سال پہلے تھا، جو پیغمبر بیماری میں مبتلا تھا، پریشانیوں میں مبتلا تھا، مشکلات میں مبتلا تھا، اس کی بیماری دور کر دی گئی ہے۔

کوئی ولی نہیں آیا، کوئی پیر نہیں آیا، کوئی قطب نہیں آیا، کوئی ابدال نہیں آیا، صرف ایک پروردگار آیا اور اس نے آنے والی دنیا کو بتا دیا کہ ہر بیماری کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بیماری درست کرنے والا نہیں۔

کہتے ہیں کہ فلاں کو کینسر ہو گیا، فلاں کو یرقان ہو گیا، فلاں کو بواسیر ہو گئی، فلاں کو

Maktaba Tul Ishaat.com

شوگر کی بیماری ہوگئی، فلاں ڈاکٹر کو دکھاؤ، فلاں کو دکھاؤ، اگر ڈاکٹر شفا دے سکتے، اگر ڈاکٹر بیماریاں ٹھیک کر سکتے، تو کینسر سے کوئی بھی نہ مرتا، شوگر سے کوئی بھی نہ مرتا، یرقان سے کوئی نہ مرتا۔

یہ تو ذریعہ ہیں، اصل شفا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، خدا نے دنیا کو بتادیا کہ کروڑ روپیہ خرچ کر لاکھوں روپیہ خرچ کر، ارب روپیہ خرچ کر میرے خزانے میں میری منظوری میں شفا ہوگی تو میں کینسر بھی ٹھیک کر دوں گا، شفا نہیں ہوگی تو نزلہ وزکام سے تجھے موت دے دوں گا۔

قرآن کہتا ہے

ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد و شراب

قرآن کہتا ہے

و وھبنا لہ اھلہ و مثلھم معھم

تیرہ سال پہلے بڑے بڑے کاروبار تھے بکریاں موجود تھیں، تیرہ سال پہلے کاروبار وسیع تھا، حسن کا چرچا تھا، جمال کا چرچا تھا، عظمت کا چرچا تھا۔

برادری ساتھ تھی دنیا ساتھ تھی محفل سجی رہتی تھی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا

و وھبنا لھم مثلھم معھم

میں نے امتحان کے بعد تمام چیزیں اپنے پیغمبر کو دے دیں، دکھ پریشانی مشکلات مصائب سب اللہ کی طرف سے ہیں۔

موت وحیات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

حضور علیہ السلام کے سگے بیٹے ابراہیمؓ بیمار ہیں، ابوجہل نے مشہور کر دیا کہ محمد علیہ السلام کا کوئی بیٹا بچتا نہیں ہے، یہ بیٹا بھی بیمار ہے، حضور علیہ السلام کو پتہ چلا کہ سارا مکہ خوشی منائے گا، دو بیٹے پہلے ہی فوت ہو گئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر رونے لگے اور حضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ! جتنے بھی تیرے دشمن ہیں، ان کے گھروں میں سات سات بیٹے ہیں، دس دس بیٹے لیکن میں تیرا آخر الزمان پیغمبر ہوں تو نے ایک بیٹا دیا وہ بھی اٹھالیا، دوسرا دیا وہ بھی اُٹھالیا۔

اے اللہ! یہ تیسرا بیٹا بیمار ہے، اس کو تیرے سوا شفا دینے والا کوئی نہیں، ابو جہل کہتا ہے کہ بیٹا نہیں بچے گا، حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر رور ہے ہیں، تیسرا دن ہوا تو وہ بیٹا بھی دنیا سے رخصت ہو گیا، نبی ﷺ روتے رہے اور بیٹا چلا گیا، اب بتا کہ مشکل کشاء کون ہے؟ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی یکتائی نہ چھوڑ

اور تو کہتا ہے کہ پیران پیر نے بارہ سال کے بعد بیڑہ تار دیا، ایک لڑکے کو زندہ کر دیا، روحوں کی تھیلی عزرائیل سے چھین لی اور مردے سب اٹھ کر قبروں سے بھاگ گئے۔

حضور ﷺ سے بڑا پیر کون ہے؟ یہ کالی کملی والے کا بیٹا ہاتھوں میں جان دے رہا ہے لیکن وہ نبی اللہ کے دروازے پر روتا ہے اے اللہ! تیرے سوا بچانے والا کوئی نہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری مشیت اور تقدیر کا فیصلہ ہے کہ اے پیغمبر تو گھبرا نہ بے شک تیرا بیٹا چلا گیا

انا اعطیناک الکوثر

ہم نے اس کے بدلہ میں تجھے حوض کوثر عطا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کون مشکل کشاء ہے، کون حاجت روا ہے؟ کون بگڑی بنانے والا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ووھبنا لہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ منا

ہم نے ساری رحمتیں حضرت ایوب علیہ السلام کو لوٹا دیں اور جو نبی نے قسم کھائی تھی کہ میں تجھے سو کوڑے لگاؤں گا، آواز آئی

Maktaba Tul Ishaat.com

وخذ بيدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث

اس تیری بیوی نے تیری بڑی خدمت کی ہے، اے میرے ایوب اپنی اس بیوی رحمت کو سو تنکے جھاڑو والے لیکر کمر پر مار دے، اس کی جان بچے گی، تیری قسم پوری ہوگی، پیغمبر کی قسم پوری ہوئی۔

میرے دوستو! اتنی تکلیف کے باوجود بھی حضرت ایوب علیہ السلام نے شکایت نہیں کی اللہ نے ان کو اولاد لوٹا دی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وذکری لاولی الالباب عقل مندوں کیلئے ان واقعات میں نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ان واقعات کو نقل کر کے بتانا چاہتے ہیں کہ میری توحید پر قائم رہو میری یکتائی کو نہ چھوڑو، میری حاجت روائی میں کسی کو نہ لاؤ، اس پر تمہاری کامیابی کا انحصار اور مدار ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

واقعات حضرت سلیمان علیہ السّلام

ولقد اتینا دائود و سلیمن علماً ج وقال الحمدلله الذی فضلنا علی کثیر من عباده المومنین (۱۵) و ورث سُلیمٰن دائود وقال یایها الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیءٍ ط ان هذا لهو الفضل المبین (۱۶) وحشر لسلیمن جنوده من الجن والانس والطیر فهم یوزعون (۱۷) حتی اذا اتوا علی واد النمل لا قالت نملة یایها النمل ادخلوا مسکنکم ج لا یحطمنکم سلیمن وجنوده لا وهم لا یشعرون (۱۸) فتبسم ضاحکا من قولها وقال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلیٰ والدی وان اعمل صالحا ترضٰه وادخلنی برحمتک فی عبادک الصلحین (۱۹)

(پ۱۹ سورۃ النمل آیت ۱۵تا۱۹)

اور ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو ایک علم اور بولے شکر اللہ کا جس نے ہم کو بزرگی دی۔ اپنے بہت سے بندوں ایمان والوں پر اور قائم مقام ہوا سلیمان داؤد کا اور بولا اے لوگو ہم کو سکھائی ہے بولی اڑتے جانوروں کی اور دیا ہم کو ہر چیز میں سے، بیشک یہی ہے فضیلت صریح اور جمع کئے گئے سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور انسان اور اڑتے جانور پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں۔ یہاں تک کہ وہ پہنچے چیونٹیوں کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو گھس

Maktaba Tul Ishaat.com

جاؤ اپنے گھروں میں نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اس کی فوجیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو، پھر مسکرا کر ہنس پڑا اس کی بات سے اور بولا اے میرے رب میری قسمت میں دے کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھ پر اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جو تو پسند کرے اور ملا لے مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں۔

تمہید

قابل صد احترام بزرگو اور دوستو! اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بڑے جلیل القدر پیغمبر دنیا میں بھیجے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام حضرت داؤد علیہ السلام ہے۔ داؤد علیہ السلام بھی پیغمبر ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام بھی پیغمبر ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام وہ پیغمبر ہیں کہ جن پر اللہ نے زبور جیسی کتاب نازل فرمائی اور ان کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ ان کے ہاتھوں سے لوہا پگھل جاتا تھا اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے معجزات عطا فرمائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات

ایک ان کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ جانوروں کی بولیاں ان کو سمجھ آنے لگیں۔ کیڑے مکوڑے باتیں کرتے تھے۔ سلیمان علیہ السلام ان کو سمجھتے تھے۔ جانور جو باتیں کرتا ان کو سمجھ آجاتیں۔

اور دوسرا ان کو معجزہ عطا فرمایا کہ ہوائیں ان کے تابع ہو گئیں۔ اندھیریاں ان کے تابع ہو گئیں اور تیسرا معجزہ یہ تھا کہ جنات ان کے تابع ہو گئے۔

اور چوتھا معجزہ یہ تھا کہ زمین ان کے تابع ہو گئی اور بعض روایتوں میں ہے کہ تانبا ان کے ہاتھوں میں پگھل جاتا تھا تانبا ہاتھ میں لیتے تھے تو پگھل جاتا تھا اور اس سے جو چاہتے تھے بناتے تھے اور تانبے کا پگھلنا بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہے اور اللہ نے بڑے بڑے معجزات ان کو عطا فرمائے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نبی اور رسول میں فرق

نبیوں کی دو قسمیں ہیں کہ ایک صرف نبی ہے اور دوسرا رسول، نبی اور رسول میں فرق ہے کہ رسول اسے کہتے ہیں کہ جس پر نئی شریعت نازل ہو اور نبی اس پیغمبر کو کہتے ہیں کہ جو پچھلے نبی کی شریعت پر عمل کرے اور اسی کا پیغام آگے پہنچائے وہ نبی ہوتا ہے اور ایک وہ نبی ہوتا ہے کہ جو اللہ کا نبی بھی ہو اور ساتھ حکمران ہو یہ اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں کو ایسی بات نہیں دی، چند انبیاء ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکومت بھی عطا فرمائی اور نبوت بھی عطا فرمائی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ نے نبوت بھی عطا فرمائی اور حکومت بھی عطا فرمائی۔ حضور ﷺ کو اللہ نے حکومت بھی عطا فرمائی اور نبوت بھی عطا فرمائی یہ اللہ کے عطا کردہ کمالات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہ السلام کو عطا فرمائے۔

دیکھئے ایک طرف پیغمبر سلیمان علیہ السلام ہیں، ہواؤں پر اللہ نے اختیار دیا اور دوسری طرف ان کو جانوروں کی بولیاں سمجھائیں اور جنات ان کے تابع ہو گئے یہ تو معجزے ہیں۔

نبی عالم الغیب نہیں ہوتا

ایک جانور ان کے لشکر سے غائب ہو گیا۔ اب اس کو دیکھو، آپ کہیں گے کہ نبی کو معجزے ملے اور ہر چیز کا پتہ چل گیا اور یہاں ھد ھد کے غائب ہونے کا پتہ کیوں نہ چلا جو ان کے لشکر میں تھا لیکن نہیں پتہ چلا، اس کا ذکر قرآن میں ہے تو یہ بڑا اہمیت والا واقعہ ہے۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بھی بڑا اہم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کے بعد جتنی اہمیت اس واقعہ کو ہے کسی اور کو نہیں کہ پیغمبر کے کمالات کو دیکھو، نبی کے معجزات کو دیکھو، پیغمبر کی تبلیغ کو دیکھو، انداز تبلیغ کو دیکھو اور جانوروں کے اس انداز کو دیکھو کہ جس کا ذکر قرآن کرتا ہے۔

انبیاء کی وراثت علم ہے

قرآن پاک نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بڑی شان اور عظمت کا ذکر کیا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر ۱۳ سال تھی کہ ان کے والد حضرت داوٗد علیہ السلام فوت ہو گئے اور ۱۳ سال کے بعد ان کو کمالات عطا فرمائے اور تیرہ سال کے بعد عظمتیں عطا فرمائیں کہ یہ بھی روایات میں موجود ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام بڑی شان وشوکت والے پیغمبر ہیں اور قرآن پاک نے فرمایا وورث سلیمان داوٗد ہم نے سلیمان کو داوٗد کا وارث بنایا حالانکہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھےتو وارث صرف حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ کیوں؟

نبیوں کی جو وراثت ہوتی ہے وہ دنیا کی دولت اور شوکت نہیں ہوتی۔ نبیوں کی وراثت ہوتی ہے علم وحکمت

نبیوں کی وراثت منقسم نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی نبوت وحکمت سلیمان علیہ السلام کوعطا فرمائی ہے نبوت کی دولت نبی کی وراثت میں تقسیم نہیں ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا نحن معشر الانبیاء ہم جتنے بھی انبیاء ہیں لانورث ہماری کوئی وراثت نہیں ہوتی جو کچھ نبی چھوڑتے ہیں، وہ صدقہ ہوتا ہے یہ شیعہ کا اعتراض ختم ہوجاتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی کی وراثت نہیں دی، تو قرآن کی اس آیت نے بتا دیا کہ نبی کی وراثت مال ودولت ہوتا ہی نہیں، کیونکہ نبی ساری امت کا باپ ہوتا ہے اس لئے نبی جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے وہ بیت المال میں جمع ہوجاتا ہے۔

تاکہ ساری امت اس سے فائدہ اٹھائے، نبی کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی نبی کی حکمت تقسیم ہوتی ہے۔ نبوت کی وراثت حکمت تھی۔ دانائی تھی۔ خلافت تھی۔ وہ حضرت صدیقؓ کو ملی۔

حضرت داوٗد علیہ السلام کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ قرآن کہتا ہے وورث سلیمان داوٗد ہم نے داوٗد علیہ السلام کا وارث سلیمان علیہ السلام کو بنایا۔ باقی گیارہ بیٹوں کو کیوں نہیں بنایا، اس لئے کہ وہ گیارہ بیٹے نبی نہیں تھے جو نبی نہیں تھے ان کو وارث نہیں بنایا جس نے نبی بننا تھا اس کو وارث بنایا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

معلوم ہوا کہ انبیاء کی وراثت دنیا کا مال نہیں ہوتا بلکہ انبیاء کی وراثت علم ہوتی ہے۔

فرمایا ولقد اتینا داؤد وسلیمان علما اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو اور سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔ اللہ فرماتے ہیں کہ علم ہم نے دیا اگر ان کے پاس علم ہوتا تو آج ان لوعالم الغیب ضرور کہتے، لیکن عطا کرنے والا تو خدا ہے، ان کا اپنا کمال نہیں تھا۔ میرا کمال تھا۔

قرآنی واقعات اصلاح کیلئے ہیں

اور آگے فرمایا وقال الحمدللہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادی المومنین دونوں پیغمبروں نے اللہ کے دروازے پر عرض کیا اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو نے ہمیں نبی بنایا، نبی کوئی ایسی بات نہیں کرتا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ کمال میرا اپنا ہے۔ نبی کو جو بھی کوئی عظمت ملتی ہے تو اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ یہ عظمت مجھے عطا کرنے والا اللہ ہے۔ میری طرف سے نہیں ہے تو جب نبی کی ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے تو علم غیب کسے کہتے ہیں۔ مختار کل کس کو کہتے ہیں؟ اختیارات کہاں چلے گئے جب نبی ہر بات میں نسبت اللہ کی طرف کرتا ہے۔

تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان واقعات کے بیان کرنے کا مقصد تیرے اور میرے عقیدے کی صفائی ہے کہ تیرا عقیدہ درست ہو جائے کہ مختار کل تو اللہ ہے، تو کہتا ہے کہ نبی مختار کل ہے اور نبی کہہ رہا ہے الحمدللہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اے اللہ ساری دنیا میں بندے اور بھی تھے لیکن نبوت تو نے ہمیں دی نسبت تو نے دی، علم تو نے ہمیں دیا۔ اگر تو نہ دیتا تو ہمارے پاس کیا تھا جو اللہ سے لیتا ہے وہ خود مختار کل اور عالم الغیب کیسے ہوتا ہے؟ ان واقعات میں عقیدے کی اصلاح ہے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان انبیاء کے واقعات کو بیان کیا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اعزازات

فرمایا کہ ہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد علیہ السلام کا وارث بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حضرت

Maktaba Tul Ishaat.com

سلیمان علیہ السلام کے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہم نے نبوت عطا فرمائی اور نبوت کے بعد ہم نے اس کو اور بھی معجزات عطا فرمائے۔

فرمایا یا یھا الناس سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے دنیا کے لوگو علمنا منطق الطیر مجھے پرندوں کی بولیاں سکھادی گئیں و اوتینا من کل شئی اور دنیا کی ہر نعمت اللہ نے مجھے عطا فرمائی۔ ہر نعمت سے مجھے سرفراز کر دیا گیا۔ محلات مجھے دیئے ہوائیں مجھے دے دیں، جنات میرے تابع کر دیئے اور پرندے میرے تابع کر دیئے اوتینا من کل شئی ہر چیز اللہ نے مجھے عطا فرمائی لیکن یہ سارا میرا کمال نہیں ان ھذا لھوا لفضل المبین یہ تو اللہ تعالیٰ کا کمال ہے کہ اس نے ساری کائنات سے مجھے منتخب کر کے میرے سر پر نبوت کا تاج رکھا ورنہ داؤد علیہ السلام کے بیٹے اور بھی ہیں، لیکن ان کو نبوت نہیں اور ان کو پرندوں کی بولیاں کیوں نہیں سکھائیں۔ ہوائیں ان کے تابع کیوں نہیں کیں؟ یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کے اس فضل پر میں شکر گزار ہوں نبی اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے بڑے بڑے کمالات عطا فرمائے۔ بادشاہت ان کے قدموں میں، جنات ان کے قدموں میں، ہوائیں ان کے تابع، جانوران کے تابع، بولیاں جانوروں کی سمجھنے والے، حکومت بہت بڑی ہے، فوج بہت بڑی ہے تخت بچھا ہوا ہے، تخت پر اللہ کا پیغمبر بیٹھا ہوا ہے اور اللہ کا پیغمبر اللہ کا پیغام لوگوں کو سنا رہا ہے اتنی بڑی سلطنت والا کون ہوگا۔ ان کی سلطنت ملک شام میں قائم ہوئی اور شام کی ساری ریاستیں اور شام کے سارے علاقے، حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ کام بھی دنیا کے سامنے کر کے دکھایا۔ مسجد اقصیٰ کی تعمیر بھی انہوں نے کر کے دکھائی، حضرت سلیمان علیہ السلام حقیقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی مسجد حرام کی تعمیر فرمائی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ کی تعمیر فرمائی۔ ایک پیغمبر ابراہیم علیہ السلام مکے میں مسجد حرام بنا رہا ہے اور ایک پیغمبر بیت المقدس بنا رہا ہے۔

یہ مسجد اقصیٰ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے بنوائی اور بہت تیزی سے اس کی تعمیر ہوئی وہ مسجد جس میں ستر ہزار پیغمبر آئے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر

قرآن مجید کہتا ہے کہ وحشر لسلیمان جنودہ من الجن والانس اللہ تعالیٰ کا پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام تخت شاہی پر براجمان ہے اور سارے ملک کا لشکر جمع ہے جنات جمع ہیں، پرندے جمع ہیں، آسمان کی مخلوق جمع ہے، زمین کی مخلوق جمع ہے، انسانوں کی فوج جمع ہے، ہیرے، جواہرات والا تخت موجود ہے پیغمبر تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک قطار میں جنات ہیں، ایک قطار میں پرندے ہیں، ایک قطار میں درندے ہیں، ایک قطار میں چرندے ہیں۔

لشکر دورے کے لئے روانہ ہونے والا ہے، دنیا میں ایسی سلطنت کسی کی نہیں آئی، آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت تک کسی نے ایسی حکومت نہیں دیکھی۔ جو جنوں پر حکمران ہو، جو ہواؤں پر حکمران ہو، جو پرندوں پر حکمران ہو اور ایک ایک چیز اس کے کنٹرول میں ہو اور یہ آدمی کہتا ہو کہ ان ھذا لھوا الفضل المبین یہ میرا کمال نہیں، یہ میرے پروردگار کا کمال ہے۔

اللہ کا پیغمبر سارے لشکر جمع کر کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے ساری مخلوق کھڑی ہے لشکر روانہ ہوتا ہے۔ ملک سے باہر نکلا، مصر سے باہر نکلا، شام کی بستیوں سے باہر نکلا، تا کہ اس لشکر کے ذریعہ میں ساری سلطنت کا دورہ کروں فوج بھی ساتھ ہے، پرندے بھی ساتھ ہیں، جنات بھی ساتھ ہیں، درندے بھی ساتھ ہیں، ہوائیں ان کے تابع ہیں، حیوان بھی ان کے ساتھ ہیں۔

جب لشکر روانہ ہوا

حضرت سلیمان علیہ السلام تخت شاہی پر بیٹھے ہیں۔ جب تھوڑا سا لشکر چلا ہے سامنے کیڑے مکوڑوں کا ایک بہت بڑا لشکر ہے اور بلوں کے اندر چیونٹیاں موجود ہیں کیڑے مکوڑے موجود ہیں۔

قرآن کہتا ہے وحشر لسیمان جنودہ من الجن والانس والطیر فھم یوزعون ساری سلطنت جمع ہے، پرندے موجود ہوں، جن موجود ہیں حتی اذا اتوا

Maktaba Tul Ishaat.com

علی وادالنعل ایک کیڑے مکوڑوں کی بستی کے قریب سے لشکر گزرنے لگا تو ایک کیڑے نے کہا کہ اے کیڑو مکوڑو! اپنی اپنی بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر تمہیں ختم کر دے قالت نملة یا یھا النمل ادخلوا مسکنکم اپنی اپنی بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان علیہ السلام کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ وھم لا یشعرون اس لشکر کو پتہ بھی نہ چلے کہ ہمارے پاؤں کے نیچے یہ چیونٹیاں آگئیں کیڑے مکوڑے آگئے۔

چیونٹی کا عقیدہ

چیونٹی کا مذہب تیرے مذہب سے اچھا ہے چیونٹیاں جانتی ہیں کیڑے مکوڑے جانتے ہیں کہ یہ پیغمبر ہمارے اوپر سے گزرے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کو پتہ بھی نہ چلے کہ ہمارے پاؤں کے نیچے کون ہے۔ کیڑے مکوڑے کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر بات کو جاننے والا لشکر بھی اگر گزرے گا تو ان کو یقین ہے کہ شاید اس کو بھی پتہ نہ چلے کہ ہمارے پاؤں کے نیچے کیڑے مکوڑے ہیں۔

اے مشرک تجھ سے تو اس کیڑے مکوڑے کا عقیدہ اچھا ہے جس کا ذکر اللہ کا قرآن کر رہا ہے کیڑے کا ذکر قرآن نے کیا ہے۔ نکال قرآن سے اس آیت کو سورۃ نمل ہے ۱۹ پارہ ہے۔ کیڑے بلوں میں کھڑے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں اور کیا کہتے ہیں لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر تمہیں روند ڈالے وھم لا یشعرون اور اسے پتہ بھی نہ چلے تو تو کہتا ہے کہ ہر چیز کا پتہ میرے پیر کو ہے۔ میرے ولی کو ہے۔

لیکن کیڑے نے قرآن کے حوالے سے تجھے سبق دے دیا، کیڑے کا بھی عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں ورنہ اس کیڑے کا ذکر کرنے کا فائدہ کیا ہے قرآن میں۔ تیرے عقیدے پر جو شرک کا زنگ لگ گیا ہے اس پر توحید کی قلعی پھیری ہے کہ شاید تو خدا کی بات نہ مانے، شاید تو ولیوں کی بات نہ مانے، شاید تجھ پر علماء کے درس کا اثر نہ ہو، چلو ایک کیڑے کی بات تو مان لے کہ ہر چیز کو جاننے والا صرف اللہ ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

جب اللہ تعالیٰ بتائے

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے کیڑے کی بات سمجھنے کا ملکہ عطا فرمایا تھا یہ اعزاز حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا ہوا تھا چونکہ باقی انبیاء کے پاس یہ معجزات نہیں تھے اس لئے اللہ نے کیڑوں سے کہلوایا کہ تم ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر تمہارے اوپر سے گزر جائے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔ انبیاء اس وقت جانتے ہیں کہ جب اللہ بتائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکر گزاری

چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اس لئے قرآن کہتا ہے

فرمایافتبسم ضاھکامن قولھا اللہ کا پیغمبر مکوڑوں کی باتیں سن کر مسکرانے لگا وقال رب او زعنی ان اشکر نعمتک التی اے اللہ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے مجھے ان کیڑوں کی باتیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی انعمت علی وعلی والدی اور میرا باپ بھی تیرا شکر گزار تھا ان اعمل صالحا اور مجھے نیک عمل کی توفیق دی اور میں تیرا شکر گزار ہوں ترضہ جس سے تو راضی ہو جائے وادخلنی برحمتک اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کردے من عبادک الصالحین مجھے نیک بندوں میں داخل کردے۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو مقام ملا تو وہ بار بار اللہ کا شکر اور اس بات کا اعلان کیا کرتے یہ رفعت دینے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

جب ہد ہد غائب ہوا

قرآن کہتا ہے کہ جب لشکر چلا تو اللہ کے پیغمبر نے فرمایا کہ مجھے ہد ہد نظر نہیں آتا، بتاؤ کہاں ہے؟ اس نبی کے اختیار میں، اس نبی کے قبضہ میں ہوائیں ہیں اس نبی کے اختیار میں جنات ہیں، اس نبی کے اختیار میں پرندے ہیں، پرندوں کی بولیاں ہیں، اس نبی کے اختیار میں، آسمان وزمین کی اندھیریاں ہیں، مجھے بتاؤ کہ جس کے تابع ساری اشیاء ہیں اور اس کو ہد ہد کا پتہ کیوں نہ چلا، ہد ہد کہاں ہے؟ اگر ہر چیز کا پتہ تھا تو ہد ہد کا پتہ کیوں نہ چلا۔ میں

Maktaba Tul Ishaat.com

تو نہیں کہتا، قرآن کہہ رہا ہے ہدہد کا پتہ نہیں ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ وتفقد الطیر اللہ تعالیٰ کے نبی نے ہدہد کو غائب پایا فقال مالی لا اری الھد ھد کیا ہوا اے لشکر والو، اوجنوں اور انسانو، پرندو، بتاؤ ہدہد کہاں ہے مجھے تو پتہ نہیں، کون کہتا ہے کہ مجھے تو پتہ نہیں، نبی کہتا ہے کہ مجھے تو پتہ نہیں۔

جس کے قدموں میں جانور ہوں، جس کے تابع ہوا ہو، جس کے قدموں میں جنات ہوں، جس کے قدموں میں پرندے و درندے ہوں وہ کہتا ہے وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھد ھد میں نہیں جانتا کہ ہدہد کہاں ہے، پتہ نہیں ہدہد کہاں چلا گیا ام کان من الغائبین وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔

اے لوگو! تیرے عقیدے پر توحید کی قلعی پھر جائے، تیرے عقیدے پر قرآن کی بارش ہو جائے، جو عقیدہ شرک کے ذرات سے اٹ چکا ہے، شرک نے تیرے عقیدے کو تباہ کر دیا ہے، اس کے اوپر قرآن نے توحید کی پالش پھیری ہے اور قرآن کہتا ہے لا عذبنہ عذابا شدیدا میں اس ہدہد جانور کو کڑی سزا دوں گا اس کو عذاب کے اندر مبتلا کر دوں گا اولا اذبحنہ اولیاتینی بسلطان مبین میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا میں س کو تباہ و برباد کر دوں گا۔ ہدہد مجھے ملے تو سہی، وہ آئے تو سہی میں اس کو عذاب میں مبتلا کر دوں گا یا وہ معقول دلیل میرے پاس لائے کہ میں کہاں چلا گیا تھا مجھے بتا!

یہ قرآن ہے، یہ سیف الملوک نہیں ہے، یہ قرآن ہے یہ سسی پنوں کا قصہ نہیں ہے، یہ قرآن ہے یہ پکی روٹی کا واقعہ نہیں، یہ قرآن ہے یہ من گھڑت کہانی نہیں۔

قرآن کہتا ہے کہ نبی نے کہا کہ ہدہد کہاں ہے؟ اگر وہ مجھے ملے گا میں اس کو ذبح کر دوں گا، میں اس کو عذاب میں مبتلا کر دوں گا میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا، اگر بتائے گا کہ وہ کدھر گیا تھا۔

مجھے بتاؤ جس وقت نبی یہ بات کر رہا ہے اس وقت نبی کو پتہ ہے کہ ہدہد کہاں ہے؟ نہیں تو معلوم ہوا کہ خدا نے جو نبی کو دیا وہ مل گیا جو نہیں دیا وہ نہیں دیا۔

پرندوں کی بولیوں کے سمجھنے کی طاقت دے دی، مل گئی، جنات پر حکومت دے دی مل گئی، ہواؤں پر حکومت دے دی مل گئی، تخت پر حکومت دے دی مل گئی۔ لیکن ایک ہد

Maktaba Tul Ishaat.com

ہدہد کا نہیں بتایا، تا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ ایک ہدہد کے غائب ہونے کا میں نے نبی کو نہیں بتایا تا کہ تیرا عقیدہ ٹھیک ہو جائے کہ غیب کی ساری کنجیاں میرے پاس ہیں۔

قرآن میں نبی اور ہدہد کی گفتگو

قرآن کہتا ہے کہ نبی نے جب یہ بات کہی تو تھوڑی دیر گزری کہ ہدہد پیغمبر کی مجلس میں آ گیا۔ نبی کی محفل میں آ گیا۔ تخت شاہی کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا، نبی موجود ہے، ہدہد موجود ہے پیغمبر نہیں بولے، ہدہد خود بول پڑا، جو ہدہد بولا، تو اللہ کو اتنا اچھا بول لگا کہ اس کے بول کو محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن میں نقل کر دیا، بول کس کا ہے؟ نبی کا نہیں، ولی کا نہیں، قطب کا نہیں، ابدال کا نہیں، پیر کا نہیں، بزرگ کا نہیں۔

ایک ہدہد جانور نے جو کچھ کہا، اللہ کو اتنا پسند آیا کہ اس کو قیامت تک رب نے اپنی کتاب میں محفوظ کر دیا، شاید اس بول سے تیرا عقیدہ ٹھیک ہو جائے۔ قرآن نصیحتوں کی کتاب ہے، قرآن عبرتوں کی کتاب ہے۔

یہ تجھے جھنجھوڑتی ہے، واقعات سنا کر، شاید تیرا عقیدہ صحیح ہو جائے، ہدہد کے کلمات قرآن میں ہیں، جو لفظ ہدہد کے، اللہ نے قرآن کے ٹیپ میں ان کو محفوظ کر دیا اور کیا الفاظ ہیں فمکث غیر بعید اے اللہ کے نبی، اے اللہ کے پیغمبر، اے دنیا کے سردار، اے تاج نبوت سر پر سجانے والے فمکث غیر بعید میں بہت دور نکل گیا تھا، میں بہت دور چلا گیا تھا۔ اے اللہ کے نبی، اے اللہ کے پیغمبر، ایسا دور چلا گیا فقال احطت بما لم تحط بہ میں ایسی جگہ گیا اور میں ایسی حکومت کو دیکھ آیا ہوں، ایسی سلطنت کو دیکھ آیا ہوں کہ جس کا مجھے پتہ ہے اور آپ کو اس کی خبر نہیں۔

اور تو کہتا ہے کہ نبی کو ہر چیز کی خبر ہے اس جانور ہدہد کو دیکھ لے۔ ہدہد سے پوچھ کہ تیرا کیا عقیدہ ہے جو عقیدہ ہدہد نے قرآن میں بیان کیا، اسی عقیدے کا اظہار اللہ نے قرآن میں کر دیا۔

کتنی خوبصورت بات قرآن نے کہی۔ میں بہت دور چلا گیا تھا اے سلیمان پیغمبر میں آج کے زمانے میں، ایک ایسی قوم کو دیکھ آیا ہوں کہ جس قوم کی خبر آپ کو نہیں، جس ملک

Maktaba Tul Ishaat.com

کا آپ کو علم نہیں، جس کی سلطنت کا آپ کو پتہ نہیں، جس شاہی کا پتہ آپ کو بھی نہیں۔

لگا فتویٰ ہد ہد پر کہ یہ وہابی ہو گیا۔ ہد ہد نبی کا گستاخ ہو گیا۔ میں کہوں کہ نبی کو اللہ کی طرف سے علم ملتا ہے جو خدا دیتا ہے وہی ملتی ہے جو نہیں ملتی وہ نہیں ملتی۔ یہ کہتا ہے کہ وہابی ہو گیا۔ قرآن میں ہے کہ ایک جانور نے کہا بما لم تحط بہ یہ ایسی خبر ہے کہ جو تیرے خزانے میں بھی نہیں، نبی سے کہا کہ اے نبی تو اس بات کو نہیں جانتا۔

جنوں کی حکومت قائم کرنے والے، پرندوں پر حکمرانی کرنے والے، ہواؤں پر اختیار ملنے والے، لیکن اس مملکت کا تجھے پتہ نہیں جس کو میں دیکھ کر آیا ہوں۔

قرآن کہتا ہے کہ اللہ کے نبی نے ہد ہد کی بات سنی وجئتک من سبا بنبا یقین حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے ہد ہد بتا کہ وہ کس کی خبر ہے؟ تو ہد ہد کہنے لگا میں ملک سبا کی خبر لے کر آیا ہوں، تمہاری حکومت ہے، سلطنت موجود ہے، اقتدار موجود ہے، جنوں پر حکومت موجود ہے۔

لیکن اے سلیمان علیہ السلام! تیری نبوت کے دور میں ایک ایسا ملک بھی اس دھرتی پر موجود ہے کہ جس ملک کا نام سبا ہے اور سبا کے ملک پر میں نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ وہ لڑکی اس ملک پر حکمران ہے اور وہ لڑکی خدا کو نہیں مانتی اور ہد ہد کہتا ہے مجھے دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ وہ لڑکی ایک خدا کو چھوڑ کر سورج کو پوج رہی تھی۔ مالک تو ایک اللہ ہے۔

خالق تو ایک اللہ ہے، مشکل کشاء تو صرف اللہ ہے۔

اس مشکل کشاء کو چھوڑ کر اس لڑکی نے سورج کو خدا کیسے مان لیا۔ ہد ہد کہتا ہے کہ میرے تعجب کی حد نہ رہی، میں تیرے دروازے پر اس ملک سبا کی خبر لایا ہوں کہ جو تیرے علم میں نہیں اور وہ سورج کو پوج رہی ہے۔ پیغمبر کیا کہتا ہے کہ ہد ہد اس کا تعارف پیش کر یہ ہد ہد کے الفاظ ہیں اس جانور کے الفاظ ہیں، پیغمبر نے سفر روک دیا، لشکر روک دیا، جنوں کو روک دیا، ہواؤں کو روک دیا۔

ہد ہد کہتا ہے انی وجدت امراۃ تملکھم ایک ایسی عورت کو میں دیکھ آیا ہوں کہ وہ حکمران ہے اوتیت من کل شئی اور ساری چیزیں اس کے پاس ہیں ولھا عرش عظیم اور اس کا ایک بہت بڑا عرش ہے، جس پر ہیرے لگے ہوئے ہیں، جواہرات لگے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئے ہیں، ہزاروں اس کے فوجی ہیں، سونے کا بنا ہوا تخت ہے اور وہ لڑکی اس تخت پر بیٹھی ہے حکمرانی کرتی ہے اور اس لڑکی کی صفت یہ ہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ وجدتھا وقومها میں نے اس کی قوم کو دیکھا اور لڑکی کو دیکھا یسجدون للشمس من دون الله کہ وہ لڑکی اور اس کی قوم سورج کو پوجتی ہے اللہ کو چھوڑ کر وزین لهم الشيطن اور شیطانی کاموں پر عمل کرتی تھی اعمالهم فصدهم عن السبيل اللہ کے راستے کو اس نے چھوڑ دیا تھا فھم لایھتدون اے پیغمبر میں تو تعجب کرتا ہوں کہ آپ کی نبوت ہو، آپ کی رسالت ہو اور ایک لڑکی حکمران ہو اور وہ سورج کی پرستش کرے، حالانکہ ہم جانوروں کا یہ عقیدہ ہے کہ پوجا اللہ کے سوا کسی اور کی نہیں ہوتی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے کہا تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا، واوتینا من کل شئی اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر چیز عطا کی، جس وقت پیغمبر نے فرمایا کہ ہر چیز میرے پاس موجود ہے، نبی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمت مجھے دی ہے۔

سارے خزانوں کا مالک اللہ ہے

جس طرح آدمی کہہ دیتا ہے کہ اللہ کا دیا بہت کچھ ہے، ہر چیز میرے گھر میں موجود ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ پوری دنیا کی چیزیں تیرے گھر آ گئیں۔ مقصد یہ ہے کہ ضرورت کی چیزیں موجود ہیں، نبی نے فرمایا کہ ضرورت کی ہر چیز موجود ہے تو آگے ہدہد کیا کہتا ہے۔

دوستو! ایک جانور ہو کر عقل دنیا کو عطا کر دی، جانور کہتا ہے کہ اے نبی اگر تیرے پاس ہر چیز موجود ہے زدفی عمری ورزقی اگر تیرے پاس ہر چیز موجود ہے تو مجھے رزق دے دے، مجھے عمر دے دے، جتنا خدا نے مقرر کیا اس سے زیادہ کر دے، جتنی عمر خدا نے دی، اس سے تھوڑی سی زیادہ دے کر دکھا۔

تو پیغمبر اس وقت سجدے میں گر گیا اور رو کر کہتا ہے کہ اے جانور یہ خزانے میرے پاس کہاں؟ ان خزانوں کا مالک تو صرف ایک خدا ہے یہ خزانے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کہتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کی بات سنی اور کہا کہ میں بھی تیری اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ تو نے سچ کہا یا جھوٹ کہا؟ نبی اگر عالم الغیب تھے تو یہ بات کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر علم ہوتا پھر یہ کہتے؟ اب اگر ہدہد سچا تھا تو پیغمبر عالم الغیب ہوتو ابھی پتہ چل جاتا کہ یہ تو سچا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملکہ بلقیس کے نام

کیا جواب دیا؟ وہ جواب بھی قرآن نے نقل کر دیا، فرمایا قال سننظر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تصدیق کرتا ہوں اصدقت ام کنت من الکاذبین تو سچا ہے یا جھوٹا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ تو سنی سنائی بات کر رہا ہے یا سچ کہہ رہا ہے، پیغمبر نے فرمایا کہ اے ہدہد تو جا میں لشکر کو یہاں ٹھہرا دیتا ہوں اذھب بکتابی ھذا یہ میرا خط لے جا فالقہ الیھم ثم تول عنھم فانظر ماذا یرجعون یہ لے جا کر یہ خط ملکہ کی جھولی میں ڈال دے، جواب لکھ دے اور جواب کے بعد میرے دروازے پر آجا مجھے جواب لا دے کہ تو سچا ہے کتابی ھذا یہ میرا خط ہے یہ خط اس ملکہ کے ہاتھ میں دے دینا اس کی جھولی میں ڈال یہ خط اس ملکہ کو پہنچا دینا اس کے دروازے پر رکھ دینا۔

اور جس وقت اس خط کو پڑھ لے گی، پڑھ کر اس کا جواب دے گی، تو وہ جواب لیکر میرے دروازے پر آجانا، پھر میں سمجھوں گا کہ سچ کہا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خط لکھا اس خط کا مضمون کیا تھا میں قربان جاؤں اس خط کے مضمون پر، اس کی عبارت اللہ نے قرآن میں نقل کر دی۔

خط کہاں سے شروع ہوتا ہے فرمایا انه من سلیمان و انه بسم الله الرحمن الرحیم اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے آگے کیا ہے الا تعلوا علی واتونی مسلمین اے ملکہ! اے عورت! اے وزیر اعظم، اے صدر مملکت، اے حکمران، تکبر چھوڑ دے، دو لفظوں میں بات کی۔ نبی نے کوئی لمبا خط نہیں لکھا کہ سترہ صفحوں کا خط ہو، کہ پڑھتے پڑھتے شام ہو جائے یہ بات نہیں۔ خط پیغمبر نے لکھا فرمایا تکبر مت کر اور اسلام قبول کر لے۔

اسلام عربی میں کہتے ہیں اطاعت کرنے کو، خط پر نام ہے وہ بڑی برگزیدہ ہستی ہے اس کا نام شروع ہے انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم عزت والوں کو ذلیل اور ذلیل کو عزت والا بنا دیتے ہیں۔

ملکہ نے اجلاس بلوایا

ملکہ سبا نے کہا کہ بتاؤ مجھے میں اس کا کیا جواب دوں، کابینہ میں تو بڑے بڑے سر پھرے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس ایک خط پر حکومت چھوڑ دیں؟ سلیمان پیغمبر کا خط آیا اور عورت گھبرا گئی کہ بتاؤ کیا کریں اور خط کے الفاظ ہیں تکبر مت کر اسلام قبول کر، یہ پیغام ہے اور وہ اس پیغام کو دیکھ کر پریشان ہوگئی۔

اور اس میں بڑے بڑے عجیب وغریب وزیر تھے، سر پھرے جھوٹے، بے ایمان، کہتے تھے کہ ہماری طاقت بڑی ہے عوام ہمارے ساتھ ہے، کہتے تھے نحن اولوا قوۃ ہم بڑے قوت والے ہیں واولوا باس شدید اور ہماری بڑی طاقت ہے۔

ملکہ بلقیس کا وفد حضرت سلیمان کے پاس

لیکن وہ عورت کہتی ہے کہ یہ معمولی بات نہیں اذا دخلوا قریۃ افسدوھا جب کوئی بڑا بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوتا ہے تو سارے ملک کو تباہ و برباد کر دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم تکبر میں رہو اور سلیمان علیہ السلام آ کر تمہاری حکومت کو تباہ و برباد کر دیں اس عورت نے یہ کہا۔

وہ ملکہ بلقیس تھی جس کا ذکر قرآن کر رہا ہے تو بلقیس نے یہ کہا کہ یہ عظیم بادشاہ ہے اور اس نے ایک بہت بڑے وفد کو بھیجا کہ جا کر یہ چیزیں ہدیہ کے طور پر سلیمان پیغمبر کو دے دیں اس نے ایک وفد بھیجا کہ پیسے لے کر خاموش ہو جاؤ۔ قرآن کہتا ہے کہ جب اس ملکہ بلقیس کا وفد اس پیغمبر سلیمان کے پاس پہنچا تو پیغمبر نے آگے سے کیا جواب دیا۔

قرآن کہتا ہے فلما جاء سلیمان جب سلیمان کے پاس وفد آیا تو پیغمبر نے فرمایا کہ چلے جاؤ اور فرمایا کہ اپنی ملکہ سے جا کر کہہ دو کہ میں عنقریب تم پر چڑھائی کرنے والا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں۔ تمہارا تخت الٹنے والا ہوں، میں فوج لیکر آرہا ہوں تیار ہو جا، اگر تو اسلام قبول کرے گی اگر تو خدا کی اطاعت کرے گی اگر سورج کی پرستش چھوڑ دے گی تو تیرے ساتھ میری گفتگو ہوگی۔

جب معجزہ صادر ہوا

اگر تو اکڑ گئی تو پھر سلیمان پیغمبر کے عتاب سے تجھے کوئی بچا نہیں سکتا۔ وفد واپس چلا گیا وفد واپس چلا گیا اور جا کر ملکہ بلقیس کو سارا واقعہ سنایا ملکہ کہتی ہے اب میں خود جاتی ہوں، میں خود سلیمان علیہ السلام سے جا کر ملتی ہوں جو اس کا مطالبہ ہے میں وہ تسلیم کرتی ہوں۔ اس نے فوج کو تیار کر لیا سواریوں کو تیار کر کے پورا قافلہ اور حکومت کو لے کر سلیمان پیغمبر کی طرف چل پڑی۔

اللہ نے جبرائیل امین کے ذریعہ سلیمان علیہ السلام پیغمبر کو بتا دیا کہ جو عورت سورج کی پرستش کرتی تھی وہ سب کچھ چھوڑ کر تیرے دروازے پر آرہی ہے۔ پیغمبر نے اپنے صحابہ کی مجلس میں فرمایا یھا الملوا ایکم یا تینی بعرشھا سنا ہے کہ اس کا تخت بہت بڑا ہے اس کا تخت ہزاروں من سونے کا بنا ہوا ہے۔ سنا ہے کہ اس کے تخت پر جواہرات موجود ہیں۔ اس سارے مجمع میں جنات بھی موجود ہیں، جن کی موجودگی میں کوئی تم سے ایسا ہے کہ اس ملکہ کے آنے سے پہلے پہلے اس کا تخت لا کر میرے سامنے رکھ دے نبی کی حکومت ہے، جنات بھی غلام ہیں، انسان بھی غلام ہیں، پرندے بھی غلام ہیں، چرندے بھی غلام ہیں، ہوائیں بھی تابع ہیں۔

قرآن کہتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اس کے آنے سے پہلے پہلے کون اس کا تخت لائے گا قال عفریت من الجن ایک جن اس دربار میں کھڑا ہو گیا، کہنے لگا اے سلیمان پیغمبر انا اتیک بہ میں تخت لے آتا ہوں، پیغمبر نے فرمایا کہ کتنی دیر میں لائے گا؟ اس کا تخت کتنا بڑا تخت، ایک لاکھ انسان چالیس سال بھی تخت کو بناتے رہیں سونے کا تخت، چاندی کا تخت، جواہرات کا تخت، پوری دنیا کا سونا جس پر جڑا ہوا کوئی انسان جس کو اٹھا نہ سکے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ایکم یاتینی بعرشھا ہے کوئی اس مجمع میں کہ جو اس تخت کو لا کر میرے سامنے رکھ دے؟ تاکہ ملکہ کے آنے سے پہلے پہلے تخت میرے سامنے موجود ہو۔

اس مجلس میں ایک جن موجود تھا قرآن کہتا ہے قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک مفسرین کہتے ہیں کہ ملکہ بلقیس کا لشکر پیغمبر نے دور سے دیکھ لیا تھا۔ دھول اڑتی ہوئی دکھائی دی۔ بارہ لاکھ انسانوں کا لشکر، ملکہ بلقیس کی قیادت میں پیغمبر کے دربار میں پہنچ رہے ہیں۔ اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا، وہ دیکھو ملکہ کی فوج اور لشکر آ رہا ہے اس کے آنے سے پہلے تم میں سے کون ہے کہ جو ملکہ کا تخت میرے دربار میں پیش کرے۔

تو ایک جن اٹھ کر کھڑا ہوا کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول، جتنی دیر آپ اس جگہ پر بیٹھے ہیں اتنی دیر میں وہ تخت لا کر میں آپ کے دروازے پر رکھ دیتا ہوں۔ پیغمبر نے فرمایا یہ تو بہت دیر ہو جائے گی۔ میں تو دو گھنٹے تک یہاں بیٹھوں گا اور دو گھنٹے میں سامنے والا بارہ لاکھ لشکر آ جائے گا اسلئے یہ تو بہت دیر ہو جائے گی اے میرے لشکر، اے جنو اور انسانو، کوئی تم سے اس تخت کو اس سے جلدی لائے، چند لمحات میں لائے وہ اٹھے یہ نبی کا معجزہ تھا، معجزہ اللہ کی مرضی سے صادر ہوتا ہے، اس میں پیغمبر کی براہ راست رضا شامل نہیں ہوتی۔

جب اللہ کا حکم آتا ہے کہ اے پیغمبر میں تیرے ہاتھ پر کام کرنا چاہتا ہوں تو اسی وقت معجزہ صادر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھلایا کہ لشکر کے اندر جب نبی نے اعلان کیا کہ کون ہے کہ جو تخت کو لا کر میرے سامنے پیش کرے۔ اسی محفل میں ایک عالم موجود تھے اور وہ پیغمبر سلیمان کا صحابی تھا اور بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ پیغمبر کا خالہ زاد بھائی تھا اس کا نام آصف بن برخیہ تھا تورات کا بہت بڑا عالم اور پیغمبر کا صحابی اٹھ کر کھڑا ہوا کہنے لگا کہ اے پیغمبر آپ اتنی دیر برداشت نہیں کر سکتے تو میں اس اعظم کے ذریعہ وہ تخت ملکہ کا اتنی جلدی لا سکتا ہوں کہ جتنی دیر میں آپ کی آنکھ جھپکتی ہے۔

قرآن نے اس واقعہ کو نقل کیا فرمایا قال الذی عندہ علم من الکتاب اسی مجمع میں ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا، وہ تورات کا عالم تھا۔ زبور کا عالم تھا انا اتیک بہ میں تخت

پیش کرتا ہوں تیرے دربار میں قبل ان یرتد الیک طرفک کہ جب تک آنکھ جھپکے گی تخت تیرے دروازے پر ہوگا، پیغمبر نے فرمایا کہ جا تجھے اجازت ہے یہ کہنے کی دیر ہے کہ ایک لمحے میں ملکہ بلقیس کا تخت پیغمبر کے سامنے آ گیا۔

یہ اللہ کا فضل ہے

پیغمبر نے فرمایا فلما راٰہ مستقرا نبی نے سامنے دیکھا کہ تخت موجود ہے۔ اتنا لمبا چوڑا تخت، دنیا میں اس کی قیمت نہیں، دنیا کا سب سے بڑا تخت، سونے والا تخت، چاندی والا تخت، جواہرات والا تخت، سامنے موجود ہے۔

اگر بات صرف اتنی ہوتی تو کوئی کچے عقیدے کا آدمی کہہ دیتا کہ دیکھو کہ نبی کا صحابی اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تخت ایک لمحے میں لے آئے تو پیران پیر بارہ سال کے بعد کیسے نہیں بیڑہ تار سکتے۔

میں نے کہا کہ اگر ایک لمحے میں نبی کا صحابی تخت لا سکتا ہے تو پیران پیر کو بارہ سال دیر کرنے کی کیا ضرورت ہے کہنے لگے کہ جناب یہ تو سب کچھ ہو سکتا ہے میں نے کہا کہ قرآن نے اس کا جواب نہ دیا ہوتو تمہاری بات سچی ہوتی۔

قرآن نے اسی جگہ فرمایا کہ جس وقت پیغمبر نے آصف بن برخیہ سے کہا کہ یار یہ تخت تو بڑی جلدی آ گیا تو اس آصف بن برخیہ نے آگے سے کہا قال ھذا من فضل ربی سلیمان یہ میرا کمال کوئی نہیں، یہ تو میرے رب کا کمال ہے، میرے خدا کا کمال ہے، جس نے مجھے اپنے نام کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تخت لانے والے، آصف بن برخیہ نہ تھے، خود حضرت سلیمان علیہ السلام تھے لیکن دیگر مفسّرین کہتے ہیں کہ وہ آصف بن برخیہ تھا جو پیغمبر کا صحابی تھا اور اللہ نے پیغمبر کے اس صحابی سے کرامت ظاہر کر کے اصل میں پیغمبر کا معجزہ صادر کرانا تھا اس لئے کہ صحابہ کی کرامات بھی نبی کے معجزات میں شمار ہوتی ہیں۔

تخت سامنے آ گیا۔ آصف بن برخیہ نے کہا کہ رب کا فضل کیوں ہوا لیبلونی ءاشکرام اکفر تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ اتنا بڑا فضل کر کے دیکھنا چاہتا ہے کہ میں اس کا شکر

Maktaba Tul Ishaat.com

ادا کرتا ہوں کہ نہیں؟

فرمایا و من شکر فانما یشکر لنفسہ جو شکر کرتا اللہ کا، حقیقت میں وہ اپنے اس کمال میں اضافہ کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کو ملتا ہے و من کفر فان ربی غنی کریم اور جو ناشکری کرتا ہے اللہ کا کچھ نہیں جاتا۔ اللہ تو بے پرواہ ذات ہے۔

ملکہ تخت پہچان نہ سکی

ملکہ بلقیس آ گئی، پیغمبر نے فرمایا قال نکروا لها عرشها اس تخت کا حلیہ بدل دو نکر کہتے ہیں بدلنے کو، اصلی حالت سے تبدیل کرنے کو قال نکروا لها عرشها ننظر اتهتدی ام تکون من الذین لا یهتدون ایسا نقشہ بدل دو کہ ملکہ آ کر اپنے اس تخت کو پہچان نہ سکے۔

تھوڑی دیر گزر گئی اور ملکہ سامنے آ گئی، لشکر سامنے آ گیا۔ بارہ مشیر آ گئے ہر مشیر کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہے بارہ لاکھ آدمی ملکہ بلقیس کی قیادت میں سلیمان علیہ السلام کے ہاں داخل ہوئے جس ملک میں ملکہ بلقیس کی حکومت تھی اس ملک کا نام ہے ملک یمن اور پیغمبر اس بستی سے ہزاروں میل دور تھے۔

تخت دیکھ کر ملکہ بلقیس پہچان نہ سکی اور تخت دیکھ کر کہتی ہے فلما جاءت قیل اهکذا عرشک کہا گیا کہ اے ملکہ کیا تیرے پاس بھی ایسا تخت ہے؟ قالت کانه هو واتینا العلم کہنے لگی کہ ہاں یہ تخت تو اسی جیسا ہے کہ جیسا تخت میں اپنے ملک میں چھوڑ کر آئی ہوں من قبلها وکنا مسلمین ملکہ نے آتے ہی پیغمبر کے سامنے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگی کہ اے سلیمان میں بارہ لاکھ نوجوانوں کا لشکر لیکر آئی ہوں، تاکہ تیرے سامنے آ کر تیرا کلمہ پڑھوں اور تیرے خدا کی خدائی کا اقرار کروں۔

نبوت کی دعوت

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسی وقت ملکہ کو حکم دیا کہ کلمے کا مطلب یہ نہیں کہ صرف میری حکومت مانو، کلمے کا معنی یہ ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا چھوڑ دے بتوں کو سجدہ کرنا چھوڑ دے، آگ کو سجدہ کرنا چھوڑ دے، یہ نبوت کی دعوت ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نبی انسانیت کے سر اغیار کے دروازے پر جھکنے سے روکتا ہے یہ نبیوں کا شعار ہے یہی نبیوں کی تعلیمات کی روح ہے۔

مجھے بتائیں کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے جو ملکہ بلقیس کو خط لکھا تھا۔ اس خط میں اس کو دعوت دین دی تھی۔ یہ مقصد نہیں تھا کہ ملکہ کی حکومت لیکر پیغمبر ذاتی منفعت حاصل کرنا چاہتا تھا پیغمبر ایک مشن اور ایک دعوت پر ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

یہ اللہ کی عنایت ہے کہ ایک طرف سلیمان علیہ السّلام کو کتنی بڑی سلطنت دی کہ یمن کی ملکہ ان کے دروازے پر آ کر ان کا کلمہ پڑھتی ہے اور اپنے آپ کو بطور غلام کے پیش کرتی ہے۔

حضرت حنظلہ علیہ السّلام کا واقعہ

اور اسی مدین کے علاقے کا ایک پیغمبر ہے جس کا نام حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السّلام، قرآن میں اس کا ذکر اصحاب الرس کے الفاظ سے۔

الرس عربی میں گندے کنوئیں کو کہتے ہیں۔ پیغمبر نے تبلیغ کی۔ شہر کے سردار نے کہا کہ حنظلہ تو ہمارے علاقے میں پیدا ہوا ہے۔ ہمیں کہتا ہے کہ ہم بتوں کو چھوڑ دیں ان کی پرستش چھوڑ دیں، نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر باز نہ آئے تو انہوں نے نبی کو اٹھا کر ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا۔ ایک پتھر کنوئیں کے اوپر رکھ دیا۔

دو سال تبلیغ کرنے والے پیغمبر کا کلمہ ایک ماشکی مزارع غلام کے علاوہ کسی نے نہیں پڑھا تھا۔ مشکیں بھرنے والا آدمی، چوہدریوں کا غلام اس حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السّلام پیغمبر کا ایک امتی تھا۔ تین دن کے بعد اس امتی کو پتہ چلا کہ میرے پیغمبر کو سردار شہر نے کنوئیں میں بند کر دیا، وہ روتا ہوا اس کنوئیں کی منڈیر پر آیا آدھی رات کا وقت ہے کنوئیں کی منڈیر پر یہ امتی رو رہا ہے اور ایک سوراخ اس پتھر میں ہے اور اس سوراخ میں منہ ڈال کر یہ حنظلہ بن صفوان پیغمبر سے کہتا ہے کہ یا نبی میرے لئے کیا حکم ہے؟

نبی کنوئیں میں ہے میں قربان جاوٴں اس پیغمبر کی عظمت پر، کنوئیں میں پڑے ہوئے اس حضرت حنظلہ بن صفوان نے کیا کہا، فرمایا اے میرے امتی!

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے تیرے جیسا آدمی ہوتا، کہتا کہ اپنی برادری کے لوگوں کو جمع کر کے لا اس پتھر کو ہٹا میری جان اس طرح بچے گی۔

لیکن میں قربان جاؤں اس عظمت کے پیکر پیغمبر پر کہ اس نے کنوئیں کے اندر سے کہا کہ اے میرے امتی لا الہ الا اللہ کو کبھی نہ چھوڑنا، کہنے لگا کہ اللہ کے نبی وہ تو میں نہیں چھوڑتا، لیکن مجھے بتایا جائے کہ میں تیری کیا مدد کر سکتا ہوں تو نبی نے فرمایا کہ جس مالک کیلئے میں کنوئیں میں آیا ہوں وہ میری پوزیشن سے واقف ہے تجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جاؤ چلے جاؤ اور لا الہ الا اللہ کو نہ چھوڑنا۔

وہ ماشکی روتا ہوا چلا گیا۔ سات دن کے بعد قوم کے سردار نے کہا کہ آخر اپنی برادری کا ہے آخر یہ اپنا آدمی ہے، چلو اب تو بدل گیا ہوگا، یا خدانخواستہ فوت ہو گیا ہوگا، پتھر ہٹانے کیلئے ساری بستی کے لوگ آئے، جب پتھر ہٹایا پیغمبر کنوئیں میں خدا کی تسبیح کر رہا ہے۔

قوم کے سردار نے کہا کہ حنظلہ بتا تو ہمیں بتوں سے سجدے سے روکتا تھا تو ہمیں کہتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشاء نہیں، کوئی حاجت روا نہیں، کوئی بگڑی بنانے والا نہیں، کوئی حاجت روا نہیں کوئی نفع دینے والا نہیں، اے حنظلہ بتا ہم نے نفع دیا یا نہیں؟ نقصان ہم نے تجھے دیا کہ نہیں؟

حضرت حنظلہ نے کہا کہ میں آج بھی اس بات پر قائم ہوں فرمایا **قولو الا الہ الا اللہ تفلحون** اے میری قوم کے سردار لا الہ الا اللہ پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے۔

قوم کے سردار نے کہا کہ حنظلہ اس طرح باز نہیں آئے گا۔ حکم دیا گیا کہ اس کو کنوئیں میں رہنے دو اور قوم کو حکم دیا کہ اس کنوئیں میں مٹی ڈالنی شروع کر دو، اب اس کو زندہ دفن کر دیا جائے، تاکہ کوئی آدمی ہمیں آسمانی دعوت پیش نہ کرے۔

اس نے بار بار کہا کہ اے حنظلہ تو ہمارا رشتہ دار ہے تو ہماری برادری ہے تو ہمارے علاقے کا لا الہ الا اللہ میں نرمی کر لے، کوئی تیرا ساتھی نہیں، کوئی تیرا حامی نہیں، کوئی تیرا معاون نہیں، میری بات مان لے، لیکن نبی یہی کہتا رہا **قولو الا الہ الا اللہ تفلحون** اس کے بعد اس کنوئیں پر مٹی ڈالنا شروع کر دی گئی، جب مٹی پیغمبر کے کندھوں تک آگئی صرف نبی کا سر باہر رہ گیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قربان جاؤں اس پیغمبر کی عظمت پر، اس کے کردار پر، اس سردار نے کہا کہ اے پیغمبر اب بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ پیغمبر نے فرمایا کہ میرے جسم کا اب مٹی سے صرف سر باقی ہے یاد رکھ یہ سر بھی مٹی میں ڈوب جائے، تب بھی خدا کی خدائی کا پرچم سرنگوں نہیں ہو سکتا۔ بالآخر نبی کنوئیں میں دفن ہو گیا اور مٹی ڈال دی کنواں بند کر دیا، نبی کو زندہ دفن کر دیا اور قوم کا سردار اس کنوئیں پر کھڑے ہو کر جانے لگا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کو جوش آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے وہی عذاب قوم پر بھیجا کہ جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا۔ قرآن کہتا ہے

جعلنا عاليها سافلها وامطرنا عليها حجارة من سجيل

اللہ نے فرمایا کہ اے جبرائیل علیہ السلام جا، اس زمین کے حصے کو میں برداشت نہیں کرتا، جا اس زمین کے حصے کو آسمانوں پر لے جا کر، اس کو الٹ دے تا کہ نیچے والا حصہ اوپر اور اوپر والا حصہ نیچے ہو جائے، تا کہ دنیا والوں کو پتہ چلے کہ کس طرح میرا نام لیوا مٹی میں ڈوب گیا اور اس کے دشمنوں کو میں نے کیسے ختم کیا۔

دو پیغمبروں کے واقعات

میرے دوستو! پیغمبر دو ہیں۔ ایک یہ پیغمبر کہ جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کہتے ہیں، تخت بھی اس کے قدموں کے نیچے، حکومت بھی اس کے قدموں کے نیچے، ساری مملکت جس کے قدموں کے نیچے، ساری سلطنت جس کے قدموں کے نیچے۔ جس کو خدا نے بہت نوازا، لیکن آج تو مجھے بتا کہ یہ پیغمبر جس نے تخت بلا لیا، پرندے جس کے قدموں کے نیچے اور یہ بھی تو پیغمبر ہے کہ وہ بھی ایک پیغمبر ہے کہ جو کنوئیں میں دفن ہو گیا۔ لیکن وہ اپنی قوم کو مسلمان نہ بنا سکے، کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا سو ہوا۔

خدا نے سلیمان کو طاقت دے کر آزمایا، اور حنظلہ کو غربت دے کر آزمایا، ایک کو حکومت دے کر آزمایا، ایک کو آرے کے نیچے چیر کر آزمایا، ایک کو آگ میں پھینک کر آزمایا، اور ایک کو کنوئیں میں دفن کر کے آزمایا۔ جو کچھ خدا کرتا ہے وہی ہوتا ہے اس کے علاوہ کچھ ہو سکتا ہے؟ نہیں

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

استقبال رمضان المبارک

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

قابل صد احترام بزرگو اور دوستو! رمضان المبارک کا مہینہ ایک دو دن میں شروع ہو رہا ہے اور یہ بڑا رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے، اور آپ کو معلوم ہے کہ اس مہینے کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے اور حضور ﷺ نے حدیث میں بھی بیان فرمائی ہے۔

اور بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو رمضان المبارک کا مہینہ ملتا ہے، اور اس مہینے میں وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں، یہ خوش نصیبی کی بات ہے، ورنہ کوئی علم نہیں پچھلے سال کتنے لوگ اس وقت یہاں تھے اور آج ان کا نام ونشان نہیں ہے، بات ہی ختم ہو گئی اور آئندہ سال پتہ نہیں ہم میں کون ہو گا یا نہیں۔

رمضان سے قبل حضور ﷺ کا خطبہ

حضور ﷺ نے شعبان کے آخری ایام میں خطبہ دیا، میں چاہتا ہوں کہ آج وہ حضور ﷺ کا خطبہ آپ کو سناؤں کہ آج شعبان کے آخری ایام ہیں اور جو خطبہ حضور ﷺ نے امت کو دیا میں وہ خطبہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا یہا

Maktaba Tul Ishaat.com

الناس اے لوگو قد اظلکم شھر عظیم تمہارے اوپر ایک رحمتوں والا مہینہ سایہ کر رہا ہے اور اس مہینے میں نفل فرضوں کے برابر ہو جائیں گے اور ایک فرض کا درجہ ستر فرضوں کے برابر ہو جائے گا۔

وھو شھر الصبر یہ صبر کا مہینہ ہے، یہ بدلہ کا مہینہ ہے، یہ رحمت کا مہینہ ہے، یہ برکت کا مہینہ ہے، یہ عظمت کا مہینہ ہے۔ (رواہ بیہقی فی شعب الایمان)

او لوگو اس مہینے کی تیار کرو، اس مہینے کی تیاری کیا ہے کہ اپنے اوقات کو بدلو، اپنے وقت کو بدلو، اس مہینے میں ایک نیکی کا ثواب ستر نیکیوں کے برابر ہوگا۔

روزے کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دیں گے

اے دنیا کے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا بدلہ میں نے مقرر کر دیا ہے، فرشتوں کو کہہ دیا ہے کہ تم فلاں نیکی کا بدلہ دو گے، لیکن یہ ایسا برکتوں والا مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خدا خود اس کا بدلہ عطا کروں گا۔

(ترمذی، کتاب الصوم باب ماجاء فی فصل الصوم حدیث نمبر ۷۶۴)

یہ بڑی عظمت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں روزہ کا بدلہ خود دوں گا اور ہر چیز میں دکھلاوا ہو سکتا ہے۔ نماز میں دکھلاوا، حج میں دکھلاوا، زکوٰۃ میں دکھلاوا، روزہ میں دکھلاوا

لیکن روزے میں کیا دکھلاوا ہے کہ آدمی بھوکا ہے، اگر اس نے نہ کھایا ہے، نہ پیا ہے تو اس میں دکھلاوا کیا ہوگا؟ اس کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

صحابہؓ کی قربانی

رمضان المبارک میں جنگ بدر ہوئی، سخت گرمی کا موسم تھا، لیکن صحابہ کرامؓ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ لڑتے تھے، روزہ رکھ کر تلواریں چلاتے تھے، روزہ رکھ کر دن کے وقت لڑتے اور رات کا وقت عبادت میں گزارتے تھے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

افطاری کا اجر و ثواب

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اس مہینے میں جو آدمی کسی کی افطاری کرائے گا، اس کو اس روزے دار کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے روزہ رکھا اس کے ثواب میں سے بھی کچھ کم نہیں کیا جائے گا، جتنا ثواب اس کا ہے اتنا ہی اس کا ہے۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس تو اتنی گنجائش نہیں کہ ہم لوگوں کو افطاریاں کرائیں، غریب لوگ ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ افطاری کرانے کیلئے ضروری نہیں کہ آپ کھانا کھلائیں، اے اللہ کے نبی ﷺ کیا کھلائیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک لسی کا گھونٹ پلا دے تو اس روزے کے برابر ثواب، یہ حضور ﷺ کی حدیث ہے، ایک لسی کا گھونٹ پلا دے، آسانی فرما دی، یا کھجور کا ایک دانہ دے کر افطاری کراؤ گے تو جتنا ثواب روزہ رکھنے والے کو ملے گا، اتنا ہی ثواب تمہیں ملے گا، رحمت کتنی ہے؟

رمضان کے تین عشرے

حضور ﷺ فرماتے ہیں، لوگو، رمضان کے مہینہ کے تین حصے ہیں، پہلا عشرہ رحمت کا عشرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کو عام کر رہے ہیں اور دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے اور تیسرا عشرہ نجات کا ہے، نجات ہی نجات ہے۔ اس مہینے میں شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں، اس میں شیاطین کو زنجیریں لگا دی جاتی ہیں۔

جنت کے دروازے گناہگار امت کیلئے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دوازے بند کر دیئے جاتے ہیں، یہ میرے نبی کا خطبہ ہے جو آپ ﷺ نے شعبان کے آخر میں صحابہ کرامؓ کو دیا۔ تو اس مہینے میں مجھے اور آپ کو کیا کرنا ہے؟ چپ کر جانا ہے، خاموشی اختیار کرنی ہے، یا اس کیلئے ہم نے کوئی تیاری کرنی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان)

رمضان کے دو اعمال

رمضان المبارک میں دو چیزیں ہیں، ایک ہے روزہ رکھنا اور ایک ہے تراویح

Maktaba Tul Ishaat.com

پڑھنی، کئی لوگ ایسے ہیں کہ جو روزہ رکھتے ہیں اور تراویح نہیں پڑھتے، کئی ہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتے، روزہ رکھتے ہیں، یہ بڑی بری بات ہے، یہ بھی کوئی بات ہے کہ ایک آدمی کو میں کہوں کہ یہ ایک بوری ہے تو یہاں بیچے گا تو دس روپے نفع ہوگا، اگر یہی بوری فیصل آباد بیچے گا تو بیس روپے نفع ہوگا، تو وہ بوری اٹھا کر فیصل آباد لے جائے گا، بس پر رکھے گا اور خرچہ برداشت کرے گا، دس روپے کے بدلہ میں سارا درد لگائے گا مجھے دس روپے نفع زیادہ مل جائے گا۔

ثواب ستر گنا بڑھ گیا

تو حضور ﷺ نے فرماتے ہیں کہ رمضان سے پہلے تو نفل پڑھے گا، تو ایک نفل کا ثواب، رمضان میں نفل پڑھے گا تو ستر کا ثواب، رمضان سے پہلے ایک روزہ رکھے گا تو ایک کا ثواب، لیکن رمضان کے ایک روزے کا ثواب ستر کے برابر نہیں، حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کا روزہ رکھنا اتنا بڑا ثواب رکھتا ہے کہ ساری زندگی روزے رکھو تو رمضان کے ایک روزے کا ثواب نہیں مل سکتا، کتنی بڑی برکت ہے اور ہم لوگ غفلت میں پڑے ہیں، روزے کا کوئی پتہ نہیں، رمضان کا کوئی پتہ نہیں، تراویح کا کوئی پتہ نہیں، کوئی احساس نہیں۔

میں بیمار ہوں، جب دوکان پر بیٹھا ہے تو اس وقت بیماری یاد نہیں آتی، پیسے کماتا ہے تو بیماری یاد نہیں آتی، بازار میں پھرتا ہے تو بیماری یاد نہیں آتی، روزے کی بات آئے تو کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ مجھے شوگر ہے، تجھے شوگر ہوگئی ہے، تجھے پیسے بٹورنے کیلئے شوگر نہیں ہے، تجھے سونا چاندی جمع کرنے کیلئے شوگر کوئی نہیں، تجھے پیسے لوٹنے کیلئے شوگر کوئی نہیں، بازار میں پھرنے کیلئے شوگر کوئی نہیں اور تم سے کوئی کہے کہ تم اتنا منافع لے لو، تم نے میرے پاس آنا ہے، دھوپ میں چل کر گاؤں میں تو جائے گا منافع کیلئے، اس وقت شوگر نہیں ہوتی، لیکن روزے کے وقت تجھے شوگر آئی ہے، کچھ خیال تو کر، اللہ تعالیٰ سے ڈر۔

ابن فیصل کی افطاری

حضور ﷺ نے فرمایا، یہ رحمت کا مہینہ ہے اور اس مہینے میں خیرات کا ثواب برا

Maktaba Tul Ishaat.com

ملتا ہے، سخاوت کا ثواب بڑا ملتا ہے۔ میں کئی سال پہلے مدینہ منورہ گیا تو میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شہزادہ ہے شاہ فیصل کا لڑکا، امیر عبداللہ فیصل، اب تو بوڑھا ہو گیا ہے، اس کے دستر خوان پر بیٹھا، رمضان کا مہینہ ہے، تو جب افطاری کا وقت آیا، تو اس کا جو دستر خوان تھا، اس پر تقریباً دو تین سو آدمی تھے۔ دستر خوان پر بیٹھے افطاری کیلئے اس نے کسی چیز کا انتظام نہیں کیا۔ زمزم کا پانی اور ایک ایک کھجور دی۔

میں نے سمجھا کہ یہ شہزادہ تو بڑا کنجوس ہے، لیکن ہم جس وقت نماز پڑھ کر واپس آئے تو سارا دستر خوان کھانے سے بھرا ہوا تھا، میں کھانے کے بعد اس کے قریب ہوا، میں نے اس سے کہا کہ میں اس کام سے آیا ہوں، کام کیا تھا کہ شاہ فیصل پر میں کتاب لکھ رہا تھا، اس کیلئے مجھے کچھ معلومات چاہئے تھی اور بعد میں وہ کتاب چھپی چھ سو صفحات کی کتاب ہے، تو ان دنوں میں وہ کتاب لکھ رہا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ کتاب کا کام ہے۔

ابن فیصل اور رمضان کا معمول

تو اس شہزادے نے ایک بڑی عجیب بات کہی، اس نے کہا کہ میں رمضان المبارک میں کسی اور بات کا جواب نہیں دیتا، رمضان میں بات صرف رمضان کی کرو، روزے کی بات کریں، تراویح کی بات کریں، اور اس کے بعد میں نے صبح کو دیکھا کہ لوگ چار پانچ بوریاں ریالوں کی لائے، باہر قطار لگی ہوئی ہے اور ہر ہر آدمی کو دس دس پانچ پانچ نوٹ مل رہے ہیں، روپے مل رہے ہیں اور رات کو تراویح میں اس طرح اور افطاری میں اس طرح اور سحری میں اس طرح اور سارا دن پیسے لٹا رہے ہیں۔

وہ کہنے لگا کہ رمضان المبارک میں سعودی جو ہیں، سعودی عرب کا رہنے والا بدو باشندہ وہ حج کرنے کم جاتا ہے، لیکن رمضان المبارک میں خانہ کعبہ ضرور جاتا ہے۔

ایک عربی کا معمول

میں جدہ سے ایک گاڑی میں بیٹھا بس تھی ائیر کنڈیشنڈ، تو میرے ساتھ ایک آدمی سعودی تھا، میں نے اس سے عربی میں کہا کہ تم کہاں سے ہو، اس نے کہا کہ میں ریاض سے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں۔ ریاض مکہ سے تقریباً بارہ تیرہ سو کلومیٹر ہے، بہت دور ہے تو کہنے لگا کہ میں وہاں سے آیا ہوں، تو میں نے کہا کہ یہ تو بڑا سامان ہے، کیا ہے؟ کہنے لگا کہ میں وہاں بہت بڑا کاروباری آدمی ہوں، میری دکان ہے، بہت بڑی دکان ہے اور روزانہ ایک لاکھ پاکستانی میں سیل کرتا ہوں، لیکن رمضان المبارک میں میں نے کبھی دکان نہیں کھولی۔

رمضان کی یکم کو میں خانہ کعبہ آجاتا ہوں اور عید پڑھ کر میں اپنے گھر جاتا ہوں، ایک لاکھ روپیہ میں روزانہ سیل کرتا ہوں، لیکن رمضان میں میں کہتا ہوں کہ فروخت کو چھوڑو، اللہ کو یاد کرو، اللہ کو راضی کرو۔

کہتا ہے کہ خانہ کعبہ کے اردگرد جتنے بھی رمضان گزرتے ہیں، ان میں کوئی شہزادہ ہوتا ہے، کوئی عالم ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ سارا سال جو مرضی کرو، لیکن رمضان میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرلو، بس یہ مہینہ ہے۔

گیارہ مہینے کاٹنے کے ایک بونے کا

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی وہ بات مجھے بڑی پسند آئی، انہوں نے لکھا کہ رمضان کا مہینہ یہ بونے کا مہینہ ہے اور گیارہ مہینے کاٹنے کے مہینے ہیں، رمضان میں عبادت زیادہ کرو گے، تو گیارہ مہینے میں زیادہ عبادت کی توفیق ملے گی۔ رمضان میں عبادت نہیں کرو گے تو سارا سال عبادت کی توفیق نہیں ملے گی، رمضان میں جتنی نیکی کرو گے، اللہ اتنی سارا سال نیکی کا موقع عطا کرے گا۔

اور ہمارے ہاں نہ روزے کا پتہ، نہ تراویح کا پتہ، اور ہوں میں مسلمان، ماشاء اللہ نبی ﷺ کے امتی ہیں، پیغمبر ﷺ کے ماننے والے ہیں، عاشق رسول ہیں، نبی ﷺ سے محبت ہے، محبت سنبھالی نہیں جاتی، پیغمبر ﷺ نے روزہ رکھا، ہم نے نہیں رکھا، نبی ﷺ نے تراویح پڑھی، ہم نے نہیں پڑھی۔

صوم کا معنی

الصوم روزے کا کیا معنی ہے؟ روزے کا معنی سمجھیں، صوم عربی کا لفظ ہے، ص، و!

Maktaba Tul Ishaat.com

ورم، یہ لفظ ہیں۔ صوم اور صوم کس کو کہتے ہیں، صوم عربی زبان میں کہتے ہیں، صوم کا معنی ہے، رکنا یا روکنا اور جب آدمی کہتا ہے کہ تو نے روزہ رکھا، اس کا مطلب ہے کہ تو رک گیا ہے، کس چیز سے؟ کھانے سے، پینے سے، جمع سے، اس کو مباشرت بھی کہتے ہیں، میاں بیوی کے جو تعلقات ہوتے ہیں جماع، اس سے رکنے کو صوم کہتے ہیں، ان تین چیزوں سے رکنا، منہ کو کھانے سے روکنا اور پینے سے روکنا اور اپنے آپ کو جماع سے روکنا، اس کا معنی ہے روزہ۔

روزے کی فلاسفی

اب یہ تو ہو گیا منہ کا روزہ، لیکن حدیث میں آتا ہے کہ روزہ ہر چیز کا ہوگا، روزہ ہاتھ کا بھی ہوتا ہے، روزہ پاؤں کا بھی ہوتا ہے اور روزہ آنکھوں کا بھی ہوتا ہے، روزہ کانوں کا بھی ہوتا ہے، روزے کی فلاسفی کیا ہے؟

روزے کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنی ہر چیز کو روک دے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا، تو آنکھوں کو غیر محرم عورتوں کو دیکھنے سے روکے، زبان کو چغلی سے روکے، کانوں کو گانے بجانے اور غلط باتوں سے روکے، پاؤں کو برائی کی طرف جانے سے روکے، ہاتھوں کو بری چیز پکڑنے سے روکے، منہ کو کھانے پینے سے روکے، شرم گاہ کو جماع سے روکے۔

اب دیکھو کہ ان ساری چیزوں کو جو آدمی روک دیتا ہے، ہاتھ کا روزہ، پاؤں کا روزہ، آنکھوں کا روزہ، جب ساری چیزیں رک جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو نے میرے لئے ہر چیز کو روکا، اب میں نے تیرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا فرمایا **یایھا الذین امنو اکتب علیکم الصیام** اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے، کیسے؟ فرمایا **کما کتب علی الذین من قبلکم** جس طرح تم سے پہلے امتوں پر روزے فرض کئے گئے۔ اسی طرح امت محمدیہ پر بھی روزے فرض کر دیئے گئے۔

روزہ کوئی مشکل چیز نہیں، ناشتے کے وقت تو روٹی کھاتا ہے اور پھر شام کو روٹی کھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ناشتے سے ذرا پہلے، یعنی نماز سے پہلے کھانا کھا لیا کر اور ادھر مغرب کے بعد کی بجائے غروب آفتاب کے وقت کھانا کھا لیا کر، اور اتنے درمیانی وقت

میں تو اپنے آپ کو پینے سے روک لیا کر، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بہت بڑا انعام عطا فرمائے گا۔

روزہ علاج ہے بیماریوں کا

ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ بہت ساری ایسی بیماری ہیں کہ جن کا علاج ہی روزہ ہے، دل کی صفائی کر، روزہ رکھ، روزہ رکھنا انسان کی صحت کیلئے بھی مفید ہے اور روزہ رکھنا نفسانی خواہشات کیلئے بھی مفید ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا، کہنے لگا کہ مجھے شہوت آتی ہے، مجھے برے خیالات بہت آتے ہیں تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو روزہ رکھا کر۔ وہ روزہ رکھتا رہا، اس کی دل کی ساری برائی ختم ہوگئی۔ جس وقت آپ کا پیٹ کچھ وقت کیلئے خالی رہے گا آپ کو بھوکوں کا احساس ہوگا کہ بھوکے کس طرح رہتے ہیں، پیاسوں کا احساس ہوگا، اسلام میں روزہ کے ذریعہ سے تکلیف پہنچانا مقصود نہیں ہے، بلکہ اسلام مشقت سکھاتا ہے، اسلام تکلیف اٹھانے میں صبر سکھاتا ہے، اسلام کہتا ہے کہ اگر تو بہت زیادہ امیر ہے تو تجھے غریب کا احساس ہونا چاہئے اور اگر تو پہلے سے غریب ہے تو پھر تجھے کفایت شعاری ملے گی اور پھر تجھے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا موقع ملے گا۔ جب بھوکا رہ کر تو خدا کو یاد کرتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے، ویسے ہی کوئی چیز کسی کو دے دے، خیرات کر دے، عطیہ کر دے تو یہ ثواب ہے۔

سنت پر عمل کرنا ثواب اور حصول جنت

بلکہ اسلام تو ایسا مذہب ہے کہ جس میں اپنے بچوں کو کھلانے کا بھی ثواب ہے، غیر کسی کو دینا کہ آپ خیرات کریں، آگے خیرات کریں، زکوٰۃ ادا کریں، یہ ثواب ہے ہی، یہ تو ثواب کی باتیں ہیں، لیکن یہ بھی ثواب ہے کہ آپ اپنی اولاد کی تربیت کریں، اولاد کو کھلائیں، اسلام تو ایسا مذہب ہے کہ جس میں پیشاب کرنا اور قضائے حاجت سے فارغ ہونا بھی ثواب ہے، اگر ہم قضائے حاجت سے فارغ حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضور ﷺ کا حکم ہے کہ دائیں پاؤں سے اندر جاؤ، بائیں پاؤں سے باہر نکلو، جانے سے پہلے یہ دُعا پڑھو اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو رہے ہیں، آپ کی انسانی اور بشری ضرورت ہے تو بشری ضرورت کو پورا نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا، نبی ﷺ بھی راضی ہوگا، کام اپنا کر رہے ہیں اور خدا کو راضی کر رہے ہیں۔

روزے کا مقصد

یا یھا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم اے ایمان والو، رمضان کے روزے تم پر فرض کر دیئے گئے، صرف تم پر یہ روزے فرض نہیں کیے گئے، بلکہ پہلی تمام امتوں پر روزے فرض کیے گئے۔

اے اللہ! یہ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ فرمایا لعلکم تتقون تا کہ تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے، روزہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے لئے، اللہ تعالیٰ کے ڈر کیلئے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے رکھا جاتا ہے، روزہ رکھنا نہ کوئی نمائش ہوتی ہے، نہ کوئی عیش ہوتی ہے، نہ کوئی مجبوری ہوتی ہے کہ جس کو پورا کرنے کیلئے آدمی یہ سمجھتا ہے کہ چلو میں روزہ رکھو۔

یہ ہے خوف خدا

میرے دوست! خدا نے فرمایا کہ روزہ رکھ کر تجھے بھوکے کا احساس ہوگا، تجھے پیاسے کا احساس ہوگا، تیرے دل میں نور پیدا ہوگا، تیری صحت درست ہوگی، تو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بن جائے گا، تو غسل خانے میں داخل ہو گیا، وہاں تجھے دیکھنے والا کوئی نہیں، ٹھنڈے پانی کا فوارہ موجود ہے، ٹھنڈے پانی کی ٹونٹی موجود ہے، لیکن اس وقت تجھے کوئی بھی دیکھنے والا نہیں، پیاس اور دھوپ سے نڈھال ہو کر غسل خانے میں آتا ہے اور ایسے موقع پر کہ کسی کے نہ دیکھنے کے باوجود تو نہیں پیتا ہے، کیوں؟

قرآن کہتا ہے **یا یھا الذین امنو کتب علیکم الصیام** اے ایمان والو تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے، لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف اور اللہ تعالیٰ کے ڈر کا پتہ تو

Maktaba Tul Ishaat.com

اس وقت چلتا ہے کہ سارا دن آدمی دھوپ میں پھرتا ہے، بازار میں پھرتا ہے، دوپہر کا وقت آتا ہے، غسل خانے میں داخل ہو جاتا ہے، کوئی دیکھنے والا پاس نہیں اور وہاں جس وقت یہ غسل کرتا ہے، اس کا دل تو کہتا ہے کہ میں پانی کا ایک گھونٹ پیوں، اس کے باوجود اس کے دل میں آتا ہے کہ میرا خدا دیکھ رہا ہے، جس وقت اس کے دل میں یہ بات آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی یہ ادا اتنی پسند ہے کہ میں عرش پر اس سے راضی ہو جاتا ہوں، اپنے پیٹ کیلئے اس نے مجھے یاد رکھا کہ ٹھنڈا پانی اس نے چھوڑ دیا۔

مسئلے کی بات

کئی آدمی غلطی سے پی لیتے ہیں، غلطی سے ہو جائے تو اور بات ہے، اندر داخل ہوئے اور غلطی سے پی لیا، بعد میں سوچا کہ پتہ نہیں اللہ کو پتہ چلا کہ نہیں، یہ خیال کرنا یہ کفر ہے، وہ خدا کہ جو تیری ہر ادا سے واقف ہے، تیری نیت سے واقف ہے اس خدا کو تیرے غسل خانے میں داخلے کا نہیں پتہ؟

اور اسلام انسانیت کی کس طرح مدد کرتا ہے، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی اور بہت پیاس بھی، کمزور تھا، وہ پانی پینے لگا تو میں نے اس کو کہا کہ تیرا روزہ نہیں، اس نے کہا کہ مجھے یاد نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اس کو روکنا نہیں چاہئے، اگر وہ بھول کر پی لیتا تو اس کا روزہ ٹوٹتا نہیں تھا، اس کا کمزور ہونا تو اس کی کمزوری دور ہو جاتی، دیکھو کتنی بڑی غنیمت ہے، لیکن بات نیت کی ہے، یہ نہیں ہے کہ تم گھر والوں سے کہو کہ میں روزہ توڑ رہا ہوں، مجھے کوئی نہ روکے، آپ گھر میں داخل ہوں تو کسی کو پتہ نہ چلے، یہ تو اتفاقی بات ہے بھول کر ایک آدمی روزہ توڑ لیتا ہے، یا بھول کر پانی پی لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بخاری و مسلم)

اور بعض آدمی کلی کرتے کرتے، او ہو مولوی صاحب یہ کلی کرتے کرتے غلطی سے اندر پانی چلا گیا، جان بوجھ کر پتہ تو تھا کہ روزہ ہے۔ تو روزہ عظمت کی بات ہے، اس کی تیاری کرو، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے شعبان میں خطبہ دیا کہ لوگو تیار ہو جاؤ، رحمت کا مہینہ تم پر آ رہا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو حفظ قرآن کی دولت ملی

میرے بھائیو! آؤ اکابرین کی بات بتاؤں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مکتبہ فکر سے وابستہ کیا ہے کہ جس میں ایسے بزرگ گزرے ہیں کہ دوران قید انگریز، شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ میں حافظ چاہتا ہوں تراویح کیلئے ، تو مولانا حسین احمد مدنیؒ قرآن کے حافظ نہیں تھے۔ عالم تھے، انہوں نے کہا کہ میں قرآن یاد کرتا ہوں، آپ دُعا کریں وہ روزانہ ایک پارہ حفظ کرتے تھے۔ رات کو تراویح میں سناتے تھی، ایک مہینے میں قرآن حفظ کیا ہے مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک مہینے میں قرآن حفظ کیا ہے، کتنا اونچا مقام ہے ایک مہینے میں قرآن حفظ ہو رہا ہے، پورا سمندر سینے میں جا رہا ہے، رمضان کا مہینہ ویسے ہی رحمتوں کا مہینہ ہے، اس مہینے میں ہر انسان کو چاہئے کہ وہ خدا سے مانگے۔

حدیث منبر

حضور ﷺ کی ایک حدیث ہے، حضرت ابو ہریرہؓ اس کے راوی ہیں۔ حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت مسجد میں موجود ہے، جمعے کا وقت آچکا ہے، خطبے کا وقت آچکا ہے، حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے، آپ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا۔ فرمایا آمین، دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا آمین، تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا آمین!

حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، نماز جمعہ کے بعد صحابہ جمع ہو گئے، فرمایا یا رسول اللہ ﷺ! آج مسجد میں تمام صحابہ کرامؓ نے یہ منظر دیکھا کہ آپ نے تینوں سیڑھیوں پر قدم رکھ کر فرمایا آمین! اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ماجرہ ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا، جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور جبرائیل امین علیہ السلام نے آکر فرمایا، اے اللہ! کے رسول اس آدمی کو اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کرے کہ جس نے اپنی زندگی میں اپنے والدین کو پایا

اور والدین کی خدمت کر کے اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کرلیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا آمین!

اور جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جرائیل امین علیہ السلام نے دعا کی اے اللہ کے نبی ﷺ جو آپ کا نام محمد ﷺ سنتا ہے اور پھر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتا۔ اس کو اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کہا۔ آمین!

جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جرائیل امین علیہ السلام نے کہا کہ وہ آدمی جو رمضان کا مہینہ پاتا ہے اور خدا کے سامنے رو کر، خدا کے سامنے معافی مانگ کر اس رحمتوں کے مہینے میں، خدا کی رحمت کے دروازے سے حصہ وصول کر کے جنت نہیں لے لیتا۔ اس پر لعنت برستی رہے، وہ تباہ و برباد ہو جائے، حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا، آمین! (ترمذی شریف)

میرے دوستو!

جس دعا پر پیغمبر ﷺ آمین کہے اور بدعا جرائیل امین کرے اور مسجد نبوی میں بدعاء کرے، بتاؤ اس بدعاء کی قبولیت میں کیا شک ہے کہ جو آدمی ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے، اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے رب کو راضی نہ کرلے، حضور ﷺ نے اس پر بھی لعنت فرمائی اور جس نے نبی ﷺ کا نام سن کر درود نہیں پڑھا، اس پر بھی اللہ تعالیٰ لعنت ہے۔

رحمت کا سیزن

میرے دوست! بدعاء جرائیل کرے اور آمین پیغمبر ﷺ کہے۔ اس بدعاء کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، جتنا مرضی تیرا کاروبار ہے، تو کاروبار کرتا ہے، دکان کرتا ہے، ملازمت کرتا ہے، آفیسر ہے، چوہدری ہے، لیکن یاد رکھ رحمت کا مہینہ آج تیرے دروازے پر آچکا ہے، ایک دو دن میں رحمت کا دروازہ کھل رہا ہے، اک دو دن میں شیاطین قید کر دیئے جائیں گے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے، رحمت کو عام کر دیا جائے گا، ساری دنیا کی چیزوں کو چھوڑ دے۔ رمضان کا مہینہ دوبارہ میسر آئے گا کہ نہیں، پتہ نہیں زندگی باقی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگی کہ نہیں، ایکسیڈنٹ میں دنیا مرجاتی ہے، بیماریوں میں لوگ مرجاتے ہیں، پتہ نہیں یہ مہینہ دوبارہ زندگی میں آتا ہے کہ نہیں، دکان بن جائے گی، کاروبار بن جائے گا، پیسہ بن جائے گا، دنیا کی دولت بن جائے گی۔

لیکن جس نے قبر میں کام دینا ہے، حشر میں جس دولت نے کام دینا ہے وہ دولت تو تجھے نہیں مل سکتی، سب کچھ چھوڑ دے، کاروبار میں تبدیلی پیدا کرو، جو آدمی دکان پر دس گھنٹے دیتا تھا، رمضان میں کم از کم اللہ تعالیٰ کی عبادت پر چار گھنٹے صرف کرے، چھ سات گھنٹے تبدیلی ضرور آنی چاہئے، اگر تبدیلی نہیں آئے گی تو کیا فائدہ ہے رمضان کا، پھر تو وہ لعنت اور پھٹکار والی بات ہے، کہ رمضان میں خدا کو یاد کر کے راضی نہیں کرتا، اگر مسجد میں آپ پانچ دفعہ آتے ہیں تو آپ کو سات مرتبہ آنا چاہئے، تہجد میں بھی آنا چاہئے، تراویح میں بھی آنا چاہئے، اس کے علاوہ بھی تلاوت کیلئے آنا چاہئے۔

اگر آپ صرف جمعہ میں آتے ہیں، تو اب آپ کو پانچ نمازوں میں بھی آنا چاہئے، آج عہد کرو کہ ہم نے اس رمضان میں قرآن کی تلاوت بھی کرنی ہے، تراویح بھی نہیں چھوڑنی، جماعت کی نماز بھی نہیں چھوڑنی، روزہ بھی نہیں چھوڑنا، سب عہد کریں، رحمت کا مہینہ آرہا ہے، اپنے پروگرام میں تبدیلی پیدا کریں۔

اور اللہ تعالیٰ کسی کی دعا رائیگاں نہیں جانے دیتے، رمضان میں ہر چیز مانگو، جو دُعائیں تمہاری اٹکی ہوئی ہیں وہ ضرور مانگو، دُعا مانگو تو سہی، اللہ تعالیٰ کے آگے روؤ اور گڑ گڑاؤ تو سہی، گناہوں کی معافی تو مانگو، اولاد کو مسجد میں لاؤ، اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین پر لگاؤ، اولاد کو قرآن پڑھنے پر لگاؤ، بہت بڑا اجر ہے، ثواب ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دُعا سنتا ہے، ہر وقت سنتا ہے۔

قبولیت دُعا کا واقعہ

میرے دوستو! حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ یاد آیا۔ قبولیت دُعا اللہ تعالیٰ

Maktaba Tul Ishaat.com

کی پکارکا، قارون خزانے کا وزیر تھا، فرعون کا وزیر قارون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رشتہ میں چچازاد بھائی تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ غریب لوگوں پر پیسہ خرچ کیا کرو، زکوٰۃ دو، نماز پڑھو، اس دور میں تین نمازیں فرض تھیں، زکوٰۃ بھی فرض تھی، تو قارون لوگوں سے یہ کہتا تھا کہ دیکھو پہلے کہتے تھے پڑھو، اب ہم سے زکوٰۃ بھی مانگتا ہے اور زکوٰۃ لیکر اس نے پتہ نہیں کھا جانی ہے یہ جو لفظ ہیں، یہ نہیں حدیث میں، تو اس نے کہا کہ پتہ نہیں یہ ہم سے کس لئے زکوٰۃ مانگتا ہے کہ اس کو کھانے کا۔

تو قارون کے باشندوں نے کہا کہ کوئی ایسا کام ضرور کرو جس سے نعوذ باللہ موسیٰ علیہ السلام کی بدنامی ہو اور آئندہ موسیٰ علیہ السلام لوگوں کے سامنے بات نہ کر سکے۔ یہ جو کہتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا، کوئی ایسا چکر تو چلاؤ جس سے اس کو اس معاشرے میں بدنام کیا جائے، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بدنام کرنے کیلئے قارون نے ایک نیا ہتھکنڈہ استعمال کیا۔ ایک فاحشہ لڑکی سے کہا کہ تم موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگاؤ کہ اس موسیٰ نے میرے ساتھ زنا کیا ہے؟ نعوذ باللہ اس لڑکی سے کہا ہم تمہیں اتنا انعام دیں گے۔ اس دور میں بہت ساری رقم انعام کی مقرر کر لی، عورت کہنے لگی کہ ٹھیک ہے اس سے کہا کہ بھرے مجمع میں تجھے اعلان کرنا ہے، عورت نے کہا کہ مجھے تو پیسہ چاہئے میرا تو پیشہ ہے، میں تو اس طرح کروں گی، تو قارون نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم ساری قوم آپکی دعوت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں، آج حویلی میں، ہمارے گاؤں میں، ہمارے علاقے میں ہم دنیا کو جمع کرتے ہیں، آپ وہاں نصیحت کریں اور پیغام پہنچائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو گئے، سینکڑوں، ہزاروں کا مجمع ہے، اس مجمع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تقریر فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں، حاجت روا نہیں، نیکی کرو، نماز پڑھو، روزہ رکھو، حج کرو، زکوٰۃ ادا کرو، برائی نہ کرو، بے ایمانی نہ کرو،

جھوٹ نہ بولو، زنا نہ کرو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شراب پیئے گا اس کو اسی کوڑے کی سزا ہے، جو زنا کرے گا اس کو اسی کوڑوں کی سزا ہے، جب یہ کہا کہ اسی کوڑوں کی سزا، تو ایک آدمی مجمع سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا، اس نے کہا کہ زنا کی سزا کتنی ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی کوڑے، تو اس نے کہا کہ آپ اگر زناء کریں تو آپ نے فرمایا کہ میری بھی اسی کوڑے سزا۔

تو اس نے کہا کہ آپ نے تو زنا کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں، اس نے کہا کہ بالکل کیا ہے، ہمارے پاس گواہ موجود ہے اور جس سے زنا کیا ہے وہ عورت موجود ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ لاؤ، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اس عورت کو لایا گیا، سینکڑوں آدمیوں کا اجتماع، مجمع لگا ہوا ہے، اللہ کا پیغمبر علیہ السلام کھڑا ہے اور انہوں نے عورت کو کھڑا کیا اور اس عورت کو کھڑا کر کے کہا کہ بتا اس موسیٰ علیہ السلام نے تجھ سے زنا کیا یا نہیں کیا، عورت کھڑی ہو گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے عورت تجھے اس خدا کی قسم ہے جسنے تجھے پیدا کیا ہے، سچی بات بتا، تھی وہ کافرہ عورت، لیکن جب اس کو خدا کی قسم دی گئی تو کہنے لگی کہ اے موسیٰ قسم کے بغیر پوچھتے تو میں وہی کہتی، جو انہوں نے کہا ہے، لیکن آپ نے قسم دے دی ہے، اب سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے مجھے اتنے پیسوں کا لالچ دیا ہے اور کہا ہے کہ تو کہہ دے کہ موسیٰ علیہ السلام نے زنا کیا ہے، میں بھرے مجمع میں کہتی ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام پہلے بھی پاک تھا، موسیٰ علیہ السلام آج بھی پاک ہے۔

بات ختم ہو گئی۔ اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اس قوم نے تیرے ساتھ زیادتی کی ہے، اب تو اس زمین کو حکم دے، اس قوم کے ساتھ جو سلوک تو کرانا چاہتا ہے یہ زمین وہ سلوک کرے گی۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دے دیا اور اختیار اللہ نے دیا۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین اس ساری قوم کو اسی جگہ پر نگل جا، اب دیکھو جب موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا کہ نگل جا تو زمین پھٹنے لگی اور وہ قوم زمین میں دھنسنے لگی، ان کی ایڑھیاں زمین میں دھنس گئیں تو قوم چیخنے لگی اور ان کے ٹخنے اور ان کی پنڈلیاں ان کی ٹانگیں، پیٹ تک جب وہ دھنس گئے۔

تو موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہمیں بچا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے زمین جب تک میرا حکم نہ آئے بچانا نہیں، اے زمین دھنسادے موسیٰ علیہ السلام بڑے غصے والے تھے، جاٹ قوم سے تعلق رکھتے تھے، کتابوں میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے بڑے تھے۔

تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں کوئی معافی نہیں، اب وہ قوم ساری کندھوں تک زمین میں آگئی، تو پھر زمین کھڑی ہوگئی کیا حکم ہے؟ قوم رورہی ہے، سینکڑوں دنیا رورہی ہے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں، ان کیلئے کوئی معافی نہیں، اب زمین پھٹ گئی، ساری قوم زمین میں دھنس گئی اور اوپر سے زمین بند ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے نبوت کی عصمت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی اور ان کو سزا مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قوم اتنی روئی اور تجھے ترس نہیں آیا۔

اے موسیٰ مجھے اپنی کبریائی کی قسم ہے کہ اگر ایک مرتبہ بھی مجھے پکار لیتی تو میں ضرور بچالیتا۔ تو نے نہیں بچایا، تیرے سامنے روئی ہے، چلائی ہے، لیکن اے موسیٰ اس قوم پر تجھے ترس نہیں آیا، تو اس واقعہ نے ہمیں یہ بتایا کہ انسان رحم دل نہیں ہے، رحم دل خدا ہے، خدا اتنا رحم دل ہے کہ اس کو پکارنے کی ضرورت ہے، اس کو بلانے کی ضرورت ہے، اس کے سامنے رونے کی ضرورت ہے، رو کر تو دیکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے

میرے بھائیو! ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمت میں آیا اور آکر کہنے لگا کہ یا رسول

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ ﷺ میرے لئے دُعا کریں کہ میرا کاروبار اچھا ہو جائے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ کاروبار کے اچھا ہونے کی دُعا کوئی اچھی دُعا نہیں ہے تو دُعا یہ کرا کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے، میری قبر اچھی ہو جائے۔

اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ قبر اور آخرت کی دُعا میں بعد میں کراؤں گا، میں بڑا مسکین ہوں، غریب ہوں، اور میرے پاس کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے، آپ میرے لئے دُعا مانگیں تو نبوت والے رحمت کے ہاتھ اٹھے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ اس آدمی کے کاروبار میں برکت کردے۔

اب وہ گھر گیا، دُعا حضور ﷺ نے فرمائی، دُعا قبول ہوگئی، وہ کہتا ہے کہ میرے پاس کچھ بکریاں تھیں، وہ میں نے رکھی ہوئی تھیں، چند دنوں کے بعد ان بکریوں نے بچے دیئے، پھر ان کے بچے ہوئے اور ڈیڑھ دو سال میں میری ساری حویلی بکریوں سے بھر گئی۔

عرب میں رواج ہوتا تھا کہ جس کے بکریاں اور ریوڑ ہوتا تھا وہی امیر شمار ہوتا تھا، آج کل تو امیر وہ ہوتا ہے جس کے پلاٹ زیادہ ہوں، کاروبار ہو، کارخانے ہوں، جس کا بینک بیلنس ہو، اور جس کا کاروبار چمکا ہوا ہو۔

تو عرب میں رواج یہ تھا کہ اس آدمی کو امیر سمجھتے تھے جس کی بکریاں زیادہ ہوں، بھیڑ زیادہ ہوں، بڑا کاروبار ہے تو ایک دو سال میں اتنی بکریاں ہوگئیں کہ حضور ﷺ کو پتہ چلا کہ اسکے پاس اتنی بکریاں ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ جاؤ ثعلبہ سے جو صدقہ بنتا ہے وہ لے آؤ، بکریوں کا صدقہ نکالے، حضور ﷺ کا قاصد ثعلبہ کے پاس گیا، تو ثعلبہ درمیان میں بیٹھا ہے، اردگرد بکریاں ہیں، اونٹ ہیں، اور کاروباری لوگ کھڑے ہیں کسی سے بکریاں لے رہا ہے کسی کو دے رہا ہے، حضور ﷺ کا قاصد گیا۔ جا کر کہنے لگا ثعلبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ بکریوں کا صدقہ دو، اس نے کہا کہ ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے تم کل کو آنا، جب دوسرے دن گئے تو کہنے لگا کہ وقت آج بھی نہیں ہے، تیسرے دن صحابی گئے تو کہنے لگا کہ ابھی وقت نہیں ہے، حضور ﷺ کو میرا

پیغام دو کہ جب میرے پاس وقت ہوگا تو میں خود صدقہ نکالوں گا۔

جس وقت حضور علیہ السلام کو تیسری مرتبہ صحابی نے آکر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرنے کیلئے صدقہ دینے کیلئے، میرے پاس وقت کوئی نہیں، تو حضور علیہ السلام نے اس بھری مجلس میں فرمایا یا ویح ثعلبہ، یا ویح ثعلبہ، یا ویح ثعلبہ فرمایا ثعلبہ پر افسوس ہے، ثعلبہ پر افسوس ہے، ثعلبہ پر افسوس ہے۔

حضور علیہ السلام کی یہ بددعا ثعلبہ کو پہنچی، ثعلبہ روتا ہوا حضور علیہ السلام کے پاس آیا، کہنے لگا یا رسول اللہ علیہ السلام مجھے معاف کر دیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے قاصد کو تو نے واپس کیا ہے یہ قابل معافی جرم نہیں ہے، مجھ سے دعا کراتا تھا اور میں نے کہا کہ صرف دنیا کی دعا نہ کرا تو نے کہا کہ میں دنیا کی دُعا کراتا ہوں، اب اللہ تعالیٰ کا فرض تیرے اوپر پڑا ہے اور تو کہتا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں، اتنی بات کہی، تو ثعلبہ کہتا ہے کہ میں پھر آؤں، یہ کہا اور چلا گیا، دوسرے دن نہیں، تیسرے دن نہیں آیا، اگر دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ آجاتا، معافی مل جاتی لیکن وہ تیسری مرتبہ نہ آیا۔

جس کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لیا

چند دنوں کے بعد حضور علیہ السلام دنیا سے رخصت ہو گئے، حضور علیہ السلام کا جنازہ اٹھا، صدیق اکبرؓ کا دور خلافت آیا اور وہ ثعلبہ مکے مدینے کا سب سے امیر آدمی بن چکا تھا، تو ثعلبہ ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں ان کے دربار میں آیا اور آکر کہتا ہے امیر المومنین یہ صدقہ ہے، اس میں اتنے سو بکریاں ہیں، اتنے ہزار بھیریں ہیں، تو صدیقؓ نے فرمایا جس آدمی کا صدقہ رسول اللہ علیہ السلام نے واپس کر دیا ہو، ابوبکرؓ وہ نہیں لے سکتا۔

حضرت عمر فاروقؓ کا دور آیا، ثعلبہ فاروق اعظمؓ کے دس سالہ دور میں ہر سال عمرؓ کے دربار میں آتا رہا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس کا صدقہ کو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام اور ابوبکرؓ نے رد کر دیا ہو، عمرؓ وہ نہیں لے سکتا، فاروق اعظمؓ کے دور کے آخری سال میں ثعلبہ

Maktaba Tul Ishaat.com

جنگل میں روتا رہا، ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر دنیا سے چلا گیا، لیکن اس کا صدقہ وصول نہیں ہوا۔ جب مرا تو اس کی شکل تبدیل ہوگئی، لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا قرض تھا اس کو ادا نہ کرنے کے جرم میں، اللہ تعالیٰ بھی ناراج ہوا، آمنہ کا لعل بھی ناراض ہوا، صدیقؓ بھی ناراض ہوا، عمرؓ بھی ناراض ہوا۔

(معارف القرآن جلد ۴، صفحہ ۴۲۵، اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۴)

فریضہ زکوٰۃ

میرے دوستو! یہ کتنا بڑا قرض ہے اس مجمع میں کتنے لوگ ہیں کہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ اپنے مال کی نکالی، آپ کو احساس ہوا، کہ ہم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں، حضور ﷺ کی تین حدیثیں سناتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ، اپنے پیسے میں استعمال کرتا ہے، اس کا تمام مال حرام مال بن جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا، زکوٰۃ ادا کرو، یہ زکوٰۃ تمہیں آفات سے محفوظ کرے گی اور ایک حدیث میں فرمایا کہ قیامت کے دن یہ زکوٰۃ کا مال جو اس نے جمع کر رکھا ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں زکوٰۃ نہ دی ہوگی، یہ سارا مال، ایک اژدھا سانپ بن کر اس کے سینے پر بیٹھ جائے گا اور اس کو ڈنگمار کر کہے گا انا کنزک انا مالک میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا مال ہوں۔

اور قرآن کی اس آیت پر غور کرو، قرآن کہتا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ وہ لوگ جنہوں نے سونے اور چاندی کو تہہ بہ تہہ کر کے رکھ لیا و لا ینفقونھا فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں انہوں نے زکوٰۃ نہیں نکالی، اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات نہیں کی۔

قرآن کہتا ہے فبشرھم بعذاب الیم ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو، اور ان کو یہ کہہ دو یوم یحمی علیھا فی نار جھنم قیامت کا دن ہوگا اور ان کے

ماتھے پر مال لگا کر اس ماتھے پر ان کو داغا جائے گا فتکوی بھا جباھھم ان کی پیشانیوں کو داغا جائے گا و جنوبھم ان کی کمروں کو داغا جائے گا و ظھورھم اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا۔

فرمایا ھذا ما کنزتم لا نفسکم آواز آئے گی یہی ہے تمہارا خزانہ فذوقوا ما کنتم تکنزون یہ وہ خزانہ ہے، اس کا مزہ چکھو، پیسہ تو خدا نے دیا تھا، عقل تو خدا نے دی تھی، موقع تو خدا نے دیا تھا، کاروبار تو خدا نے دیا تھا، صحت تو خدا نے دی تھی، اگر تجھے خدا صحت نہ دیتا، کاروبار کیسے کرتا، اگر تجھے خدا جوانی نہ دیتا تو کاروبار کیسے کرتا، اگر تیرے کاروبار میں برکت نہ ہوتی، تو پیسے کو کیسے حاصل کرتا، اگر تجھے خدا پیسہ نہ دیتا تو کوٹھیاں کیسے بناتا، مال کیسے بناتا، دولت کیسے اکٹھی کرتا، عیش کیسے کرتا۔

آج ایک سال کے بعد اسی خدا کا حکم ہے کہ اس مال سے اڑھائی فیصد پیسے میرے راستے میں دے دے، میرے غریبوں کو دے دے، میرے یتیموں کو دے دے، میرے مدرسے کے طالب علموں کو دے دے، میرے محلے کی بیوہ عورتوں کو دے دے، لیکن تو اس دولت پر سانپ بن کر بیٹھ گیا، جو خدا نے تجھے دے رکھی ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ تیرے محلے میں ایسے بھی لوگ موجود ہیں کہ جن کو ایک وقت کا کھانا نہیں ملتا، جن کا کاروبار اچھا نہیں ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے اتنا پیسہ دیا ہے کہ تو عزت سے زندگی گزارتا ہے اور تیرے دماغ پر ایسا فتور سوار ہو گیا کہ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرض کو ادا کرنے کیلئے تیار نہیں۔

نہ تو خدا سے مانگے، رمضان کا مہینہ ہے اور نہ تو زکوٰۃ ادا کرے، کتنے پیسوں کی زکوٰۃ نکالی ہے آپ نے، زیورات کا حساب کر لیا ہے، چاندی کا حساب کر لیا ہے، پیسے کا حساب کر لیا ہے، کاروباری سامان کا حساب کر لیا ہے، کوٹھیوں کے حساب ہو گئے ہیں، دولت کا حساب جمع ہو گیا ہے، کاروبار تو آپ نے اکٹھا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرض کتنا بنتا ہے۔

زکوٰۃ کے معنی ومفہوم

زکوٰۃ عربی لفظ ہے، اس کے دو معنی ہیں، زکوٰۃ کا معنی ہے مال مفت دینا، اور

زکوٰۃ کا دوسرا معنی ہے کہ مال کا بڑھنا، آپ زکوٰۃ دیتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ کا مال بڑھ رہا ہے۔ آپ زکوٰۃ دیتے ہیں کہ گویا کہ مال مفت دیتے ہیں، یعنی آپ کسی کو زکوٰۃ دے کر یہ نہیں چاہتے کہ میری شہرت ہو، مجھے لوگ اچھا کہیں، اگر آپ نے یہ کہا کہ میری شہرت ہو اس پیسے کے بدلہ میں، تو آپ نے وہ مال مفت کیسے دیا، آپ نے تو شہرت کے بدلہ میں مال دیا ہے۔

تو مال مفت دینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں اور زکوٰۃ ایسے ادا کریں کہ محلے کو بھی پتہ نہیں چلے اور کسی کو بھی پتہ نہ چلے اور زکوٰۃ دینے کیلئے ضروری ہے کہ جب آپ زکوٰۃ دے رہے ہیں تو آپ کی نیت ہو کہ یہ زکوٰۃ ہے، اس کیلئے آگے بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے، لیکن اگر آپ مدرسے کو زکوٰۃ دیں تو مدرسے والوں کو بتانے کی ضرورت ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے، کہیں وہ پیسہ مسجد کو نہ لگالیں، لیکن اگر کسی غریب کو، کسی بیوہ عورت کو، یتیم بچے کو آپ زکوٰۃ دے رہے ہیں تو ان کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ زکوٰۃ ہے، آپ کی اپنی نیت ہونی چاہئے کہ یہ زکوٰۃ ہے، ساڑھے سات تولے سونا، یا باون تولے چاندی آپ کی ملکیت میں ہو، یا آپ کے پاس چار تولے سونا ہو یا چاندی اتنی ہو کہ یہ دونوں ملا کر ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر بن جاتا ہے، تو اس کو کہتے ہیں کہ اصل نصاب، اصل زر، تو یہ جو ساڑھے سات تولے سونے کی ملکیت ہے اس پر زکوٰۃ ہے، تو ساڑھے باون تولے چاندی کی ملکیت کے پیسے ہوں تو اس پر آپ کی ملکیت پر ایک سال گزر جائے اور ایک سال آپ اتنی مالیت کے مالک رہے تو آپ پر زکوٰۃ فرض ہے، کپڑے پر زکوٰۃ نہیں، مکانوں پر زکوٰۃ نہیں، آپ نے کاروبار کیلئے مکان رکھے ہوں، کاروبار کیلئے دکانیں رکھی ہوئی ہوں، کاروبار کے لئے مشینری رکھی ہوئی ہو، تو اس پر زکوٰۃ آئے گی، لیکن اگر آپ نے اپنے استعمال کیلئے دس مکان بھی بنالئے تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اپنے استعمال کیلئے دس لاکھ کا کپڑا بھی رکھ لیا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

لیکن اگر آپ نے کپڑا استعمال کیلئے نہیں، کاروبار کیلئے رکھا ہے، جانور کاروبار کیلئے رکھے ہیں اور پیسہ کاروبار کیلئے رکھا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اور اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اگر آپ کے پاس سو روپیہ ہے تو اڑھائی روپے، اگر ایک ہزار روپیہ ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

تو ۲۵ روپے، یہ فرض ہے۔ اگر ایک لاکھ روپیہ ملتے تھے تو اور کاروباری مال ایک لاکھ کا ہے تو آپ اس پر اڑھائی ہزار فرض ادا کریں گے، تو اس فرض کی آپ نے کوتاہی نہیں کرنی۔

رمضان کے تین کام

تین کام آپ نے رمضان میں کرنے ہیں۔ ایک روزے رکھنے ہیں، تراویح پڑھنی ہے اور نماز ادا کرنی ہے، تیسرے نمبر پر ایک ایک پائی آپ نے زکوٰۃ کی ادا کرنی ہے، یہ آپ پر ذمہ داری ہے، آپ پر فرض ہے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کرنا اور غریب لوگوں کو دینا، یتیموں کو دینا، بیواؤں کو دینا، غریب عورتوں کو دینا یہ بہت بڑا اجر ہے، آپ کے گلی محلے میں کوئی بیوہ عورت رہتی ہے، آپ کو پتہ ہے کہ اس کا دنیا میں کوئی سہارا نہیں ہے، تو آپ پر فرض ہے کہ آپ اس کو جا کر زکوٰۃ کا حصہ دیں، آپ کے محلے میں کچھ یتیم رہتے ہیں تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان کو زکوٰۃ ادا کریں، لیکن یہ بات نہیں کہ رمضان کا مہینہ آ گیا تو آپ کہیں کہ میں نے روزے رکھ لئے اور زکوٰۃ اسی میں ادا ہو گئی اور سب کچھ اسی میں ہو گیا۔ ہر فرض علیحدہ علیحدہ ہے۔ ہر فرض کو علیحدہ علیحدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

اللہ روزے، تراویح اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

روزے کی فرضیت اور اس کا فلسفہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ.

(پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۸۵)

ترجمہ: مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی، اور حق کو باطل سے کرنے کی۔

تمہید

اہل صد احترام بزرگو اور دوستو!

رمضان المبارک کا رحمتوں والا مہینہ شروع ہو رہا ہے اس مناسبت سے میں نے قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ رمضان المبارک کے عنوان پر تلاوت کی ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کا حکم دیا ہے۔

دو تین باتیں اس عنوان سے آپ کو سمجھ لینی چاہئے کہ روزہ رکھنے کی کیوں ضرورت پیش آئی، گیارہ مہینے جو آدمی صبح وشام کھاتا ہے، دوپہر کو بھی کھاتا پیتا ہے تو ایک ایسا مہینہ اللہ تعالیٰ کیوں لائے ہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم روزہ رکھو اس کی فلاسفی اور حقیقت کیا ہے؟ ضرورت اس کی کیوں پیش آئی؟ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو ایک مہینہ بھوک میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، اس کی کیا ضرورت ہے ایک تو مسئلہ یہ ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ روزہ کہتے کس کو ہیں؟ روزہ اس بات کا نام ہے کہ آدمی کھانا پینا بند کر دے گا یہی روزہ ہے یا روزے کی حقیقت کوئی اور ہے؟ یہ اور بات ہے کہ روزے کا

Maktaba Tul Ishaat.com

فلسفہ کیا ہے؟ روزے کی اصلیت کیا ہے؟ روزے کی حقیقت کیا ہے؟ روزے کا معنی کیا ہے؟ یہ باتیں اور اس کے علاوہ روزوں کے مہینے میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ اسلام نے روزے کے بارے میں جو احکامات بیان فرمائے ہیں ان کے بارہ میں قرآن پاک میں جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا اصل اور حقیقی مفہوم کیا ہے؟

روزوں کے مہینے میں حضور ﷺ کا طرز عمل کیا تھا اور صحابہ کرامؓ کا طرز عمل کیا ہے؟ کیا باقی پورے سال کی طرح ہم اسی طرح اپنا کاروبار کریں اور روزوں میں بھی اسی طرح کریں، یا ہمیں کچھ تبدیلی کرنی چاہئے؟ اور اس کے علاوہ اعتکاف ہے، کئی لوگ پورا مہینہ اعتکاف کرتے ہیں، کئی لوگ دس دن اعتکاف کرتے ہیں، لیکن اسلام کے نزدیک آخری عشرہ میں اعتکاف فرض کفایہ ہے۔

اعتکاف فرض کفایہ ہے

فرض کفایہ کا معنی یہ ہوتا ہے کہ محلے میں، یا مسجد کے اندر ایک آدمی ضرور اعتکاف بیٹھے۔ جیسا کہ جنازہ ہے جنازے کی نماز بھی فرض کفایہ ہے کہ ایک محلے سے جنازہ جائے اور محلے کا کوئی آدمی بھی شریک نہ ہو۔ تو پوری بستی گناہگار ہوتی ہے، تو اگر ایک آدمی محلے کا شریک ہو گیا، تو فرض کفایہ ادا ہو گیا، تو فرض کفایہ کا معنی یہ ہوتا ہے اسی طرح اعتکاف بھی فرض کفایہ ہے محلے اور مسجدوں والوں کیلئے۔

رمضان المبارک کے حوالہ سے ایک روزے کا فلسفہ اور ایک اعتکاف کی فضیلت اور لیلۃ القدر کی بات، لیلۃ القدر کا کیا معنی ہے تو آج کے اس جمعہ کے بیان میں ان شاء اللہ یہ تینوں باتیں بیان ہوں گی اور آپ اس فلسفے پر غور کریں، ہم سب اس کو سنیں اور اس پر عمل کریں۔

روزے کی نیت

روزہ عربی زبان میں صوم کو کہتے ہیں، جیسے روزے کی نیت ہے وبصوم غد نویت من شهر رمضان جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور آدمی نیت کرتا ہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں، آج کے دن کا، رمضان المبارک کے مہینے میں یہ روزے کی نیت ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور جب روزہ کھولتے ہیں تو کیا کہتے ہیں اللھم انی لک صمت وبک امنت و علیک توکلت و علی رزقک افطرت اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تجھ پر ایمان لایا، اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا، تیرے حکم کے مطابق۔

ایک روزہ رکھنا اس کی بات آپ کے سامنے آگئی اور ایک ہے روزہ افطار کی دُعا وہ بھی میں نے آپ کو سنائی تو روزے کے ساتھ لفظ صوم بولا گیا وبصوم صوم کا لفظ ہے انی لک صمت صمت میں نے روزہ رکھا۔

تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ عربی زبان میں روزے کی حقیقت وہ صوم سے عبارت ہے اور قرآن پاک نے اسی کو کہا ہے یایھا الذین امنو کتب علیکم الصیام، صیام کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے اے ایمان والو، تم پر روزے فرض کر دیئے گئے، کیسے؟ کما کتب علی الذین من قبلکم جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر روزے فرض تھے۔

سابقہ اقوام کے روزے

پہلی امتوں پر روزے کتنے فرض تھے، علماء کے مختلف اقوال ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر ۴۰ روزے فرض تھے، حضرت آدم علیہ السلام پر ایام بیض کے روزے فرض تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ماہ کے روزے رکھتے تھے اور حضرت داؤ علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے، ہر امت پر روزے فرض تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر تیس روزے فرض قرار دیئے گئے اور فرمایا کہ کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون اللہ تعالیٰ نے روزے کی فلاسفی بیان کی ہے۔

روزے کی اصلیت اور حقیقت بیان کی ہے کہ لعلکم تتقون تا کہ تم متقی بن جاؤ، روزہ کیوں رکھا جاتا ہے، تا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بن جاؤ، اللہ تعالیٰ سے تمہیں خوف آئے، اس لئے روزہ فرض کیا گیا۔

تقویٰ کا معنی ومفہوم

حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ جو بڑے جلیل القدر صحابی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں، حضرت فاروق اعظمؓ نے ان سے سوال کیا کہ تقویٰ کا کیا معنی ہے؟ تقویٰ کسے کہتے ہیں، حضرت ابی بن کعبؓ نے بڑی عجیب بات کہی۔

فرمانے لگے کہ آپ کبھی جنگل میں چلے ہیں، حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ ہاں میں چلا ہوں، فرمایا جب ارد گرد جھاڑیاں ہوں، کانٹوں والی جھاڑیاں، تو اس وقت درمیان سے گزرتے ہو؟ ہاں گزر رہے ہیں اور تمہارے پاس چادر بھی ہوتی ہے؟ ہوتی ہے تو جس وقت جھاڑیوں کے درمیان سے گزرتے ہو، تو ایسی جھاڑیاں جن پر کانٹے ہوں، تو گزرتے وقت کیا کرتے ہو، تو فرمانے لگے کہ جب میں کانٹوں والے درختوں کے پاس سے گزرتا ہوں تو چادر کو لپیٹ لیتا ہوں۔ اپنی چادر کو سنبھال لیتا ہوں، فرمایا اس چادر کو کانٹوں سے سنبھالنے کا نام تقویٰ ہے۔

انہوں نے کہا کہ کیسے؟ فرمایا کہ جب انسان دنیا میں چلتا ہے، تو اس کے ارد گرد گناہوں کی جھاڑیاں ہیں، اس کے ارد گرد گناہ ہیں، کانٹوں والے راستے ہیں اب ان کانٹوں سے بچ کر جو آدمی آگے چلے اور اپنے آپ کو لپیٹے اور سنبھالے کہ مجھے کوئی نشانہ نہ لگ جائے، گناہ نہ لگ جائے اسی بچنے کو تقویٰ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سہولت دی

اور آگے ارشاد فرمایا ایاما معدودات روزوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے گنتی کے دن رکھے۔ رمضان المبارک کا پورا مہینہ تمہارے اوپر روزے فرض ہیں ومن کان منکم مریضا او علی سفر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہوگیا، بیماری میں اتنا مبتلا ہے۔ ہسپتال میں پڑا ہے، اگر وہ بھوکا رہے، اسکی جان نکل جائے، اگر وہ پیاسا رہے، تو اس کی جان نکل جائے۔

ومن کان منکم مریضا اگر تم سے کوئی ایسا مریض ہو کہ جس کی جان کا خطرہ ہو تو وہ ان روزوں کی قضا ادا کرسکتا ہے، یعنی روزہ چھوڑ سکتا ہے۔

آج کل کی طرح نہیں کہ سر میں درد ہوا اور کہتا ہے کہ میں بیمار ہوگیا، روزے کے چھوڑنے کی اس حالت میں اجازت نہیں، ایک آدمی کو تھوڑی سی تکلیف ہوگئی، تھوڑا سا بخار ہوگیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے سے یہ سہولت دی ہے کہ اگر تو بیمار ہے، ایسا بیمار ہے کہ اگر تو بھوکا رہے تو تو ہلاک ہو جائے، ایسا بیمار ہے کہ پیاسا رہے تو ہلاک ہو جائے اور آگے فرمایا او علی سفر ایسے سفر میں ہو کہ جس میں مشقت ہو، سحری نہ کر سکتا ہو، تجھے کھانا نہ ملے، ایسے سفر میں ہو، شدت کا سفر ہے کہ اس سفر کی وجہ سے بھوک برداشت نہیں کر سکتا، فرمایا تیرے لئے اجازت ہے کہ ان دنوں میں روزے چھوڑ دے فعدۃ من ایام اخر اور دونوں میں روزے رکھ لے، لیکن اے انسان اتنی بات سمجھ لے، رمضان کا روزہ چھوڑنا ایسے ہے کہ جیسے ساری زندگی کے روزے چھوڑ دے۔

نیکیوں کا سیزن

میرے بھائیو! یہ رحمتوں کا مہینہ ہے کہ اس میں نیکی ستر گنا بڑھ جاتی ہے۔ ایک دفعہ سبحان اللہ کہے ستر دفعہ لکھا جائے۔ ایک دفعہ درود پڑھے ستر دفعہ لکھا جائے۔ ایک قرآن کی آیت پڑھے ستر دفعہ پڑھنے کا ثواب لکھا جائے۔ ایک قرآن پڑھے ستر مرتبہ لکھا جائے۔ ایک روپیہ خیرات کرتے ستر روپے خیرات کرنا لکھا جائے یہ اتنا بڑا رحمتوں والا مہینہ ہے، برکتوں والا مہینہ ہے ایک رکعت پڑھے ستر رکعت لکھی جائیں۔ ایک دفعہ الحمدللہ کہے ستر دفعہ لکھی جائے۔ ایک رکوع کرے ستر رکوع کرنا لکھا جائے۔ ایک سجدہ کرے ستر سجدوں کا ثواب لکھا جائے۔

شیطان قید ہوتا ہے

میرے بھائیو! اس برکت والے مہینے میں شیطان قید کر لئے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ مسجدیں بھر جاتی ہیں، جمعہ میں رش ہوتا ہے، نمازوں میں رش ہوتا ہے، یہ شیطان کے قید کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سابقہ امتوں کے روزے

میرے بھائیو! پہلی امتوں میں ۲۴، ۲۴ گھنٹوں کا روزہ بھی تھا اور ایک روایت

Maktaba Tul Ishaat.com

میں آتا ہے کہ پہلی امتوں میں روزے کا جو حکم تھا وہاں روزے میں آدمی کو بولنے کی اجازت نہیں تھی۔ آدمی گفتگو بھی نہیں کرسکتا تھا، لیکن اسلام ایسا مذہب ہے کہ جس نے روزے میں فطری چیزوں کو باقی رکھا، انسان کی نیچر کو باقی رکھا۔

روزے کی عربی

روزے کو عربی میں کہتے ہیں صوم، عربی میں صوم کس کو کہتے ہیں کہ ایک جانور کو آپ اس کے اصطبل میں بند کردیں، ایک گھوڑے کو آپ اس کے محور میں بند کردیں تو جو گھوڑا اپنی جگہ پر بند ہوگا اس کو عربی زبان میں صائم کہتے ہیں، یعنی کسی چیز کا رک جانا اور کسی چیز کا ٹھہر جانا، گھوڑے اپنی جگہ پر چونکہ رک گیا ہے اس لئے اس کو صائم کہا جاتا ہے کہ وہ رکا ہوا ہے۔

روزوں کی برکت سے

میرے بھائیو! حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ **من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه** جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ روزہ رکھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اور فرمایا **من قام رمضان ایمان و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه** جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا، یعنی تراویح پڑھی، اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں تو دیکھا کتنی بڑی فضیلت اور عظمت کی بات ہے۔ (رواہ بخاری ومسلم)

روزہ حصول تقویٰ کا ذریعہ

روزہ فرض کر کے اللہ تعالیٰ کو ہمارے کھانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روٹی کم کردی ہے اس کو ضرورت ہے کہ روزہ تم پر فرض کردیا گیا، یہ بات نہیں ہے، بات اصل یہ ہے کہ ایک بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کرتا ہے کہ تابعدی کرنے کے بعد وہ جتنی بڑی بھی قربانی دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی بجا آوری اور اطاعت میں شمار ہوتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

مثلاً ایک آدمی قربانی کرتا ہے، جانور کے گلے پر چھری چلاتا ہے، جانور کے گلے پر چھری چلانے سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے کہ ایک جانور ذبح ہو رہا ہے اور خون بہہ رہا ہے، قطرے گر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے، یہ بات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کو خون نہیں چاہئے، نہ اللہ تعالیٰ کو گوشت چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے گوشت استعمال کرنا ہے؟ (نہیں) قرآن پاک میں ہے۔

لن ينال الله لحومها ولا دماء ها ولكن يناله التقوى منكم

اللہ تعالیٰ جانوروں کا خون بہا کر، حقیقت میں تمہارے دل کے تقویٰ کو دیکھنا چاہتا ہے کہ یہ جو مال تم خرچ کر رہے ہو، تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے کہ نہیں، یہاں بھی تقویٰ کی ضرورت پڑی کہ جانور کی قربانی کر رہے ہیں تقویٰ کیلئے۔

اور یہاں بھی فرمایا لعلکم تتقون تاکہ تم متقی بن جاؤ، پرہیز گار بن جاؤ، متقی بننے کا معنی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ہم یہ کام کیوں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، آپ جانور کے گلے پر چھری چلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اسی طرح بھوک برداشت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

روزے کا فلسفہ

یہ فلسفہ اسلام نے کیوں دیا امت کو اور اپنے ماننے والے کو، اس لئے کہ اسلام کا معنی یہ ہے، اسلام عربی کا لفظ ہے، عربی میں اسلام کا معنی ہے، گردن جھکانا، اسلام کا معنی قبول کرنا، سر ڈال دینا، اطاعت کرنا، اگر اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو فوراً گردن جھکالی، یہ نہیں کہ کیوں، ہم نہیں کرتے، نہیں اسلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، بس گردن جھکالی، یہ ہے فلسفہ۔

اب یہاں روزہ رکھنے کا حکم ہے ایک آدمی سحری کے وقت اٹھے اور اس وقت روٹی کھائے اور پھر مغرب کے وقت کھائے، اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے؟ یہ بات نہیں، اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں۔

اصل بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت اور فرمان برادری کا شاہکار آپ کو بنانا

Maktaba Tul Ishaat.com

چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس وقت روٹی کھاؤ، اس وقت نہ کھاؤ۔

دوپہر کو دھوپ ہے، گرمی ہے، سخت دھوپ ہے اور آپ غسل خانے میں ہیں پانی ہے، دیکھنے والا کوئی نہیں، آپ کو سخت پیاس لگی ہوئی ہے، لیکن اگر اس وقت آپ کے دل میں یہ بات آئی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے میں نے نہیں پینا، میں نہیں پیتا، اس کا نام ہے اسلام، اسی کا نام ہے دین، اسی کا نام ہے شریعت۔

اور آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے گھر کے اندر کوئی آدمی نہیں ہے، آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ کھانا نہیں کھاتے ہو، کیوں؟ اس لئے کہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

تو اصل میں اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کی بجا آوری کا شاہکار دنیا کے سامنے لانا چاہتے ہیں، اصل فلسفہ یہ ہے۔

دیکھیں روزہ رکھنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہوگا، آپ سارا دن بھوکے رہیں پیاسے رہیں، پریشان رہیں، تو کیا فائدہ ہوا؟ کوئی نہیں، لیکن جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کریں گے، تو گویا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر جھکا دیا، اُف نہیں کی، یہ نہیں پوچھا کیوں؟ حکم اللہ تعالیٰ کا ہے سر جھکا ہے، پیغمبر کا حکم ہے، سر جھکا ہے یہ بات ہے۔

صوم کی حقیقت

تو اب میں آپ کے سامنے لغوی معنی صوم کا لانا چاہتا ہوں، صوم کا لغوی معنی کیا ہے؟ صوم کا لغوی اصطام اور اصطام کا معنی روکنا، اللہ تعالیٰ نے روک دیا، کس لئے ان **الاکل وشرب والمباشرۃ** تین چیزوں سے روکا، اس کا معنی ہے روزہ **الصوم واصطام** روزہ، کیا مطلب، روزے نے روکا۔ کس سے؟ اکل کھانے سے، وشرب پینے سے والمباشرۃ بیوی کے پاس جانے سے، تین چیزوں سے روکنا اس کا نام ہے روزہ۔

اب علماء نے اس کی تشریح لکھی ہے کہ روزہ صرف منہ کا روزہ ہے یا اور باتوں کا بھی روزہ ہے، علماء کہتے ہیں کہ ہر چیز کا روزہ ہوتا ہے، روزہ زبان کا بھی ہوتا ہے، روزہ آنکھوں کا بھی ہوتا ہے، روزہ کانوں کا بھی ہوتا ہے، روزہ پاؤں کا بھی ہوتا ہے، روزہ ہاتھوں

Maktaba Tul Ishaat.com

کا بھی ہوتا ہے۔

تو حقیقت صوم، حقیقت روزہ، اصلیت روزہ کیا ہے، اصلیت روزہ تین چیزیں ہیں ان الاکل کھانے سے رکنا، پینے سے رکنا، مباشرت سے رکنا، اور اس کی تفصیل ہے کہ ہر اس کام سے رکنا جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممانعت آئے۔

مثلاً آپ کی آنکھ کا روزہ کہ آپ کی آنکھیں کسی غیر محرم لڑکی کی طرف نہ دیکھیں، جب کوئی ایسا موقع پیش آئے، آپ آنکھوں کو نیچا کرلیں، اس نیت سے کہ میرا تو روزہ ہے۔

آپ کے ساتھ ایک آدمی لڑ رہا ہے، جھگڑ رہا ہے، گالیاں دے رہا ہے برا کہہ رہا ہے، اور آپ اس کے جواب میں یہ کہہ دیں کہ میرا روزہ ہے، اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ ایک آدمی کو کوئی شخص برا کہہ رہا ہے، گالی دے رہا ہے، اے ایمان والے، اے فلاں، اے فلاں، وہ اسے بھی برا کہہ سکتا ہے، لیکن وہ صرف اتنا زبان سے کہہ دے کہ تم جو مرضی کہو، میرا روزہ ہے، بس اللہ تعالیٰ خوش ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بات کی بڑی قدر ہے، جب اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ یہ میرا بندہ میری وجہ سے خاموش ہو گیا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں، تو کسی غیر محرم کی طرف دیکھنا کہ کوئی غیر محرم سامنے آئے تو نظر نیچی کر لینا کہ میرا روزہ ہے۔

اسی طرح گانا بجانا ہے، اس سے اپنے کانوں کو روکنا، اصل حقیقت رکنا ہی ہے، ہاتھوں کو روکنا، کانوں کو روکنا، ہاتھوں اور کانوں کا روزہ، زبان کو روکنا زبان کا روزہ، ہاتھوں کو کسی بری چیز کے پکڑنے سے روکنا، قدموں کا برے کام کی طرف جانے سے روکنا تو یہ سب روزے کی حقیقت میں ہے۔

تو جب آدمی ایسا روزہ رکھے گا جس میں یہ ساری چیزیں پائی جائیں گی تو میں سمجھتا ہوں کہ انسان پھر فرشتوں سے بھی بہتر ہوتا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

تو اس روزے کی اصلیت اور حقیقت کو پانے کے بعد انسان اس درجے پر فائز ہوتا ہے۔ کوئی آپ سے پوچھے کہ روزے کا کیا معنی ہے؟ روزے کا معنی ہے رکنا اور روزہ

Maktaba Tul Ishaat.com

اصل میں تین باتوں کی ممانعت کا نام ہے، کھانے سے رکنا، پینے سے رکنا، اور جماع، یعنی بیوی کے پاس جانے سے رکنا، اس کی تفصیل میں علماء نے روزے کی روح کو اور حقیقت اور فلاسفی کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ غیر محرم عورت کو دیکھنے سے رکنا، ہاتھوں کو روکنا بری چیز کے مسکرنے سے، زبان کو بری بات بولنے سے روکنا، کانوں کو گانے سننے سے روکنا، پاؤں کو غلط راستے کی طرف جانے سے روکنا۔

یہ حقیقت روزہ ہے اور اصلیت روزہ ہے، صوم کی یہ حقیقت ہر مسلمان کے قلب و جگر میں آنی چاہئے، تو جب آدمی اس حقیقت کو پالیتا ہے تو پھر وہ فرشتوں سے بہتر بن جاتا ہے اور ایک حدیث ہے میں حدیث کے الفاظ آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

روزے کی فلاسفی

حضور ﷺ نے فرمایا

رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع و رب قائم لیس لہ من قیامہ الا السحر

اس کا معنی کیا ہے؟ بہت سارے روزہ دار جن کو روزے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ سوائے بھوک کے، بہت سارے روزے دار ایسے ہیں کہ ان کو سوائے بھوکا رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (رواہ ابن ماجہ ونسائی)۔

اور بہت سے ایسے ہیں کہ جن کو سوائے رات کے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، کیا مطلب کہ نیت صحیح نہیں، تراویح پڑھی اور پھر بعد میں ساری رات گپیں مارتے رہے اور اگر کسی نے پوچھا تو کہا کہ رمضان کا مہینہ ہے، ہم نے جاگنا تھا، کیا جاگے؟ جب رمضان کا مہینہ ہے تو آپ نے جاگ کر کیا کیا ہے؟ گپ شپ لگائی ہے، دو تراویح پڑھی اور مسجد کے باہر چلے گئے، سگریٹ پیا اور پھر آگئے، گھر والے کہیں کہ تراویح پڑھنے گیا ہوا ہے اور بعد میں گپ لگاتے رہے، مولوی صاحب تھے، قاری صاحب تھے مسجد میں، یہ شہر میں پھر رہے ہیں اور گپیں لگا رہے ہیں، ہم تو ساری رات جاگتے رہے ہیں، کام کوئی نہیں کیا۔

اس کو کہتے ہیں کہ سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، سوائے رات کو گپ

Maktaba Tul Ishaat.com

شپ کے کچھ پلے نہیں پڑا۔

اور روزے کے اندر کیا ہوا کہ روزے میں بے ایمانی ہو رہی ہے، فراڈ ہو رہا ہے اور نماز صحیح نہیں پڑھی جا رہی، بلکہ پڑھی نہیں جا رہی ہے، گپ شپ ہو رہی ہے، اس کا نام ہے رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع کہ سوائے بھوک کے تیرے پلے کوئی چیز نہیں پڑی، کوئی عمل تیرے پلے میں نہیں آیا، کوئی نیکی تیرے دامن میں نہیں آئی۔

لیلۃ القدر کی اہمیت

تو ایسا روزہ نہ ہو کہ سوائے گپ شپ کے تیرے نامہ اعمال میں کوئی چیز آئے، نہ تو اس لئے روزے کا مہینہ آگیا، جب رمضان کا آغاز ہوتا تو حضور ﷺ لوگوں سے فرماتے ایک روزے کا مہینہ آرہا ہے کہ جس مہینے میں ایک رات عبادت کرو گے تو ایک ہزار مہینے کی عبادت کے برابر ہے۔

یہ فضیلت کیوں ملی، جب صحابہ کرامؓ کو پہلی امتوں کے بارہ میں پتہ چلا کہ پہلی امتوں میں کسی امت کی عمر دو سو سال تھی، کسی کی تین سو سال، کسی کی چار سو سال، کسی کی پانچ سو سال، کسی کی چھ سو سال۔

تو صحابہ کرامؓ یہ بات سن کر رو پڑے، مسجد میں بیٹھ کر رونے لگے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو، کہا کہ ہم تو گھاٹے میں رہے، نقصان میں رہے، خسارے میں رہے کہ ہمارے ہاں تو ساٹھ ستر اسی سال عمر ہوتی ہے پہلی امتیں تو لمبی لمبی عمریں پا گئیں کہ وہ پانچ سو سال عبادت کر کے ہم سے بڑھ گئیں اور ہم امت محمدیہ ان سے پیچھے رہ گئے۔

دیکھیں کہ ان کو نیکیوں کا کتنا شوق تھا، کتنا جذبہ تھا۔ حضور ﷺ نے جب یہ بات سنی تو تھوڑی دیر کے بعد قرآن پاک کی یہ آیت اتری کہ انا انزلنه فی لیلۃ القدر و ما ادرک ما لیلۃ القدر ایک رات تم رمضان میں عبادت کرو گے تو ایک ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر ہے، گویا کہ بیاسی سال بنتے ہیں، ایک رات کے۔

تو بیاسی سال عبادت کرو گے، اگر تم رمضان کی ایک رات میں عبادت کرو گے، تو بیاسی سال کی عبادت تمہارے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی۔ تو صحابہ کرامؓ کا رونا کام آگیا،

Maktaba Tul Ishaat.com

تو صحابہ کرامؓ کے رونے سے اللہ تعالیٰ سہولتیں اتارتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات اترتے ہیں، صحابہ کرامؓ سے اللہ تعالیٰ کو کتنا پیار ہے۔

روزے کا فلسفہ کیا ہے؟ وہ میں نے آپ کو بتایا ہے، روزے کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو، یہ ہے فلسفہ اور دوسرا روزے کا معنی ہے؟ رکنا، جماع سے، کھانے سے، پینے سے، کانوں کا رکنا، ہاتھوں کا رکنا، پاؤں کا رکنا، آنکھوں کا رکنا، برائیوں سے، یہ روزے کا معنی ہے۔

روزہ قرب خداوندی کا ذریعہ

اور فلسفہ روزے کا یہ ہے اللہ کا خوف، اور وہ کس آیت سے ہے لعلکم تتقون کہ روزہ اس لئے رکھوایا جارہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بن جاؤ، تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور روزے کے فلسفہ میں علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ روزہ طبعی طور پر صحت کیلئے بڑا مفید ہے، آپ ڈاکٹروں سے پوچھیں، ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ روزے سے بڑھ کر انسانی صحت کیلئے کوئی جسمانی عمل نہیں، روزہ رکھو گے صحت ٹھیک ہو جائے گی، کئی ڈاکٹر روزہ رکھواتے ہیں کہ بھوک برداشت کرو، تو گویا کہ روزے کے طبعی فوائد بھی بڑے ہیں کہ اس سے بھی آدمی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

اور روزہ میں بھوک جب لگتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ جو معاشرے کے بھوکے اور غریب لوگ ہوتے ہیں، ان کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح ہمیں دو چار گھنٹے شدید بھوک نے ستایا ہے اسی طرح یہ جھونپڑی والے، یہ غریب لوگ، جنہوں نے کھایا، پیا ہی نہیں، ان کی بھوک جو ہو گی وہ بھی ایسے ہی ہو گی تو گویا کہ اسلام غریبوں کی غربت کا لحاظ کرتا ہے اور روزے میں غرباء کے ساتھ ہمدردی پوشیدہ ہے کہ جو روزے کا فلسفہ ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور ایک غریب اور بے کسوں، مسکینوں کے ساتھ ہمدردی ہے۔

قرآن اور رمضان

میرے بھائیو!

Maktaba Tul Ishaat.com

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا خواب میں، تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اے اللہ! آپ کو کون سی چیز زیادہ پسند ہے، رمضان کا مہینہ آ گیا، رمضان میں کون سا عمل کروں کہ جو تجھے سب سے زیادہ پسند ہے، تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ مجھے قرآن سب سے زیادہ پسند ہے، یہ میرا کلام ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا فهمـا، بـلا فهم سمجھ کر پڑھے تب تجھے پسند ہے یا بغیر سوچ سمجھے پڑھے تب تجھے پسند ہے، تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا فهما او بلا فهم تو سمجھ کر پڑھے تب بھی پسند ہے بے سوچ سمجھے پڑھے تب بھی پسند ہے۔

تو رمضان المبارک آ رہا ہے، قرآن کی تلاوت کرو، دن رات پڑھو، ہمارے ہاں ایسے ایسے بزرگ بھی تھے جنہوں نے پوری رات میں پورے قرآن پاک کی تلاوت کی ہے۔

اکابرین اور تلاوت قرآن

حضرت عثمان غنیؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے اور دن کو بھی ایک قرآن مجید پڑھتے تھے اور حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ روزانہ پندرہ پاروں کی تلاوت کرتے تھے۔

میاں عبد الہادی دین پوری رحمۃ اللہ علیہ دین پور شریف علاقہ ہے خانپور کے پاس، بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی گزرے ہیں، ان کا معمول یہ تھا کہ وہ روزانہ ایک قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور صبح سے شام تک قرآن کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے بہت بڑے بڑے بزرگ ہیں، جنہوں نے تبلیغی نصاب لکھی ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو آدمی رمضان میں قرآن سے محروم رہا، وہ سارا سال دین سے محروم رہا، رمضان میں قرآن سے محروم نہ ہو۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ خاص اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو ان کا معمول یہ تھا کہ وہ اس مہینے میں کوئی بات بھی نہیں کرتے، جس کا تعلق رمضان سے نہ ہو، بلکہ خط تک کا جواب نہیں دیتے

Maktaba Tul Ishaat.com

تھے کہ عبادت میں خلل نہ آئے، ذکرواذکار میں فرق نہ آئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اپنے گھروں کو مردہ خانہ نہ بناؤ، اپنے گھروں کو قرآن کی تلاوت سے روشن کرو، مسلمان ماؤں بہنوں سے کہو قرآن کی تلاوت کرو، روزانہ قرآن پڑھو، جتنا پڑھ سکتے ہو پڑھتے چلے جاؤ، اولیاء اللہ جتنے بھی گزرے، انکے معمولات دیکھو تو ان کا قرآن سے شغف معلوم ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی معافی کا واقعہ

میرے بھائیو! ایک یہودی کے بارہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روزوں میں اس یہودی کا بچہ بازار میں پھر رہا تھا اور روٹی اس کے ہاتھ میں تھی، تو اس یہودی نے اس کو ایک طمانچہ مارا کہ مسلمانوں کا روزہ ہے، یہ بات اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اس کے گناہ معاف کردیئے۔

اور ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے کہ گھروں کا نظام ویسے ہی چلا کرتا ہے اور کھانے پینے کا نظام ویسے ہی چل رہا ہے اور خواہ مخواہ ہم لوگ بیمار بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بہانوں کو برداشت نہیں کرتے، یہ اللہ تعالیٰ کو فریب دینے والی بات ہے، اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا ہے، انسان کو اس سے محفوظ رہنا چاہئے۔

بیس تراویح سنت ہے

میرے بھائیو! مصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث ہے، بیس تراویح سنت پیغمبر ﷺ ہے اور روایات میں بیس تراویح کا ذکر موجود ہے، بیس تراویح پڑھو اور پورا قرآن سنو اور رمضان کے روزے رکھو، نماز باجماعت ادا کرو، اس کیلئے اہتمام کرو، قرآن کی تلاوت کرو۔

(ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۹۴، جلد ۲)

رمضان اور قرآن سفارشی ہوں گے

یہ رمضان کا مہینہ اور قرآن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں آئے گا، حدیث کے الفاظ

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں الصیام و القرآن یشفعان قیامت کے دن روزہ اور قرآن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں آ کر کہیں گے اے اللہ اگر ہم تیرے شعار ہیں، تو ہماری سفارش قبول کر لے، یہ آدمی ہے اس نے روزہ رکھا تھا اور قرآن سنا تھا اور ہم اس کے سفارشی ہیں، ہماری سفارش قبول کرلو اور اس آدمی کو بخش دو۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا

میرے بھائیو! رمضان المبارک کے فضائل بہت سے ہیں، ہمارے اکابرین کے معمولات ہی نرالے ہیں۔ مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جدہ سے گرفتار ہوئے، شیخ الہند محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے، بحری جہاز میں تھے پندرہ دنوں میں وہ جہاز اسکندریہ پہنچا اور آگے جزیرہ انڈمان میں جانا تھا، تو شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم تین چار آدمی ہیں اور ہم میں قرآن کا حافظ کوئی نہیں، تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ اے اللہ اس دفعہ ہمیں رمضان میں قرآن سے محروم نہ کرنا۔

جہاز چل رہا ہے اور حافظ کوئی نہیں، اور دُعا کر رہے ہیں، صبح کو دُعا کی ہے کہ اے اللہ رمضان المبارک آرہا ہے چالیس سال سے نہ میں نے تہجد کی نماز چھوڑی ہے، نہ تراویح چھوڑی، لیکن اس دفعہ رمضان آیا ہے اور میرے ساتھ نہ میرے شاگرد حافظ ہیں۔

مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ شاگردوں میں تھے اور وہ حافظ نہیں تھے، تو شام کو مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے میرے استاد، اے میرے شیخ، میرے لئے دُعا کریں کہ میں آپ کو قرآن سناؤں، انہوں نے کہا کہ تو حافظ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ دُعا آپ کریں قرآن میں سنا دوں گا، انہوں نے دُعا کی، وہ روزانہ ایک پارہ صبح کو یاد کرتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے، استاد کی دُعا ہے، بحری جہاز چل رہا ہے اور تراویح ہو رہی ہے۔

لوگ روتے تھے کہ اے اللہ رمضان کا مہینہ آگیا اور ہم نے تیاری نہیں کی، فیصل آباد کا کرایہ آدمی کی جیب میں نہ ہو تو وہ بس پر نہیں چڑھتا، اور قبر کی تیاری نہیں ہے اور ہم پھر

Maktaba Tul Ishaat.com

رہے ہیں، کوئی توشہ نہیں، کوئی کمائی نہیں۔

بزرگوں کا تذکرہ

میرے بھائیو!

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مہینے میں قرآن حفظ کیا۔ ایسے لوگ بھی تھے کہ نماز مغرب کے بعد یہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے جو بانی تھے مفتی فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے پیر و مرشد تھے مولانا فضل احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ گزرے ہیں اور یہ جو پیچہ وطنی کے پری جی مشہور ہیں، پیر جی عبداللطیف صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب گیارہ چک والے، یہ بڑی ہستیاں ہیں اور یہ تو ہستیاں فوت ہوگئیں، جن کو دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں، ساری ساری زندگی تہجد میں گزاری، ایسے ایسے ولی دنیا میں گزرے کہ جن کے چہرے چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھے، ایسے ایسے لوگ۔

مولانا فضل احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے عمر بخشی ستر سال، ان کو لوگ کہتے تھے کہ یہ مادر زاد ولی ہے، یہ ماں کے پیٹ سے ولی پیدا ہوا ہے، ایسے تھے، پندرہ سال کی عمر سے لیکر ستر سال کی عمر تک، نہ کوئی تہجد کی نماز چھوٹی، نہ کوئی تراویح چھوٹی، نہ تلاوت چھوٹی اور نماز مغرب کے بعد ایک سپارہ روزانہ اوابین کے نفلوں میں پڑھتے تھے، اور مولانا کا پچپن سال تک یہ معمول رہا کہ مغرب کی نماز کے بعد جو اوابین کے چار نفل ہوتے ہیں ان میں ایک پارہ وہ بلند آواز سے تلاوت کرتے تھے۔

آپ حیران ہوں گے کہ جب ان کی وفات ہوئی، وفات کے بعد ان کو عصر کے وقت دفن کیا گیا اور نماز مغرب کے بعد ان کی قبر سے قرآن کی آواز آئی اور سارے لوگوں نے سنی، لوگ مٹی اٹھا کر قبر سے لے جاتے تھے۔ قبر کی مٹی سے خوشبو آتی تھی۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو

مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اور بزرگ گزرے ہیں، یہ خدام الدین جن کا رسالہ نکلتا ہے، مولانا عبیداللہ انورؒ کے والد مکرم تھے میاں اجمل قادری

لاہور والے کے دادا تھے، بہت بڑی ہستی گزری ہے۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے بھی خوشبو آئی، سارے لوگوں نے سونگھی کہ ان کی قبر سے خوشبو آرہی ہے، مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی قبر پر دُعا مانگی تھی کہ اے اللہ ان کی قبر کی مٹی خوشبو کی وجہ سے لوگ اٹھا کر لے جارہے ہیں روزانہ مٹی ڈالتے ہیں پھر اٹھا کر لے جاتے ہیں ان کی قبر میں ہی خوشبو رہے، چنانچہ دُعا مانگی اور بعد میں وہ خوشبو بند ہوگئی۔

اور جن لوگوں کے پاس آج بھی وہ مٹی موجود ہے میرے سسر صاحب حضرت لاہوریؒ کے مرید تھے، ان کے پاس اب بھی وہ مٹی موجود ہے جس سے اب بھی خوشبو آرہی ہے، یہ جیتا جاگتا ثبوت ہے، کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔

تین افراد کی قبروں سے خوشبو

تو اسی طرح مولانا درخواستیؒ نے دُعا مانگی تھی اور جوان کی قبر پر لاہور میں دُعا ہوئی، اس میں انہوں نے فرمایا کہ تاریخ اسلام میں تین آدمی ایسے گزرے ہیں کہ جن کی قبروں سے خوشبو آئی۔

ایک کی قبر سے حدیث کی وجہ سے خوشبو آئی اور ایک کی تفسیر کی وجہ سے خوشبو آئی اور ایک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی خوشبو کی وجہ فقہ تھی، لیکن سب سے زیادہ خوشبو، وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر آئی تھی، بخارا میں ان کی قبر ہے، ہزاروں دنیا نے ان کی قبر سے آنے والی خوشبو کو سونگھا اور علماء نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سات سال کی عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ

اور حافظہ کتنا تھا کہ جس استاد کے پاس جاتے، جس بھی اتالیق کے پاس، تو استاد کہتا کہ میں حدیث پڑھاتا ہوں، اور انہوں نے بہت سفر کئے، بغداد کا، کوفہ کا، مدینہ کا، مکے کا، نابینا تھے، حدیث پڑھتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک استاد نے کہا، ان کا نام تھا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ محمد، محمد کہا کرتے ہو، نہ تم لکھتے ہو نہ پڑھتے ہو، انہوں نے کہا استاد جی، کیا سننا چاہتے ہو سنو، تو استاد نے چالیس احادیث پڑھیں اور اس شاگرد محمد سے کہا سناؤ، تو انہوں نے اسی ترتیب سے سنا دیں۔

اور بعد میں کئی جگہوں پر ایسے ہوا کہ ستر ستر احادیث استاد نے بیک وقت پڑھیں اور انہوں نے اسی طرح ترتیب کے ساتھ سنا دیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بخاری شریف میں سات ہزار احادیث ہیں اور قرآن پاک کے بعد سب سے پہلا درجہ بخاری شریف کا ہے، جس میں ساڑھے تین ہزار احادیث مرفوع ہیں اور باقی احادیث بھی صحیح ہیں، لیکن یہاں ساڑھے تین ہزار احادیث کیسے لکھی گئیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ادب حدیث

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حدیث لکھنے سے پہلے وضو کرتے تھے، کپڑوں کو خوشبو لگاتے تھے اور خوشبو لگا کر سو جاتے تھے، خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوتی تھی اور خواب میں حضور ﷺ سے پوچھتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کی حدیث ہے، حضور ﷺ بتاتے تھے کہ ہاں یہ میری حدیث ہے، اس کے بعد اٹھ کر پھر وضو کر کے وہ حدیث لکھا کرتے تھے، یہ ان کا واقعہ کتابوں میں موجود ہے۔

حضور ﷺ نے حکم دیا

اور یہ واقعہ تو کل کی بات ہے شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جو کتاب انہوں نے تبلیغی نصاب لکھی اور ان کی آپ بیتی میں بھی یہ واقعہ موجود ہے کہ تقریباً ۳۵ سال تک، مدرسہ سہارن پور میں انہوں نے علوم اسلامیہ کی کتب پڑھائیں، لیکن بخاری شریف نہیں پڑھائی، مشکوٰۃ پڑھتے تھے اور کتابیں بھی پڑھاتے تھے، ۳۵ سال کے بعد حضور ﷺ نے خواب میں فرمایا کہ اے زکریا، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم میری کتاب بھی پڑھاؤ۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کی کون سی کتاب ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری کتاب بخاری شریف ہے۔

تو شیخ الحدیث لکھتے ہیں کہ میں نے خواب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کی بخاری تو بڑی کتاب ہے آپ کے کلام میں تو بڑی بات ہے، میرے اندر اتنی قوت نہیں کہ میں آپ کی کتاب کے مسئلے حل کر سکوں، آپ کے الفاظ میں اتنی جامعیت ہے اور آپ کے الفاظ میں اتنے کمالات ہیں کہ میں ان کمالات کا احاطہ نہیں کر سکتا، میں وہ الفاظ کہ جو آپ کی زبان سے نکلے ہیں، میں کیسے پڑھا سکتا ہوں۔ میں تو کمزور ہوں، گناہگار ہوں، شاید مجھے ان کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ زکریا تمہیں بخاری پڑھانی پڑے گی، یہ میرے سامنے امام بخاری ہے، اسی وقت آپ نے امام بخاری کا چہرہ مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کر دیا اور کہا کہ بخاری شریف شروع کرو، جو مسئلہ تمہیں نہ آئے، یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں تیرے سامنے پیش کر رہا ہوں، اس سے پوچھ لیا کرو۔

عجیب بات ہے کہ کیسے پوچھ لیں؟ خواب کی بات ہے، خواب کا مسئلہ ہے خواب میں حضور ﷺ ملے، آپ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں یہ بات فرمائی اور اس کے بعد شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں نے اگلے دن بخاری شریف شروع کرادی، حضور ﷺ کے حکم کے مطابق۔

تو پہلی جو حدیث ہے **انما الاعمال بالنیات** اس حدیث کے میں نے چالیس معنی بیان کیے اس کا یہ بھی معنی ہے، یہ بھی معنی ہے، یہ بھی معنی ہے۔

اگلے دن خواب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ملے اور میں نے ان کو یہ چالیس معنی سنائے کہ میں نے یہ چالیس معنی بیان کیے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے بخاری شریف لکھی تھی، اس وقت یہ چالیس معنی میرے ذہن میں نہیں تھے، بلکہ ان کے علاوہ اور چالیس معنی میرے ذہن میں تھے۔

اب دیکھو کہ پیغمبر ﷺ کی حدیث کا کتنا گہرا مفہوم ہے، حضور ﷺ نے فرمایا اوتیت جوامع الکلم مجھے جامع کلام کا حامل بنایا گیا کہ میں جامع کمالات کا حامل ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے بھائیو! پیغمبر علیہ السلام کی زیارت خواب میں ہو، تو یہ خواب حق ہوتا ہے، یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے سچے خواب!

رمضان کی قدر کرو

میرے بھائیو! بات رمضان المبارک کی تھی کہ رمضان رحمتوں کا مہینہ ہے، اس کی قدر کرو، پتہ نہیں کتنے ہیں کہ جن کا پتہ شب برأت میں کٹ چکا ہے، اس کو آخری رمضان سمجھ کر عبادت کرو، آخری روزے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس میں خیرات کرو، ایک کے بدلہ میں دس دنیا میں، ستر آخرت میں اور رمضان میں تو سات سو گنا ملتا ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ رمضان کا ایک فرض روزہ پوری زندگی کے نفل روزوں سے بڑھ کر ہے۔ ایک بندہ کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں، میں پیسے دے کر ایک بندے کو روزے رکھوا رہا ہوں، یہ فراڈ ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے کہ جس کو تم روزہ رکھواؤ اس پر فرض نہیں ہے، پیسے تم سے لے گا اور فرض اپنے پورے کرے گا پھر کیا ہوگا؟ تو یہ چکر ہے اس میں نہ آؤ۔

اور یہ جو تراویح ہے، تراویح کے بارہ میں اختلاف ہے کہ کچھ روایتیں ہیں کہ ۳۶ رکعتیں ہیں اور ایک ہے آٹھ کی، وہ جو آٹھ رکعتوں کی حدیث ہے وہ ہے تہجد کی نماز کیلئے، اسے بھی صلوٰۃ اللیل کہا گیا، لیکن جو بیس رکعت والی روایت ہے اس میں باقاعدہ تراویح کا لفظ ہے کہ بیس رکعت تراویح حضور علیہ السلام نے حکم دیا۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود تین دن تراویح کی باجماعت نماز پڑھی ہے، کیوں؟ پابندی کے ساتھ پورا مہینہ اس لئے نہیں پڑھی تاکہ تم پر تراویح فرض نہ ہو جائے، فرض ہو جاتی تو بیمار آدمی چھوڑ نہ سکتا اور کوئی بیمار ہو اور مسافر ہو، وہ یہ نفل عبادت ہے۔

لیکن نبی کریم علیہ السلام کے بعد صحابہ کرامؓ نے اس کا اہتمام کیا، حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں باقاعدہ بیس رکعت تراویح باجماعت پڑھی گئی اور آپ دیکھیں مکہ اور مدینہ میں

آج بھی چودہ سو سال سے بیس رکعت تراویح ہو رہی ہے تو اسلئے اس کا اہتمام کریں اور روزے کے بارہ میں مسئلہ یاد رکھیں کہ مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

لیلۃ القدر کی تلاش کرو

اور آخری عشرے میں طاق راتوں میں جو پانچ راتیں ہیں، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یہ راتیں طاق ہیں، ان میں ہم سب کو برکتوں والی راتوں میں، عبادت کر کے فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ (رواہ البخاری)

اعتکاف

ایک عبادت ہے اعتکاف کی، اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے کہ اعتکاف میں سونے کا بھی ثواب ملتا ہے، آپ سوئے رہیں ثواب ملے گا، آپ خاموش رہے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔

اور اعتکاف کا یہ بھی مسئلہ یاد رکھیں کہ جس طرح عورتیں پردہ کرتی ہیں، اعتکاف کرنے والے اس طرح پردہ کریں، اس کی ضرورت نہیں، اعتکاف میں آدمی خاموش رہے، دنیا کی کوئی بات نہ کرے، دین کی باتیں جتنی مرضی کرے اور چہرے کا بالکل بند کرنا یہ کوئی ضروری نہیں ہے، چہرے کو بالکل چھپا کر رکھنا یہ بالکل ضروری نہیں۔

اور اعتکاف میں بہت بڑا اجر اور بہت بڑا ثواب ہے۔ قرآن کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں، تبلیغی اور دینی کتب کا مطالعہ کریں۔ اسی طرح لیلۃ القدر ہے یہ طاق راتوں میں سے ایک ہوتی ہے اس میں عبادت کریں، یہ فضیلت والی بات ہے، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن اور صاحبِ قرآن

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا.

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کَلَامِہِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ایک اک آیتِ قرآں کی تلاوت کرنا
جان پہ کھیل کر اظہار صداقت کرنا
جھنگ والے نے بتایا بزبانِ جرأت
زندگی کیا ہے؟ تمنائے شہادت کرنا
اس نے جو لفظ سرِ سینۂ صحراء لکھا

مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
اس نے ایماں سے چمکتی ہوئی پیشانی پر
خون سے اپنے ، صحابہؓ کا قصیدہ لکھا

میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام علمائے کرام! جامع مسجد قطب الدین جھنگ صدر کے غیور نوجوانو اور دوستو! آج یہاں ۲۶ رمضان المبارک، ختم قرآن کے موقع پر یہ عظیم الشان تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ میں اس پروگرام میں زیادہ لمبی چوڑی گفتگو آپ کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہتا، ختم قرآن کا موقع ہے تو مجھے یہ چاہئے کہ اسی عنوان پر آپ کے سامنے گفتگو کروں، کیونکہ قرآن ایک سمندر ہے، اور اس سمندر سے میں کچھ موتیوں کو چنوں اور آپ کی جھولی میں ڈال دوں...... قرآن ایک سمندر ہے، اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس سمندر میں میں غوطہ لگاؤں اور وہاں سے کچھ موتی نکال کر آپ کی جھولی میں ڈال دوں۔ یہ ختم قرآن کا موقع ہے۔

قرآن اور صاحب قرآن میں فرق

قرآن اور صاحب قرآن...... یہ دو علیحدہ علیحدہ موضوع ہیں، اگر میں یہ کہوں کہ دونوں ایک ہیں، تو اس میں کلام نہیں ہے کہ قرآن بھی وہی ہے اور صاحب قرآن بھی وہی ہے، فرق کیا ہے؟ فرق یہ ہے کہ......

قرآن علم ہے، نبی عمل ہے......

قرآن متن ہے، نبی تشریح ہے......

قرآن اجمال ہے، نبی تفصیل ہے......

قرآن کتاب میں اللہ کا کلام ہے...... محمدؐ چلتا پھرتا اللہ کا کلام ہے......

قرآن بے مثال ہے، کیوں......؟ اس لئے کہ جس پیغمبر پر اترا وہ پیغمبر بھی بے مثال ہے......

قرآن لازوال ہے، جس نبیؐ پر اترا وہ نبیؐ بھی لازوال ہے......

قرآن کو پڑھ کر کوئی تھکتا نہیں ہے، محمد کو دیکھ کر کوئی تھکتا نہیں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کو ایک مرتبہ پڑھے یا چالیس مرتبہ پڑھے مزہ وہی!

قرآن پڑھتے جاؤ دنیا میں جتنی کتابیں پڑھتے ہو، ایم۔اے کی کتاب، بی۔اے کی کتاب، اور اس طرح پرائمری نصاب ہے، ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ تیسری جماعت کی کتاب میں نے پڑھی ہوئی ہے، ایک آدمی کہتا ہے کہ نہیں حضورؐ کی سیرت کی کتاب پڑھو، دوسرا کہتا ہے نہیں جغرافیہ کی کتاب پڑھو، تیسرا کہتا ہے کہ نہیں تاریخ اسلام پڑھتا ہوں، چوتھا کہتا ہے کہ نہیں، میں نے تو یہ کتاب پڑھ رکھی ہے، ایک کتاب کو تو پڑھتا ہے، دوسری مرتبہ تیرا جی نہیں چاہتا، دو مرتبہ پڑھتا ہے تیسری دفعہ اسے لائبریری میں بند کر دیتا ہے۔ تو لائبریری میں جاتا ہے، کرایہ خرچ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ایک کتاب چاہیے، جب تو پڑھ لیتا ہے اس کو واپس کر دیتا ہے، وہ کتاب دوبارہ نہیں پڑھتا، تیرا جی نہیں چاہتا، دنیا کی کوئی کتاب دوبارہ تو نہیں پڑھتا، سہ بارہ نہیں پڑھتا...... لیکن ایک ہی ایسی کتاب ہے......

جس کا پہلی مرتبہ بھی وہی مزا ہے......
اور چالیس مرتبہ پڑھے پھر بھی وہی مزہ ہے......
ایک رات میں پڑھ لے مزہ وہی ہے......
ساری رات پڑھے مزہ وہی ہے......
اور سارا دن پڑھے مزہ وہی ہے......
تراویح میں سنے تو مزہ وہی ہے......
نفلوں میں سنے تو مزہ وہی ہے......
منبر پر سنے تو مزہ وہی ہے......
اور تسبیح میں سنے تو مزہ وہی ہے......
قاری پڑھے تو مزہ وہی ہے حافظ پڑھے تو مزہ وہی ہے......
قرآن پڑھتا جا...... مزے میں کوئی تبدیلی نہیں......

چالیس مرتبہ بھی پڑھے گا تو عرش سے خدا بولے گا، کہ دنیا کی کسی کتاب پر اتنا ثواب نہیں ملتا...... جتنا ثواب اس کتاب پر ہے...... ایک پوری کتاب پڑھے...... کوئی

Maktaba Tul Ishaat.com

ثواب نہیں قرآن کا ایک لفظ پڑھے...... دس نیکیاں ملیں گی...... دس گناہ معاف ہوں گے...... دس درجے بلند ہونگے......

یہ تو پڑھنے والے کی بات ہے، میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں......

تو قرآن نہیں پڑھتا ہے، قرآن سنتا ہے تو تجھے تب بھی ثواب ہے......

قرآن دیکھتا ہے، تجھے تب بھی ثواب ہے......

جو بچہ قرآن پڑھتا ہے تو اس بچے کو سینے لگائے گا، تجھے تب بھی ثواب ہے......

اس بچے سے محبت کرے گا، تجھے تب بھی ثواب ہے......

تو بچے کو بھی چھوڑ دے جس تپائی پر قرآن رکھا ہے تپائی بنا کر تو بچے کو دے دے گا تجھے تب بھی ثواب ہے......

تو غلاف بنائے گا، تب بھی ثواب ہے......

ارے! قرآن مسجد میں پڑھا جاتا ہے، تو مسجد میں قرآن سننے کے لئے گلی میں کھڑا ہو جاتا ہے تب بھی ثواب ہے......

قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے، دیکھنا بھی ثواب ہے!

قرآن لاریب کتاب ہے

قرآن بے مثال ہے اور ایک اور بات کہتا ہوں قرآن لاریب ہے، اور یہ لاریب میں نے نہیں کہا، خود قرآن نے کہا ہے...... کہ میں لاریب ہوں، قرآن کھولو، قرآن نے سب سے پہلے یہ کہا کہ لوگو! مجھے پڑھتے ہو میں بتاؤں میں کون ہوں......؟ میرا تعارف پوچھنے سے پہلے مجھ سے پوچھو کہ میری حیثیت کیا ہے......؟ یہ قرآن کہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پورا قرآن پڑھ جاؤ، بعد میں پتہ چلے کہ یہ تو بدل دیا گیا تھا...... بعد میں پتہ چلے کہ اسے تو شرابیوں نے لکھا تھا...... بعد میں پتہ چلے کہ اس کا تو سارا حصہ بدل دیا گیا...... بعد میں پتہ چلے کہ اس کے تو کئی حصے نکال دیئے گئے...... اس لئے ایک سو چودہ سورتوں میں جو پہلی سورت ہے، پہلا لفظ...... الٓمٓ...... پڑھنے کے بعد قرآن اپنی حیثیت کو متعین کرتا ہے، تاکہ پہلے میری حیثیت کو پڑھ کر، پھر آگے چل تاکہ شک کوئی باقی نہ رہے، قرآن نے کیا کہا ہے......؟

Maktaba Tul Ishaat.com

الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ......

اور الٓمٓ کیا ہے الف کیا ہے......؟ لام کیا ہے......؟ میم کیا ہے......؟ اس پر تم غور نہیں کرتے ہو......

الف سے اللہ ہے، اللہ نے فرمایا میں بھیج رہا ہوں۔

لام سے جبرئیل ہے، جبرئیل نے کہا میں لا رہا ہوں۔

میم سے محمدؐ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میرے سینے پہ اترا ہے۔

میں اور بھی بری باتیں کر سکتا ہوں، لیکن ختم قرآن کی رات ہے، میں اور آپ مل کر آج قرآن کی باتیں کریں، کیونکہ قرآن سے بڑی کوئی بات نہیں۔

الف......اللہ! لام......جبرئیل! میم......محمدؐ!......الٓمٓ Code Word ہے۔ Short Short Happend شارٹ شارٹ ہیپنڈ ہے۔ خدا نے کوڈ ورڈ اپنی کتاب کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے......کیوں لکھا......؟ تاکہ راوی کا ذکر بھی پتہ چل جائے۔ بھیجنے والے کا بھی پتہ چل جائے جس کے پاس بھیجا گیا......اس کا بھی پتہ چل جائے۔ اور کیا کہا؟

الف۔ لام۔ میم

اگر شک کتاب میں کرنا ہے تو الف میں کر......

اگر شک کتاب میں کرنا ہے......تو لام میں کر......

اگر شک کتاب میں کرنا ہے......تو میم پر شک کر......

الف پہ شک کرتے گا......دھریہ بن جائے گا،

لام پہ شک کرے گا......کافر بن جائے گا۔

میم پہ شک کرے گا......محمدؐ کا منکر بن جائے گا۔

تو تین شکوک سے گزر کر شک آگے بڑھے گا......؟

قرآن جیسی بے مثال کتاب کوئی نہیں

جب شک آگے نہیں بڑھے گا تو پھر قرآن جیسی بے مثال کتاب کوئی نہیں......

Maktaba Tul Ishaat.com

الــــم...... یہ ایک لفظ ہے، اس لفظ پر سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس پر بڑی تحقیق کی گئی ہے۔ صرف الف...... لام پر ہی میں الحمدللہ بڑی تقریر کر سکتا ہوں، ساری رات گزار سکتا ہوں۔ آپ کو بتا سکتا ہوں راوی کو دیکھو، ایک آدمی کہتا ہے، یہ جو بند ہے، خدانخواستہ دریا کا پانی ٹوٹ گیا، بند کے پاس آ گیا ہے، بند ٹوٹنے والا ہے، یہ آدمی چوک میں کھڑا ہو کر کہتا ہے، لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ آدمی سچا ہے، یہ آدمی جھوٹا ہے، لوگ کسیاں اٹھاتے ہیں، بند کی طرف بھاگ جاتے ہیں، کیونکہ ایک آدمی نے کہا...... بند ٹوٹ گیا ہے۔ پانی شہر کی طرف آ گیا ہے، ایک عام آدمی کے کہنے پر یقین کرتا ہے اور الف...... لام...... میم...... پہ یقین نہیں کرتا......؟ طبری نے کہا یہ واقعہ ہوا، ابن ہشام نے کہا یہ واقعہ ہوا، شاہ ولی اللہؒ کا واقعہ کتاب میں ہے، شک نہیں کرتا......

پیران پیرؒ کا واقعہ کتاب میں ہے، شک نہیں کرتا......

پیران پیرؒ کا ذکر حدیث میں نہیں، تاریخ نے بتایا ہے، اس میں شک نہیں کرتا......

خواجہ علی ہجویریؒ کا ذکر تاریخ میں ہے، قرآن میں نہیں اس میں کوئی شک نہیں......

بابا فریدالدین گنج شکرؒ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے، صرف تاریخ میں ہے، اس میں کوئی شک نہیں......

پیر کا ذکر تاریخ میں ہو اشک کوئی نہیں......

اولیاء کا ذکر تاریخ میں ہو شک کوئی نہیں......

بزرگوں کا ذکر تاریخ میں ہو شک کوئی نہیں......

جس تاریخ کو تو نے لکھا ہے، اس میں کوئی شک نہیں......؟

جس الف کو خدا نے بھیجا ہے، میں شک کرتا ہے......؟

الف ہے...... لام ہے...... میم ہے...... مجھے کہنے دے کہ اللہ نے محمدؐ اور اپنے درمیان واسطہ جبرائیل کا کیوں رکھا......؟ اس لئے ہے کہ جبرائیل فرشتوں کا سردار ہے، اور قرآن نے خود کہا ہے......

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ.

جو شخص جبرائیل کا دشمن ہے، ہو محمدؐ تیرا بھی دشمن ہے۔ میرا بھی دشمن ہے......

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ نے کتنی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے......

الٓمٓ . ذَالِکَ الْکِتَابُ.

اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے۔

اور بھی بڑی کتابیں آئیں، کسی کتاب کا آغاز اس بات سے نہیں ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں، جتنی بڑی کتابیں آئیں، میٹرک کا نصاب ہے، بی۔اے کا نصاب ہے، ایم۔اے کا نصاب ہے۔ دنیا کی کتابیں ہیں، کوئی کتاب دکھاؤ، جس کا آغاز اس بات سے ہوا ہو کہ اس میں کوئی شک نہیں......؟ کیونکہ شک پوری کتاب پڑھ کر آدمی کو پڑ سکتا ہے۔ لیکن خدا نے پوری کتاب کا نچوڑ تین لفظوں میں لکھا ہے۔ الف میں۔ لام میں۔ میم میں۔...... کہہ دیا راوی اللہ ہے، راوی جبرئیل ہے، راوی محمدؐ ہے......

اللہ سے سچا کوئی نہیں......

جبرائیل سے سچا کوئی نہیں......

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا کوئی نہیں......

بھیجنے والا تیرا خالق ہو، لانے والا فرشتوں کا سردار ہو، اور جس پر اترے وہ نبیوں کا سردار ہو، اب جھوٹا کس کو کہے گا...... خدا کو کہے گا، یا جبرئیل کو کہے گا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے گا۔ جب خدا سچا، جبرائیل سچا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا تو پھر مجھے کہنے دے جو کتاب خدا تعالیٰ نے بھیجی، جبرائیل کے ہاتھ سے بھیجی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر اتاری...... وہ سچی ہے، لاشک ہے، اس لئے قرآن نے کہا......

الم ذالک الکتاب لاریب فیه

اس میں کوئی شک نہیں۔

یہ آغاز کیوں کیا......؟ خدا کو پتہ تھا کہ پورا قرآن صحابہ کی شان میں ہے، اس کو جھٹلایا جائے گا۔ اس کو جھوٹا کہا جائے گا۔ اس کو برا کہا جائے گا اس کو شرابیوں کی کتاب کہا جائے گا۔ اس کو زیر وزبر میں تبدیلی کے لئے کہا جائے گا، میں آج عرش پہ فیصلہ کر کے دنیا میں اتاروں کہ اے لوگو!

الم ذالک الکتاب لاریب فیه

Maktaba Tul Ishaat.com

جس طرح مجھ میں کوئی شک نہیں...... جبرائیل میں شک نہیں...... محمدؐ میں شک نہیں......اس طرح اس کتاب میں شک نہیں۔

قرآن مخزن علوم ہے

قرآن میں کیا ہے......؟ قرآن میں اٹھارہ ہزار علوم ہیں، سائنس قرآن میں ہے، جغرافیہ قرآن میں ہے، آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں جغرافیہ کہاں ہے، آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں سائنس کہاں ہے؟

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ...... یہ سائنس ہے

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ...... یہ جغرافیہ ہے۔

لاؤ تو سہی! جغرافیہ قرآن میں ہے سائنس قرآن میں ہے۔

عیسائی کو چیلنج

میں نے برطانیہ میں گلاسکو کے ایک شہر میں، ایک عیسائی مارٹن سے گفتگو کی، مارٹن عیسائی تھا۔ میں نے اسے چیلنج کیا، میں نے کہا اسلام سائنس کا بانی ہے۔ اس نے کہا نہیں......

مولویو! تم پیچھے رہ گئے ہو سائنس آگے نکل گئی ہے۔

مولویو! تم پیچھے رہ گئے ہو...... سائنس چاند پر پہنچ گئی ہے۔ ستاروں پہ پہنچ گئی ہے...... تم پیچھے رہ گئے ہو۔

کہاں اسلام! اسلام کو کیا پتہ......؟ اسلام کون سا مذہب ہے......؟

میں نے اس کے سامنے ایک بات کہی، پڑھے لکھے لوگوں کی توجہ کیلئے کہتا ہوں میں نے اسے کہا کہ سائنس کا بانی اسلام ہے۔ میں نے کہا کہ پتہ ہے سائنس کہتے کس کو ہیں؟

سائنس اور سیاست کی تعریف

سائنس...... یہ عربی زبان کا لفظ ہے، انگریزی کا لفظ نہیں ہے۔ سائنس اصل میں سائس ہے، سائس کا معنی توڑنا...... Research ریسرچ کرنا، ٹھیک کرنا، سائس کا معنی

Maktaba Tul Ishaat.com

چھان پھٹک کرنا، اسی سے سیاست ہے، سائنس اور سیاست کا مادہ...... ایک ہے۔ سیاست کا معنی انتظام کرنا اور لغوی معنی ہے بھیڑوں کی رکھوالی کرنا...... یہ سیاست کا معنیٰ ہے اور سائنس کا معنی توڑنا، پھوڑنا اور توڑ پھوڑ کر اندر دیکھنا...... اسے سائنس کہتے ہیں۔ میں نے کہا اس کا بانی اسلام ہے، اور اسلام بھی قرآن ہے......

اس نے کہا یہ کیسے......؟

میں نے کہا میں چیلنج کرتا ہوں مجھے بتاؤ! محمدؐ کے آنے سے پہلے تم نے جہاز کیوں نہیں بنائے......؟ عیسائیت تو حضور سے پہلے بھی تھی......!

حضور کے آنے سے پہلے ٹیکنالوجی کیوں نہیں تھی......؟

حضورؐ کے آنے سے پہلے مشینری کیوں نہیں تھی......؟

حضورؐ کے آنے سے پہلے وائرلیس کیوں نہ تھی......؟

حضورؐ کے آنے سے پہلے...... ریڈیو، ٹیلی ویژن کیوں نہیں تھا......؟

حضورؐ کے آنے سے پہلے لوہے کو مسخر کیوں نہیں کیا گیا......؟

حضورؐ کے آنے سے پہلے بحری، و ہوائی جہاز کیوں نہیں بنائے گئے......؟

جواب دو بتاؤ! وہ خاموش ہے، مارٹن عیسائی...... نامور پادری...... گلاسکو کا اس کے ساتھ ایک یہودی بیٹھا تھا جیمس (Jamus) مجھے اس نے کہا آپ اگر بتائیں ہماری معلومات میں اضافہ ہوگا۔ میں نے کہا اسلام اور قرآن سائنس کا بانی ہے۔ وہ کہتا ہے وہ کیسے......؟ میں نے کہا سائنس کا معنی توڑنا ہے۔ چھان پھٹک کرنا ہے۔ Research کرنا، یہ سائنس کا معنی ہے۔ اور جن چیزوں کو تم توڑتے ہو، پھوڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے لوگ ان کو خدا کہتے تھے، پتھر کو توڑنا یہ سائنس ہے۔ پتھر کو تو خدا کہتے تھے توڑا کیسے جائے......؟ درخت کو خدا کہتے تھے...... توڑا کیسے جائے......؟ چاند کو سجدہ ہوتا تھا...... Research کیسے کی جائے؟

سورج کو سجدہ کیا جاتا تھا ریسرچ کیسے کی جائے......؟ تاروں کو سجدہ کیا جاتا تھا ریسرچ کیسے کی جائے؟

ریسرچ کا معنی توڑنا، چھان پھٹک کرنا...... اور جن سے تم نے سائنس بنائی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

ان کو تو لوگ سجدہ کرتے تھے، ان کو توڑا کیسے جائے۔ ان کو پھوڑا کیسے جائے......؟ سب سے پہلے قرآن اترا قرآن نے آ کر کہا......

درخت خدا نہیں ہے...... ستارہ خدا نہیں ہے...... سورج خدا نہیں ہے...... اور ستارے یہ خدا نہیں ہیں...... پتھر خدا نہیں ہے...... اسلام نے آ کر، قرآن نے آ کر، ان کی خدائی کا بھانڈا چورا ہے میں پھوڑ دیا۔ ان کی خدائی ختم ہوگئی اب ان کو توڑنا بھی تم نے شروع کیا، پھوڑنا بھی تم نے شروع کیا۔

اگر یہ خدا رہتے...... ریسرچ نہ ہوتی......

اگر یہ خدا رہتے...... ان پر تحقیق نہ ہوتی......

اگر یہ خدا رہتے ان کو توڑا نہ جاتا......

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر بتایا کہ سجدے کے لئے سورج نہیں ہے، ستارہ نہیں ہے، چاند نہیں ہے۔ چاند بھی تیرا نوکر ہے، سورج بھی تیرا نوکر ہے، درخت بھی تیرا نوکر ہے، پتھر بھی تیرا نوکر ہے۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری چیزوں کو تیرا نوکر بنایا اب تو نے ریسرچ شروع کی...... اور سائنس کا آغاز ہوا......

میں نے کہا قرآن کہتا ہے......

الم ذالک الکتاب لاریب فیه.

اس میں کوئی شک نہیں، میں نہیں کہتا...... خدا کہتا ہے۔

قرآن ناطق ہے

اور یہ قرآن ناطق ہے، ناطق کا معنی بولنے والا ہے۔ قرآن بولتا ہے، قرآن سے پوچھو اے قرآن! تو کون ہے......؟ اے قرآن تو کس پر اترا......؟ تو قرآن کہتا ہے......

نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ...... میں محمد پر اترا!

قرآن تو بتا تجھے لایا کون ہے......؟ قرآن کہتا ہے......

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ...... مجھے روح الامین لایا!

اے قرآن تو بتا تیری حفاظت کا ذمہ کس نے لیا......؟ قرآن نے کہا......

Maktaba Tul Ishaat.com

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوۡنَ.

قرآن کی طرف سے کفار کو تین چیلنج

اور جھنگ کے لوگو! ایک بات کہتا ہوں...... دنیا میں ایک اللہ کا قرآن ہے، جس نے پوری کائنات کے غیر مسلموں کو تین چیلنج کیے، قرآن نے کیا کہا......؟ قرآن نے کہا...... جب مکے کے مشرکوں نے کہا یہ اپنی بنائی ہوئی کتاب ہے، تو قرآن نے چیلنج کر دیا......

قرآن نے کہا

فَاْتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ......

قرآن نے یہ کہا...... تین چیلنج کیے، پہلا چیلنج کہ قرآن جیسی کتاب لاؤ، امراء القیس جیسا شاعر، عربی کا فصیح و بلیغ شاعر تم میں موجود ہے، اگر تم کہتے ہو یہ انسان کا کلام ہے...... تو لاؤ، اس قرآن جیسی کتاب لاؤ، جب یہ نہ لا سکو تو قرآن نے چیلنج کیا......

فَاْتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ......

سارا قرآن نہ لاؤ، دس سورتیں لے آؤ، جب دس بھی نہ لے آئے...... تو آخری چیلنج قرآن نے کیا......

فاتوا بسورة من مثله......

ایک سورۃ لے آؤ! انا اعطینک الکوثر جیسی...... اور یہ چیلنج محمد مصطفےٰ نے لکھا، سورۃ کوثر لکھ کر، کعبے کی دیوار پر لگادی، اور یہ سورۃ کئی مہینے تک لٹکی رہی، لیکن کوئی قرآن کے چیلنج کا جواب نہ دے سکا اور میں نے عیسائیوں سے کہا کہ عیسائیو تم نے ستارے مسخر کیے، چاند پر پہنچے...... میں نے کہا عیسائیو! بتاؤ...... تم نے جہاز بنائے، تم نے ٹیلی ویژن بنایا تم نے وائرلیس بنائی ٹھیک ہے، کارخانے بنائے...... ٹھیک ہے۔

قرآن کے علاوہ کسی کتاب کا حافظ نہیں مل سکتا

تم نے کتنی ریسرچ کی ہے...... بڑی ریسرچ کی ہے، لیکن پوری دنیائے عیسائیت جس کی آبادی ایک ارب ہے، ساری دنیا کو مسخر کیا، لیکن ایک انجیل کا حافظ نہ بنا

Maktaba Tul Ishaat.com

سکے، میں نے ان کو چیلنج کیا، میں نے کہا یہودیو! تم نے کتنی ترقی کی......؟ لیکن دنیا پوری میں جاؤ ایک تورات کا حافظ نہیں ہے۔

عیسائیو! پوری دنیا پھرو ایک زبور کا حافظ نہیں ہے۔ لیکن تم میرے ساتھ آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں، تمہارے ملک میں...... میں ان کو برطانیہ میں کہا، تمہارے ملک تمہارے محلے میں، میرے قرآن کے حافظ ہیں، اس نے کہا کہاں ہیں......؟ میں نے کہا...... یہ مسجد ہے، جاؤ اس مسجد کے اندر پوچھو کہ حافظ قرآن کتنے ہیں، وہ میرے ساتھ گیا تو پتہ چلا وہاں سترہ قرآن حافظ موجود ہیں، برطانیہ کی ایک مسجد میں سترہ قرآن کے قاری اور ان سترہ قاریوں میں ایک بچہ چھ سال کا بھی تھا۔ لاؤ تو سہی ہے کوئی تم میں سے......؟ میں نے کہا انجیل بدل دی گئی، زبور بدل دی گئی تورات بدل دی گئی، قرآن نہیں بدلا...... کیونکہ......

ذالک الکتاب لاریب فیه

نہیں بدلا، میں نے کہا چلو میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ چیلنج کے الفاظ پر غور کریں، میں نے انہیں کہا، بائبل انجیل کا خلاصہ۔ تم نے بائبل کے نام پہ چھاپا۔

جو بائبل امریکہ میں چھپی، وہ لندن میں نہیں......

جو لندن میں ہے، وہ گلاسکو میں نہیں......

جو گلاسکو میں ہے، وہ پیرس میں نہیں......

جو پیرس میں ہے وہ ہالینڈ میں نہیں......

جو ہالینڈ میں ہے، وہ پولینڈ میں نہیں...... تمہاری بائبل تمہاری کتاب اور میرے ساتھ افغانستان کے پہاڑوں پہ جو قرآن ہے، وہ بھی لاؤ، اور انڈیا کے دریاؤں میں جو قرآن ہے، وہ بھی لاؤ۔ افریقہ کے جزیروں میں جو قرآن ہے...... وہ بھی لاؤ

امریکہ کی بستیوں میں جو قرآن ہے...... وہ بھی لاؤ،

گلاسکو میں جو قرآن ہے...... وہ بھی لاؤ۔

آؤ! الٓمٓ سے قرآن شروع ہوگا والناس پہ ختم ہوگا۔

یہی قرآن برطانیہ میں......

یہی امریکہ میں...... یہی افریقہ میں...... یہی انڈیا میں...... یہی پاکستان میں ف

Maktaba Tul Ishaat.com

یہی چالیس عرب ملکوں میں......

پوری دنیا میں...... میں نے کہا یہ تو قرآن لکھا ہوا ہے۔ چلو اس کو بھی چھوڑو، افغانستان میں آٹھ سال کا بچہ قرآن کا حافظ ہے۔ اسے ایک جگہ کھڑا کرو، برطانیہ میں آٹھ سال کا بچہ...... اسے ایک جگہ کھڑا کرو، انڈیا میں آٹھ سال کا بچہ پوری دنیا میں انٹرنیشنل حافظوں کو جمع کرو پوری دنیا کے ایک سو اسی ملکوں کے ایک سو اسی قرآن کے قاری جمع کرو، ان کو کھڑا کرو علیحدہ، علیحدہ کر کے سنو!

ایک بچے کو اس کمرے میں کھڑا کرو، دوسرے کو اس کمرے میں کھڑا کر دو...... ہر بچہ الٓمٓ سے شروع کرے گا، والناس تک پڑھتا چلا جائے گا۔ اگر کسی ایک رکوع میں تبدیلی ہوگی تو میں مذہب بدل لوں گا۔

ایک سورۃ میں تبدیلی ہوگی...... تو میں مذہب بدل لوں گا۔

میں نے تو یہ چیلنج عیسائیت اور یہودیت کی دنیا کو کیا تھا، لیکن رافضیت نے محمدﷺ کا قرآن بدل ڈالا۔ رافضیت نے محمد کا قرآن بدل ڈالا، رافضیت نے پیغمبرﷺ کے دین کو بدل ڈالا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عیسائیت میری چیلنج کا جواب نہ دے سکی، یہودیت نہ دے سکی، لیکن......

ذالک الکتاب لاریب فیه

کہ اصلی قرآن کی آیتیں سترہ ہزار ہیں، لیکن قرآن کی آیتیں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں، اس لئے جو لفظ میرے قائد حق نواز نے کہا تھا کہ شیعہ یہودیوں سے عیسائیوں سے، صابئیوں سے بڑا کافر ہے۔ اسی دلیل سے ہے کہ عیسائی تو قرآن کو لازوال کہتا ہے۔ شیعہ تبدیل شدہ کہتا ہے اور قرآن لاریب کتاب ہے۔ شیعہ سے بڑا کائنات میں کافر کوئی نہیں!

قرآن اور صاحبِ قرآن کا اعزاز

جھنگ کے لوگو! ایک بات کہتا ہوں، توجہ ہے......؟ اس لفظ پہ غور نہیں کرتے دیکھیے یہ قرآن ہے، اترنے کو تو انجیل بھی اتری، زبور بھی اتری، تورات بھی اتری ایک سو

Maktaba Tul Ishaat.com

ستائیس صحیفے آسمانوں سے اترے بڑی کتابیں چار اتریں، کیسے اتریں......؟ قرآن کیسے اترا......؟

تورات اترنے لگی، تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ! طور پہ جاؤ، وہاں تمہیں تورات ملے گی، موسیٰ چل کر تورات لینے گئے۔

اور زبور کا وقت آیا تو داؤد علیہ السلام سے کہا اس عبادت خانے میں بیٹھ جاؤ یہاں زبور ملے گی۔

انجیل کا وقت آیا تو عیسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا کہ اپنے عبادت خانے سے باہر نہیں جانا......میں انجیل اتار رہا ہوں۔

تورات اتری......موسیٰ علیہ السلام لینے گئے۔

انجیل اتری......عیسیٰ علیہ السلام لینے گئے......

زبور اتری......داؤد علیہ السلام لینے گئے، لیکن دیکھو تو سہی......!!

ذالک الکتاب جب اتری یہ کتاب جب اتری تو کون لینے گیا......؟ اس کے دینے کو تو دیکھو، کہ اس کو لینے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں گئے۔ بلکہ......

پیغمبر مکے میں تھا قرآن مکے میں بھیج دیا......

نبی مدینے میں تھا قرآن مدینے میں بھیج دیا......

نبی بدر میں، قرآن بدر میں......

نبی اُحد میں قرآن اُحد میں......

نبی خندق میں قرآن خندق میں......

نبی غزوۂ تبوک میں قرآن غزوہ تبوک میں......

حتیٰ کہ نبی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر......

ہمیں دین قرآن نے سکھایا

اور رمضان کا مہینہ قرآن نے بتایا......

غریبوں سے اچھا سلوک قرآن نے بتایا......

ہمسائے کا حق قرآن نے بتایا......

اور مسکرانا قرآن نے سکھایا......

سلام قرآن نے سکھایا......

عظمت قرآن نے سکھائی......

اب اسی قرآن سے پوچھتے ہیں کہ اے قرآن! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف پیش کر تو قرآن کہتا ہے۔

الم یجدک یتیما فاوی

پیغمبر کی رحمت کا ذکر کر کے قرآن کہتا ہے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

جب پیغمبر کی زلفوں کا ذکر آیا......تو قرآن والیل کہتا ہے۔

نبی کے چہرے کا ذکر آیا......تو قرآن والضحیٰ کہتا ہے۔

پیغمبر کے ہونٹوں کا ذکر آیا......تو قرآن **لا تحرک به لسانک لتعجل به** کہتا ہے۔

نبی کے دانتوں کا ذکر آیا......تو قرآن یٰس کہتا ہے۔

پیغمبر کی آنکھوں کا ذکر آیا......تو قرآن **ماز غ البصر وما طغیٰ** کہتا ہے۔

پیغمبر کی سنت کا ذکر آتا ہے......قرآن **مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا** کہتا ہے۔

نبی کے زمانے کا ذکر آیا، قرآن **والعصر** کہتا ہے۔

پیغمبر کے شہر کا ذکر آیا قرآن **لا اقسم بهذا البلد** کہتا ہے......

پیغمبر کی صفتوں کا ذکر آیا، قرآن **انا ارسلنک شاهدا** کہتا ہے **مبشرا** کہتا ہے **نذیرا** کہتا ہے **داعیا الی اللہ** کہتا ہے، **باذنه وسراجا منیرا** کہتا ہے......

نبی کی ختم نبوت کا ذکر آیا قرآن **ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** کہتا ہے......

نبی کی بیویوں کا ذکر آیا......قرآن **یا ایها النبی قل لازواجک**

Maktaba Tul Ishaat.com

وبناتک ونسآء المومنین کہتا ہے......

پیغمبر کے صحابہؓ کا ذکر آیا قرآن اولئک ھم المفلحون کہتا ہے۔

اولئک ھم الفائزون کہتا ہے۔

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان کہتا ہے

الذی جآء بالصدق وصدق بہ کہتا ہے۔

یبشرھم ربھم برحمۃ منہ کہتا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہتا ہے۔

رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کہتا ہے۔

اور خالدا فیھا ابدا کہتا ہے۔

قرآن صحابہ کی تعریف کرتا ہے......

نبی چلتا ہے......قرآن بولتا ہے۔

نبی مسکراتا ہے......قرآن بولتا ہے۔

نبی اشارہ کرتا ہے......قرآن بولتا ہے۔

نبیؐ مکے میں آیا......قرآن بولا!

نبیؐ مدینے میں آیا......قرآن بولا!

نبی مسکرایا......قرآن بولا!

نبیؐ نے گفتگو کی......قرآن بولا!

صدیقؓ قدموں میں آیا......قرآن بولا!

عمرؓ قدموں میں آیا......قرآن بولا!

عثمانؓ نے تلاوت کی......قرآن بولا!

دحیہ کلبی کا حسن چمکا......قرآن بولا!

نبی نے ستارہ توڑ دیا......قرآن بولا!

نبیؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے......قرآن بولا!

پیغمبر مسکرائے......تو قرآن بولا!۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نبیؐ ہاتھ اٹھائے......تو قرآن بولے

نبیؐ سجدہ کرے......تو قرآن بولے!

نبیؐ اٹھ کر کھڑا ہو......تو قرآن بولے!

حتیٰ کہ نماز کے دوران دل میں خیال آئے کہ اے اللہ! کعبہ بیت المقدس کی بجائے، اگر خانہ کعبہ بنا دیا جائے تو اے اللہ مجھے خوشی ہوگی...... یہ سوچنے کی دیر تھی، کہ عرش سے قرآن بولا فلنولینک قبلة ترضها...... یہ قرآن بولتا ہے، یہ قرآن کی شان ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور یہودی پادری کا ایک واقعہ

قرآن لاریب ہے، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے بڑے عالم گذرے ہیں۔ اتنے بڑے عالم! توجہ کیجئے کتب خانے میں بیٹھے ہیں۔ ایک آدمی بھاگا ہوا آیا۔ اس نے کہا شاہ جی! اسلام کے ناک کٹ گئی۔ کیسے کٹ گئی......؟ انہوں نے کہا فنڈر پادری دلی کے چوک میں کھڑا ہے وہ کہتا ہے کہ مسلمانو! آؤ اگر تم سچے ہو تو میرا مقابلہ کرو۔ میرے ہاتھ میں بائبل ہے، انجیل ہے میں اس کی جلتی ہوئی آگ میں پھینکتا ہوں اگر تم سچے ہو تو لاؤ اپنا قرآن آگ میں ڈالو! میں اپنی بائبل ڈالتا ہوں تم اپنا قرآن ڈالو!

وہ آدمی کہنے لگا شاہ جی چوک میں دنیا کا اجتماع ہے۔ لوگ بڑے جمع ہیں اسلام کی ناک کٹ گئی ہزاروں کا اجتماع ہے۔ چوک میں اجتماع ہے۔ اس نے کہا کہ آگ جل رہی ہے۔ بچہ جل رہا ہے۔ آسمانوں سے شعلے باتیں کر رہے ہیں۔ میں اپنی بائبل یعنی انجیل اس آگ میں ڈالتا ہوں۔ تم قرآن ڈالو! شاہ جی اٹھ کر چل پڑے اس نے کہا قرآن تو اپنے ہاتھوں میں لے لو! شاہ عبدالعزیزؒ نے کہا...... بغیر قرآن کے بات بن جائے گی۔ شاہ عبدالعزیزؒ وہاں پہنچے شاہ صاحب نے فرمایا...... تو کیا کہتا ہے۔ اس پادری نے کہا چیلنج کرتا ہوں آگ جل رہی ہے۔ آگ میں قرآن ڈالو میں انجیل ڈالتا ہوں۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ قرآن اپنے ہاتھوں سے آگ میں ڈالوں میں......؟ میں کوئی شیعہ ہوں......؟ اس نے کہا پھر آپ جھوٹے ہیں۔ پھر آپ جھوٹے ہیں۔ آگ میں قرآن ڈالو، ابھی فیصلہ ہوگا، جو سچا ہوگا...... بچ جائے گا۔ جھوٹا ہوگا جل جائے گا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا میں فیصلہ کرتا ہوں تم اس طرح کرو کہ اس انجیل کو سینے سے لگاؤ۔ میں قرآن کو سینے سے لگاتا ہوں۔ تم بھی چھلانگ لگاؤ میں بھی چھلانگ لگاتا ہوں۔ تمہاری کتاب سچی ہوگی تجھے بچالے گی۔ میری کتاب سچی ہوگی مجھے بچالے گی! قرآن بے مثال ہے۔

جب شاہ عبدالعزیزؒ نے یہ بات کہی تو عیسائی لاجواب ہوگیا۔ بھاگنے لگا لوگوں نے پکڑلیا۔ کہاں جاتا ہے......؟ کہنے لگا بائبل پر تو میں نے مسالہ لگایا ہوا تھا۔ اپنے جسم پر تو کوئی مسالہ نہیں تھا......

میرے بھائیو! جب تک امتوں نے قرآن کو سینے سے لگایا......اس وقت تک خود قرآن کہتا ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ......

یہ قرآن قوموں کو اونچا کرتا ہے۔ یہ سربلند کرتا یہ انسانوں کو اونچا کرتا ہے۔

مدارس عربیہ اور خدمت قرآن

میرا دعویٰ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے زیادہ قرآن کے قاری دارالعلوم دیوبند نے پیدا کیے۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے، علمائے بریلوی نے بڑا دین کا کام کیا ہوگا۔ علمائے اہلحدیث نے بڑا دین کا کام کیا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن آپ مدارس عربیہ کی تعداد دیکھیں، مدارس عربیہ کی تعداد کا میں معائنہ کرانا چاہتا ہوں۔ اس وقت ہندوستان میں اٹھارہ ہزار دینی مدارس ہیں علمائے دیوبند کے، جن اٹھارہ ہزار دینی مدارس میں ساڑھے ۳۲ لاکھ بچے قرآن حفظ کررہے ہیں۔

یہ قرآن کا اعجاز ہے، پاکستان میں گیارہ ہزار دینی مدارس ہیں۔ بریلوی علماء کے مدارس، اہلحدیث علماء کے مدارس اس کے علاوہ ہیں۔ گیارہ ہزار قرآن کے مدارس ہیں۔ قرآن پڑھا جارہا ہے۔ قرآن دیکھا جارہا ہے۔ قرآن سنا جارہا ہے۔

ایسی بھی کوئی سورۃ ہے، سورۃ دخان ہے، جو شخص دس آٹھ دنوں میں ایک مرتبہ سورۃ دخان پڑھتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے پورا ہفتہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

لاؤ کوئی ایسی کتاب، یہ قرآن ہے......

قرآن بے مثال ہے......

تلاوت بے مثال ہے......قرأت بے مثال ہے......مفہوم بے مثال ہے۔

ابو حنیفہؒ نے قرآن کو کیسا پایا

ابو حنیفہؒ سے پوچھا......ابو حنیفہؒ تو نے قرآن کو کیسے پایا؟ ابو حنیفہؒ نے کہا قرآن پاک سے میں نے نوے ہزار مسائل نکالے ہیں۔ احمد بن حنبلؒ سے پوچھا......انہوں نے کہا کہ ہزاروں مسائل پر چار جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔ لیکن قرآن کا معنی مکمل نہیں ہوا۔

امام غزالیؒ نے قرآن کو کیسا پایا؟

امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ قرآن کے بارے میں بتاؤ قرآن کیا ہے۔ تو امام غزالیؒ نے ایک بڑی عجیب بات کہی۔ امام غزالیؒ نے کہا لوگو! قرآن اتنا آسان ہے کہ آٹھ سال کے بچے کے سینے میں اتر جاتا ہے۔ مشکل اتنا ہے کہ چودہ سو سال سے علماء اس میں غوطے لگا رہے ہیں۔ موتیوں کو پا نہیں سکے۔

احمد بن حنبلؒ کو خواب میں خدا کی زیارت

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا......امام بتاؤ قرآن کے بارے میں کوئی بات بتاؤ! تو امام کہتا ہے، کیا بتاؤں......؟ ایک دن خواب میں اللہ کا دیدار ہوا......میں نے اللہ سے پوچھا اے اللہ! تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے۔ تو اللہ نے جواب میں فرمایا قرآن! احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ اے اللہ! قرآن کے بارے میں کیا حکم ہے......؟

سمجھ کر پڑھوں تب تجھے پسند ہے یا بے سوچے سمجھے پڑھوں تب تجھے پسند ہے۔ تو جواب میں اللہ نے فرمایا......

فَهْمًا اَوْ كَانَ بِلَا فَهْمٍ ......

احمد سمجھ کر پڑھے تب بھی مجھے پسند ہے۔ بغیر سمجھ کر پڑھے تب بھی مجھے پسند ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

پڑھو تو سہی!

منشی رحمت علی کا واقعہ

منشی رحمت علی ایک بڑے بزرگ تھے۔ دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا، منشی رحمت علی نانوتہ کی بستی سے روانہ ہو کے دیوبند کی بستی میں آئے۔ راستے میں ایک گاؤں آیا ہے۔ صبح کا وقت ہے۔ دس بجے کا وقت ہے، گاؤں میں لوگ جمع ہیں۔ لوگ جمع ہیں۔ منشی رحمت علی کھڑے ہو گئے، انہوں نے کہا منشی صاحب آپ جنازہ پڑھائیں۔ منشی صاحب نے کہا میں تو نہیں پڑھاتا۔ تو گھر سے پیغام آیا کہ منشی رحمت علی کو بلاؤ، جنازہ وہ پڑھائیں۔

لوگوں نے اس آدمی کی بیوی سے پوچھا کہ منشی رحمت علی کا نام تم نے کیوں لیا......؟ تو وہ عورت کہتی ہے یہ جو آدمی فوت ہوا، اس آدمی نے فوت ہونے سے پہلے کہا تھا میں مر جاؤں تو میرا جنازہ منشی رحمت علی پڑھائے۔

لوگوں نے کہا آج وہ اتفاق سے آئے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہماری بات پوری ہو گئی۔ منشی رحمت علی نے جنازہ پڑھایا، وہ ملازمت پر روزانہ دفتر میں جاتے تھے۔ ملازم تھے، اللہ کے ولی تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ کچھ وقت اس بزرگ کے پاس گزاروں، بڑا نیک آدمی معلوم ہوتا ہے۔ جنازہ پڑھایا، قبر میں اتارنے کا وقت آیا۔ منشی رحمت علی نے اپنے ہاتھوں سے اس میت کو قبر میں اتارا دفن کر دیا۔ چلے گئے دفتر میں پہنچے بڑی عجیب بات ہے۔ جیب میں دیکھا جو ملازمت کا کارڈ تھا غائب تھا۔

خیال آیا کہ جب میں نے اس بزرگ کو قبر میں اتارا......تو وہ کارڈ قبر میں اتر گیا، میری زندگی کا سوال ہے، ملازمت کا مسئلہ ہے۔ اسی وقت واپس آئے لوگوں کو جمع کیا اور جمع کر کے کہا۔ کہ ابھی ان کو دفن کیا ہے۔ گھنٹہ نہیں گذرا ہوگا۔ میری زندگی کا مسئلہ ہے۔ تھوڑا سا قبر کو ہٹاؤ۔ مٹی کو ہٹاؤ، مٹی کو ہٹانے کے بعد وہ میرا کارڈ یہاں موجود ہے۔ سب لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے منشی رحمت علی ولی اللہ ہے، کوئی بات نہیں، ابھی دفن کیا ہے۔ مٹی کو ہٹایا جب اس کے کفن کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں......اس کی ساری قبر گلاب کے پھولوں سے بھری پڑی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

منشی رحمت علی کو اپنی ملازمت بھول گئی، سیدھے اس عورت کے گھر گئے، اور جا کر کہا کہ اماں بتاؤ! یہ جو بزرگ تھا اس کا عمل کیا تھا۔ ساری زندگی یہ کیا کرتا تھا۔ تو بوڑھی عورت نے جواب میں بڑی عجیب بات کہی اس نے کہا یہ تو ان پڑھ تھا، زبانی اس نے چند سورتیں یاد کر رکھی تھیں، لیکن لکھنا نہ آتا تھا، نہ پڑھنا آتا تھا، بھائی قرآن نہیں پڑھتا تھا، تو بوڑھی عورت کیا کہتی ہے...... اس نے کہا قرآن بھی نہیں آتا تھا، تو پھر عمل کیا تھا......؟

تو اس عورت نے کہا...... چالیس سال ہو گئے مجھے اس کے نکاح میں آئے ہوئے ایک کام یہ روزانہ کرتا تھا۔ ایک ناغہ میں نے اس کا پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا، کام کیا تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا...... تو قرآن سامنے رکھ لیتا اور قرآن سامنے رکھ کر قرآن کی سطروں کے اوپر انگلی رکھ کر کہتا اے اللہ تو نے یہ بھی سچ کہا تو نے یہ بھی سچ کہا، تو نے یہ بھی سچ کہا تو نے یہ بھی سچ کہا......!!

میرے بھائیو! آؤ تو سہی قرآن کے طرف، قرآن نے کہا......

ان هذالقرآن يهدی للتی هی اقوم

یہ قرآن وہ کتاب ہے جو گری ہوئی انسانیت کو بلند کرتی ہے۔ کرتی ہے یا نہیں کرتی......؟ (کرتی ہے) اللہ پاک ہم سب کو قرآن پاک کی عظمت اور قرآن پاک کی شان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن.

Maktaba Tul Ishaat.com

سیرت النبی ﷺ اور ہمارا کردار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ الْمَبْعُوْثِ اِلٰى كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.

(پ۲۲، الاحزاب:۴۰)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ

Maktaba Tul Ishaat.com

بِسِتٍّ اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

(رواہ مسلم فی الفضائل)

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حاضرین گرامی قدر!

سیرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر معروضات کا کچھ حصہ گزر چکا ہے۔ مزید گذارشات آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ سیرت کا معنی ہوتا ہے کردار، کریکٹر، رہن سہن، تعلقات، معاملات۔

دو عنوان آج کل موضوع بحث رہتے میلاد النبی...... اور سیرت النبی......

معاشرے کے ایک عنصر نے میلاد النبی پر اس قدر غلبہ کیا ہے کہ اس غلبہ کو دیکھتے ہوئے دینی معلومات سے ناواقف انسان یہ سمجھ جائے گا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا یہ مقصد تھا جو ہم نے میلاد منا کر پورا کیا ہے۔ اور اگر کچھ دین سے واقفیت رکھتا ہے اسے معلومات ہیں وہ اگر غور کرے گا تو یہ سمجھے گا کہ اللہ کے آخری پیغمبر کا کلمہ پڑھنے والی قوم اپنے اس پیغمبر کے تشریف لانے کے مقصد کو سمجھتی نہیں ہے۔ چنانچہ آپ جب اپنے ماحول کا جائزہ لیں گے یقیناً اس ماحول سے آپ کو یہ دونوں ذہن مل جائیں گے عموماً آپ میں بہت کافی عمر کے لوگ تشریف فرما ہیں۔ عام طور پر یہ ذہن تھا کہ شادیوں اور خوشیوں میں طبلے اور سرنگی، چمٹا ناچ یا ہماری زبان میں جس کو "دریس" کہتے ہیں، یا عام طور پر پرانے لوگ جانتے ہیں کہ ان افعال کو شادیوں میں اور خوشیوں میں ناپسندیدہ غیر شرعی افعال تصور کیا جاتا تھا اور دین

Maktaba Tul Ishaat.com

دار طبقہ اس قسم کے افعال پر ہمیشہ یہ تنقید کرتا چلا آیا ہے کہ یہ شادی خلاف سنت ہے اور اسلامی طریقہ کے برعکس ہے۔ تاہم بدعملی کی بنا پر لوگ شادیوں میں خوشیوں میں یہ سارا کام کر لیا کرتے ہیں لیکن ان افعال کو نہ وہ خوشی کرنے والے لوگ صحیح سمجھتے ہیں کہ ہم نے ٹھیک کیا ہے اور نہ ہی کسی دار العلوم یا دار الافتاء سے ان کو سندِ جواز ملتی ہے کہ تم نے ٹھیک کیا ہے۔ شادیوں اور خوشیوں میں سرنگیاں اور باجے بجانے والے عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ کام تو ہم نے غلط کیا ہے اچھا اللہ معاف کرے گا، گناہ گار لوگ ہیں غلطیاں ہو جاتی ہیں، یہ ہے، وہ ہے، ہزار تاویلات کرتے ہیں تاہم اتنا ضرور سمجھتے ہیں کہ کام ہم غلط کرتے ہیں کام درست نہیں ہے لیکن اب رفتہ رفتہ وہی قوم جو طبلہ، سرنگی، ڈھول، چمٹہ، ناچ یا اس قسم کی دوسری شعبدہ بازیوں کو ناجائز تو سمجھتی تھی لیکن بدعملی کی بناء پرستی کی بناء پر، غفلت کی بناء پر کر بھی لیتے تھے، اب وہی قوم یہ سمجھنے لگ جائے گی اپنی دینی معلومات کی کمی کی بناء پر کہ یہ جتنے افعال ہم کرتے ہیں کہ یہ تو ناجائز نہیں ہے، کیوں، اگر یہ ناجائز ہوتے تو داڑھیوں والے لوگ، مولوی لوگ، پیر کہلانے والا طبقہ، منبر و محراب کے وارث بننے کے مدعی وہ بازاروں میں آ کر بارہ ربیع الاوّل کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پہ ڈھول کیوں بجاتا ہے؟

اگر یہ افعال ناجائز ہوتے تو بارہ ربیع الاول میں بازاروں میں چمٹے کیوں بجتے؟

اگر یہ کام درست نہ ہوتے تو بارہ ربیع الاوّل کو درویشوں کی ایک ٹیم بازاروں میں کیوں ناچتی؟

آہستہ آہستہ نئی نسل ان افعال جو قطعاً شریعت میں ناجائز قرار دیے گئے ہیں ان کو جائز سمجھے گی۔ سمجھے گی کیا سمجھ رہی ہے، کہ یہ کام تو درست ہے، ہم نے جو پیغمبر اسلام کی پیدائش پہ کیے ہیں تو لازمی بات ہے باقی خوشیوں میں بھی یہ کام جائز ہیں۔

قوالی کے بارے میں مولانا احمد رضا خان کا فتویٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح اور صریح ارشادات مزامیر کی ممانعت میں موجود ہیں۔ مزامیر کہتے ہیں طبلہ، سرنگی، چمٹہ، ڈھول وغیرہ، ان کے لیے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے صریحاً ممانعت فرمائی ہے کہ یہ چیزیں استعمال نہ کی جائیں، چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنی ایک کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ قوالی جو عموماً کی جاتی ہے اس میں اگرچہ بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت یا آپ کی تعریف کے الفاظ ہوتے ہیں ایسے اشعار قوال پڑھتا ہے جس میں آپ کی تعریف ہوتی ہے، لیکن ان اشعار کے ساتھ اس نعت کے ساتھ طبلہ بھی ہوتا ہے، اس نعت کے ساتھ سرنگی بھی ہوتی ہے، اس نعت کے ساتھ چمٹہ وغیرہ بھی ہوتا ہے، تو احمد رضا خان بریلوی یہ لکھتے ہیں کہ ''ایسی قوالی قطعاً حرام ہے قوالی پڑھنے والا اور پڑھانے والا دونوں مجرم اور گنہگار ہیں۔''

مزامیر کے دو نقصانات

اب وہی طبلہ اور سرنگی جو قوالی میں حرام تھی وہ آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں حلال ہونا شروع ہوگئی ہے اور اسی کو بازاروں میں بجانے میں قوم لگ گئی۔

میں عرض یہ کررہا تھا ایک نقصان تو اس میں یہ ہوا اور ہورہا ہے کہ رفتہ رفتہ قوم یہ سمجھے گی کہ شادیوں میں ڈھول باجا وغیرہ یا جو کچھ ہم کرتے ہیں یہ سب چیزیں جائز ہیں، اسی لئے بارہ ربیع الاوّل کو یہ بجتے ہیں۔

نمبر دو نقصان یہ ہوگا اور ہورہا ہے کہ عموماً لوگ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی غرض سے غافل ہیں کہ آپ کیوں پیدا ہوئے...... آپ کی پیدائش کا مقصد کیا تھا...... اس سے غافل ہیں کیونکہ بارہ ربیع الاوّل کو آپ کی پیدائش پر اس قدر زور اور اتنے انتظامات اتنے وسیع پیمانے پر پروگرام دین سے غافل طبقہ کے ذہن میں یہ اثر پیدا کرے گا کہ سب سے بڑا اہم کام یہی ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس دن پیدا ہوئے ہیں اس دن ناچ لو، دین کا فریضہ ادا ہوگیا۔

حضور ﷺ کے قبل از بعثت چالیس سال

حالانکہ اللہ کے پیغمبر کی پیدائش سے مقصود یہ نہیں اور نہ ہی آپ کے پیدا ہونے سے امت کے یعنی محض آپ کی پیدائش میری اور آپ کی عملی زندگی سے وابستہ نہیں ہے، آپ کی پیدائش کے واقعات کو ذکر کرنا یقیناً اس لحاظ سے تو سعادت ہے کہ ہمیں اپنے پیغمبر

Maktaba Tul Ishaat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن معلوم ہو جائے، ہمیں اپنے پیغمبر کی تاریخ معلوم ہو جائے، خاندان کے حالات معلوم ہو جائیں، کنبہ اور قبیلہ معلوم ہو جائے، پیدائش کی جگہ معلوم ہو جائے، اس لحاظ سے تو یقیناً سعادت ہے لیکن جہاں تک عملی زندگی کا تعلق ہے وہ آپ کے میلاد سے وابستہ نہیں ہے، کیوں؟ عملی زندگی کا تعلق چالیس برس کے بعد شروع ہوا ہے، میلاد چالیس سال تک برابر رہا ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ کے پیدا ہونے کے بعد چالیس سال تک گویا مکمل خاموشی رہی ہے۔ نہ کسی نے پتھر مارا ہے نہ کسی نے راستہ میں کانٹے بچھائے ہیں نہ کسی نے گالی دی ہے نہ کسی نے مجنوں کہا ہے، نہ کسی نے کذاب کہا ہے نہ کسی نے کوئی اور بکواس کی ہے۔ میلاد یقیناً موجود تھا۔

یقیناً لوگ جانتے تھے کہ آمنہ کا لختِ جگر ہے......

یقیناً دنیا جانتی تھی کہ فلاں تاریخ کو یہ بچہ پیدا ہوا ہے......

یقیناً لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ عبدالمطلب کے پوتے ہیں......

یقیناً دنیا جانتی تھی کہ یہ عبداللہ کے لختِ جگر ہیں......

یقیناً معلوم تھا کہ حلیمہ کے ہاں دودھ پیا ہے......

یہ بھی معلوم تھا کہ قریشی نسل سے ہیں......

یہ بھی معلوم تھا کہ مکہ میں پیدا ہوئے ہیں......

اور اسی کا نام میلاد ہے۔ پیدائش کہ آپ پیدا ہوئے، فلاں گھر میں پیدا ہوئے، فلاں جگہ میں پیدا ہوئے ہیں، فلاں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن اس پیدائش کے تمام عنوان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہیں کیا، کسی کو تکلیف نہیں ہوئی، کسی نے گالیاں نہیں دیں، کسی نے تبرا نہیں کیا...... کیوں؟

حضور ﷺ کی ولادت کا اصل مقصد

اس لئے کہ آپ ﷺ کے محض پیدا ہونے سے نہ تو لات ومنات کی پوجا میں زد پڑ رہی تھی، آپ کی محض پیدائش سے نہ تو قریشیوں کی ڈاکہ زنی پہ زد پڑ رہی تھی، آپ کی پیدائش سے نہ تجارت میں گھپلہ پہ زد پڑ رہی تھی، آپ کی محض پیدائش سے نہ تو کسی کی بے

حیائی پہ زد پڑ رہی تھی کیوں کہ آپ پیدا ہوئے ہیں اور ابھی خاموش ہیں۔ ہاں زد پڑی ہے پیغمبر کے کردار اور سیرت سے اور وہ کردار اور سیرت چالیس برس کے بعد شروع ہوا ہے اس سے زد پڑی ہے۔ اب راستے میں کانٹے بھی بچھ گئے، راستے میں کنویں بھی کھودے گئے، اونٹوں کی اوجھڑیاں اٹھا کر آپ پر ڈالی گئیں، اب لوگ آپ کو کذاب بھی کہنے لگ گئے، مجنوں بھی کہنے لگ گئے۔ (معاذ اللہ) اب آپ کے لئے راستے بھی مسدود ہونے شروع ہو گئے ہیں، لوگ آپ کے لہو کے پیاسے بھی بن گئے کیونکہ اب جو آپ نے اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو ظاہر کیا ہے کہ مجھے اللہ نے کیوں پیدا کیا ہے...... میں کائنات میں کس لیے آیا ہوں...... میری پیدائش کی غرض کیا ہے اور اس غرض کو جب آپ نے بیان کیا کہ "میں اس لئے کائنات میں آیا ہوں کہ تمام باطل ادیان پہ میری سیرت چھا جائے، تمام باطل ادیان پہ میرا کردار غلبہ پا جائے، تمام باطل ادیان پہ وہ دین غالب ہو جائے جس کو اللہ نے مجھ پہ اُتارا ہے۔

جب اس دین کی اشاعت کی ابتدا کی ہے آپ نے، اس دن سے دنیا آپ کی دشمن بننا شروع ہو گئی۔ معلوم ہو گیا اسی دن سے جب دنیا دشمن بننا شروع ہو گئی اور کچھ دوست بننا بھی شروع ہو گئے۔

صحابہ کرامؓ کے تلوار اٹھانے کا مقصد

اب آگے دیکھنا یہ ہے کہ کیا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ نے بدر میں تلوار اس لیے اٹھائی ہے کہ وہ ابوجہل سے منوانا چاہتے ہیں کہ محمد ﷺ کو آمنہ کا لختِ جگر مانو؟......

کیا خندقیں اس لیے کھودی ہیں صحابہؓ نے کہ وہ تسلیم کرانا چاہتے تھے دنیا سے کہ عبداللہ کا بیٹا تسلیم کرو؟......

ابوبکرؓ و عمرؓ کیا، خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں مار اس لیے کھائی ہے کہ وہ تسلیم کرانا چاہتے تھے ابی کعب سے کہ تم عبدالمطلب کا پوتا مانو۔

صحابہؓ نے اس لیے اپنے آپ کو لوہے کے گرم کڑھاؤں کے اندر گرم تیل میں ڈال کر جلوایا ہے کہ تم تسلیم کرو کہ حلیمہ کے ہاں دودھ پیا ہے؟......

Maktaba Tul Ishaat.com

اس لیے صحابہؓ نے قربانیاں پیش کی ہیں کہ وہ یہ منوانا چاہتے تھے کہ مانو کہ مکہ میں پیدا ہوئے ہیں، تسلیم کرو بارہ ربیع الاول کو آئے ہیں؟......

اگر تو یہی ماننا ہے، اسی کے لئے خندقیں کھودی گئی ہیں، اسی کے لئے بدر میں آئے ہیں، اسی کے لئے تلواریں اٹھی ہیں، اسی کے لئے صحابہ حبشہ میں ہجرت کر گئے کہ محمد ﷺ کو آمنہ کا بیٹا منوانا چاہتے تھے، اسی لئے اصحاب رسول نے اپنے بچے کٹوا دیے ہیں کہ محمد ﷺ کو عبداللہ کا نورِ نظر تسلیم کروانا چاہتے تھے تو تسلیم ہے جناب والا آج بھی آپ بازاروں میں نکل کر گر جئے...... آج بھی آپ رات دن میلادی پہ بحث کیجئے...... آج بھی آپ رات دن اسی پہ محنت کیجئے، اسی کے لئے کوشش ہو سکتی ہے کرتے جایئے...... لیکن اگر ان افعال کو اگر اس بحث کو منوانے کے لئے صحابہ نہیں آئے اور بحث کوئی اور ہے تو لازماً سیرت ماننا پڑے گی آپ کو کہ:

صحابہؓ بدر میں سیرت منوانے کے لئے آئے ہیں......

صحابہؓ اُحد میں سیرت منوانے کے لئے آئے ہیں......

صحابہؓ نے حبشہ کو ہجرت کی ہے، محمد ﷺ کی سیرت منوانے کے لئے، کردار منوانے کے لئے......

تو جس کام کو منوانے کے لئے اصحاب رسول ﷺ نے بدر میں تلواریں اٹھائی تھیں آج اسی کام پہ پردہ ڈالنے کیلئے منبر و محراب کا غدار ابن غدار میلادی بیان کر کے اپنے کرتوت پہ پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔

سیرت بیان کرنے کے لوازمات

سچ تو یہ ہے کہ میں اگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کو بیان کرتا ہوں تو اس بیان کے دوران لازماً مجھے بتلانا پڑے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کوئی بندہ فوت بھی ہوا ہے کہ نہیں......

مرا ہے تو نبوت نے اس مرنے والے سے کیا سلوک کیا ہے، اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا ہے......

Maktaba Tul Ishaat.com

اس لیے بتلانا پڑے گا، نبوت نے جنازہ کس طرح اٹھایا......

تسلیم کرنا پڑے گا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کس طرح کیا......

ماننا پڑے گا، بیان کرنا پڑے گا کہ جنازہ کے بعد آپ نے کیا افعال سرانجام دیے ہیں......

جنازہ کو دفن کرنے کے بعد اس پر مٹی ڈالتے ہوئے کون سی قرآن کی آیت پڑھی تھی، اسے بتلانا پڑے گا۔

آقا جب دفن کر کے آئے ہیں پھر تعزیت کا طریقہ کار کیا تھا......

جب دفن کر کے آئے ہیں مرنے والے کو کوئی چیز ثواب کے طور پر بخشی ہو تو اس کا طریقہ کار کیا تھا......

اس تمام سیرت کو تفصیلاً بیان کرتے ہوئے نہ تیسرے دن کی روٹی آتی ہے نہ تیسرے دن کے کپڑے آتے ہیں نہ جمعرات آتی ہے نہ چالیس دن کی روٹیاں آتی ہیں، نہ جنازہ کے پیسے آتے ہیں، جب وہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہے طوانے کی جمعرات کی روٹی پہ زد پڑتی ہے، اس کے تیسرے دن کے ختم پہ زد پڑتی ہے، اس لیے عیاری کرتے ہوئے قوم کو بازاروں میں ناچنے پہ لگا دیا کہ نہ سیرت مصطفیٰ سامنے آئے گی نہ میرے کرتوت سے پردہ اٹھے گا۔

سیرت کے تمام پہلو بیان نہ کیے جانے کی وجہ

سمجھتا ہے وہ اگر سیرت پیغمبر کرتا ہوں تو لازماً یہ بتلانا پڑے گا جنازہ سامنے پڑا ہے اور کائنات کی وہ عظیم شخصیت جس کے لیے خلاقِ عالم نے اعلان کیا:

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین......

وہ شفیق، سراپا رحمت، سراپا محبت تشریف فرما ہے، فرماتے ہیں کہ اس نے کسی کا قرضہ تو نہیں دینا؟ جواب ملتا ہے آقا دینا ہے، فرمایا جنازہ خود پڑھ لو میں نہیں پڑھتا۔ جب تک قرضے کا ذمہ نہ لو۔

قرضے کا ذمہ لیا جاتا ہے نبوت جنازہ پڑھتی ہے، رفتہ رفتہ مال غنیمت آیا، بیت

Maktaba Tul Ishaat.com

المال میں کافی تعداد میں پیسہ جمع ہوتا ہے اب خاتم الانبیاء نے خود اعلان کرنا شروع کیا اگر کوئی غریب صحابی فوت ہو جاتا ہے مقروض بھی ہے، کسی کا قرض دینا تھا، اب اعلان ہوتا ہے کہ آج کے بعد اس سے جس نے قرض لینا ہو محمد ﷺ ادا کرے گا۔ تو سمجھتا ہے ملاّ اگر میں سیرت بیان کرتا ہوں تو مجھ سے دنیا پوچھ لے گی محمد ﷺ کا کردار تو یہ ہے وہ مرنے والے کا قرضہ بھی خود ادا کرتے ہیں تیرا کردار یہ ہے کہ نہ اس کے لئے ختم قرآن مفت پڑھتا ہے نہ اس کے لئے دو رکعت پڑھتا ہے، نہ جنازہ مفت پڑھنے کو تیار ہے حتیٰ کہ کپڑا کفن سے بچے ہوئے ٹکڑے چھین کے گھر لے جاتا ہے، چالیس دن تک ہمارا دروازہ نہیں چھوڑتا ظالم۔ مصطفیٰ کا کردار کچھ تھا، تیرا کچھ ہے، اس کرتوت سے پردہ ڈالنے کے لیے میلا د مناؤ سیرت مت اپناؤ۔ اس کے سوا اور کیا ہے رات دن کا۔ یہی بکواس ہے، رات دن کا یہی تماشا ہے، شغل ہے کہ پیغمبر اسلام کے تمام کردار کو شغل کی نذر کر دو، تماشے کی نذر کر دو، کھیل اور کھلونے کی نذر کر دو۔ دنیا آئے ہی نہیں کہ ہمارے آقا کا کردار کیا تھا، سیرت کیا تھی، کریکٹر کیا تھا، چاہتے کیا تھے، عمل کیا تھے اور کس مقصد کے لئے اس کائنات میں آئے تھے......اس پہ نظر ہی نہ جائے، ہم جو کریں گے دنیا مانتی جائے گی...... معلوم ہے اس کو کہ میرا کردار یہ ہے، میرے پیروں کا کردار یہ ہے جس سے پردہ اٹھتا ہے۔

حضور ﷺ کا عورتوں کے لئے طریقہ بیعت

کیا کردار ہے؟......نبوت کی سیرت بیان کروں گا بتلانا پڑے گا، آقا علیہ السلام نے عورتوں اور مردوں دونوں کو بیعت کیا ہے لیکن عورتوں سے بیعت کا پروگرام کیسا تھا؟......عورت سے بیعت کرتے وقت آپ نے کس طرح بیعت کی ہے تو لازماً کہیں ملے گا آپؐ نے کپڑا ڈال دیا اور خواتین کو فرمایا، ایک طرف سے پکڑلو، اس طرح بیعت ہوگئی۔ کہیں پیالے میں پانی ڈال کے ہاتھ ڈال دیا فرمایا تم بھی اسی طرح ہاتھ ڈال لینا بعد میں، مجھ سے بیعت ہو جائے گی اور اس کے بعد ان کو زبانی تبلیغ فرما دی۔

وہ ذات جس کو امت کے باپ ہونے کا مقام حاصل ہے......

وہ ذاتِ اقدس جس کے لیے گناہ کا شبہ کرنا بھی کفر ہے...... وہ ہاتھ میں ہاتھ رکھ

Maktaba Tul Ishaat.com

کے خواتین کو بیعت نہیں کرتی، اس لئے منبر و محراب کا غدار سمجھتا ہے اگر میں سیرتِ پیغمبر بیان کرتا ہوں تو میرے پیر کا کرتوت کھل جائے گا، وہ عورتوں کو تھپکیاں دیتا ہے، عورتیں اس کے پاؤں چوم رہی ہوتی ہیں، عورتیں اس کو دبا رہی ہوتی ہیں حتیٰ کہ وہ سمجھ جائے گا کہ میرے پیر رضا خان نے اپنے ملفوظات میں لکھا کہ ایک آدمی ایک مرید جس کی دو بیویاں تھیں جو رات کو اپنی ایک بیوی کے حقوق ادا کرتا ہے دوسری کے نہیں کرتا کمرہ ایک، ہے۔ تینوں فرد اسی کمرے میں ہیں حتیٰ کہ صبح ہوتی ہے مرید پیر کے پاس آیا، پیر صاحب پوچھتے ہیں کہ تم نے ایک بیوی کے حقوق ادا کیے ہیں اور دوسری دیکھتی رہی ہے...... فرمایا تم نے اس کی حقوق زوجیت ادا نہیں کی ہے...... مرید پوچھتا ہے حضرت صاحب آپ کو کس نے بتلا دیا...... پیر صاحب کہتے ہیں کہ جس کمرہ میں تو تھا تیری دونوں بیویاں تھیں اس کمرہ میں کوئی خالی پلنگ پڑا تھا، جی حضور خالی پلنگ پڑا تھا، کہتا ہے "اس پہ میں تھا"...... اٹھایئے رضا خان کے ملفوظات...... وہ سمجھتا ہے کہ وہ پیغمبر جس نے عورتوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کے بیعت نہیں کی جو دروازے پہ دستک دیتا ہے تو ایک طرف کھڑا ہو جاتا ہے کہ اندر نظر نہ چلی جائے...... معصوم نبی کی جو سیرت ہے، تیرا کردار تیرا پیر اس کے خلاف کر رہا ہے کہ بغیر مرید کے پوچھے ہوئے رات کو اس کے خلوت خانے میں پلنگ پہ تماشا دیکھتا ہے کہ مرید کیا کرتا ہے...... اس کریکٹر پہ پردہ ڈالنے کے لئے محض بارہ ربیع الاول کو بازاروں میں ناچنا اس پہ جھنڈیاں لگانی اور ایک تماشا بنا کے پیغمبر کے میلاد کو پھرنا یہ مذہبی خودکشی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ ملت کے ساتھ غداری اور پیغمبر اسلام کی سیرتِ طیبہ کا قتلِ عام نہیں تو اس کا کیا نام ہے...... صرف اپنے کرتوت چھپانے کے لئے اپنے کردار پہ پردہ ڈالنے کیلئے صرف جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں جھنڈیاں لگانے سے نہ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تیری دکان کی پگڑی جائز ہے یا ناجائز ہے؟......

جھنڈیاں لگانے سے بازار میں جلوس نکالنے سے نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کے پیسے کھا جانے جائز ہیں یا ناجائز......

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقہ کار سے سود جائز ہے کہ نا جائز......

نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ میلاد جو کریں گے، جلوس جو نکالیں گے اس سے یہ تو زد نہیں پڑتی کہ رشوت جائز ہے کہ نا جائز ہے......

اس سے یہ تو زد نہیں پڑتی گھپلہ کرنا اور تجارت میں بے ایمانی کرنا جائز ہے یا نا جائز ہے......

کم تولنا جائز ہے یا نا جائز ہے اس سے اس پہ کوئی زد نہیں پڑے گی۔

زد پڑتی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے سے کہ تجارت کیسی ہے ویسی کرجیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کی...... زد پڑتی ہے سیرت پیغمبر کے بیان کرنے سے کہ کسی کا مال کھانا جائز ہے یا نا جائز ہے...... لہٰذا سیرت مت بیان کرو صرف میلاد بیان کرو۔

قوم بازاروں میں پہاڑیاں بناتی رہے......

قوم بازاروں میں جھنڈیاں لگاتی رہے......

قوم بازاروں میں ناچتی رہے......

اس سے کسی کے کرتوت پہ زد نہیں پڑتی ہے، اس لئے اس کو اپنا لیا گیا ہے سیرت کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔

کروڑ پتی گدی نشین کے کرتوت

یہ ابھی پچھلے دنوں کی بات...... شاہ جیونہ کے گدی نشین...... ظلم تو یہ ہے اس قوم پر اس قوم کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور خود یہ قوم زیادتی کرواتی ہے۔ مرید سُنی پیر شیعہ کتا۔ بڑا ظالم ہے اس نے اپنا شاہ جیونہ کا گدی نشین پچھلے ہفتے یہ چندہ بھروانے آ گیا ہے کہ علاقہ بالیاں اور اس علاقہ کا دورہ کرتا ہے اور جس آدمی کے کنویں کے پاس جاتا ہے کہتا ہے بھینس یا گائے لیتی ہے، واللہ العظیم اس علاقے کے لوگوں نے مجھے بتلا دیا۔ اطلاع دی کہ کئی لوگ اپنے جانور مکانوں کے اندر بند کر کے باہر سے تالا لگا کے بھاگ گئے کہ پیر جبری گائے چھینتا ہے یہ شاہ جیونہ کے گدی نشین لکھ پتی کا حال ہے، ایک تو وہ غنڈہ ہے اور چور ہے جو

رات کو گائے چھینتا ہے ایک یہ چور ہے جو دن دہاڑے پیری کے نام سے ڈاکہ مارتا ہے لکھ پتی اور کروڑ پتی لیکن ہوس دیکھو اس کی کہ غربا کا یوں مال لوٹتا چلا جا رہا ہے اور اس طرح اس نے ڈاکہ زنی کی ہے دن دہاڑے نہ اس پہ پرچہ ہو سکتا ہے چونکہ پیر ہے، نہ اس کے خلاف چوری کا الزام لگتا ہے چونکہ پیر ہے، آلِ رسول ہے...... لعنت ہے اس کردار پر، کیا یہی عترت رسول ہے؟ مجھے تمہاری نسل میں شک ہے، تم عترتِ پیغمبر ہوتے تو یہ کرتوت کبھی نہ کرتے...... کتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے اور کوئی پوچھتا نہیں ہے۔

آج بارہ ربیع الاول کو تم جھنڈیاں لگا کر بازاروں میں ناچنے لگ گئے ہو اور اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تئیس (۲۳) سالہ محنت کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہو، اور قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاتی ہے "ہم تو نبی کے عشق میں آ کے جلوس نکال رہے ہیں"...... "آج وہ خوشی کرے گا جو مومن ہے اور جو خوشی نہیں کرتا وہ شیطان ہے"...... نہیں سمجھا تم نے کہ اس میں اس بدمعاش نے کیا کہا ہے......

کیا بارہ ربیع الاوّل کا جلوس صدیق اکبرؓ نے نکالا ہے؟...... (نہیں)

کیا عمرؓ نے نکالا ہے؟...... کیا عثمانؓ نے نکالا ہے؟...... کیا علیؓ نے نکالا ہے؟......

تو یہ جو کہا ہے کہ جو بارہ کو جلوس نکالتا ہے وہ مومن ہے جو نہیں نکالتا وہ شیطان ہے تو یہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کس کھاتے میں جائیں گے؟...... اس شیعہ کے ایجنٹ کے منہ پر کوئی جوتا نہیں مارتا کہ ظالمو تم نے کیا کہہ دیا ہے۔

مروّجہ محافلِ میلاد کی حقیقت

پہلے تو چند آدمی اکٹھے ہو گئے میلاد کا تذکرہ ہو گیا آقا فلاں دن پیدا ہو گئے، فلاں دن تاریخ کو پیدا ہوئے، فلاں گھر میں پیدا ہوئے، پھر اس میں آہستہ آہستہ قیام شروع ہو گیا کہ ایک شخص واقعات بیان کرتا ہے چند چند منٹوں بعد، آدھے آدھے گھنٹے کے بعد، پندرہ منٹ بعد بیس منٹ بعد کھڑے ہو گئے اور قیام کر لیا......

کیوں کھڑے ہو؟...... آقا تشریف فرما ہیں، تشریف لے آئے آقا، اس لئے

Maktaba Tul Ishaat.com

استقبال سے پہلے ہم قیام کر رہے ہیں۔ چند دنوں تک یہ قیام رہا، یہی چیز زیر بحث رہی انڈیا کی زمین پر کہ آیا میلاد کے دوران یہ قیام جائز ہے یا ناجائز...... یہ طریقہ کار درست ہے یا نادرست؟...... کچھ دن یہی چلتا ہے اسی پہ کتابیں لکھی جاتی ہیں، یہی وعظ کا عنوان رہا، یہی تقریریں رہیں کہ میلاد کا یہ طریقہ کار اور اس میں یہ قیام درست ہے یا نادرست!...... رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے نتیجہ کیا نکلا ہے کہ پھر قیام والی بات ہی گئی پھر صرف واقعات مسجد میں بیان کرنے والے بھی گئے، گھر میں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بھی گیا، آہستہ آہستہ یہ قوم بازاروں میں نکل آئی، جھنڈیاں لگنے لگ گئیں، جلوس نکلنے لگ گئے، پھر ابتدا جلوس کی یہ تھی کہ کچھ لوگ بازار میں چلتے نعت خوانی ہو جاتی، کچھ اور پڑھ لیا جاتا، درود و سلام پڑھ لیا جاتا اور یوں نکلتے ہوئے آ جاتے، پھر آہستہ آہستہ یہ کام بڑھتا چلا گیا ہے، بڑھتے بڑھتے آج اس اسٹیج پہ آ کھڑے ہوئے ہیں، آج اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے دن میں طبلے آ گئے جن کو آپ علیہ السلام نے منع کیا تھا۔ آج سرنگی آ گئی جن کو آپ علیہ السلام نے روکا تھا، آج چمٹے آ گئے......!!

جو کبھی ملنگی کا کردار تھا آج شیخ الحدیث کا کردار ہے......

جس کو کل تک میراثی کا کردار سمجھا جاتا تھا آج محدث کا کردار بن گیا ہے......

رفتہ رفتہ چمٹوں تک بات آ گئی، حتیٰ کہ ظلم کی انتہا ہو گئی ہے اگرچہ میں پورا ہفتہ اپنے ضلع سے غائب رہا ہوں باہر کے علاقوں میں، تاہم مجھے اطلاعات یہ ملی ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو چند غنڈوں نے مصنوعی داڑھیاں لگا کر ناچ کیا بازار میں، آپ کے جھنگ، آپ کے شہر میں ہوا ہے۔

اگر کوئی ہندو مصنوعی داڑھی لگاتا آپ اس کے خلاف ہڑتالیں کر دیتے......

اگر مصنوعی داڑھی لگا کر کوئی عیسائی ناچتا آپ اس کے خلاف بغاوت کرتے......

لیکن اب مصنوعی داڑھی اس نے لگائی ہے جو ابن اُبی کا لباس پہن کے عشق رسول کا دعویٰ کرتا ہے، اس نے مصنوعی داڑھی لگائی ہے، اس لئے آپ چپ ہیں، آپ خاموش ہیں اور کوئی نوٹس نہیں لیا گیا کہ تم نے پیغمبر کی سنت کا مذاق اڑایا۔ بارہ ربیع الاول میں مصنوعی داڑھی ایک اور نے بھی لگائی تھی جس کے خلاف تم نے احتجاج کیا ہے، اس نے

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی لگائی تھی جس کے خلاف تمہارے دلوں میں غم و غصہ آیا اور اسی جھنگ میں مصنوعی داڑھی لگی اور آج وہ مصنوعی داڑھی بارہ ربیع الاول کو لگی تو کسی کے دل میں نہیں آیا کہ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ کتنا بڑا فتنہ ہے رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے آج صرف چمٹہ صرف طبلہ، سرنگی پہ بات نہیں بلکہ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اس ہفتے میں جو میں نے مختلف علاقوں کے حالات معلوم کئے ہیں اور جہاں جہاں تک میں پہنچا ہوں، مثال کے طور پر، عموماً میری عادت نہیں کہ میں بتلاؤں کہ کہاں گیا کہاں نہیں گیا، وجہ اس کی یہ ہے کہ اس سے میری یا آپ کی نجات وابستہ نہیں ہے، نجات مسائل سے وابستہ ہے۔ میرا سفر کہیں ہو کہیں نہ ہو لیکن آج اس ضرورت کے پیش نظر بتلاتا ہوں کہ مثلاً ملتان، رحیم یار خان اور فیصل آباد کے دورے کے دوران معلوم یہ ہوا کہ کہیں تو بیت اللہ بنا ہوا ہے، حجر اسود رکھا ہوا ہے، بارہ ربیع الاول کو اور عورتیں اس کا طواف کر رہی ہیں، مرد طواف کر رہے ہیں، اس حجرِ اسود کو بوسا دیا جا رہا ہے، کہیں مسجد نبوی بنا رکھی ہے، اور اس کے اوپر مسجد نبوی لکھا ہوا ہے، کہیں گنبد خضریٰ بنایا ہوا ہے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ ہے اس کی جالی بنائی ہوئی، کہیں لوگ دوڑ دوڑ کے اس جالی کو چومتے ہیں، کہیں بیت اللہ کا طواف ہو رہا ہے، کہیں مسجد نبوی ہے اور اس کو اسی احترام سے دیکھا جا رہا ہے۔ حد ہو گئی اس بے ایمانی کی، آج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ کی عزت و ناموس لوگوں کی نظروں سے گرانے کیلئے اس کو بازاروں میں مصنوعی شکل میں رکھ دیا گیا ہے، بیت اللہ کے طواف کی عظمت مٹانے کے لئے آج ملتان میں، آج لاہور میں آج دیگر اضلاع میں، چوکوں میں بیت اللہ رکھ دیا گیا ہے اور یہاں طواف جاری ہیں۔ آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ پاکستان میں فلم ''خانہ خدا'' کے نام سے اعلان ہوا تھا جس کے خلاف لاہور میں احتجاج ہوا، جس کے خلاف پشاور میں احتجاج ہوا، جس کے خلاف کراچی میں احتجاج ہوا، کیونکہ فلم ''خانہ خدا'' میں یہی دکھلایا جائے گا کہ لوگ حج کیسے کرتے ہیں، حجرِ اسود کو بوسہ کیسے دیتے ہیں، یہ طریقہ کیسا ہے وہ کیسا ہے، پتھر کیسے مارتے ہیں، دوڑتے کیسے ہیں، صفا و مروہ میں یہ دکھلایا جائے گا۔ علماء نے احتجاج کیا، فقہاء نے احتجاج کیا، مسلم قوم سڑکوں پہ نکل آئی کہ تم بیت اللہ کی عظمت کو تباہ کر رہے ہو۔ دنیا یہی کام سرانجام دے دے گی وہاں جانے کا شوق مٹ جائے گا۔ فلم ''خانہ خدا'' میں تم بازاروں میں نکل کر احتجاج کرتے

Maktaba Tul Ishaat.com

تھے آج وہی بیت اللہ چوکوں میں رکھ دیا گیا ہے تم کہتے ہو خوشی پیغمبر ہے۔

۱۲ ربیع الاول کے جلوس میں خلفاء ثلاثہؓ پر تبرا بازی

میرے واجب الاحترام سامعین!

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ کوئی ایک ظلم ہو رہا ہے؟...... اَن گنت ظلم ہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے ساتھ۔آپ کے مقاصد کے ساتھ،لیکن محبت کے رنگ میں، پیار کے رنگ میں،نعرہ یہ ہے کہ ہم عاشقِ پیغمبر ہیں کردار ہے جو ابوجہل سرانجام نہ دے سکا اور پھر دوسرا ظلم میرے ضلع میں یہ ہوا ہے جس کا نوٹس لیے بغیر میں نہیں رہ سکتا کہ جھنگ سٹی میں بابِ عمرؓ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ نعرہ بلند کیا گیا:

''علی ساڈا شیر ہے...... باقی ہیر پھیر ہے''

لگا یہ نعرہ؟...... آپ نے سنا ہے؟ (ہاں!) بابِ عمرؓ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ نعرہ بلند کیا گیا ''علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے''......کون سے جلوس میں یہ نعرہ بلند ہوا؟ جس جلوس کی قیادت مذہبی ٹھیکیدار کرتا ہے،کون سے جلوس میں ابوبکرؓ کے دشمن نے،عمرؓ کے دشمن نے ، اصحابِ پیغمبرؐ کے باغی نے یہ نعرہ بلند کر کے ابوبکر کو ہیر پھیر میں داخل کیا،عمرؓ کو ہیر پھیر میں داخل کیا ہے،عثمانؓ کو ہیر پھیر میں داخل کیا ہے،کس جلوس میں یہ نعرہ بلند ہوا اور اس مذہبی غنڈے کو اس مذہبی بدمعاش کو اس ملتِ اسلامیہ کے باغی کو ابوبکر کو ہیر پھیر میں شامل کرنے کا موقع رضا خان کی ذریت نے دیا ہے، رافضی کے ایجنٹ نے دیا ہے،جس کو میں معاف نہیں کرسکتا اور کب تک تم شیعیت کے ہاتھ میں کھیلتے جاؤ گے......!!

یاد رکھو اگر اس قسم کے گندے اور گھناؤنے نعرے ان جلوسوں میں بند نہ ہوئے تو جیسے محرم کے جلوسوں کے لائسنس بن گئے ہیں ہم طاقت سے تمہارے جلوسوں کے بھی لائسنس بنوائیں گے۔ پھر ٹکراؤ ہوگا ،لڑائیاں ہوں گی جس کا رزلٹ یہی ہوگا کہ تم بارہ ربیع الاول کا جلوس بے روک ٹوک نہ نکال سکو گے۔اس لیے ہے تمہیں کھلی اجازت کہ تم اصحابِ رسولؐ پہ تبرے کراؤ متعہ کی اولاد سے؟...... ''علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے''......!

Maktaba Tul Ishaat.com

بریلویت کی انوکھی دلیل

کتابوں میں لکھا ہے کہ جلوس صحابہ کیوں نہیں نکالتے تھے؟ تو جواب لکھا گیا ہے کہ وہ فارغ نہیں تھے اس لئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔

کام دین کا تھا لیکن صحابہؓ دین کے لئے فارغ نہیں تھے، ہم فارغ ہو گئے؟

میرے واجب الاحترام سامعین! میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ جن افراد نے باب عمرؓ کے سامنے کھڑے ہو کر "علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے" یہ ابو بکر و عمر کو ہیر پھیر میں شامل کیا ہے، میں احتجاج کرتا ہوں کہ جس آدمی نے اس جلوس کی قیادت کی ہے اس آدمی کو غنڈہ فہرست میں شامل کر کے باز پرس کی جائے کہ تم نے یہ فساد کا پروگرام کس لیے بنایا ہے؟ وہی باب عمرؓ جس پہ پانچ آدمی قتل ہو چکے ہیں اصحاب رسولؐ کے ناموس کے لئے...... آج تم پیدائش نبی کی آڑ میں آ کر اسی پہ ابو بکرؓ و عمرؓ کو دوبارہ ہیر پھیر کہلوانے کے لئے اٹھے ہو۔ اور تم نے یہ سمجھا ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ لاوارث ہیں، کوئی پوچھے گا بھی نہیں اور یہ بات چھپ جائے گی کہ ہم تو نبی کے دن کی خوشی منا رہے تھے، ہم تو یوم پیغمبر منا رہے تھے۔

کیا باقی صحابہ کرامؓ ہیر پھیر ہیں؟

تم شیعہ کے ایجنٹ ہو تم شیعہ کے ٹاؤٹ ہو، تمہیں نذرانے ملتے ہیں روافض سے اور اس کے بھیس میں تم ناچتے ہو اور ان غنڈوں کو تم نے موقع دیا ہے کہ بازاروں میں آ کر ابو بکرؓ و عمرؓ پر تبرا کر جائیں۔ "علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے" ان کو ہیر پھیر میں شامل کیا، وہ ہیر پھیر ہے جس نے نبوت کے سامنے آ کر عرض کیا تھا آقا میرا بچہ لے جایئے دودھ پیتا بچہ...... آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیا کروں گا؟ فرمایا جس وقت دشمن آپ کی طرف فار کرے میرے بچے کو ہاتھ میں رکھ دیجئے تلوار آئے یہ کٹ جائے نبوت کا ہاتھ بچ جائے...... میرا بچہ ذبح ہو جائے میری نجات ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

کیا یہ ہیر پھیر میں شامل ہے جس نے اپنا دودھ پیتا بچہ کٹوا دیا؟......

کیا بلالؓ کے ہاتھوں میں کیل نہیں گاڑے گئے؟......

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا سینہ پہ چٹانیں نہیں رکھیں؟......

دوپہر کی دھوپ میں نہیں لٹایا گیا؟......وہ ہیر پھیر میں شامل ہیں؟؟

''علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے''......کس نے گالی دلوائی ہے اصحاب رسولؐ کو؟...... بلند آواز سے کہیے بریلویت نے گالی دلوائی ہے اصحاب پیغمبر کو، شیعیت کے ہاتھ میں کھیلتے ہوئے......عرصہ ہوا میں نے تمہیں ڈھیل دی ہے موقع دیا ہے تم کو کہ باز آؤ، باز آؤ، نہ کھیلو شیعیت کے ہاتھ پہ، شیعہ میرا ابھی دشمن ہے میرا کیا ابوبکرؓ کا دشمن، عمرؓ کا دشمن، عثمانؓ کا دشمن ہے، ملک کا غدار ہے، نہ کھیلو اِن کے ہاتھ پہ......لیکن اس ڈھیل دینے کا یہی نتیجہ نکلا ہے کہ تم نے بارہ ربیع الاوّل کو ابوبکرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کروادیا......شرم و حیا کے تمام برقعے اتار پھینکے گئے ہیں......کیا وہ ہیر پھیر میں شامل ہیں خبابؓ، جس نے اپنے آپ کو انگاروں پہ لٹوادیا......خباب آج کیوں انگارے پہ لیٹا ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت منوانا چاہتا ہے......نبوت کا کیریکٹر منوانا چاہتا ہے......نبوت کا کردار منوانا چاہتا ہے...... کون سا کردار؟......اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نبوت کرنے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔

کون سا کردار خبابؓ منوانا چاہتا ہے؟......

اللہ کے سوا کسی کو پکارنا نہیں!!

کون سا کردار خبابؓ منوانا چاہتا ہے؟......

اللہ کے سوا کسی اور کو مشکل کشا مت سمجھا جائے......!!

کون سا کردار خبابؓ منوانا چاہتا ہے؟......

یتیموں کا مال مت کھاؤ، غرباء کا مال مت کھاؤ۔

کون سا کردار منوانا چاہتا ہے؟......

تجارت تمہاری پاک ہو......!!

کون سا کردار منوانا چاہتا ہے؟......

سفر تمہارا پاک، گھریلو زندگی پاک ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کردار کے منوانے کے لئے اس سیرت کو منوانے کے لئے آج خبابؓ انگاروں پہ لیٹتا ہے، چربی وجود سے نکلتی ہے جس سے آگ بجھتی ہے کیا ''علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے''...... یہ خبابؓ کی قربانی ہیر پھیر میں شامل ہوگئی؟؟

بارہ ربیع الاول کے جلوس کے ڈھونگ میں اور اس آڑ میں اگر نبیؐ کے عشق کی آڑ میں تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت کا قلع قمع کرتے ہو اور سمجھتے ہو کہ تمہیں پوچھا نہ جائے؟......

حالات بنتے ہیں یا بگڑتے ہیں جو اصحاب رسول کو برسرِ عام گالی دے گا اس کو چھیڑوں گا اس کے کردار کو ننگا کروں گا۔(نعرے)

کیا شیعیت واقعی علیؓ کو شیر مانتی ہے؟

''حالات ایسے ہیں ویسے ہیں''...... ہمیں تمام حالات سے زیادہ اصحاب رسولؐ کی عزت مقدم ہے، نہ اپنی جان کی پرواہ ہے نہ اپنی عزت کی پرواہ ہے نہ ناموس کی پرواہ ہے، جو صدیق کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا اس کو جوتوں سے سیدھا کیا جائے گا۔

کیا تماشا ہے کیا بدمعاشی اور عریانی ہے، آج خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پہ کی جاتی ہے......اس جماعت کو گالیاں، اس جماعت کو ہیر پھیر جس جماعت کے لئے آقا اعلان کرے...... ''**ابوبکر فی الجنه ، عمر فی الجنه، عثمان فی الجنه، علی فی الجنه، طلحه ، زبیر فی الجنه**''...... ان کو آج بازاروں میں ہیر پھیر کہا جائے ''علی ساڈا شیر ہے باقی ہیر پھیر ہے''...... جانتا ہوں میں تم علیؓ کو کتنا شیر مانتے ہو، یہی نہیں ہو تم ناپاک ذریت جو کہتے ہو کہ علیؓ کے سامنے زہراءؓ کو تھپڑ لگے اور حجرے سے باہر نہیں آیا؟......وہ کون ہے تم ہی ہو شیر ماننے والے؟......وہ کون ہے کہ جس نے یہ بکواس کی ہے کہ علیؓ کے سامنے نبوت کو گالیاں دی گئیں اور علیؓ میدان میں نہیں آیا؟......وہ کوئی اور ہے؟......تم ہو شیر ماننے والے؟......نہ تم علیؓ کو شیر مانتے ہو نہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہو، صرف گالی دینے کا ایک طریقہ کار تھا جو ابوبکرؓ کو دینی تھی علیؓ کی آڑ میں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

شیعہ بریلویت کی آڑ میں

میرے واجب الاحترام سامعین! میں عرض یہ کر رہا ہوں واللہ العزیز میں نے واضح کر دیا ہے کہ شیعہ ایک بدترین فتنہ ہے، بدترین دشمن ہے اور گود میں پل رہا ہے آج بریلویت کے اور اس کے رنگ میں آ کے وہ کام کرتا ہے۔ مجھے بریلوی عوام سے گلہ نہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہارے منبر و محراب پہ چند شیعہ آ گئے ہیں جنہوں نے داڑھیاں سنیوں والی رکھ لی ہیں، جبہ سنیوں والا پہن لیا، دستار سنیوں والی پہن لی، خطبہ سنیوں والا سیکھ لیا، نماز سنیوں والی سیکھ لی، وہ باطل و رافضی ہیں اور تمہارے ایمان کو لوٹ رہے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کرواتے ہیں، سمجھو عقل کرو، خدارا کہ تم نبی کے صحابہؓ کو گالیاں بر سرِ عام مت دلواؤ۔

میرے واجب الاحترام سامعین! اس کا نوٹس مجھے لینا چاہیے تھا کہ نہیں آپ اس حق میں ہیں کہ یہ جو بارہ ربیع الاول کو ہیر پھیر کے الفاظ ابوبکرؓ و عمرؓ کے لئے استعمال کیے گئے ہیں ہمارے لیے ناقابلِ برداشت ہیں، فوری طور پر اس کی انکوائری کی جائے اور جو جلوس کی قیادت کر رہا تھا اس سے باز پرس کی جائے کہ تو نے یہ تماشا کس لیے کیا ہے، مجسٹریٹ کا کیا جرم ہے، اس میں سچی بات کہتا ہوں ہمیشہ یہی نہیں ہے کہ ہم ہر الزامات انتظامیہ کے سر تھوپ دیں، نہیں مجسٹریٹ کا کیا جرم ہے؟...... جرم اس مُلا طوانے کا ہے جس نے یہ غنڈے جلوس میں شامل کیے ہیں۔ ان کا جرم ہے جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی آڑ لے کر یہ کرتوت اور کارنامے سرانجام دیے۔ چمٹے بج رہے، گانے گائے جا رہے ہیں، ناچ ہو رہا ہے کیا یہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار ہے؟......

حدیث پاک میں آتا ہے ہمارے نبی وہ ہیں جو بازاروں میں چیخا نہیں کرتے۔ اٹھائیے احادیث کی کتب، نبی کی حدیث یہ کہ بازاروں میں چیخا نہیں کرتے اور آج صاحبِ جبہ و دستار بازاروں میں ناچتا ہے۔ ''ہے جمالو'' کے نعرے، طبلہ، سرنگی، چمٹہ، ناچ، گرمی ہے تو سبیلیں پلائی جا رہی ہیں، سردی ہے تو چائے چڑھائی جا رہی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر کے دن کو روزہ رکھو، آقا کیوں؟......

فرمایا: ''اس دن میں پیدا ہوا ہوں۔''

کتنے طوانوں نے روزہ رکھا ہے پیر کے دن کو؟ جگہ جگہ فراڈ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اگر آپ تھوڑا سا غور کریں، نبی کا نام آیا سور ہے ہیں درود مت پڑھو، کیوں؟ اور اگر پیغمبر کی سیرت کا مسئلہ آیا ہے تو بازاروں میں جلوس نکالنے اور ناچ گانے پہ لگا دیا ہے کہ مت یہ قوم پیغمبر کا کردار دیکھے، مت یہ قوم غور کرے۔ میری شادی کیسے ہو، میری غمی کیسی ہو، میرا چلنا کیسا ہو، میرا اُٹھنا بیٹھنا کیسا ہو، میرا سفر کیسے ہو میرا حضر کیسے ہو۔

میرے واجب الاحترام سامعین! اس کائنات میں ایک ہی ذات آئی ہے اور وہ ذات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس نے تیئس برس میں وہ کام بیک وقت ایک ذات نے سرانجام دیے ہیں جو آج ہزاروں آدمی انجام نہیں دے سکتے۔

وہی ایک ذات ہے خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔

وہی ایک ذات ہے امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔

وہی ایک ذات مجاہد کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔

وہی ایک ذات تجارت کے اصول سمجھاتی ہے۔

وہی ایک ذات ہے شادی اور غمی کے اصول سمجھا رہی ہے۔

وہی ایک ذات ہے قاضی القضاۃ کا عہدہ سنبھالا ہوا ہے۔

وہی ایک ذات ہے فیصلہ کرنا سکھلاتی ہے۔

وہی ایک ذات جو دشمنانِ اسلام سے سلوک رکھنا سکھلاتی ہے۔

اس لیے میں کہنا چاہتا ہوں تاجر ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سامنے رکھ لو......

استاد ہو پیغمبر کی سیرت سامنے رکھو...... خطیب ہو نبوت کا کردار سامنے رکھو...... امام ہو نبوت کا کردار سامنے رکھو...... اور اگر قاضی یا چیف جسٹس ہو نبوت کا فیصلہ سامنے رکھو...... تاجر ہو پیغمبر کی تجارت سامنے رکھ لو...... مسافر ہو پیغمبر کا سفر سامنے رکھ لو...... مجاہد ہو پیغمبر کا جہاد

Maktaba Tul Ishaat.com

سامنے رکھ لو...... خاوند ہو پیغمبر کی سیرت سامنے رکھ لو...... اور اگر باپ ہو پیغمبر کی سیرت سامنے رکھ لو...... جس جس کو جو منصب حاصل ہے واللہ آمنہ کا دُرِّ یتیم ہر ایک پروگرام میں اسوۂ حسنہ دیتا ہے۔ تمہارے لیے بہترین نمونہ بنا کے بھیجا گیا ہے۔

لیکن آج میری اور آپ کی تجارت میں وہ نمونہ غائب ہے......

آج میری اور آپ کی خطابت میں وہ نمونہ غائب ہے......

جہاد میں وہ نمونہ غائب ہے......

فیصلے میں وہ نمونہ غائب ہے......

لوگوں کے ساتھ تعلقات اور سلوک میں وہ نمونہ غائب ہے......

جس نمونے کو کرۂ ارض پہ پھیلانے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آج اس نمونے سے آنکھیں اٹھا کر صرف بارہ ربیع الاول کے جلوس پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ جلوس نکالو، ناچو یہ کرو وہ کرو تماشا بناؤ اور لے دے کے پھر دلیل کیا ملتی ہے، سنیے اس جلوس اور اس کرتوت کے لیے جو آیت پڑھی جاتی ہے وہ کون سی ہے کہ تم نے بھٹو کے دور میں جلوس نہیں نکالا؟...... یہ پہلی آیت ہے، تم نے یحییٰ کے دور میں جلوس نہیں نکالا ہے؟...... تم نے تحریک ختم نبوت ۷۴ء میں جلوس نہیں نکالا ہے؟...... یہ دلائل ہیں لیکن چلو یہی سہی، یہی مان لیتے ہیں، ایمانداری سے بتلایئے جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلے اس میں ناچ تھا؟ طبلہ تھا؟ اس میں چمٹہ تھا؟ اس میں سرنگیاں تھیں؟ جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا اس میں دریس تھی؟ جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلا اس میں مصنوعی داڑھیاں لگائی گئیں؟ جو بھٹو کے خلاف جلوس نکلے اس میں صحابہؓ پر تبرا کیا گیا؟ اگر ظالم یہی مان لو تو تیرا یہ جلوس وہ بھی نہیں بنتا جو بھٹو کے خلاف نکلتا تھا...... تیرا یہ بھی گناہ ہے تاہم یہ کہنا چاہتا ہوں وہ جلوس احتجاج کا جلوس تھا نہ ہم نے اس کو فرض کیا نہ اس کو واجب کیا، کوئی آ کے شامل ہوا اور احتجاج بھی کس بات کے لیے؟ کہ سیرتِ پیغمبر نافذ کرو، وہ بھی اس لیے کہ سیرتِ پیغمبر کو نافذ کرو، جلوس کیوں نکالا؟...... حالات بدلتے رہتے ہیں، جہاد کی تلوار کی طاقت نہیں احتجاج کی طاقت آ گئی اور ذریعہ نہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

تھا، بندوق اور توپ کی طاقت نہیں تھی، قوم نے اپنے جذبات کا اظہار ہڑتال کر کے کر دیا، بازار میں بول کے احتجاج کر کے کر دیا، ہمیں پیغمبر کی سیرت دو...... تو تیرا یہ جلوس آخر کس لیے ہے...... تو تو پیغمبر کی سیرت مٹانے آیا ہے جب کہ بھٹو کے خلاف جلوس سیرت کے نفاذ کے لئے تھا، تیرا یہ بھی نہیں بنتا۔

نمبر۲، ہم اس کو فرض نہیں کہتے ہم اس کو واجب نہیں کہتے، کوئی شریک ہوا ٹھیک ہے، نہیں شریک ہوا ہم نے شیطان نہیں کہا، ہم نے گنہگار نہیں کہا، کیوں؟ اس لئے کہ گنہگار آدمی تب بنتا ہے جب پیغمبر کی سنت کے خلاف کرے، پیغمبر کے حکم کے خلاف کرے، تم جو بارہ ربیع الاوّل کو نہ شریک ہونے والے کو شیطان کہتے ہو، اس کا معنی یہ ہے کہ یہ پیغمبر کا حکم ہے، اب جب تک پیغمبر کا حکم نہ دکھلاؤ ہم تمہیں اس میں ثابت کریں گے کہ تم شرارتی ہو، نہ شریعت کا حکم دکھلاتے ہو اور جو شریک نہیں ہوتے ہیں ان پہ فتویٰ بھی لگاتے ہو فتویٰ، اور میرے باپ کے کردار کی بناء پر نہیں لگتا، فتویٰ لگتا ہے کہ پیغمبر کا کردار ہو اگر کوئی نہ کرے تو فتویٰ لگتا ہے، لیکن کردار ہو تیرے باپ کا، کردار ہو چند غنڈوں کا، کردار ہو چند شرارتیوں کا اور کوئی اس کو سرانجام نہ دے تم فتویٰ کی کتاب کھول کے بیٹھ جاؤ تو کیوں نہ تمہیں بدعتی کہوں؟ کیوں نہ تمہیں ملت کا باغی کہوں؟ کیوں نہ تمہیں نبی کا دشمن کہوں؟ شرعی جلوس تب بنے گا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سند لاؤ گے۔ سندِ پیغمبر ﷺ، کوئی مسئلہ نہیں بنتا جب تک کہ نبی کی مہر نہ ہو، نبی کی مہر کے بغیر سنت نہیں ہوتی، نبی کی مہر کے بغیر واجب نہیں بنتا، نبی کی مہر کے بغیر فرض نہیں بنتا، تم اس کو فرض سمجھتے ہو، تم اس کو واجب سمجھتے ہو، نہ شریک ہونے والوں کو شیطان کہتے ہو اور یہ شیطان ہونے کی زد کہاں کہاں پہنچتی ہے...... ابوبکرؓ نے جلوس نہیں نکالا...... تیری اس بکواس سے وہ نقل کفر کفر نہ باشد وہ بھی شیطانوں میں شریک ہوں گے۔ عمرؓ نے جلوس نہیں نکالا، تیری اس بکواس سے وہ بھی شیطانوں میں شریک ہو جائیں گے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، اسی طرح تمام صحابہؓ نے جلوس نہیں نکالا وہ بھی اسی میں آئیں گے۔ ابوحنیفہؒ نے نہیں نکالا، مالکؒ نے نہیں نکالا، شافعیؒ نے نہیں نکالا، امام بخاریؒ نے نہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

نکالا، امام ترمذیؒ نے نہیں نکالا، امام مسلمؒ نے نہیں نکالا، مجدد الف ثانیؒ نے نہیں نکالا، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے نہیں نکالا...... آگے چلتے آیئے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے نہیں نکالا، اور آگے چلیے اور خواجہ ضیاء الدین صاحب سیال شریف والے نے نہیں نکالا، پیر مہر علی شاہؒ نے نہیں نکالا، اور تیرے رضا خان نے نہیں نکالا...... جس کا معنی یہ ہے کہ یہ سب شیطان تھے جو جلوس میں نہیں آئے۔ یہی قوم کو بارہ ربیع الاوّل کو لڑانے کے لئے اور لوگوں کو شیطان کرنے کے لئے، علمائے حق پہ تبرا کرنے کے لئے تم بازاروں میں ناچتے آئے ہو اور سمجھا ہے تمہارا نوٹس نہیں لیا جائے گا۔ اینٹ مارو گے جواب پتھر آئے گا اور اگر بندے کے بچے بن کے چلو تو میرا ایک راستہ متعین ہے، میں اصحاب رسول کے دشمن کو ٹھکانہ لگانا چاہتا ہوں، مجھے چلنے دو نہ تم ان کے ہاتھ میں کھلونہ میرا رُخ اپنی طرف موڑو۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا کردار

میرے واجب الاحترام سامعین! احتجاج یہ تھا کہ میرے شہر میں میرے ضلع میں ابوبکرؓ وعمرؓ کو ہیر پھیر میں شامل کیا جائے اور اس میں رگِ فاروقی تڑپ نہ اٹھے محال ہے۔ کیوں میں نے یہ لفظ استعمال کیا ہے، حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں: ”خطیبوں نے جمعہ میں تذکرہ چھوڑ دیا ہے صحابہؓ کا، اتفاق سے خطبہ کے اندر صحابہؓ کے نام آتے ہیں، یہ کچھ خطیبوں نے نام لینا چھوڑ دیے، ویسے بغض کی وجہ سے نہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی وہ مجدد ہیں جس نے جہانگیر کے سامنے جھکنا گوارا نہیں کیا۔ وہ مجدد الف ثانی جس کی وفات بھی بارہ ربیع الاول کو ہے۔ وہ مجدد جس کو حکمران وقت کا ظالم بادشاہ اپنے سامنے جھکانا چاہتا ہے۔ سجدہ کرانا چاہتا ہے لیکن اَڑ گیا، مقابلہ کرتا ہے، آج اس نے طریقہ اختیار کر لیا مجدد کو قوم کی نگاہوں میں بے وقار کرنے کا کہ لاؤ قلعہ گوالیار سے نکال کر اور ایک چھوٹا دروازہ بنایا اپنے محل میں، اس کو اندر سے لایا جائے جھک کے آئے گا، ہم پروپیگنڈہ کر دیں گے کہ وہ دیکھو خود تو جھکتا ہے بادشاہ کے آگے، ہمیں کہتا ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

سجدہ جائز نہیں ہے، یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ آج مجدد دروازہ پہ کھڑا ہے، اس چھوٹے گیٹ پہ کھڑا ہے پولیس والا کہتا ہے حضرت چلیے۔ فرمایا: اس محل کا کوئی بڑا دروازہ نہیں ہے بادشاہ اسی گیٹ سے جاتا ہے؟ کہا نہیں بڑا دروازہ موجود ہے یہ خاص آپ کے لیے بنایا گیا ہے، یہ کامل ولی سمجھ گیا کہ میرے لیے کیوں بنایا ہے، فرمایا پھر اپنی مرضی سے گزروں گا تمہاری مرضی سے نہیں۔ پولیس نہیں سمجھی اس عظیم مجاہد کی بات کو کہ کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا حضرت ہمیں تو صرف پیش کرنا ہے۔ آپ کا جیسے دل چاہے گزر جاؤ، تو مجدد الف ثانی پہلے پاؤں اندر کرتا ہے بعد میں سر لاتا ہے، آگے بادشاہ غصے میں آتا ہے، لال پیلا ہوتا ہے، کہتا ہے او مولوی! اس قدر میری بے عزتی اور توہین؟...... کیا توہین ہوگئی آپ کی؟...... کہ میری طرف پاؤں کیے ہیں۔ مجدد بڑے گرجتے ہوئے شیر کی طرح بولتا ہے کہتا ہے اگر کوئی اور طریقہ ہوتا میں اس طرز سے آتا، میرے پاؤں کے تلوے بھی اتنے قیمتی ہیں کہ تیرا چہرہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ مجبوری ہے میں نے پاؤں کیے ہیں۔ ورنہ تو تو میری جوتی کے نوک کے برابر بھی نہیں ہے۔ وہ مجدد خطیبوں کو خط لکھتا ہے کہتا ہے ظالمو! نبی کے صحابہؓ کا تذکرہ تم نے چھوڑ دیا ہے، میری رگ فاروقی تڑپ اٹھی ہے۔ تذکرہ شروع کرو ورنہ تمہارا جنازہ نکال دوں گا کہ تم صحابہؓ کے دشمن ہو۔

اس لیے کہہ رہا ہوں میرے واجب الاحترام سامعین! تم نے بارہ ربیع الاوّل کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ و طلحہؓ و زبیرؓ، خبیبؓ، ابوہریرہؓ اور پیغمبر کے ایک لاکھ کم و بیش چوبیس ہزار جماعت کو جس نے بدر میں کفر کو لوہے کے چنے چبوائے، جس نے اُحد میں کفر کو لوہے کے چنے چبوادیے اور جس جماعت نے قیصر و کسریٰ کی سپر طاقتوں کے پاؤں سے زمین کھینچ لی، تم نے اس کو ہیر پھیر میں شامل کروایا ہے، اس لیے جیسے تم صحابہ کے باغی ہو اور جس کے ہاتھ میں کھیل رہے ہو تم سے بڑے باغی ہیں۔

باز آؤ باز آؤ اگر نہیں باز آؤ گے تو تمہاری دستار جوتوں کی نوک پہ رکھ کے ہوا میں اڑاؤں گا، یہ میرا فرض ہے، کوئی تمہاری دستارِ فضیلت کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ اگر اس کی

Maktaba Tul Ishaat.com

آڑ میں آ کے ابوبکرؓ و عمرؓ کو ہیر پھیر کہلواؤ گے۔

بہرحال احتجاج تھا میرا حق۔ مزید حالات مجھے ابھی معلوم نہیں ہو سکے نہ معلوم کچھ اور بھی ہوا ہوگا کیونکہ میں ہفتہ آپ کے شہر سے غائب رہا بہرحال جو بھی مجھے حالات معلوم ہوئے میں اس کا بھی نوٹس لوں گا اور واشگاف الفاظ میں آپ سے دست بستہ گذارش کرتا ہوں دیوبندی عوام سے، بریلوی عوام سے کہ دوست اور دشمن کو پہچان جاؤ، خدارا خانہ خدا میں کھڑے پورے اخلاص سے نیک نیتی کے ساتھ عرض کرتا ہوں، دلائل کو دیکھو، براہین کو دیکھو، کردار کو دیکھو، کیریکٹر کو دیکھو، زبان کو دیکھو، خدمات کو دیکھو اور مسئلے کے دلائل کے وزن دیکھتے جاؤ۔ دوست اور دشمن کو پہچانو، کہیں ایسا تو نہیں بریلوی عوام کہ شیعہ تمہاری منبر و محراب میں آ کے تمہیں لوٹ رہا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

....

Maktaba Tul Ishaat.com

مکتبہ قرآنیات ۔ لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0321-7724032 0333-4399812

Maktaba Tul Ishaat.com